

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْنَا لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

مترجم
مولانا ابوسعید رحیم

مکتبہ رحمانیہ

اقرا صدقہ عذری مسعود
انوار کلاں لاہور

میزان الاعتدال اُردو

مؤلفہ

الإمام شمس الدین محمد بن إسماعيل بن عثمان بن أبي شيبة الذهبي

المتوفى ٧٤٨ هـ

مترجمہ

مولانا ابوسعید رحمانی



مکتبہ رحمانیہ (پرائیویٹ)

اقرضہ سنٹر، عزیز سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں



مکتبہ رحمانیہ (پشاور)

نام کتاب ÷

میزان الاعتدال (جلد اول)

مؤلفہ ÷

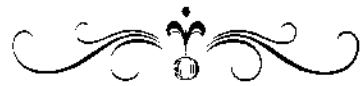
الإمام ابن حجر العسقلانی

ناشر ÷

مکتبہ رحمانیہ (پشاور)

مطبع ÷

خضر جاوید پرنٹرز لاہور



اقرأ سنٹر عرفی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے،

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۰	۹۰۰۸ - نافع، مولیٰ ام سلمہ		﴿حرف النون﴾
"	۹۰۰۹ - نافع	۳۵	﴿نابت ناجیہ﴾
۵۱	۹۰۱۰ - نافع ابو غالب بابلی	"	۸۹۹۰ - نابت بن یزید شامی
"	۹۰۱۱ - نافع، مولیٰ یوسف سلمی	"	۸۹۹۱ - ناجیہ بن سعد کندی
"	۹۰۱۲ - نافع ہمدانی	"	۸۹۹۲ - ناجیہ بن کعب
"	﴿ناکل نباتہ﴾	"	﴿ناشب ناشرہ﴾
"	۹۰۱۳ - ناکل بن حج	"	۸۹۹۳ - ناشب بن عمرو
"	۹۰۱۴ - نباتہ بصری	"	۸۹۹۴ - ناشرہ ناجی
"	﴿نیح نیشہ﴾	"	﴿ناصح﴾
"	۹۰۱۵ - نیح بن عبداللہ عزری	"	۸۹۹۵ - ناصح بن عبداللہ کوفی محکمى حاکم
۵۲	۹۰۱۶ - نیشہ بن ابوسلمی	۳۷	۸۹۹۶ - ناصح بن العلاء ابو العلاء بصری
"	﴿نیشہ نیشہ﴾	"	۸۹۹۷ - ناصح کردی ابو عمر
"	۹۰۱۷ - نیشہ بن مسی	"	﴿نافع﴾
"	۹۰۱۸ - نیشہ	"	۸۹۹۸ - نافع بن ازرق حروری
"	۹۰۱۹ - نیشہ	"	۸۹۹۹ - نافع بن حارث
"	﴿نجدہ﴾	۳۸	۹۰۰۰ - نافع بن عبداللہ
"	۹۰۲۰ - نجدہ بن عامر حروری	"	۹۰۰۱ - نافع بن عمر جمحی کفی
"	۹۰۲۱ - نجدہ بن نفع حنفی	"	۹۰۰۲ - نافع بن محمود مقدسی
"	﴿نجم﴾	"	۹۰۰۳ - نافع بن میسرہ
"	۹۰۲۲ - نجم بن دینار ابو عطاء	"	۹۰۰۴ - نافع بن ابونعیم ابورویم
"	۹۰۲۳ - نجم بن فرقد عطار	۳۹	۹۰۰۵ - نافع بن ابونافع
۵۳	﴿نحج﴾	"	۹۰۰۶ - نافع بن ابونافع بزاز
"	۹۰۲۴ - نحج ابو معشر سندی	"	۹۰۰۷ - نافع بن ہرمز ابو ہرمز

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۰	۹۰۴۹ - نصر بن فرقد ابو خزیمہ	۵۵	﴿نجاشی﴾
"	۹۰۵۰ - نصر بن قاسم	"	۹۰۲۵ - نجاب بن احمد عطار دمشقی
"	۹۰۵۱ - نصر بن قدید ابو صفوان	"	۹۰۲۶ - نجی حضرمی
"	۹۰۵۲ - نصر بن محمد بن سلیمان	"	﴿نذیر نزار﴾
"	۹۰۵۳ - نصر بن مزاحم کوفی	"	۹۰۲۷ - نذیر صبی
۶۱	۹۰۵۴ - نصر بن مطرق کوفی	"	۹۰۲۸ - نزار بن حیان
"	۹۰۵۵ - نصر بن منصور	۵۶	﴿نسطور نسی﴾
"	۹۰۵۶ - نصر بن نجیح	"	۹۰۲۹ - نسطور رومی
"	۹۰۵۷ - نصر بن یزید	"	۹۰۳۰ - نسی
"	۹۰۵۸ - نصر معلم	"	﴿نصر﴾
"	۹۰۵۹ - نصر قصاب ابو جزء	"	۹۰۳۱ - نصر بن ابراہیم انصاری
"	۹۰۶۰ - نصر علاف	۵۷	۹۰۳۲ - نصر بن باب ابو بھل خراسانی مروزی
"	۹۰۶۱ - نصر اللہ بن ابوالغر	"	۹۰۳۳ - نصر بن جمیل
۶۲	﴿نصیر﴾	"	۹۰۳۴ - نصر بن حاجب خراسانی
"	۹۰۶۲ - نصیر بن درہم	"	۹۰۳۵ - نصر بن حریش ابو القاسم صامت
"	۹۰۶۳ - نصیر مولیٰ معاویہ	"	۹۰۳۶ - نصر بن حماد وراق ابو الحارث
"	﴿نصر﴾	۵۸	۹۰۳۷ - نصر بن زکریا بخاری
"	۹۰۶۴ - نصر بن اسماعیل ابو مغیرہ بجلي کوفی	"	۹۰۳۸ - نصر بن سلام
"	۹۰۶۵ - نصر بن حفص بن نصر بن انس بن مالک	"	۹۰۳۹ - نصر بن شعیب
۶۳	۹۰۶۶ - نصر بن حماد	"	۹۰۴۰ - نصر بن ابو ضمیرہ
"	۹۰۶۷ - نصر بن حمید ابو جارود	"	۹۰۴۱ - نصر بن طریف ابو جزء قصاب
"	۹۰۶۸ - نصر بن زرارہ	۵۹	۹۰۴۲ - نصر بن عاصم انطاکی
"	۹۰۶۹ - نصر بن سعید ابو صہیب	"	۹۰۴۳ - نصر بن عائد جہضمی
"	۹۰۷۰ - نصر بن سلمہ شاذان مروزی	"	۹۰۴۴ - نصر بن عبد الحمید
۶۴	۹۰۷۱ - نصر بن سلمہ بن جارود بن یزید ابو محمد نیشاپوری	"	۹۰۴۵ - نصر بن عبد الرحمن کنانی
"	۹۰۷۲ - نصر بن سلمہ بن عروہ نیشاپوری	"	۹۰۴۶ - نصر بن علی بن منصور ابو الفتوح بن خازن حللی شوی
"	۹۰۷۳ - نصر بن سلمہ نیشاپوری متودب	۶۰	۹۰۴۷ - نصر بن عیسیٰ
"	۹۰۷۴ - نصر بن شمیل	"	۹۰۴۸ - نصر بن فتح سمرقندی عاندی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۷۱	نعمان بن راشد جزری - ۹۱۰۰	۶۵	نضر بن شیبان حدانی بصری - ۹۰۷۵
۷۲	نعمان بن سعد - ۹۱۰۱	"	نضر بن صالح - ۹۰۷۶
"	نعمان بن شہل بابلی بصری - ۹۱۰۲	"	نضر بن طاہر - ۹۰۷۷
"	نعمان بن عبد اللہ - ۹۱۰۳	۶۶	نضر بن عاصم کلبی - ۹۰۷۸
"	نعمان بن منذر - ۹۱۰۴	"	نضر بن عبد اللہ اسم - ۹۰۷۹
۷۳	نعمان بن معبد بن ہوذہ - ۹۱۰۵	"	نضر بن عبد اللہ سلمی - ۹۰۸۰
"	نعمان غفاری - ۹۱۰۶	۶۷	نضر بن عبد اللہ ازدی - ۹۰۸۱
"	﴿نعمة﴾	"	نضر بن عبد اللہ دینوری - ۹۰۸۲
"	نعمة بن عبد اللہ - ۹۱۰۷	"	نضر بن عبد اللہ حلوانی - ۹۰۸۳
"	﴿نعیم﴾	"	نضر بن عبد الرحمن ابو عمر خزاز - ۹۰۸۴
"	نعیم بن حکیم - ۹۱۰۸	"	نضر بن عبید اللہ ابو غالب ازدی - ۹۰۸۵
"	نعیم بن حماد خزاعی - ۹۱۰۹	"	نضر بن عربی ابو روح عامری جزری - ۹۰۸۶
۷۶	نعیم بن حنظلہ - ۹۱۱۰	۶۸	نضر بن علقمہ - ۹۰۸۷
"	نعیم بن ربیعہ - ۹۱۱۱	"	نضر بن کثیر ابو سہل بصری - ۹۰۸۸
"	نعیم بن قعب - ۹۱۱۲	۶۹	نضر بن محمد مروزی - ۹۰۸۹
"	نعیم بن عبد اللہ قیننی - ۹۱۱۳	"	نضر بن محمد بن قعب - ۹۰۹۰
۷۷	نعیم بن عمرو قدیدی - ۹۱۱۴	"	نضر بن محمد یامی - ۹۰۹۱
"	نعیم بن عمرو کلبی - ۹۱۱۵	"	نضر بن محرز - ۹۰۹۲
"	نعیم بن صمضم - ۹۱۱۶	۷۰	نضر بن مطرق کوفی - ۹۰۹۳
"	نعیم بن عبد الحمید واسطی - ۹۱۱۷	"	نضر بن معبد ابو قحذم - ۹۰۹۴
"	نعیم بن مورع - ۹۱۱۸	"	نضر بن منصور - ۹۰۹۵
"	نعیم بن ابو ہند - ۹۱۱۹	۷۱	﴿نضیر نظار﴾
۷۸	نعیم بن یزید - ۹۱۲۰	"	نضیر بن زیاد - ۹۰۹۶
"	نعیم بن یعقوب کوفی - ۹۱۲۱	"	نظار بن سفیان - ۹۰۹۷
"	﴿نفع، نقیب﴾	"	﴿نظیف﴾
"	نفع بن حارث ابو داؤد نخعی کوفی - ۹۱۲۲	"	نظیف بن عبد اللہ کسروی مقری - ۹۰۹۸
۷۹	نقیب - ۹۱۲۳	"	﴿نعمان﴾
"	﴿نمر نمران﴾	"	نعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفہ کوفی - ۹۰۹۹

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۵	نوح بن قیس حدانی بصری - ۹۱۳۷	۷۹	نمر بن کلثوم - ۹۱۳۴
"	نوح بن محمد ایلی - ۹۱۳۸	"	نمران بن جاریہ - ۹۱۳۵
۸۶	نوح بن مختار - ۹۱۳۹	۸۰	نمران بن عقبہ - ۹۱۳۶
"	نوح بن ابومریم یزید بن عبداللہ ابو عصمہ مروزی - ۹۱۵۰	"	﴿نمیر نمیلہ﴾
۸۷	نوح بن نصر ابو عصمہ فرغانی - ۹۱۵۱	"	نمیر بن عرب - ۹۱۲۷
"	نوح - ۹۱۵۲	"	نمیر بن وعلہ - ۹۱۲۸
"	نوفل بن ایاس ہندی - ۹۱۵۳	"	نمیر بن یزید قینی - ۹۱۲۹
"	نوفل بن سلیمان ہناتی - ۹۱۵۴	"	نمیلہ فزاری - ۹۱۳۰
۸۸	نوفل بن عبدالملک - ۹۱۵۵	"	﴿نہاس﴾
	﴿حرف الہاء﴾	"	نہاس بن قثم ابو الخطاب قیسی بصری - ۹۱۳۱
۸۹	﴿ہارون﴾	۸۱	﴿نہار﴾
"	ہارون بن احمد ابو القاسم قطان - ۹۱۵۶	"	نہار عدنی - ۹۱۳۲
"	ہارون بن ایوب - ۹۱۵۷	"	نہار عبدی قیسی مدنی - ۹۱۳۳
"	ہارون بن جہم بن ثور - ۹۱۵۸	"	﴿نہشل نہشیک﴾
۹۰	ہارون بن حاتم کوفی - ۹۱۵۹	"	نہشل بن سعید بصری - ۹۱۳۴
"	ہارون بن حبیب مجلی - ۹۱۶۰	"	نہشل بن عبدالرحمن - ۹۱۳۵
"	ہارون بن حیان رقی - ۹۱۶۱	۸۲	نہشل بن مجمع ضعی کوفی - ۹۱۳۶
"	ہارون بن دینار - ۹۱۶۲	"	نہشیک بن یریم اوزاعی - ۹۱۳۷
"	ہارون بن راشد بصری - ۹۱۶۳	"	﴿نوح﴾
"	ہارون بن ریاد - ۹۱۶۴	"	نوح بن جعونہ - ۹۱۳۸
۹۱	ہارون بن ابو زیاد تمیمی - ۹۱۶۵	"	نوح بن حکیم ثقفی - ۹۱۳۹
"	ہارون بن سعد عجلی - ۹۱۶۶	"	نوح بن دراج کوفی ابو محمد نخعی - ۹۱۴۰
"	ہارون بن سعد - ۹۱۶۷	۸۳	نوح بن ذکوان - ۹۱۴۱
"	ہارون بن سعد صاحب - ۹۱۶۸	"	نوح بن ربیعہ ابوبکین - ۹۱۴۲
"	ہارون بن سعد مدنی - ۹۱۶۹	۸۴	نوح بن سالم - ۹۱۴۳
"	ہارون بن سعد - ۹۱۷۰	"	نوح بن حصصہ - ۹۱۴۴
"	ہارون بن سوادہ - ۹۱۷۱	"	نوح بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق - ۹۱۴۵
"	ہارون بن صالح - ۹۱۷۲	"	نوح بن عمرو بن نوح بن حوی سلکسی شامی - ۹۱۴۶

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۷	ہاشم بن مرشد طبرانی - ۹۲۰۰	۹۱	ہارون بن عسکرہ - ۹۱۷۳
"	ہاشم بن یحییٰ حزنی - ۹۲۰۱	۹۲	ہارون بن عیسیٰ ہاشمی - ۹۱۷۴
"	ہاشم اوقص - ۹۲۰۲	"	ہارون بن ابویسعی - ۹۱۷۵
"	﴿ہانی﴾	"	ہارون بن قزعه مدنی - ۹۱۷۶
"	ہانی بن ایوب جعفی - ۹۲۰۳	"	ہارون بن کثیر - ۹۱۷۷
"	ہانی بن خالد - ۹۲۰۴	۹۳	ہارون بن محمد ابوطیب - ۹۱۷۸
"	ہانی بن عبداللہ بن شخیر - ۹۲۰۵	"	ہارون بن مسلم - ۹۱۷۹
۹۸	ہانی بن متوکل اسکندرانی ابو ہاشم مالکی - ۹۲۰۶	"	ہارون بن مسلم - ۹۱۸۰
"	ہانی بن ہانی - ۹۲۰۷	"	ہارون بن مغیرہ بن حکیم بکلی رازی - ۹۱۸۱
"	ہانی ابو سلیمان ربیع - ۹۲۰۸	۹۴	ہارون بن موسیٰ ابو محمد تلعلکبری - ۹۱۸۲
"	ہانی - ۹۲۰۹	"	ہارون بن موسیٰ فروی - ۹۱۸۳
۹۹	﴿ہبۃ اللہ﴾	"	ہارون بن ہارون بن عبداللہ بن محرز بن ہدیریحی مدنی - ۹۱۸۴
"	ہبۃ اللہ بن حسن بن مظفر بن سبط - ۹۲۱۰	"	ہارون ابو قزعه - ۹۱۸۵
"	ہبۃ اللہ بن ابوشریک حاسب - ۹۲۱۱	"	ہارون ابو محمد - ۹۱۸۶
"	ہبۃ اللہ بن مبارک سقطی مفید ابو البرکات - ۹۲۱۲	۹۵	ہارون بن أم ہانی - ۹۱۸۷
"	ہبۃ اللہ بن مبارک بن دوانی کاتب - ۹۲۱۳	"	﴿ہاشم﴾
"	ہبۃ اللہ بن موسیٰ حزنی موصلی - ۹۲۱۴	"	ہاشم بن اوقص - ۹۱۸۸
۱۰۰	﴿ہبیرہ جمع﴾	"	ہاشم بن برید ابوعلی - ۹۱۸۹
"	ہبیرہ بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج انصاری - ۹۲۱۵	"	ہاشم بن حبیب بصری - ۹۱۹۰
"	ہبیرہ بن عبدالرحمن - ۹۲۱۶	"	ہاشم بن زید مشقی - ۹۱۹۱
"	ہبیرہ بن یریم - ۹۲۱۷	۹۶	ہاشم بن سعید کوفی - ۹۱۹۲
"	ہبیرہ عدوی - ۹۲۱۸	"	ہاشم بن عبداللہ - ۹۱۹۳
"	جمع بن قیس کوفی - ۹۲۱۹	"	ہاشم بن عیسیٰ حمصی - ۹۱۹۴
"	﴿ہذیل ہذیل﴾	"	ہاشم بن قاسم حرانی - ۹۱۹۵
"	ہذیل بن خالد قیس بصری - ۹۲۲۰	۹۷	ہاشم بن قاسم - ۹۱۹۶
۱۰۱	ہذیل بن بلال مدائنی - ۹۲۲۱	"	ہاشم بن محمد ربیع - ۹۱۹۷
"	ہذیل بن حکم - ۹۲۲۲	"	ہاشم بن ناصح - ۹۱۹۸
"	﴿ہرماس ہرمیزال﴾	"	ہاشم بن ابو ہاشم کوفی - ۹۱۹۹

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۱۱	۹۲۵۰ - ہشام مرہبی	۱۰۱	۹۲۲۳ - ہر ماس بن حبیب
"	۹۲۵۱ - ہشام بن ابویعلیٰ	"	۹۲۲۴ - ہریر بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج
"	۹۲۵۲ - ہشام ختیبانی	۱۰۲	۹۲۲۵ - ہزال بن ثابت
"	۹۲۵۳ - ہشام بن ہارون	"	﴿ہشام﴾
۱۱۲	۹۲۵۴ - ہشام بن ابوالولید	"	۹۲۲۶ - ہشام بن ابوالبراء انیم
"	۹۲۵۵ - ہشام بن لاحق	"	۹۲۲۷ - ہشام بن حجر ککی
"	۹۲۵۶ - ہشام ابوکلیب	"	۹۲۲۸ - ہشام بن حسان ابوعبداللہ قرودی بصری
"	۹۲۵۷ - ہشام بن ابویعلیٰ	۱۰۳	۹۲۲۹ - ہشام بن خالد بن ولید
"	﴿ہشام﴾	"	۹۲۳۰ - ہشام بن خالد ازرق
"	۹۲۵۸ - ہشام بن بشیر سلمیٰ ابومعاویہ واسطی	"	۹۲۳۱ - ہشام بن زیاد ابوالمقدام بصری
۱۱۳	﴿ہمام﴾	۱۰۵	۹۲۳۲ - ہشام بن سعد ابوعبادہ دہلی
"	۹۲۵۹ - ہمام بن مسلم زاہد	"	۹۲۳۳ - ہشام بن سعید طالقانی
"	۹۲۶۰ - ہمام بن نافع صنعانی	۱۰۶	۹۲۳۴ - ہشام بن سلمان
"	۹۲۶۱ - ہمام بن یحییٰ عوزی بصری	"	۹۲۳۵ - ہشام بن سلیمان مخزومی
۱۱۵	﴿ہناد ہود﴾	"	۹۲۳۶ - ہشام بن عبد اللہ بن عکرمہ مخزومی
"	۹۲۶۲ - ہناد بن ابراہیم ابومظفر نسفی	"	۹۲۳۷ - ہشام بن ابوعبداللہ دستوائی حافظ
۱۱۶	۹۲۶۳ - ہود بن عبد اللہ عصری	۱۰۷	۹۲۳۸ - ہشام بن عبید اللہ ارازی
"	۹۲۶۴ - ہود بن عطاء یمامی	"	۹۲۳۹ - ہشام بن عبد الملک ابوقتی یزنی حمصی
"	﴿ہوذہ﴾	"	۹۲۴۰ - ہشام بن عبد الملک طیلسی
"	۹۲۶۵ - ہوذہ بن خلیفہ	۱۰۸	۹۲۴۱ - ہشام بن عروہ
"	﴿ہلال﴾	"	۹۲۴۲ - ہشام بن عمار سلمیٰ
"	۹۲۶۶ - ہلال بن اسامہ فہری مدنی	۱۱۰	۹۲۴۳ - ہشام بن عمرو فزاری
۱۱۷	۹۲۶۷ - ہلال بن علی بن اسامہ عامری	"	۹۲۴۴ - ہشام بن غاز
"	۹۲۶۸ - ہلال بن بسام	"	۹۲۴۵ - ہشام بن محمد بن سائب کلبی ابومنذر
"	۹۲۶۹ - ہلال بن جبیر	۱۱۱	۹۲۴۶ - ہشام بن محمد بن احمد بن علی تمیمی کوفی
"	۹۲۷۰ - ہلال بن جبیر کوفی	"	۹۲۴۷ - ہشام بن مودود
"	۹۲۷۱ - ہلال بن جہم	"	۹۲۴۸ - ہشام بن کحج
"	۹۲۷۲ - ہلال بن خباب کوفی	"	۹۲۴۹ - ہشام بن ابوشام

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۲۵	۹۲۹۹ - یثیم بن بدر ضعی	۱۱۸	۹۲۷۳ - ہلال بن خالد
"	۹۳۰۰ - یثیم بن جہاز خنی بکاء بصری	"	۹۲۷۴ - ہلال بن رداد
۱۲۶	۹۳۰۱ - یثیم بن جمیل ابوہل بغدادی، ثم انطاکی	"	۹۲۷۵ - ہلال بن زید ابو عقیل
۱۲۷	۹۳۰۲ - یثیم بن حبیب	۱۲۰	۹۲۷۶ - ہلال بن ابو زینب
"	۹۳۰۳ - یثیم بن حبیب	"	۹۲۷۷ - ہلال بن سوید
"	۹۳۰۴ - یثیم بن حسین عقیلی	"	۹۲۷۸ - ہلال بن سوید احمری ابو معالی
"	۹۳۰۵ - یثیم بن حماد	"	۹۲۷۹ - ہلال بن عامر
"	۹۳۰۶ - یثیم بن حمید مشقی حافظ غسانی	"	۹۲۸۰ - ہلال بن عبداللہ ابو ہاشم
"	۹۳۰۷ - یثیم بن خالد بن عبداللہ مصیسی	۱۲۱	۹۲۸۱ - ہلال بن عبدالرحمن خنی
"	۹۳۰۸ - یثیم بن خالد جہنی کوفی	"	۹۲۸۲ - ہلال بن عمر رقی
۱۲۸	۹۳۰۹ - یثیم بن خالد قرشی بصری ثم بغدادی	"	۹۲۸۳ - ہلال بن عمرو
"	۹۳۱۰ - یثیم بن خالد کوفی خشاب	"	۹۲۸۴ - ہلال بن الخلاء بن ہلال بن عمر بن ہلال بابلی رقی ابو عمر
"	۹۳۱۱ - یثیم بن رافع طائی بصری	"	۹۲۸۵ - ہلال بن فیاض یثلمری بصری
۱۲۹	۹۳۱۲ - یثیم بن ربیع عقیلی	۱۲۲	۹۲۸۶ - ہلال بن محمد بصری
"	۹۳۱۳ - یثیم بن رزق مالکی	"	۹۲۸۷ - ہلال بن مرہ
"	۹۳۱۴ - یثیم بن سہل تستری	"	۹۲۸۸ - ہلال بن میمون
"	۹۳۱۵ - یثیم بن شفی ابو حصین اسدی ریننی	"	۹۲۸۹ - ہلال بن نعیم
۱۳۰	۹۳۱۶ - یثیم بن صالح	"	۹۲۹۰ - ہلال بن ابو ہلال مدنی
"	۹۳۱۷ - یثیم بن عباد	۱۲۳	۹۲۹۱ - ہلال مولیٰ ربیع
"	۹۳۱۸ - یثیم بن عبدالغفار طائی بصری	"	۹۲۹۲ - ہلال رای
"	۹۳۱۹ - یثیم بن عدی طائی ابو عبدالرحمن منجی، ثم کوفی	"	۹۲۹۳ - ہلال ابو الورد عسکلی
۱۳۱	۹۳۲۰ - یثیم بن عقاب کوفی	"	﴿ہیان﴾
"	۹۳۲۱ - یثیم بن قیس	"	۹۲۹۴ - ہیان بن بسام خراسانی
"	۹۳۲۲ - یثیم بن محمد بن حفص	"	۹۲۹۵ - ہیان بن بسطام ہروی
۱۳۲	۹۳۲۳ - یثیم بن محفوظ البوسعد	۱۲۴	۹۲۹۶ - ہیان بن عمران برجمی
"	۹۳۲۴ - یثیم بن منیرہ سرخی خراسانی	۱۲۵	﴿یثیم﴾
"	۹۳۲۵ - یثیم سلمی	"	۹۲۹۷ - یثیم بن احمد بن محمد بن سالم مہری
"	۹۳۲۶ - یثیم بن یمان	"	۹۲۹۸ - یثیم بن اشعث

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۳۸	﴿وحشی﴾	۱۳۲	۹۳۲۷ - یحییٰ بن شداد
"	۹۳۲۷ - وحشی بن حرب بن وحشی بن حرب حبشی حمصی		﴿حروف الواو﴾
"	﴿ورقاء الورکانی﴾	۱۳۳	﴿وازار﴾
"	۹۳۲۸ - ورقاء بن عمر بن کلیب یشکری	"	۹۳۲۸ - وازع بن نافع عقیلی جزری
۱۳۹	۹۳۲۹ - ورکانی	۱۳۳	﴿واسط﴾
"	۹۳۵۰ - محمد بن جعفر ورکانی	"	۹۳۲۹ - واسط بن حارث
"	﴿وزیر﴾	"	﴿واصل﴾
"	۹۳۵۱ - وزیر بن صبح وزان	"	۹۳۳۰ - واصل بن ابویمیل
"	۹۳۵۲ - وزیر بن صبح شامی	۱۳۵	۹۳۳۱ - واصل بن سائب
"	۹۳۵۳ - وزیر بن عبد اللہ خولانی	"	۹۳۳۲ - واصل بن عبد الرحمن ابوجرہ رقاشی بصری
"	۹۳۵۴ - وزیر بن جزری	"	۹۳۳۳ - واصل بن عطاء بصری
۱۴۰	﴿وضاح﴾	۱۳۶	﴿واضح﴾
"	۹۳۵۵ - وضاح بن حسان	"	۹۳۳۴ - واضح بصری
"	۹۳۵۶ - وضاح بن ضیثمہ	"	﴿واقف وواقفہ﴾
"	۹۳۵۷ - وضاح بن عباد	"	۹۳۳۵ - واقف
"	۹۳۵۸ - وضاح بن عبد اللہ ابوعوانہ واسطی	"	۹۳۳۶ - واقف بن حافظ ابویعلیٰ خلیلی
"	۹۳۵۹ - وضاح بن یحییٰ انہشلی انباری	"	۹۳۳۷ - واقف بن ابواقف لیشی
۱۴۱	﴿وضین﴾	"	۹۳۳۸ - واقف بن عبد الرحمن بن سعد بن معاذ
"	۹۳۶۰ - وضین بن عطاء شامی ابوکنانہ کفرسوی	"	۹۳۳۹ - واقف بن عمرو بن سعد بن معاذ
"	﴿وعله ووقاء﴾	۱۳۷	﴿والان وائل﴾
"	۹۳۶۱ - وعله بن عبد الرحمن یرامی	"	۹۳۴۰ - والان ابوعروہ مرادی
"	۹۳۶۲ - وقاء بن ایاس اسدی	"	۹۳۴۱ - وائل بن علقمہ
۱۴۲	﴿وکبج﴾	"	۹۳۴۲ - وائل بن داؤد
"	۹۳۶۳ - وکبج بن عدس	"	۹۳۴۳ - وائل بن مہانہ
"	۹۳۶۴ - وکبج بن جراح بن طلیح ابوسفیان رواسی کوفی	"	﴿وٹیمہ ووجیہ﴾
"	۹۳۶۵ - وکبج بن محرز سامی ناجی	"	۹۳۴۴ - وٹیمہ بن موسیٰ
"	﴿ولید﴾	۱۳۸	۹۳۴۵ - وجیہ قائف
"	۹۳۶۶ - ولید بن کبیر طہوی ابوجباب کوفی	"	۹۳۴۶ - وجیہ بن ہبہ اللہ بن مبارک سقطلی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۴۸	ولید بن عصام زبیدی - ۹۳۹۵	۱۴۳	ولید بن ابو ثور - ۹۳۶۷
"	ولید بن عطاء - ۹۳۹۶	"	ولید بن جبلہ - ۹۳۶۸
"	ولید بن عطاء بن اغر - ۹۳۹۷	"	ولید بن جمیل ابو حجاج یرمائی ثم دمشقی - ۹۳۶۹
"	ولید بن عقبہ - ۹۳۹۸	"	ولید بن جمع - ۹۳۷۰
"	ولید بن عمرو بن ساج حرانی - ۹۳۹۹	۱۴۴	ولید بن حیان - ۹۳۷۱
۱۴۹	ولید بن عمرو دمشقی - ۹۴۰۰	"	ولید بن خالد - ۹۳۷۲
"	ولید بن عیسیٰ ابو وہب - ۹۴۰۱	"	ولید بن دینار سعیدی تیساس - ۹۳۷۳
"	ولید بن فضل عنزی - ۹۴۰۲	"	ولید بن زروان رقی - ۹۳۷۴
۱۵۰	ولید بن قاسم بن ولید ہمدانی - ۹۴۰۳	۱۴۵	ولید بن زیاد کوفی - ۹۳۷۵
۱۵۱	ولید بن کامل - ۹۴۰۴	"	ولید بن ابو زینب - ۹۳۷۶
۱۵۲	ولید بن کثیر خزومی - ۹۴۰۵	"	ولید بن سعید - ۹۳۷۷
"	ولید بن کثیر مزنی مدنی - ۹۴۰۶	"	ولید بن سفیان - ۹۳۷۸
"	ولید بن کریم - ۹۴۰۷	"	ولید بن سفیان غسانی - ۹۳۷۹
"	ولید بن محمد موقری - ۹۴۰۸	"	ولید بن سلمہ طبرانی ازدی - ۹۳۸۰
۱۵۳	ولید بن محمد بن صالح ایلی - ۹۴۰۹	۱۴۶	ولید بن سلیمان بن ابوالسائب دمشقی - ۹۳۸۱
"	ولید بن محمد سلمی حجام - ۹۴۱۰	"	ولید بن شجاع ابو ہمام بن ابودر سکونی کوفی - ۹۳۸۲
"	ولید بن مروان - ۹۴۱۱	"	ولید بن عباد - ۹۳۸۳
"	ولید بن مغیرہ - ۹۴۱۲	"	ولید بن عباس بن مسافر مصری - ۹۳۸۴
"	ولید بن مسلم ابو العباس دمشقی - ۹۴۱۳	۱۴۷	ولید بن عبداللہ بن ابو ثور ہمدانی کوفی - ۹۳۸۵
۱۵۴	ولید بن مسلم ابو بشر عنبری - ۹۴۱۴	"	ولید بن عبداللہ بن جمع - ۹۳۸۶
"	ولید بن مسلمہ ازدی - ۹۴۱۵	"	ولید بن عبدالرحمن - ۹۳۸۷
"	ولید بن معدان - ۹۴۱۶	"	ولید بن عبیدہ - ۹۳۸۸
"	ولید بن مغیرہ خزومی - ۹۴۱۷	"	ولید بن عنبنہ - ۹۳۸۹
"	ولید بن مغیرہ معافری مصری - ۹۴۱۸	"	ولید بن عبیدہ کوفی - ۹۳۹۰
"	ولید بن مہلب - ۹۴۱۹	"	ولید بن عبید اللہ بن ابورباح - ۹۳۹۱
"	ولید بن موسیٰ دمشقی - ۹۴۲۰	۱۴۸	ولید بن عتبہ الدمشقی - ۹۳۹۲
"	ولید بن نافع - ۹۴۲۱	"	ولید بن عتبہ دمشقی مقری - ۹۳۹۳
۱۵۶	ولید بن ہشام بن ولید - ۹۴۲۲	"	ولید بن عجلان - ۹۳۹۴

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۶۲	۹۴۴۶ - لاحق بن الحسین المقدسی	۱۵۶	۹۴۴۳ - ولید بن ہشام قحطی
"	۹۴۴۷ - لاحق بن حمید ابو بلخو	"	۹۴۴۴ - ولید بن ولید دمشقی
"	۹۴۴۸ - لایز ابو عمرو جمحی	"	۹۴۴۵ - ولید بن ولید بن زید غنسی دمشقی قناسی ابو العباس
	﴿ حرف الیاء ﴾	"	۹۴۴۶ - ولید بن یزید ہدادی
۱۶۳	﴿ یاسر یاسین ﴾	"	۹۴۴۷ - ولید رماح
"	۹۴۴۹ - یاسر	"	۹۴۴۸ - ولید
"	۹۴۵۰ - یاسین بن محمد	"	﴿ وہب ﴾
"	۹۴۵۱ - یاسین بن معاذ زیات	"	۹۴۴۹ - وہب بن ابان
۱۶۴	۹۴۵۲ - یاسین بن شیبان غجلی کوفی	"	۹۴۵۰ - وہب بن اسماعیل اسدی کوفی
"	﴿ یافع ﴾	"	۹۴۵۱ - وہب بن جابر خیوانی
"	۹۴۵۳ - یافع بن عامر	"	۹۴۵۲ - وہب بن جریر بن حازم ابو العباس جہضمی بصری
"	﴿ یحییٰ ﴾	"	۹۴۵۳ - وہب بن حفص بجلی حرانی
"	۹۴۵۴ - یحییٰ بن ابراہیم سلمی	"	۹۴۵۴ - وہب بن حکیم
۱۶۵	۹۴۵۵ - یحییٰ بن ابراہیم بن عثمان بن داؤد	"	۹۴۵۵ - وہب بن داؤد دخرمی
"	۹۴۵۶ - یحییٰ بن ابراہیم بن ابو زید اندلسی ابو الحسین بن بیاض مقری	"	۹۴۵۶ - وہب بن راشد رقی
"	۹۴۵۷ - یحییٰ بن ابراہیم سلماسی	۱۵۸	۹۴۵۷ - وہب اللہ بن راشد ابو زرعہ مصری
"	۹۴۵۸ - یحییٰ بن احمد	"	۹۴۵۸ - وہب بن ربیعہ
۱۶۶	۹۴۵۹ - یحییٰ بن ابواسحاق ہناتی	"	۹۴۵۹ - وہب بن عمر
"	۹۴۶۰ - یحییٰ بن اسحاق	"	۹۴۶۰ - وہب بن عمرو
"	۹۴۶۱ - یحییٰ بن ابواسحاق	"	۹۴۶۱ - وہب بن منبہ ابو عبد اللہ یرمینی
"	۹۴۶۲ - یحییٰ بن ابوامامہ اسعد انصاری	"	۹۴۶۲ - وہب بن وہب بن کثیر بن عبد اللہ بن زعمہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی قاضی
"	۹۴۶۳ - یحییٰ بن اسماعیل	"	ابو البختری قرشی مدنی
"	۹۴۶۴ - یحییٰ بن اسماعیل کوفی جریری	۱۵۹	
۱۶۷	۹۴۶۵ - یحییٰ بن اسود	۱۶۱	۹۴۶۳ - وہب بن وہب
"	۹۴۶۶ - یحییٰ بن ابواسعد	"	۹۴۶۴ - وہب بن یحییٰ بن حفص بجلی
"	۹۴۶۷ - یحییٰ بن اسلم قاضی	"	۹۴۶۵ - وہب مولیٰ ابوامامہ
"	۹۴۶۸ - یحییٰ بن ایوب بجلی		﴿ حرف لام الف ﴾
۹۴۶۹	۹۴۶۹ - یحییٰ بن ایوب ابو عقال بلال بن زید بن حسن بن اسامہ	۱۶۲	﴿ لاحق لایز ﴾

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۷۶	یحییٰ بن حوشب اسدی - ۹۴۹۷	۱۶۷	بن زید بن حارثہ کلبی
"	یحییٰ بن حیان - ۹۴۹۸	"	یحییٰ بن ایوب عافقی مصری ابو العباس
"	یحییٰ بن ابویہ ابو جناب کلبی - ۹۴۹۹	۱۷۰	یحییٰ بن ابویہ جزری رہادی
۱۷۷	یحییٰ بن ابویہ ججازی - ۹۵۰۰	۱۷۱	یحییٰ بن برید بن ابورودہ بن ابوموسیٰ اشعری
"	یحییٰ بن خالد - ۹۵۰۱	"	یحییٰ بن بسطام
"	یحییٰ بن ابی خالد - ۹۵۰۲	"	یحییٰ بن بشر خراسانی
۱۷۸	یحییٰ بن خذام غبری سقطی - ۹۵۰۳	۱۷۲	یحییٰ بن بشر حریری
"	یحییٰ بن خلف طرسوسی - ۹۵۰۴	"	یحییٰ بن بشار کندی
"	یحییٰ بن خلیف بن عقبہ سعدی - ۹۵۰۵	"	یحییٰ بن بشیر بن خلاد
"	یحییٰ بن ابودنیا - ۹۵۰۶	"	یحییٰ بن بشیر
"	یحییٰ بن راشد بصری - ۹۵۰۷	"	یحییٰ بن بہماہ
۱۷۹	یحییٰ بن راشد ابوہشام دمشقی طویل - ۹۵۰۸	"	یحییٰ بن ثعلبہ ابو مقوم
"	یحییٰ بن راشد ابو بکر مستملی ابو عاصم - ۹۵۰۹	"	یحییٰ بن جریر
"	یحییٰ بن ربیعہ - ۹۵۱۰	"	یحییٰ بن جعفر بن زبرقان
۱۸۰	یحییٰ بن ابوروق - ۹۵۱۱	"	یحییٰ بن جہم
"	یحییٰ بن زبان - ۹۵۱۲	"	یحییٰ بن جعفر سراج
"	یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ کوفی ابو سعید - ۹۵۱۳	"	یحییٰ بن جزار
"	یحییٰ بن زکریا - ۹۵۱۴	"	یحییٰ بن حارث
۱۸۲	یحییٰ بن زکریا بن ابوالحواجب - ۹۵۱۵	"	یحییٰ بن ابوجاج مقبری
"	یحییٰ بن ابوزکریا غسانی واسطی - ۹۵۱۶	۱۷۳	یحییٰ بن حرب
"	یحییٰ بن زہد بن حارث غفاری - ۹۵۱۷	"	یحییٰ بن الحسن زہری
"	یحییٰ بن زیاد بن عبدالرحمن ابوسفیان ثقفی - ۹۵۱۸	"	یحییٰ بن حسین مدائنی
۱۸۳	یحییٰ بن سام - ۹۵۱۹	"	یحییٰ بن حسین علوی
"	یحییٰ بن سابق مدینی - ۹۵۲۰	"	یحییٰ بن حفص کرچی
"	یحییٰ بن سالم کوفی - ۹۵۲۱	۱۷۵	یحییٰ بن حکیم بن صفوان بن امیہ
"	یحییٰ بن سعید قرظی عیشی سعدی - ۹۵۲۲	"	یحییٰ بن حمزہ حضرمی تلمیسی
۱۸۴	یحییٰ بن سعید شیبی مدنی - ۹۵۲۳	"	یحییٰ بن حمید بن تیرویہ طویل
"	یحییٰ بن سعید بن سالم قدارح - ۹۵۲۴	"	یحییٰ بن حمید

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹۳	۹۵۵۳ - یحییٰ بن صالح و حاطی حمصی	۱۸۴	۹۵۲۵ - یحییٰ بن سعید مازنی فارسی اصطخری
"	۹۵۵۴ - یحییٰ بن ابوصالح	۱۸۵	۹۵۲۶ - یحییٰ بن سعید مطوعی
"	۹۵۵۵ - یحییٰ بن ابوطالب	"	۹۵۲۷ - یحییٰ بن سعید حمصی عطار انصاری
"	۹۵۵۶ - یحییٰ بن طاہر و اعظ	۱۸۶	۹۵۲۸ - یحییٰ بن سعید انصاری مدنی تابعی
"	۹۵۵۷ - یحییٰ بن طلحہ یرویعی	"	۹۵۲۹ - یحییٰ بن سعید ابوحیان تمیمی کوفی
۱۹۴	۹۵۵۸ - یحییٰ بن عباد ضعیفی	"	۹۵۳۰ - یحییٰ بن سعید قطان
"	۹۵۵۹ - یحییٰ بن عباد بن ہانی مدنی	"	۹۵۳۱ - یحییٰ بن سعید بن عاص اموی
"	۹۵۶۰ - یحییٰ بن عباد سعدی	"	۹۵۳۲ - یحییٰ بن سعید اموی کوفی
"	۹۵۶۱ - یحییٰ بن عباد بن شیبان انصاری ابوہبیرہ	"	۹۵۳۳ - یحییٰ بن سکن
۱۹۵	۹۵۶۲ - یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر	"	۹۵۳۴ - یحییٰ بن سلام بصری
"	۹۵۶۳ - یحییٰ بن عبد اللہ مرادی	۱۸۷	۹۵۳۵ - یحییٰ بن سلمہ بن کہیل
"	۹۵۶۴ - یحییٰ بن عبد اللہ بن خاقان	۱۸۸	۹۵۳۶ - یحییٰ بن ابوظلید سلیمان
"	۹۵۶۵ - یحییٰ بن عبد اللہ بن ادرع	"	۹۵۳۷ - یحییٰ بن سلیمان
"	۹۵۶۶ - یحییٰ بن عبد اللہ ابو جحیم کندی اطلح کوفی شیعہ	"	۹۵۳۸ - یحییٰ بن سلیمان
"	۹۵۶۷ - یحییٰ بن عبد اللہ جابر کوفی تمیمی ابوالمحارث	"	۹۵۳۹ - یحییٰ بن سلیمان محاربی
۱۹۶	۹۵۶۸ - یحییٰ	۱۸۹	۹۵۴۰ - یحییٰ بن سلیمان جعفی کوفی
"	۹۵۶۹ - یحییٰ بن عبد اللہ	"	۹۵۴۱ - یحییٰ بن سلیمان جعفری افریقی
"	۹۵۷۰ - یحییٰ بن عبد اللہ بن مالک الدار	"	۹۵۴۲ - یحییٰ بن سلیمان قرشی
۱۹۷	۹۵۷۱ - یحییٰ بن عبد اللہ بن ضحاک بن بابلت	"	۹۵۴۳ - یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی
"	۹۵۷۲ - یحییٰ بن عبد اللہ بن بکیر مصری	"	۹۵۴۴ - یحییٰ بن سلیمان مدنی
۱۹۸	۹۵۷۳ - یحییٰ بن عبد اللہ بن کلیب	"	۹۵۴۵ - یحییٰ بن سلیمان بن نصلہ خزاعی مدنی
"	۹۵۷۴ - یحییٰ بن عبد اللہ	۱۹۰	۹۵۴۶ - یحییٰ بن سلیم طاعنی حداء خزاعی
"	۹۵۷۵ - یحییٰ بن عبد الحمید حمانی	"	۹۵۴۷ - یحییٰ بن سلیم
۱۹۹	۹۵۷۶ - یحییٰ بن عبد الرحمن عصری بصری	۱۹۱	۹۵۴۸ - یحییٰ بن سلیم
"	۹۵۷۷ - یحییٰ بن عبد الرحمن ثقفی	"	۹۵۴۹ - یحییٰ بن سیرین بصری
"	۹۵۷۸ - یحییٰ بن عبد الرحمن ارجسی کوفی ہمدانی	"	۹۵۵۰ - یحییٰ بن شبل
"	۹۵۷۹ - یحییٰ بن عبد الرحمن بن ابولیبہ	"	۹۵۵۱ - یحییٰ بن شیبہ یمانی
۲۰۰	۹۵۸۰ - یحییٰ بن عبد الرحمن	۱۹۲	۹۵۵۲ - یحییٰ بن صالح ایللی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۰۹	یحییٰ بن غالب عثمینی	۲۰۰	یحییٰ بن عبد الرحمن بن محمد بن وردان
"	یحییٰ بن غالب	"	یحییٰ بن عبد الرحمن بن حیویل
"	یحییٰ بن فلان انصاری	"	یحییٰ بن عبد الرحمن ابو بسطام
"	یحییٰ بن فیاض زمانی	"	یحییٰ بن عبد الرحمن
۲۱۰	یحییٰ بن قیس ماری	"	یحییٰ بن عبد الصمد
"	یحییٰ بن قیس ابو صعدہ	"	یحییٰ بن عبد الملک بن ابوغنیہ کوفی
"	یحییٰ بن ابو کثیر یحییٰ	"	یحییٰ بن عبد الواحد ثقفی
۲۱۱	یحییٰ بن کثیر صاحب بصری	"	یحییٰ بن عبدویہ
"	یحییٰ بن کثیر کاہلی اسدی کوفی	۲۰۱	یحییٰ بن عبید اللہ بن مہذب تیمی
"	یحییٰ بن کثیر طائی	۲۰۲	یحییٰ بن عبید اللہ
"	یحییٰ بن ابولیبہ مدنی	"	یحییٰ بن عثمان ابوسہل تیمی
۲۱۳	یحییٰ بن مالک بن انس اصبغی	"	یحییٰ بن عثمان
"	یحییٰ بن مبارک دمشقی صنعانی	"	یحییٰ بن عثمان حربی
"	یحییٰ بن متوکل ابو عقیل	"	یحییٰ بن عثمان بن صالح السہمی مصری
۲۱۴	یحییٰ بن ثنی	۲۰۳	یحییٰ بن عثمان حمصی
"	یحییٰ بن محمد بن قیس ابو زکیر مدنی ثم بصری مؤدب	"	یحییٰ بن ابوعطاء
۲۱۴	یحییٰ بن محمد جاری	"	یحییٰ بن عقیف کندی
۲۱۵	یحییٰ بن محمد بن عباد بن ہانی شجری ابو ابراہیم	"	یحییٰ بن عقبہ بن ابوعیزار
"	یحییٰ بن محمد بن معاویہ مروزی	"	یحییٰ بن الطلاء بکلی رازی ابو عمرو
۲۱۶	یحییٰ بن محمد بن عبد الرحمن بن ابولیبہ	۲۰۵	یحییٰ بن علی مصری
"	یحییٰ بن محمد	۲۰۶	یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خالد بن رافع زرقی
"	یحییٰ بن محمد ابو بشر	"	یحییٰ بن عمارہ
"	یحییٰ بن محمد بن بشیر	"	یحییٰ بن عمرو بن مالک کمری بصری
"	یحییٰ بن محمد بن یحییٰ بن خالد ذہلی	۲۰۷	یحییٰ بن ابوعمر و ابو زرعہ شیبانی
"	یحییٰ بن محمد بن شیش	"	یحییٰ بن عمران مدنی
۲۱۷	یحییٰ بن محمد بزاز	"	یحییٰ بن عمیر
"	یحییٰ بن مساور	"	یحییٰ بن عنسہ قرشی
"	یحییٰ بن مسلم	۲۰۸	یحییٰ بن عیسیٰ بن علی تمیمی نیشلی فاخوری

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۲۴	یحییٰ بن یعلیٰ اسلمی قظوانی - ۹۶۶۵	۲۱۷	یحییٰ بن مسلم
"	یحییٰ بن یعلیٰ ابوحمیۃ تمیمی - ۹۶۶۶	"	یحییٰ بن مسلم
"	یحییٰ بن یعلیٰ محاربی - ۹۶۶۷	"	یحییٰ بن مسلم بکاء
"	یحییٰ بن یعمر - ۹۶۶۸	۲۱۸	یحییٰ بن مسلم کوفی ابوضحاک
"	یحییٰ بن یمان عجلی کوفی - ۹۶۶۹	"	یحییٰ بن مسلمہ بن قعب
۲۲۵	یحییٰ بن توأم - ۹۶۷۰	"	یحییٰ بن معن مدنی
۲۲۶	یحییٰ کندی - ۹۶۷۱	"	یحییٰ بن ابومطاع
"	یحییٰ انصاری سلمی - ۹۶۷۲	۲۱۹	یحییٰ بن معین
"	یحییٰ اسود - ۹۶۷۳	"	یحییٰ بن مقدام بن معدی کرب
"	یحییٰ - ۹۶۷۴	"	یحییٰ بن منذر کندی
"	یحییٰ بکاء - ۹۶۷۵	"	یحییٰ بن میمون ابوعلی عطار بصری
"	یحییٰ - ۹۶۷۶	"	یحییٰ بن میمون بن عطاء ابوایوب بصری تمار
"	یزید <small>﴿یزید﴾</small>	۲۲۰	یحییٰ بن میمون حضرمی
"	یزید بن ابان رقاشی بصری - ۹۶۷۷	"	یحییٰ بن نصر بن حاجب القرشی
۲۲۷	یزید بن برائیم تستری - ۹۶۷۸	"	یحییٰ بن ہاشم سسار ابو زکریا غسانی کوفی
۲۲۸	یزید بن امیہ - ۹۶۷۹	۲۲۱	یحییٰ بن واضح ابوتمیلہ مروزی
"	یزید بن انیس ہذلی - ۹۶۸۰	"	یحییٰ بن ولید بن عبادہ بن صامت
۲۲۹	یزید بن اوس کوفی - ۹۶۸۱	۲۲۲	یحییٰ بن ولید بن میرطائی شمسنی کوفی
"	یزید بن بابنوس - ۹۶۸۲	"	یحییٰ بن وہب کلبی
"	یزید بن بزنج - ۹۶۸۳	"	یحییٰ بن ابوزکریا یحییٰ غسانی واسطی
"	یزید بن بشر - ۹۶۸۴	"	یحییٰ بن یحییٰ بن قیس غسانی
"	یزید بن بلال - ۹۶۸۵	"	یحییٰ بن ابویحییٰ
"	یزید بن بیان عقیلی بصری - ۹۶۸۶	"	یحییٰ بن یزید بن عبدالملک نوفلی مدنی
۲۳۰	یزید بن حجر - ۹۶۸۷	۲۲۳	یحییٰ بن یزید ابو شیبہ راوی
"	یزید بن ابوحریر - ۹۶۸۸	"	یحییٰ بن یزید اہوازی
"	یزید بن حصین بن نمیر - ۹۶۸۹	"	یحییٰ بن یزید اشعری
"	یزید بن حوکنیہ - ۹۶۹۰	"	یحییٰ بن یزید ہناتی
"	یزید بن حیان - ۹۶۹۱	"	یحییٰ بن یعقوب ابوطالب

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۳۹	یزید بن صالح ۹۷۲۰	۲۳۰	یزید بن خالد ۹۶۹۲
"	یزید بن صالح یحسینی فراء نیشاپوری ابو خالد ۹۷۲۱	"	یزید بن خمیر رجبی ۹۶۹۳
۲۴۰	یزید بن طلح ۹۷۲۲	۲۳۱	یزید بن خمیر حمصی یزنی ۹۶۹۴
"	یزید بن عبد اللہ بن حصیفہ ۹۷۲۳	"	یزید بن درہم ابو العلاء ۹۶۹۵
"	یزید بن عبد اللہ ۹۷۲۴	"	یزید بن ربیعہ رجبی دمشقی ۹۶۹۶
"	یزید بن عبد اللہ بن ہادی ۹۷۲۵	۲۳۲	یزید بن روح نخعی ۹۶۹۷
"	یزید بن عبد اللہ ۹۷۲۶	"	یزید بن زیاد خمیری ۹۶۹۸
"	یزید بن عبد اللہ بن قسیط مدنی ابو عبد اللہ لیثی اعرج ۹۷۲۷	"	یزید بن زریج ۹۶۹۹
۲۴۱	یزید بن عبد اللہ جعفی ۹۷۲۸	"	یزید بن زمرہ ۹۷۰۰
"	یزید بن عبد اللہ بن عوف ۹۷۲۹	"	یزید بن زیاد ۹۷۰۱
"	یزید بن عبد اللہ بصری ابو خالد قرشی بصری ۹۷۳۰	"	یزید بن زیاد بن ابو الجعد ۹۷۰۲
۲۴۲	یزید بن عبد الرحمن ابو خالد والانی ۹۷۳۱	"	یزید بن ابو زیاد کوفی ۹۷۰۳
"	یزید بن عبد الرحمن بن علی بن شیبان ۹۷۳۲	۲۳۳	یزید بن ابو زیاد ۹۷۰۴
۲۴۳	یزید بن عبد العزیز یزینی ۹۷۳۳	۲۳۵	یزید بن ابو زیاد بن سکن ۹۷۰۵
"	یزید بن عبد الملک نوفلی مدنی ۹۷۳۴	"	یزید بن ابو زیاد ۹۷۰۶
۲۴۴	یزید بن عبد الملک نمیری ۹۷۳۵	"	یزید بن زید ۹۷۰۷
"	یزید بن عبید اللہ ۹۷۳۶	"	یزید بن زید ۹۷۰۸
"	یزید بن عبید ابو جزہ سعدی ۹۷۳۷	"	یزید بن سفیان ابو مہزم ۹۷۰۹
"	یزید بن عدی بن حاتم طائی ۹۷۳۸	۲۳۶	یزید بن سفیان ۹۷۱۰
۲۴۵	یزید بن عطاء یحسینی ۹۷۳۹	"	یزید بن ابو سلمہ اہلبی ۹۷۱۱
"	یزید بن عطاء ۹۷۴۰	۲۳۷	یزید بن سمط دمشقی فقیہ ۹۷۱۲
"	یزید بن عطار ۹۷۴۱	"	یزید بن شان ابو فرودہ رہاوی ۹۷۱۳
"	یزید بن عقبہ ابو محمد عسکلی مروزی ۹۷۴۲	۲۳۹	یزید بن شان قرشی بصری قزاز ۹۷۱۴
۲۴۶	یزید بن عمر خثیمی ۹۷۴۳	"	یزید بن سہیل ۹۷۱۵
"	یزید بن عمر ۹۷۴۴	"	یزید بن شداد ۹۷۱۶
"	یزید بن عمرو سلمی ۹۷۴۵	"	یزید بن شیبان ۹۷۱۷
"	یزید بن عوانہ کلیبی ۹۷۴۶	"	یزید بن شرحبیل ۹۷۱۸
۲۴۷	یزید بن عوف ۹۷۴۷	"	یزید بن صالح ۹۷۱۹

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۵۲	یزید بن یعفر - ۹۷۷۶	۲۳۷	یزید بن عیاض بن یزید بن جعد بہ لہشی حجازی
"	یزید بن یوسف مصری - ۹۷۷۷	۲۳۸	یزید بن عیسیٰ بصری
"	یزید بن یوسف صنعانی شامی - ۹۷۷۸	"	یزید بن فراس
۲۵۳	یزید ابوالحسن مؤذن - ۹۷۷۹	"	یزید بن کعب عوذی
"	یزید ابوالخالد سراج - ۹۷۸۰	۲۳۹	یزید بن کبیر کوفی
"	یزید ابوالخالد - ۹۷۸۱	"	یزید بن کیسان یثکری کوفی
"	یزید ابوسلیمان - ۹۷۸۲	"	یزید بن کیسان خلیفانی
۲۵۴	یزید ابوطلمہ - ۹۷۸۳	"	یزید بن ابوما لک
"	یزید رشک ضعیفی - ۹۷۸۴	"	یزید بن محمد
"	﴿یسار﴾	"	یزید بن محمد بن خثیم محاربی
"	یسار بن زید - ۹۷۸۵	"	یزید بن مروان خلیل
"	یسار مدنی - ۹۷۸۶	"	یزید بن ابومریم دمشقی
"	یسار معلم مروزی - ۹۷۸۷	۲۵۰	یزید بن مسہر
"	یسار بنانی - ۹۷۸۸	"	یزید بن معاویہ ابوشیبہ
"	﴿یسر﴾	"	یزید بن معاویہ بن ابوسفیان اموی
"	یسر بن براہیم - ۹۷۸۹	"	یزید بن مغلس باطنی
۲۵۵	یسر بن عبداللہ - ۹۷۹۰	"	یزید بن مقدم بن شریح
"	یسر مولیٰ انس - ۹۷۹۱	"	یزید بن مہران کوفی خبار
"	﴿یسع﴾	"	یزید بن میمون
"	یسع بن اسماعیل بغدادی - ۹۷۹۲	"	یزید بن ابوقتبہ
"	یسع بن اہل زبئی - ۹۷۹۳	"	یزید بن ہرمز مدنی فقیہ
"	یسع بن طلحہ - ۹۷۹۴	۲۵۱	یزید بن شیح
۲۵۶	یسع بن عیسیٰ بن حزم غافقی ابویحییٰ - ۹۷۹۵	"	یزید بن یحییٰ بن صباح
"	یسع بن عیسیٰ - ۹۷۹۶	"	یزید بن یزید بلوی موصلی
۲۵۷	یسع بن محمد - ۹۷۹۷	۲۵۲	یزید بن یزید رقی
"	یسع بن مغیرہ مخزومی - ۹۷۹۸	"	یزید بن یزید
"	﴿یسیر﴾	"	یزید بن یزید
"	یسیر بن جابر - ۹۷۹۹	"	یزید بن یزید بن جابر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۶۳	۹۸۲۷ - یعقوب بن عبدالرحمن بھصاص دعاء واعظ	۲۵۷	۹۸۰۰ - یسیر بن سباع
"	۹۸۲۸ - یعقوب بن عبید بن نشیط	"	۹۸۰۱ - یسیر بن عمیلہ
"	۹۸۲۹ - یعقوب بن عطاء بن ابی رباح کئی	"	﴿ یعقوب ﴾
۲۶۴	۹۸۳۰ - یعقوب بن معوذ بن سماک الانصاری	"	۹۸۰۲ - یعقوب بن ابراہیم قاضی
"	۹۸۳۱ - یعقوب بن فضالہ	۲۵۸	۹۸۰۳ - یعقوب بن ابراہیم جرجانی
"	۹۸۳۲ - یعقوب بن مجاہد ابو حرزہ	"	۹۸۰۴ - یعقوب بن ابراہیم زہری مدنی
"	۹۸۳۳ - یعقوب بن محمد	"	۹۸۰۵ - یعقوب بن ابراہیم نیلی
"	۹۸۳۴ - یعقوب بن محمد بن عیسیٰ بن عبدالملک بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ابو یوسف زہری مدنی	"	۹۸۰۶ - یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری
"	۹۸۳۵ - یعقوب بن مسعود	"	۹۸۰۷ - یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن مجمع
۲۶۵	۹۸۳۶ - یعقوب بن موسیٰ	"	۹۸۰۸ - یعقوب بن اسحاق انصاری رازی ابوعمارہ
"	۹۸۳۷ - یعقوب بن ولید ابو یوسف ازدی مدنی	"	۹۸۰۹ - یعقوب بن اسحاق بن تیمیہ واسطی
"	۹۸۳۸ - یعقوب بن یحییٰ بن زبیر	۲۵۹	۹۸۱۰ - یعقوب بن اسحاق واسطی مؤدب
۲۶۶	۹۸۳۹ - یعقوب ابو یوسف اعشیٰ	"	۹۸۱۱ - یعقوب بن اسحاق ضعی بن عیسیٰ
"	۹۸۴۰ - یعقوب	"	۹۸۱۲ - یعقوب بن اسحاق عسقلانی
"	﴿ یعلیٰ ﴾	"	۹۸۱۳ - یعقوب بن بکیر
"	۹۸۴۱ - یعلیٰ بن ابراہیم غزال	۲۶۰	۹۸۱۴ - یعقوب بن بشیر حذاء
"	۹۸۴۲ - یعلیٰ بن اشدق حقیقی ابو الہیثم جزری حرانی	"	۹۸۱۵ - یعقوب بن تیحیہ
۲۶۷	۹۸۴۳ - یعلیٰ بن شداد	"	۹۸۱۶ - یعقوب بن جمیر
"	۹۸۴۴ - یعلیٰ بن عمادہ کلانی	"	۹۸۱۷ - یعقوب بن جہم حمصی
"	۹۸۴۵ - یعلیٰ بن عباس	۲۶۱	۹۸۱۸ - یعقوب بن حمید بن کاسب مدنی
"	۹۸۴۶ - یعلیٰ بن عبید طنافسی ابو یوسف کوفی	۲۶۲	۹۸۱۹ - یعقوب بن خرہ دباغ
"	۹۸۴۷ - یعلیٰ بن مرہ کوفی	"	۹۸۲۰ - یعقوب بن دینار
"	۹۸۴۸ - یعلیٰ بن مملک	"	۹۸۲۱ - یعقوب بن ابو زینب
۲۶۹	۹۸۴۹ - یعلیٰ بن ابو یحییٰ	"	۹۸۲۲ - یعقوب بن سلمہ لیشی
"	﴿ یعیش ﴾	"	۹۸۲۳ - یعقوب بن عبداللہ اشعری قمی
"	۹۸۵۰ - یعیش بن اجہم	"	۹۸۲۴ - یعقوب بن عبداللہ بن بحر
"	۹۸۵۱ - یعیش بن ہشام قرطانی	۲۶۳	۹۸۲۵ - یعقوب بن عبداللہ
"		"	۹۸۲۶ - یعقوب بن عبداللہ مدینی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۷۷	یوسف بن سعد - ۹۸۷۷	۲۶۹	۹۸۵۲ - یعیش
"	یوسف بن سعید جذامی - ۹۸۷۸	"	﴿ یغتم ﴾
"	یوسف بن سفر ابو الفیض دمشقی - ۹۸۷۹	"	۹۸۵۳ - یغتم بن سالم بن قنبر
۲۷۹	یوسف بن شعیب - ۹۸۸۰	۲۷۰	﴿ یمان ﴾
"	یوسف بن طہمان - ۹۸۸۱	"	۹۸۵۴ - یمان بن حذیفہ ابو حذیفہ
"	یوسف بن عبداللہ ابو شیبہ - ۹۸۸۲	۲۷۱	۹۸۵۵ - یمان بن رباب خراسانی
۲۸۰	یوسف بن عبدالرحمن - ۹۸۸۳	"	۹۸۵۶ - یمان بن سعید مصعبی
"	یوسف بن عبدہ - ۹۸۸۴	"	۹۸۵۷ - یمان بن عدی حمصی
"	یوسف بن عطیہ بصری صفار - ۹۸۸۵	"	۹۸۵۸ - یمان بن معن مدنی
۲۸۲	یوسف بن عطیہ باہلی کوفی وراق ابو منذر - ۹۸۸۶	"	۹۸۵۹ - یمان بن مغیرہ ابو حذیفہ عنزی
۲۸۳	یوسف بن غرق - ۹۸۸۷	۲۷۲	۹۸۶۰ - یمان بن نصر
"	یوسف بن قرظلی - ۹۸۸۸	"	۹۸۶۱ - یمان بن ہارون
۲۸۴	یوسف بن ابوکثیر - ۹۸۸۹	"	۹۸۶۲ - یمان بن یزید
"	یوسف بن مبارک بغدادی خیاط مقری - ۹۸۹۰	"	﴿ یوسف ﴾
"	یوسف بن محمد بن ثابت بن قیس النزاری - ۹۸۹۱	"	۹۸۶۳ - یوسف بن ابراہیم تیمی ابو شیبہ آل جوہری
"	یوسف بن محمد بن منکدر تیمی - ۹۸۹۲	۲۷۳	۹۸۶۴ - یوسف بن اسباط شیبانی
۲۸۶	یوسف بن محمد بن علی مؤدب - ۹۸۹۳	"	۹۸۶۵ - یوسف بن اسحاق بن ابواسحاق سمیعی
"	یوسف بن محمد صہبئی - ۹۸۹۴	"	۹۸۶۶ - یوسف بن اسحاق حلبی
۲۸۷	یوسف بن مسعود زرقی - ۹۸۹۵	۲۷۴	۹۸۶۷ - یوسف بن بحر شامی ساحلی
"	یوسف بن مہران - ۹۸۹۶	"	۹۸۶۸ - یوسف بن جعفر خوارزمی
"	یوسف بن میمون ابو خزیمہ صباغ کوفی - ۹۸۹۷	"	۹۸۶۹ - یوسف بن خطاب مدنی
۲۸۸	یوسف بن یزید ابو معشر براء - ۹۸۹۸	۲۷۵	۹۸۷۰ - یوسف بن حوشب
"	یوسف بن یعقوب نیشاپوری - ۹۸۹۹	"	۹۸۷۱ - یوسف بن خالد سمی تفتیہ
"	یوسف بن یعقوب ابو عمران - ۹۹۰۰	"	۹۸۷۲ - یوسف بن خطاب مدنی
۲۸۹	یوسف بن یعقوب یمانی قاضی - ۹۹۰۱	"	۹۸۷۳ - یوسف بن ابو ذرہ
"	یوسف بن یونس افطس - ۹۹۰۲	۲۷۶	۹۸۷۴ - یوسف بن زبیر
"	یوسف ابو خزیمہ - ۹۹۰۳	"	۹۸۷۵ - یوسف بن زبیر قرشی
"	یوسف اموی - ۹۹۰۴	۲۷۷	۹۸۷۶ - یوسف بن زیاد بصری ابو عبداللہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۹۸	یونس بن یزید ابلی	۲۹۰	﴿یونس﴾
"	یونس بن ابویعفور عبدی کوفی	۹۹۰۵	یونس بن احمد بن یونس
"	یونس - ۹۹۳۳	"	یونس بن ارقم
۲۹۹	باب: کتیبوں کا بیان	"	یونس بن ابواسحاق
"	﴿ابو ابراہیم﴾	"	یونس بن بکیر بن واصل شیبانی
"	یونس بن ابو ابراہیم شہلی	۲۹۱	یونس بن تمیم
"	یونس بن ابو ابراہیم	۲۹۲	یونس بن حارث طاکھی
"	﴿ام ابان﴾	"	یونس بن خباب اسیدی
"	ام ابان بنت وازع بن زارع	۲۹۳	یونس بن راشد جزری
"	﴿ابوالا برد ابواحمد﴾	"	یونس بن سعید
"	ابوالا برد	"	یونس بن سلیم صنعانی
"	یونس بن ابواحمد کلاعی	"	یونس بن شعیب
۳۰۰	﴿ابواحوص ابواخض﴾	۲۹۵	یونس بن عبداللہ بن ابوفروہ
"	ابواحوص	"	یونس بن عبدالاعلیٰ ابوموسیٰ صدقی
"	ابواخض	"	یونس بن عبدربہ جزری
"	﴿ابو آدم ابوادریس﴾	"	یونس بن عبدالرحیم عسقلانی
"	ابو آدم	"	یونس بن عبید کوفی
"	ابوادریس بصری	"	یونس بن عطاء صدائی
"	ابوادریس سکونی حمصی	۲۹۶	یونس بن ابواسحاق عمرو بن عبداللہ ہمدانی سیمی کوفی
۳۰۱	ابوادریس	۲۹۷	یونس بن ابوعبیدار
"	﴿ابوزرطہ ابوازہر ابواسباط﴾	"	یونس بن ابوالقرات اسکاف بصری
"	ابوزرطہ	"	یونس بن ابوفروہ
"	ابوازہر اسانی	"	یونس بن ابونعمان
"	ابواسباط	"	یونس بن واقد
"	﴿ابواسحاق﴾	"	یونس بن قاسم یرامی
"	ابواسحاق	۲۹۸	یونس بن نافع ابوغانم
۳۰۲	ابواسحاق دوسی	"	یونس بن ہارون
		"	یونس بن یحییٰ ہاشمی قصار

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۰۶	۹۹۷۵ - ابواشعث جری	۳۰۲	۹۹۵۱ - ابواسحاق کوفی
"	۹۹۷۶ - ابواشعث حضری	"	۹۹۵۲ - ابواسحاق اشجی
"	﴿ابواشعث ابواصفر﴾	"	۹۹۵۳ - ابواسحاق سمعی
"	۹۹۷۷ - ابواشعث نخعی	"	۹۹۵۴ - ابواسحاق ہجرمی
"	۹۹۷۸ - ابواصفر	"	۹۹۵۵ - ابواسحاق قنصرینی
"	﴿ابواعین﴾	"	۹۹۵۶ - ابواسحاق حمیری
"	۹۹۷۹ - ابواعین	"	۹۹۵۷ - ابواسحاق
۳۰۷	﴿ابواح ابوامیہ﴾	۳۰۳	۹۹۵۸ - ابواسحاق خوارزمی
"	۹۹۸۰ - ابواح ہمدانی	"	۹۹۵۹ - ابواسحاق
"	۹۹۸۱ - ابوامیہ بن یعلنی	"	۹۹۶۰ - ابواسحاق جرشی
"	۹۹۸۲ - ابوامیہ	"	۹۹۶۱ - ابواسحاق ہاشمی
"	۹۹۸۳ - ابوامیہ مخط	"	۹۹۶۲ - ابواسحاق
"	﴿ابواولیس ابویوب﴾	"	۹۹۶۳ - ابواسحاق
"	۹۹۸۴ - ابواولیس	"	۹۹۶۴ - ابواسحاق
"	۹۹۸۵ - ابویوب	"	﴿ابواسرائیل﴾
۳۰۸	۹۹۸۶ - ابویوب	"	۹۹۶۵ - ابواسرائیل ملانی کوفی
"	۹۹۸۷ - ابویوب	۳۰۴	﴿ابواسماء ابواسامیل﴾
"	۹۹۸۸ - ابویوب تمار	"	۹۹۶۶ - ابواسماء صیقیل
"	۹۹۸۹ - ابویوب مراغی ازدی	"	۹۹۶۷ - ابواسامیل مودب
"	﴿ابو بحر ابونختری ابوبردہ﴾	"	۹۹۶۸ - ابواسامیل کوفی
"	۹۹۹۰ - ابو بحر	۳۰۵	۹۹۶۹ - ابواسامیل سکونی
"	۹۹۹۱ - ابو بحر بکراوی	"	۹۹۷۰ - ابواسامیل قتادہ ابراہیم بن عبد الملک
"	۹۹۹۲ - ابونختری	"	۹۹۷۱ - ابواسامیل عبدی
"	۹۹۹۳ - ابونختری قاضی	"	﴿ابواسود﴾
"	۹۹۹۴ - ابونختری طائی	"	۹۹۷۲ - ابواسود غفاری
۳۰۹	۹۹۹۵ - ابوبردہ تمیمی	"	۹۹۷۳ - ابواسود مالکی
"	۹۹۹۶ - ابوبردہ	"	﴿ابواشعث ابواشعث﴾
"	﴿ابو برہسم ابوبریدہ ابوبزری﴾	"	۹۹۷۴ - ابواشعث کوفی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۱۴	۱۰۰۲۳ - ابو بکر بن مقاتل	۳۰۹	۹۹۹۷ - ابو بکر بن زبیدی شامی
"	۱۰۰۲۴ - ابو بکر بن عیاش کوفی مقرئ	"	۹۹۹۸ - ابو بکر بن زبیدی
۳۱۸	۱۰۰۲۵ - ابو بکر بن عیاش حمصی	"	۹۹۹۹ - ابو یزیری
"	۱۰۰۲۶ - ابو بکر بن عیاش سلمی	"	﴿ابو بکر بن زبیدی﴾
"	۱۰۰۲۷ - ابو بکر بن شعیب	"	۱۰۰۰۰ - ابو بکر بن زبیدی غفاری
"	۱۰۰۲۸ - ابو بکر بن ابوشیخ	"	۱۰۰۰۱ - ابو بکر بن زبیدی بصری
"	۱۰۰۲۹ - ابو بکر بن ابوالولیس مدنی	۳۱۰	۱۰۰۰۲ - ابو بکر بن زبیدی
"	۱۰۰۳۰ - ابو بکر بن شیبہ جزامی	"	۱۰۰۰۳ - ابو بکر بن زبیدی
"	۱۰۰۳۱ - ابو بکر بن اسحاق بن یسار نخری	"	۱۰۰۰۴ - ابو بکر بن زبیدی
۳۱۹	۱۰۰۳۲ - ابو بکر بن عبد اللہ بن ابوسبرہ مدنی	"	۱۰۰۰۵ - ابو بکر بن زبیدی مصعبی مروزی
۳۲۰	۱۰۰۳۳ - ابو بکر بن عوفان	"	۱۰۰۰۶ - ابو بکر بن زبیدی
"	۱۰۰۳۴ - ابو بکر بن نافع	"	۱۰۰۰۷ - ابو بکر بن زبیدی مزنی
"	۱۰۰۳۵ - ابو بکر بن نافع	"	﴿ابو بکر بن زبیدی﴾
۳۲۱	۱۰۰۳۶ - ابو بکر بن ابوازہر	"	۱۰۰۰۸ - ابو بکر بن زبیدی مدنی
"	۱۰۰۳۷ - ابو بکر اعشی	"	۱۰۰۰۹ - ابو بکر بن زبیدی
"	۱۰۰۳۸ - ابو بکر بن عوض بغدادی غراد	"	۱۰۰۱۰ - ابو بکر بن زبیدی مدنی
"	۱۰۰۳۹ - ابو بکر عمری	"	۱۰۰۱۱ - ابو بکر بن زبیدی
۳۲۲	۱۰۰۴۰ - ابو بکر بن عبد اللہ ثقفی	۳۱۱	۱۰۰۱۲ - ابو بکر بن زبیدی کوفی
"	۱۰۰۴۱ - ابو بکر بن نصر بن انس	"	۱۰۰۱۳ - ابو بکر بن زبیدی ہندی
"	۱۰۰۴۲ - ابو بکر بن ولید زبیدی	۳۱۲	۱۰۰۱۴ - ابو بکر بن زبیدی بن عبد اللہ بن ابومریم غسانی حمصی
"	۱۰۰۴۳ - ابو بکر عیسیٰ	۳۱۳	۱۰۰۱۵ - ابو بکر بن زبیدی عیسیٰ
"	۱۰۰۴۴ - ابو بکر بن یحییٰ بن نصر سلمی	۳۱۴	۱۰۰۱۶ - ابو بکر بن زبیدی عیسیٰ
"	﴿ابو بکر بن زبیدی ابو بلال ابو بلال ابو البیاض﴾	"	۱۰۰۱۷ - ابو بکر بن زبیدی حکمی
"	۱۰۰۴۵ - ابو بکر بن زبیدی	"	۱۰۰۱۸ - ابو بکر بن زبیدی مدنی
"	۱۰۰۴۶ - ابو بلال	"	۱۰۰۱۹ - ابو بکر بن زبیدی احمر
"	۱۰۰۴۷ - ابو بلال علی	"	۱۰۰۲۰ - ابو بکر بن زبیدی موسیٰ اشعری
۳۲۳	۱۰۰۴۸ - ابو بلال اشعری کوفی	"	۱۰۰۲۱ - ابو بکر بن زبیدی اہری
"	۱۰۰۴۹ - ابو بلال البیاض	"	۱۰۰۲۲ - ابو بکر بن زبیدی شعیب

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۲۶	ابوجعفر - ۱۰۰۷۲	۳۲۳	﴿ابوالتجیب، ابوتیم﴾
"	ابوجعفر رازی - ۱۰۰۷۳	"	ابوالتجیب - ۱۰۰۵۰
۳۲۷	ابوجعفر حنفی یمامی - ۱۰۰۷۴	"	ابوتیم - ۱۰۰۵۱
"	ابوجعفر - ۱۰۰۷۵	"	﴿ابوتوبہ، ابوشمال﴾
"	ابوجعفر قاری - ۱۰۰۷۶	"	ابوتوبہ - ۱۰۰۵۲
"	ابوجعفر مدائنی - ۱۰۰۷۷	"	ابوتوبہ - ۱۰۰۵۳
"	﴿ابو الجمل، ابوجمع﴾	"	ابوتوبہ جزری - ۱۰۰۵۴
"	ابو الجمل یمامی - ۱۰۰۷۸	"	ابوشمال مری - ۱۰۰۵۵
"	ابوجمع جیمی - ۱۰۰۷۹	۳۲۴	﴿ابوشامہ، ابوثوابہ، ابوشورین﴾
"	﴿ابوجناب، ابوجنادہ﴾	"	ابوشامہ حنطاط - ۱۰۰۵۶
"	ابوجناب کلبی - ۱۰۰۸۰	"	ابوثوابہ زبیدی - ۱۰۰۵۷
"	ابوجناب قصاب - ۱۰۰۸۱	۳۲۵	ابوشورین - ۱۰۰۵۸
۳۲۸	ابوجنادہ - ۱۰۰۸۲	"	﴿ابوجابر، ابوجبیر، ابوالجابیہ﴾
"	﴿ابوالحجوب، ابوالحنید، ابوجہضم﴾	"	ابوجابر - ۱۰۰۵۹
"	ابوالحجوب - ۱۰۰۸۳	"	ابوجابر بیاضی - ۱۰۰۶۰
"	ابوالحنید ضریح - ۱۰۰۸۴	"	ابوجبیرہ انصاری - ۱۰۰۶۱
"	ابوجہضم - ۱۰۰۸۵	"	ابوجبیر - ۱۰۰۶۲
"	﴿ابوالنجم، ابوالجوزاء، ابوحاتم﴾	"	ابوالجابیہ - ۱۰۰۶۳
"	ابوالنجم ایادی - ۱۰۰۸۶	"	﴿ابوالجارود، ابوالجاریر، ابوالحکاف﴾
۳۲۹	ابوالجوزاء ربیع اوس - ۱۰۰۸۷	"	ابوالجارود اعلمی - ۱۰۰۶۴
"	ابوحاتم مسلم بن حاتم انصاری بصری - ۱۰۰۸۸	"	ابوالجاریر عبدی - ۱۰۰۶۵
"	﴿ابوحاضر، ابوالحارث﴾	۳۲۶	ابوالحکاف - ۱۰۰۶۶
"	ابوحاضر - ۱۰۰۸۹	"	﴿ابوالجراح، ابوجرد، ابوجریز، ابوجعفر﴾
"	ابوالحارث - ۱۰۰۹۰	"	ابوالجراح مہری - ۱۰۰۶۷
"	﴿ابوحازم، ابوحجیہ، ابوحذیفہ﴾	"	ابوالجراح - ۱۰۰۶۸
"	ابوحازم قرظی - ۱۰۰۹۱	"	ابوجرد و مازنی بصری - ۱۰۰۶۹
"	ابوحجیہ کندی - ۱۰۰۹۲	"	ابوجریز - ۱۰۰۷۰
"	ابوحذیفہ بصری - ۱۰۰۹۳	"	ابوجعفر بن محمد بن رکانہ مطہلی - ۱۰۰۷۱

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۳۳	۱۰۱۱۷ - ابو الحسین فلسطینی	۳۳۰	﴿ ابو حرب ابو حسیب ابو حسیب ﴾
"	۱۰۱۱۸ - ابو حفص	"	۱۰۰۹۳ - ابو حرب بن زید بن خالد جہنی
"	۱۰۱۱۹ - ابو حفص عبدی	"	۱۰۰۹۵ - ابو حرب
"	۱۰۱۲۰ - ابو حفص بصری	"	۱۰۰۹۶ - ابو حسیب بن یعلیٰ بن منبہ تمیمی
"	۱۰۱۲۱ - ابو حفصہ	"	۱۰۰۹۷ - ابو حسیب طائی
"	۱۰۱۲۲ - ابو حفصہ و ابو حفصہ	"	﴿ ابو حتر و ش ابو حریز ﴾
۳۳۳	﴿ ابو الحکیم ابو الحکم ﴾	"	۱۰۰۹۸ - ابو حتر ش
"	۱۰۱۲۳ - ابو الحکم	"	۱۰۰۹۹ - ابو حریز
"	۱۰۱۲۴ - ابو الحکیم ازدی	"	۱۰۱۰۰ - ابو حریز
"	۱۰۱۲۵ - ابو حکیم بارتی	۳۳۱	۱۰۱۰۱ - ابو حریز
"	۱۰۱۲۶ - ابو الحکم	"	۱۰۱۰۲ - ابو حریز موقفی مصری
"	۱۰۱۲۷ - ابو الحکم عنزی	"	﴿ ابو حرہ ابو الحزم ابو الحسن ﴾
"	۱۰۱۲۸ - ابو الحکم عنزی واسطی	"	۱۰۱۰۳ - ابو حرہ رقاشی
"	۱۰۱۲۹ - ابو حکیم	"	۱۰۱۰۴ - ابو الحزم
"	﴿ ابو حلہس ابو حماد ابو حمزہ ﴾	"	۱۰۱۰۵ - ابو الحسن اسدی
"	۱۰۱۳۰ - ابو حلہس	"	۱۰۱۰۶ - ابو الحسن
"	۱۰۱۳۱ - ابو حماد کوفی	"	۱۰۱۰۷ - ابو حسن
"	۱۰۱۳۲ - ابو حمزہ شمالی	۳۳۲	۱۰۱۰۸ - ابو الحسن
"	۱۰۱۳۳ - ابو حمزہ عطار	"	۱۰۱۰۹ - ابو الحسن بن نوفل راعی
"	۱۰۱۳۴ - ابو حمزہ	"	۱۰۱۱۰ - ابو الحسن
۳۳۵	۱۰۱۳۵ - ابو حمزہ کوفی	"	۱۰۱۱۱ - ابو الحسن جزری
"	۱۰۱۳۶ - ابو حمزہ صیرفی	"	۱۰۱۱۲ - ابو الحسن عسقلانی
"	۱۰۱۳۷ - ابو حمزہ قصاب	"	۱۰۱۱۳ - ابو الحسن بلدی
"	﴿ ابو حمید ﴾	۳۳۳	﴿ ابو الحسناء ابو الحسین ﴾
"	۱۰۱۳۸ - ابو حمید ریحی	"	۱۰۱۱۴ - ابو الحسناء
۳۳۶	﴿ ابو حمیدہ ابو حنیفہ ابو حنبل ﴾	"	۱۰۱۱۵ - ابو الحسین
"	۱۰۱۳۹ - ابو حمیدہ ظاعنی	"	﴿ ابو الحسین ابو حفص ابو حفصہ ﴾
"	۱۰۱۴۰ - ابو حنیفہ	"	۱۰۱۱۶ - ابو الحسین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۳۹	۱۰۱۶۴ - ابو خلف اعلیٰ	۳۳۶	۱۰۱۴۱ - ابو حنیفہ
"	۱۰۱۶۵ - ابو خلف	"	۱۰۱۴۲ - ابو حوئل عامری
"	۱۰۱۶۶ - ابو خلف	"	﴿ابو الحویرث ابو حیان﴾
"	۱۰۱۶۷ - ابو خلف	"	۱۰۱۴۳ - ابو الحویرث
۳۴۰	۱۰۱۶۸ - ابو خلف تمیم	"	۱۰۱۴۴ - ابو الحویرث
"	۱۰۱۶۹ - ابو خنساء	"	۱۰۱۴۵ - ابو حیان توحیدی
"	۱۰۱۷۰ - ابو خیرہ	۳۳۷	﴿ابو حنیہ ابو خالد﴾
"	﴿ابو الخیر ابو داؤد﴾	"	۱۰۱۴۶ - ابو حنیہ بن قیس خارفی وادی
"	۱۰۱۷۱ - ابو الخیر	"	۱۰۱۴۷ - ابو حنیہ
"	۱۰۱۷۲ - ابو داؤد	"	۱۰۱۴۸ - ابو خالد
"	۱۰۱۷۳ - ابو داؤد	"	۱۰۱۴۹ - ابو خالد
"	۱۰۱۷۴ - ابو داؤد	"	۱۰۱۵۰ - ابو خالد واسطی
"	۱۰۱۷۵ - ابو داؤد	۳۳۸	۱۰۱۵۱ - ابو خالد
"	۱۰۱۷۶ - ابو داؤد	"	۱۰۱۵۲ - ابو خالد الانانی
۳۴۱	۱۰۱۷۷ - ابو داؤد اعلیٰ	"	۱۰۱۵۳ - ابو خالد سقاء
"	۱۰۱۷۸ - ابو داؤد نخعی	"	۱۰۱۵۴ - ابو خالد
"	﴿ابو دراس ابو الدرداء﴾	"	۱۰۱۵۵ - ابو خالد قرشی
"	۱۰۱۷۹ - ابو دراس	"	﴿ابو خراش ابو خزیمہ﴾
"	۱۰۱۸۰ - ابو الدرداء رہاوی	"	۱۰۱۵۶ - ابو خراش ربیعہ
"	﴿ابو الدین ابو الدہماء﴾	"	۱۰۱۵۷ - ابو خزیمہ
"	۱۰۱۸۱ - ابو الدین اشج مغربی	"	﴿ابو الخصب ابو الخطاب ابو خنوف﴾
۳۴۲	۱۰۱۸۲ - ابو الدہماء	"	۱۰۱۵۸ - ابو الخصب
"	۱۰۱۸۳ - ابو الدہماء	۳۳۹	۱۰۱۵۹ - ابو الخطاب
"	﴿ابو ذکوان ابو راشد﴾	"	۱۰۱۶۰ - ابو الخطاب
"	۱۰۱۸۴ - ابو ذکوان	"	۱۰۱۶۱ - ابو الخطاب دمشقی
۳۴۳	۱۰۱۸۵ - ابو راشد	"	۱۰۱۶۲ - ابو الخطاب دمشقی خیاط
"	۱۰۱۸۶ - ابو راشد	"	۱۰۱۶۳ - ابو خنوف
"	﴿ابو رافع ابو الربیع﴾	"	﴿ابو خلف ابو خنساء ابو خیرہ﴾

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۳۶	﴿ابوالزناد ابوزیاد ابوزید﴾	۳۳۳	۱۰۱۸۷ - ابورافع
"	۱۰۲۱۰ - ابوالزناد	"	۱۰۱۸۸ - ابوالربیع سمان
"	۱۰۲۱۱ - ابوزیاد	"	۱۰۱۸۹ - ابوالربیع
"	۱۰۲۱۲ - ابوزیاد طحان	"	﴿ابوربیعہ ابوجاء ابوالرحال﴾
"	۱۰۲۱۳ - ابوزیاد شمسی	"	۱۰۱۹۰ - ابوربیعہ ایادی
"	۱۰۲۱۴ - ابوزیاد	"	۱۰۱۹۱ - ابوجاء حنفی
"	۱۰۲۱۵ - ابوزیاد شامی	"	۱۰۱۹۲ - ابوجاء جزری
"	۱۰۲۱۶ - ابوزیاد شامی	۳۳۴	۱۰۱۹۳ - ابوجاء خراسانی
"	۱۰۲۱۷ - ابوزید	"	۱۰۱۹۴ - ابوجاء خراسانی
۳۳۷	۱۰۲۱۸ - ابوزید	"	۱۰۱۹۵ - ابوالرحال طائی
"	۱۰۲۱۹ - ابوزید	"	۱۰۱۹۶ - ابوالرحال انصاری
"	۱۰۲۲۰ - ابوزید	"	﴿ابورزین ابوزریق ابوالرقاد﴾
"	۱۰۲۲۱ - ابوزید انصاری نحوی	"	۱۰۱۹۷ - ابورزین
"	﴿ابوساسان ابوالسائب﴾	"	۱۰۱۹۸ - ابوزریق
"	۱۰۲۲۲ - ابوساسان	"	۱۰۱۹۹ - ابوالرقاد مخفی
"	۱۰۲۲۳ - ابوساسان	"	﴿ابورملہ ابوروح ابوریحانہ﴾
۳۳۸	۱۰۲۲۴ - ابوالسائب مخزومی	"	۱۰۲۰۰ - ابورملہ
"	﴿ابوسباع ابوسبرہ﴾	"	۱۰۲۰۱ - ابوروح
"	۱۰۲۲۵ - ابوسباع	۳۳۵	۱۰۲۰۲ - ابوروح
"	۱۰۲۲۶ - ابوسبرہ	"	۱۰۲۰۳ - ابوریحانہ
"	۱۰۲۲۷ - ابوسبرہ نخعی	"	﴿ابوزبان ابوزرعہ ابوالزعراء﴾
"	﴿ابوسراج ابوسعید﴾	"	۱۰۲۰۴ - ابوزبان
"	۱۰۲۲۸ - ابوسراج	"	۱۰۲۰۵ - ابوزرعہ
"	۱۰۲۲۹ - ابوسعید سعدی	"	۱۰۲۰۶ - ابوزرعہ حضرمی
۳۳۹	۱۰۲۳۰ - ابوسعید	"	۱۰۲۰۷ - ابوالزعراء
"	۱۰۲۳۱ - ابوسعید بقال	"	﴿ابوالاعیزہ ابوزکیر﴾
"	۱۰۲۳۲ - ابوسعید	"	۱۰۲۰۸ - ابوالاعیزہ
"	۱۰۲۳۳ - ابوسعید غفاری	"	۱۰۲۰۹ - ابوزکیر

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۵۳	۱۰۲۶۰ - ابوسفیان بن عبد ربیعہ	۳۴۹	۱۰۲۳۴ - ابوسعید کوفی
"	۱۰۲۶۱ - ابوسفیان	"	۱۰۲۳۵ - ابوسعید صنعانی
"	﴿ابو الحسن ابوسلمان ابوسلمہ﴾	"	۱۰۲۳۶ - ابوسعید
"	۱۰۲۶۲ - ابوالحسن ہجری	"	۱۰۲۳۷ - ابوسعید حمیری
"	۱۰۲۶۳ - ابوالحسن	۳۵۰	۱۰۲۳۸ - ابوسعید
"	۱۰۲۶۴ - ابوسلمان	"	۱۰۲۳۹ - ابوسعید اعرجی
"	۱۰۲۶۵ - ابوسلمہ	"	﴿ابوسعید﴾
۳۵۳	۱۰۲۶۶ - ابوسلمہ بن نبیہ	"	۱۰۲۴۰ - ابوسعید ازدی
"	۱۰۲۶۷ - ابوسلمہ خواص	"	۱۰۲۴۱ - ابوسعید حمرانی
"	۱۰۲۶۸ - ابوسلمہ عالمی	"	۱۰۲۴۲ - ابوسعید
"	۱۰۲۶۹ - ابوسلمہ واسطی	"	۱۰۲۴۳ - ابوسعید
"	۱۰۲۷۰ - ابوسلمہ	"	۱۰۲۴۴ - ابوسعید
"	۱۰۲۷۱ - ابوسلمہ حمصی	"	۱۰۲۴۵ - ابوسعید حمیری
"	۱۰۲۷۲ - ابوسلمہ کندی	"	۱۰۲۴۶ - ابوسعید عقیصا
۳۵۵	۱۰۲۷۳ - ابوسلمہ چہنی	۳۵۱	۱۰۲۴۷ - ابوسعید حمرانی
"	﴿ابوسلیمان﴾	"	۱۰۲۴۸ - ابوسعید بن جعفر
"	۱۰۲۷۴ - ابوسلیمان فلسطینی	"	۱۰۲۴۹ - ابوسعید رقاشی
"	۱۰۲۷۵ - ابوسلیمان ہمدانی	"	۱۰۲۵۰ - ابوسعید
"	۱۰۲۷۶ - ابوسلیمان	"	۱۰۲۵۱ - ابوسعید بن عوذ کتب
"	﴿ابوالسماں ابوسمیہ﴾	۳۵۲	﴿ابوسفیان﴾
"	۱۰۲۷۷ - ابوالسماں عدوی مقری	"	۱۰۲۵۲ - ابوسفیان بن سعید ثقفی
"	۱۰۲۷۸ - ابوسمیہ	"	۱۰۲۵۳ - ابوسفیان سعدی
"	﴿ابونان ابوالسندی﴾	"	۱۰۲۵۴ - ابوسفیان
"	۱۰۲۷۹ - ابونان قسملی فلسطینی	"	۱۰۲۵۵ - ابوسفیان صیرفی
۳۵۶	۱۰۲۸۰ - ابونان شیبانی برجی کوفی	"	۱۰۲۵۶ - ابوسفیان
"	۱۰۲۸۱ - ابونان عجمی	"	۱۰۲۵۷ - ابوسفیان
"	۱۰۲۸۲ - ابونان دمشقی	"	۱۰۲۵۸ - ابوسفیان حمیری
"	۱۰۲۸۳ - ابونان شیبانی کوفی	"	۱۰۲۵۹ - ابوسفیان انماری

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۶۰	﴿ابوصادق ابوصالح﴾	۳۵۶	۱۰۲۸۴ - ابوالسندی
"	۱۰۳۰۸ - ابوصادق ازدی	"	﴿ابوسہل ابوسیف﴾
"	۱۰۳۰۹ - ابوصادق	"	۱۰۲۸۵ - ابوسہل خراسانی
"	۱۰۳۱۰ - ابوصالح	۳۵۷	۱۰۲۸۶ - ابوسہل
"	۱۰۳۱۱ - ابوصالح	"	۱۰۲۸۷ - ابوسہل
"	۱۰۳۱۲ - ابوصالح خوزی	"	۱۰۲۸۸ - ابوالسوار
۳۶۱	۱۰۳۱۳ - ابوصالح اشعری	"	۱۰۲۸۹ - ابوسورہ
"	۱۰۳۱۴ - ابوصالح اشعری ازدی	"	۱۰۲۹۰ - ابوسورہ
"	۱۰۳۱۵ - ابوصالح	"	۱۰۲۹۱ - ابوسیف مخزومی
"	۱۰۳۱۶ - ابوصالح الحمسی	۳۵۸	﴿ابوشجاع ابوشداد ابوشراع ابوالشمال﴾
"	۱۰۳۱۷ - ابوصالح	"	۱۰۲۹۲ - ابوشجاع
"	۱۰۳۱۸ - ابوصالح حارثی	"	۱۰۲۹۳ - ابوشجاع اسکندرانی
۳۶۲	۱۰۳۱۹ - ابوصالح سمان زیات	"	۱۰۲۹۴ - ابوشداد
"	۱۰۳۲۰ - ابوصالح حنفی	"	۱۰۲۹۵ - ابوشراع
"	۱۰۳۲۱ - ابوصالح	"	۱۰۲۹۶ - ابوالشمال بن ضباب
"	﴿ابوالصباح ابوصحار ابوصدیق﴾	"	﴿ابوشعبہ ابوشہاب﴾
"	۱۰۳۲۲ - ابوالصباح حنفی	"	۱۰۲۹۷ - ابوشعبہ طحان
"	۱۰۳۲۳ - ابوصحار	"	۱۰۲۹۸ - ابوشہاب
"	۱۰۳۲۴ - ابوصدیق ناجی	۳۵۹	۱۰۲۹۹ - ابوشہاب حناط
"	﴿ابوصفوان ابوصلت ابوصفی﴾	"	۱۰۳۰۰ - ابوشہاب حناط کبیر
"	۱۰۳۲۵ - ابوصفوان	"	﴿ابوشہر ابوشیبہ ابوشیبان﴾
"	۱۰۳۲۶ - ابوصفوان	"	۱۰۳۰۱ - ابوشہر
"	۱۰۳۲۷ - ابوصفوان	"	۱۰۳۰۲ - ابوشیبہ جوہری
۳۶۳	۱۰۳۲۸ - ابوصلت	"	۱۰۳۰۳ - ابوشیبہ عسی
"	۱۰۳۲۹ - ابوصلت	"	۱۰۳۰۴ - ابوشیبہ قاضی
"	۱۰۳۳۰ - ابوصلت	"	۱۰۳۰۵ - ابوشیبہ
"	۱۰۳۳۱ - ابوصلت ہردی شیعی	"	۱۰۳۰۶ - ابوشیبہ خراسانی
"	۱۰۳۳۲ - ابوصفی	۳۶۰	۱۰۳۰۷ - ابوشیبان

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۶۶	۱۰۳۵۵ - ابو عامر	۳۶۳	﴿ابوالضحاک، ابوطارق، ابوطالب﴾
"	۱۰۳۵۶ - ابو عامر صانع	"	۱۰۳۳۳ - ابوالضحاک
۳۶۷	۱۰۳۵۷ - ابو عامر	"	۱۰۳۳۴ - ابوطارق سعدی
"	۱۰۳۵۸ - ابو عامر خزاز	"	۱۰۳۳۵ - ابوطالب
"	۱۰۳۵۹ - ابو عائشہ	"	﴿ابوطالوت، ابوالطیب﴾
"	﴿ابوعباد، ابوالعباس﴾	"	۱۰۳۳۶ - ابوطالوت
"	۱۰۳۶۰ - ابو عباد ذہب	"	۱۰۳۳۷ - ابوطالوت
"	۱۰۳۶۱ - ابوالعباس بن امین	۳۶۴	۱۰۳۳۸ - ابوالطیب حربی
"	۱۰۳۶۲ - ابوالعباس سندی	"	﴿ابوطریف، ابوطعمہ﴾
"	﴿ابوعبداللہ﴾	"	۱۰۳۳۹ - ابوطریف
"	۱۰۳۶۳ - ابو عبداللہ	"	۱۰۳۴۰ - ابوطعمہ
"	۱۰۳۶۴ - ابو عبداللہ ترمذی	۳۶۵	﴿ابوطیبہ، ابوظیمان، ابوظلال﴾
۳۶۸	۱۰۳۶۵ - ابو عبداللہ جدلی	"	۱۰۳۴۱ - ابوطیبہ
"	۱۰۳۶۶ - ابو عبداللہ شامی	"	۱۰۳۴۲ - ابوطیبہ داری جرجانی
"	۱۰۳۶۷ - ابو عبداللہ شامی	"	۱۰۳۴۳ - ابوطیبہ مروزی
"	۱۰۳۶۸ - ابو عبداللہ قہستانی	"	۱۰۳۴۴ - ابوظیمان قرشی
"	۱۰۳۶۹ - ابو عبداللہ عذری	"	۱۰۳۴۵ - ابوظیمان جنی
"	۱۰۳۷۰ - ابو عبداللہ دوسی	"	۱۰۳۴۶ - ابوظلال قسلی
"	۱۰۳۷۱ - ابو عبداللہ یکاء	"	﴿ابوعاتکہ، ابو عازب، ابو عاصم﴾
"	۱۰۳۷۲ - ابو عبداللہ	"	۱۰۳۴۷ - ابو عاتکہ
"	۱۰۳۷۳ - ابو عبداللہ مدنی	"	۱۰۳۴۸ - ابو عازب
۳۶۹	۱۰۳۷۴ - ابو عبداللہ قرشی	۳۶۶	۱۰۳۴۹ - ابو عاصم غنوی
"	۱۰۳۷۵ - ابو عبداللہ	"	۱۰۳۵۰ - ابو عاصم
"	۱۰۳۷۶ - ابو عبداللہ تمیمی	"	۱۰۳۵۱ - ابو عاصم عبادانی
"	۱۰۳۷۷ - ابو عبداللہ	"	﴿ابوالعالیہ، ابو عامر، ابو عائشہ﴾
"	۱۰۳۷۸ - ابو عبداللہ بکری	"	۱۰۳۵۲ - ابوالعالیہ ریاحی رفیع
"	۱۰۳۷۹ - ابو عبداللہ شمس	"	۱۰۳۵۳ - ابوالعالیہ براء
"	۱۰۳۸۰ - ابو عبداللہ	"	۱۰۳۵۴ - ابوالعالیہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۷۳	ابوعبیدہ - ۱۰۴۰۲	۳۶۹	ابوعبداللہ قزازی - ۱۰۳۸۱
"	ابوعبیدہ - ۱۰۴۰۵	"	ابوعبداللہ کئی - ۱۰۳۸۲
"	ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر - ۱۰۴۰۶	۳۷۰	﴿ابوعبدالحمید ابوعبدالرحمن﴾
۳۷۴	ابوعبیدہ بن فضیل بن عیاض - ۱۰۴۰۷	"	ابوعبدالحمید - ۱۰۳۸۳
"	﴿ابوعتبہ ابوعثمان﴾	"	ابوعبدالرحمن مسعودی - ۱۰۳۸۴
"	ابوعتبہ - ۱۰۴۰۸	"	ابوعبدالرحمن - ۱۰۳۸۵
"	ابوعثمان بن یزید - ۱۰۴۰۹	۳۷۱	ابوعبدالرحمن خراسانی - ۱۰۳۸۶
"	ابوعثمان بن سنان خزاعی - ۱۰۴۱۰	"	ابوعبدالرحمن شامی - ۱۰۳۸۷
"	ابوعثمان خراسانی - ۱۰۴۱۱	"	ابوعبدالرحمن - ۱۰۳۸۸
"	ابوعثمان - ۱۰۴۱۲	"	ابوعبدالرحمن شافعی - ۱۰۳۸۹
"	ابوعثمان - ۱۰۴۱۳	"	ابوعبدالرحمن - ۱۰۳۹۰
"	ابوعثمان - ۱۰۴۱۴	۳۷۲	﴿ابوعبدالرحیم﴾
۳۷۵	ابوعثمان ازدی - ۱۰۴۱۵	"	ابوعبدالرحیم - ۱۰۳۹۱
"	ابوعثمان انصاری - ۱۰۴۱۶	"	﴿ابوعبدالسلام ابوعبدالصمد ابوعبدالعزیز﴾
"	ابوعثمان - ۱۰۴۱۷	"	ابوعبدالسلام - ۱۰۳۹۲
"	﴿ابوالحفاء﴾	"	ابوعبدالسلام وحافی - ۱۰۳۹۳
"	ابوالحفاء سلمی - ۱۰۴۱۸	"	ابوعبدالصمد - ۱۰۳۹۴
"	﴿ابوالعجلان ابوالعباس ابوعذہ﴾	"	ابوعبدالعزیز - ۱۰۳۹۵
"	ابوالعجلان محاربی - ۱۰۴۱۹	۳۷۳	﴿ابوعبدالغفار ابوعبدالملک ابوعبیس﴾
۳۷۶	ابوالعباس - ۱۰۴۲۰	"	ابوعبدالغفار ازدی - ۱۰۳۹۶
"	ابوالعباس اکبر - ۱۰۴۲۱	"	ابوعبدالملک - ۱۰۳۹۷
"	ابوعذہ - ۱۰۴۲۲	"	ابوعبیس - ۱۰۳۹۸
"	ابوعذہ - ۱۰۴۲۳	"	﴿ابوعبید ابوعبیدہ﴾
"	﴿ابوالعزراء ابوعزہ﴾	"	ابوعبیدہ - ۱۰۳۹۹
"	ابوالعزراء - ۱۰۴۲۴	"	ابوعبیدہ بابی - ۱۰۴۰۰
"	ابوعزہ - ۱۰۴۲۵	"	ابوعبیدہ - ۱۰۴۰۱
"	﴿ابوعروہ ابوالعشاء﴾	"	ابوعبیدہ - ۱۰۴۰۲
"	ابوعروہ - ۱۰۴۲۶	"	ابوعبیدہ - ۱۰۴۰۳

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۸۰	۱۰۳۳۹ - ابوعمارہ	۳۷۶	۱۰۳۳۷ - ابوالعشر اعداری
"	﴿ابوعمر﴾	۳۷۷	﴿ابوعصام ابوعصمہ﴾
"	۱۰۳۴۰ - ابوعمراہنجی	"	۱۰۳۳۸ - ابوعصام
"	۱۰۳۴۱ - ابوعمر	"	۱۰۳۳۹ - ابوعصام
"	۱۰۳۴۲ - ابوعمر جدلی	۳۷۸	۱۰۳۳۰ - ابوعصمہ مروزی
"	۱۰۳۴۳ - ابوعمر خدانی	"	﴿ابوالعطف ابوالعطف ابوعطیہ﴾
۳۸۱	۱۰۳۴۴ - ابوعمر منہجی	"	۱۰۳۳۱ - ابوالعطف
"	۱۰۳۴۵ - ابوعمر شامی	"	۱۰۳۳۲ - ابوالعطف
"	۱۰۳۴۶ - ابوعمر صفار	"	۱۰۳۳۳ - ابوعطیہ
"	۱۰۳۴۷ - ابوعمر بزاز	"	۱۰۳۳۴ - ابوعطیہ و ادعی
"	۱۰۳۴۸ - ابوعمر بزاز	"	﴿ابوعفان ابوعقال ابوعقبہ ابوعقیل﴾
"	۱۰۳۴۹ - ابوعمر بصری	"	۱۰۳۳۵ - ابوعفان اموی
"	۱۰۳۵۰ - ابوعمر دمشقی	"	۱۰۳۳۶ - ابوعقال
"	۱۰۳۵۱ - ابوعمر ضریح	"	۱۰۳۳۷ - ابوعقبہ
"	۱۰۳۵۲ - ابوعمر دوری ضریح	"	۱۰۳۳۸ - ابوعقیل
"	۱۰۳۵۳ - ابوعمر	۳۷۹	﴿ابوعکاشہ ابوعلقمہ﴾
۳۸۲	۱۰۳۵۴ - ابوعمر	"	۱۰۳۳۹ - ابوعکاشہ
"	۱۰۳۵۵ - ام عمر بنت حسان بن زید	"	۱۰۳۴۰ - ابوعلقمہ فروی صغیر
"	﴿ابوعمر و﴾	"	۱۰۳۴۱ - ابوعلقمہ کبیر
"	۱۰۳۵۶ - ابوعمرو بن العلاء مازنی مقری	"	۱۰۳۴۲ - ابوعلقمہ
"	۱۰۳۵۷ - ابوعمرو	"	﴿ابوعلی ابوالعلاء﴾
"	۱۰۳۵۸ - ابوعمرو بجلی	"	۱۰۳۴۳ - ابوعلی ابلی
"	۱۰۳۵۹ - ابوعمرو بن محمد بن حریش	"	۱۰۳۴۴ - ابوعلی صیقل
"	۱۰۳۶۰ - ابوعمرو جملی	"	۱۰۳۴۵ - ابوالعلاء
"	۱۰۳۶۱ - ابوعمرو داری	"	۱۰۳۴۶ - ابوالعلاء
"	۱۰۳۶۲ - ابوعمرو ندبی	۳۸۰	﴿ابوعمارہ ابوعمارہ﴾
۳۸۳	۱۰۳۶۳ - ابوعمرو بن حماس	"	۱۰۳۴۷ - ابوعمارہ
"	۱۰۳۶۴ - ابوعمرو سدوسی	"	۱۰۳۴۸ - ابوعمارہ اسدی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۸۶	ابوعیاض - ۱۰۴۹۹	۳۸۳	ابوعمر و
"	ابوالعیال - ۱۰۵۰۰	"	ابوعمر و شیبانی کوفی نحوی
"	ابوعیسیٰ - ۱۰۵۰۱	"	ابوعمر و شیبانی کوفی اکبر
"	ابوعیسیٰ خراسانی - ۱۰۵۰۲	"	ابوعمر و سیبانی فلسطینی
۳۸۷	ابوغالب - ۱۰۵۰۳	۳۸۴	ابوعمر و قاص ملانی
"	ابوغالب - ۱۰۵۰۴	"	ابوعمر و ندبی
"	ابوغالب - ۱۰۵۰۵	"	﴿ابوعمران ابوعمرہ ابوعمیر﴾
"	﴿ابوالغصن ابوغطفان﴾	"	ابوعمران حرانی
"	ابوالغصن - ۱۰۵۰۶	"	ابوعمرہ
"	ابوغطفان - ۱۰۵۰۷	"	ابوعمرہ
"	﴿ابوعطفیف ابوقاطمہ﴾	"	ابوعمیر بن محمد
"	ابوعطفیف ہذلی - ۱۰۵۰۸	"	ابوعمیر
۳۸۸	ابوقاطمہ - ۱۰۵۰۹	"	ابوعمیر بن انس بن مالک
"	ابوقاطمہ - ۱۰۵۱۰	۳۸۵	ابوعمیر انسی
"	﴿ابوفراس ابوالفرج﴾	"	﴿ابوالعنابس﴾
"	ابوفراس نہدی - ۱۰۵۱۱	"	ابوالعنابس
"	ابوالفرج - ۱۰۵۱۲	"	ابوالعنابس کوفی اکبر
"	﴿ابوفروہ ابوفزارہ ابوالفضل﴾	"	ابوالعنابس ثقفی
"	ابوفروہ جزری - ۱۰۵۱۳	"	ابوالعنابس کوفی ملانی اصغر
"	ابوفروہ - ۱۰۵۱۴	"	ابوالعنابس نخعی کوفی اوسط
"	ابوفزارہ عنزی - ۱۰۵۱۵	۳۸۶	ابوالعنابس عدوی کوفی
۳۸۹	ابوالفضل - ۱۰۵۱۶	"	﴿ابوالعوام ابوعون ابوعیاض﴾
"	ابوالفضل - ۱۰۵۱۷	"	ابوالعوام جزار
"	ابوالفضل - ۱۰۵۱۸	"	ابوالعوام قحطان
"	ابوالفضل - ۱۰۵۱۹	"	ابوالعوام دوسی
"	ابوالفضل - ۱۰۵۲۰	"	ابوعون بن ابورکبہ
"	ابوالفضل - ۱۰۵۲۱	"	ابوالعیاش
"	ابوالفضل - ۱۰۵۲۲	"	﴿ابوعیاض ابوالعیال ابوعیسیٰ ابوغالب﴾

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۹۲	ابو کرب ازدی - ۱۰۵۴۶	۳۸۹	ابو الفضل مدنی - ۱۰۵۲۳
"	ابو کرز - ۱۰۵۴۷	"	ابو الفضل - ۱۰۵۲۴
"	ابو کرز قرشی - ۱۰۵۴۸	"	ابو الفضل - ۱۰۵۲۵
"	﴿ابو کعب، ابو کنانہ، ابولبابہ، ابولبید﴾	۳۹۰	ابو الفضل - ۱۰۵۲۶
"	ابو کعب سعدی - ۱۰۵۴۹	"	ابو الفضل - ۱۰۵۲۷
۳۹۳	ابو کعب حارثی - ۱۰۵۵۰	"	ابو الفضل - ۱۰۵۲۸
"	ابو کنانہ - ۱۰۵۵۱	"	﴿ابو الفیض، ابوقایس، ابوالقاسم﴾
"	ابولبابہ وارق - ۱۰۵۵۲	"	ابو الفیض - ۱۰۵۲۹
"	ابولبید محمد بن مسعود - ۱۰۵۵۳	"	ابوقایس - ۱۰۵۳۰
"	﴿ابولقمان، ابولولؤہ، ابوللاس﴾	"	ابوالقاسم ضریر - ۱۰۵۳۱
"	ابولقمان حضرمی - ۱۰۵۵۴	"	ابوالقاسم - ۱۰۵۳۲
"	ابولولؤہ - ۱۰۵۵۵	"	ابوالقاسم بن صلاح - ۱۰۵۳۳
"	ابوللاس نہدی - ۱۰۵۵۶	۳۹۱	﴿ابوقیس، ابوقادہ﴾
۳۹۴	﴿ابولیل، ابوماجد﴾	"	ابوقیس - ۱۰۵۳۴
"	ابولیلی کندی - ۱۰۵۵۷	"	ابوقادہ حرانی - ۱۰۵۳۵
"	ابولیلی خراسانی - ۱۰۵۵۸	"	ابوقادہ شامی - ۱۰۵۳۶
"	ابولیلی - ۱۰۵۵۹	"	﴿ابوقحذم، ابوقدامہ، ابوقرہ﴾
"	ابولیلی - ۱۰۵۶۰	"	ابوقحذم - ۱۰۵۳۷
"	ابولیلی - ۱۰۵۶۱	"	ابوقدامہ ربلی - ۱۰۵۳۸
"	ابوماجد حنفی - ۱۰۵۶۲	"	ابوقرہ اسدی - ۱۰۵۳۹
۳۹۵	﴿ابوماجدہ، ابوماک﴾	"	﴿ابوقیس، ابوکباش، ابوکبشہ﴾
"	ابوماجدہ سہمی - ۱۰۵۶۳	"	ابوقیس دمشقی - ۱۰۵۴۰
"	ابوماک واسطی - ۱۰۵۶۴	"	ابوقیس اودی - ۱۰۵۴۱
"	ابوماک نخعی - ۱۰۵۶۵	۳۹۲	ابوکباش - ۱۰۵۴۲
"	ابوماک دمشقی - ۱۰۵۶۶	"	ابوکبشہ سلوی - ۱۰۵۴۳
"	﴿ابوالمامون، ابوالمبارک﴾	"	ابوکبشہ سدوسی - ۱۰۵۴۴
"	ابوالمامون - ۱۰۵۶۷	"	﴿ابوکبیر، ابوکرب، ابوکرز﴾
"	ابوالمبارک - ۱۰۵۶۸	"	ابوکبیر زبیدی - ۱۰۵۴۵

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۹۹	۱۰۵۹۳ - ابوحنیف	۳۹۶	﴿ابوالشئی، ابوجاشع، ابوجاہد﴾
"	﴿ابونخیس، ابودلہ، ابوجاہد﴾	"	۱۰۵۶۹ - ابوالشئی
"	۱۰۵۹۵ - ابونخیس	۳۹۷	۱۰۵۷۰ - ابوالشئی جہنی
"	۱۰۵۹۶ - ابودلہ	"	۱۰۵۷۱ - ابوالشئی خزاعی
۴۰۰	﴿ابودرک، ابومروم، ابومرزوق﴾	"	۱۰۵۷۲ - ابوجاشع
"	۱۰۵۹۷ - ابودرک	"	۱۰۵۷۳ - ابوجاہد
"	۱۰۵۹۸ - ابومروم اربطانی	"	﴿ابوالحجیب، ابومحمد﴾
"	۱۰۵۹۹ - ابومرزوق سجی	"	۱۰۵۷۴ - ابوالحجیب
"	۱۰۶۰۰ - ابومرزوق سجی مصری	"	۱۰۵۷۵ - ابومحمد قرشی
۴۰۱	﴿ابومروان، ابومریم﴾	"	۱۰۵۷۶ - ابومحمد بن عمرو بن حرث
"	۱۰۶۰۱ - ابومروان عثمانی	"	۱۰۵۷۷ - ابومحمد نوینی
"	۱۰۶۰۲ - ابومروان	۳۹۸	۱۰۵۷۸ - ابومحمد فرغانی
"	۱۰۶۰۳ - ابومریم انصاری	"	۱۰۵۷۹ - ابومحمد
"	۱۰۶۰۴ - ابومریم انصاری	"	۱۰۵۸۰ - ابومحمد حضری
"	۱۰۶۰۵ - ابومریم ثقفی مدائنی	"	۱۰۵۸۱ - ابومحمد
"	﴿ابومزاحم، ابومزرد، ابومسافع﴾	"	۱۰۵۸۲ - ابومحمد بصری
"	۱۰۶۰۶ - ابومزاحم	"	۱۰۵۸۳ - ابومحمد
۴۰۲	۱۰۶۰۷ - ابومزرد	"	۱۰۵۸۴ - ابومحمد
"	۱۰۶۰۸ - ابومسافع	"	۱۰۵۸۵ - ابومحمد
"	﴿ابومسعر، ابوسکین، ابومسلم﴾	"	۱۰۵۸۶ - ابومحمد خراسانی
"	۱۰۶۰۹ - ابومسعر	"	۱۰۵۸۷ - ابومحمد ثقفی
"	۱۰۶۱۰ - ابومسعر	"	۱۰۵۸۸ - ابومحمد معشری
"	۱۰۶۱۱ - ابوسکین	"	۱۰۵۸۹ - ابومحمد
"	۱۰۶۱۲ - ابومسلم بجلی	۳۹۹	۱۰۵۹۰ - ابومحمد شامی
"	۱۰۶۱۳ - ابومسلم عبیدی	"	۱۰۵۹۱ - ابومحمد ندی
"	۱۰۶۱۴ - ابومسلم	"	﴿ابوالخارق، ابوالخارق، ابوجحف﴾
"	﴿ابومصعب، ابومصعب﴾	"	۱۰۵۹۲ - ابوالخارق
"	۱۰۶۱۵ - ابومصعب یساری مدنی	"	۱۰۵۹۳ - ابوالخارق طائی کوفی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۰۶	ابوالمغیرہ - ۱۰۶۲۳۸	۴۰۲	ابوالمصفیٰ
"	ابوالمغیرہ قواس - ۱۰۶۲۳۹	۴۰۳	﴿ابومطر، ابوالمطوس، ابومطیع﴾
"	ابوالمغیرہ بجلی - ۱۰۶۲۴۰	"	ابومطر
"	ابوالمغلس - ۱۰۶۲۴۱	"	ابومطر جہنی
"	﴿ابومقاتل، ابوالمقدم، ابولکین﴾	"	ابوالمطوس
"	ابومقاتل سمرقندی - ۱۰۶۲۴۲	"	ابومطیع انصاری
"	ابوالمقدم - ۱۰۶۲۴۳	"	ابومطیع بلخی
"	ابولکین - ۱۰۶۲۴۴	"	﴿ابومعاذ، ابومعانیق﴾
"	﴿ابوالمنذر، ابومنصور، ابومنظور﴾	"	ابومعاذ بلخی
"	ابوالمنذر - ۱۰۶۲۴۵	"	ابومعاذ
۴۰۷	ابوالمنذر - ۱۰۶۲۴۶	"	ابومعاذ
"	ابومنصور عبادانی - ۱۰۶۲۴۷	۴۰۴	ابومعانیق
"	ابومنظور - ۱۰۶۲۴۸	"	﴿ابومعاویہ، ابوالمعتز، ابومعشر﴾
"	﴿ابوینیب، ابوالمہاجر، ابومہریرہ﴾	"	ابومعاویہ ضریہ
"	ابوینیب - ۱۰۶۲۴۹	"	ابومعاویہ بجلی
"	ابوالمہاجر - ۱۰۶۲۵۰	"	ابوالمعتز بن عمرو
"	ابوالمہاجر جرقی - ۱۰۶۲۵۱	"	ابومعشر سندی
"	ابومہریرہ - ۱۰۶۲۵۲	"	ابومعشر براء
"	﴿ابوالمہزم، ابوالمہلب﴾	۴۰۵	ابومعشر
"	ابوالمہزم - ۱۰۶۲۵۳	"	﴿ابوالمعقل، ابوالمعلی﴾
"	ابوالمہلب - ۱۰۶۲۵۴	"	ابوالمعقل
۴۰۸	﴿ابوالموال، ابوالموزع، ابوموسیٰ﴾	"	ابوالمعلیٰ جزیری
"	ابوالموال - ۱۰۶۲۵۵	"	﴿ابومعقل، ابوالواضح، ابوالمعمر﴾
"	ابوالموزع - ۱۰۶۲۵۶	"	ابومعقل
"	ابوموسیٰ ہلالی - ۱۰۶۲۵۷	"	ابوالواضح ہذلی
"	ابوموسیٰ - ۱۰۶۲۵۸	"	ابومعمر
"	ابوموسیٰ صفار - ۱۰۶۲۵۹	۴۰۶	﴿ابومعین، ابوالمغیرہ، ابوالمغلس﴾
"	ابوموسیٰ - ۱۰۶۲۶۰	"	ابومعین ایللی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۱۱	﴿ابوہشل، ابونواس، ابوالنبیل﴾	۴۰۸	۱۰۶۶۱ - ابوموسیٰ
"	۱۰۶۸۵ - ابوہشل	"	۱۰۶۶۲ - ابوموسیٰ حذاء
"	۱۰۶۸۶ - ابونواس	"	۱۰۶۶۳ - ابوموسیٰ حذاء کی
۴۱۲	۱۰۶۸۷ - ابوالنبیل	۴۰۹	﴿ابوالموسس، ابومیمن، ابومیمنہ﴾
"	﴿ابوہارون، ابوباشم﴾	"	۱۰۶۶۱ - ابوالموسس و اشعی
"	۱۰۶۸۸ - ابوہارون جبریتی	"	۱۰۶۶۵ - ابومیمن
"	۱۰۶۸۹ - ابوہارون	"	۱۰۶۶۶ - ابومیمنہ
"	۱۰۶۹۰ - ابوہارون عبدی	"	﴿ابوناشرہ، ابونصر، ابونصیرہ﴾
"	۱۰۶۹۱ - ابوہارون	"	۱۰۶۶۷ - ابوناشرہ
"	۱۰۶۹۲ - ابوباشم	"	۱۰۶۶۸ - ابونصر
"	۱۰۶۹۳ - ابوباشم زعفرانی	"	۱۰۶۶۹ - ابونصر
"	۱۰۶۹۴ - ابوباشم رمانی واسطی	۴۱۰	۱۰۶۷۰ - ابونصر
"	۱۰۶۹۵ - ابوباشم کوفی	"	۱۰۶۷۱ - ابونصر بلالی
۴۱۳	۱۰۶۹۶ - ابوباشم کئی	"	۱۰۶۷۲ - ابونصر اسدی
"	﴿ابوبانی، ابوہدیہ، ابوہرمز﴾	"	۱۰۶۷۳ - ابونصیرہ واسطی
"	۱۰۶۹۷ - ابوبانی	"	﴿ابونصرہ، ابونعامہ﴾
"	۱۰۶۹۸ - ابوہدیہ	"	۱۰۶۷۴ - ابونصرہ عبدی
"	۱۰۶۹۹ - ابوہرمز	"	۱۰۶۷۵ - ابونصرہ
"	﴿ابوہریرہ، ابوشام، ابوہفان، ابوہلال﴾	"	۱۰۶۷۶ - ابونعامہ اسدی
"	۱۰۷۰۰ - ابوہریرہ	"	۱۰۶۷۷ - ابونعامہ عدوی
"	۱۰۷۰۱ - ابوباشم قتاد	۴۱۱	۱۰۶۷۸ - ابونعامہ
"	۱۰۷۰۲ - ابوشام	"	۱۰۶۷۹ - ابونعامہ سعیدی
"	۱۰۷۰۳ - ابوشام رفاعی	"	﴿ابوالنعیمان، ابونعیم﴾
۴۱۴	۱۰۷۰۴ - ابوہفان شاعر	"	۱۰۶۸۰ - ابوالنعیمان
"	۱۰۷۰۵ - ابوہلال ثعلبی	"	۱۰۶۸۱ - ابوالنعیمان انصاری
"	﴿ابوہمام، ابوہمدان، ابوہند﴾	"	۱۰۶۸۲ - ابونعیم
"	۱۰۷۰۶ - ابوہمام بصری	"	۱۰۶۸۳ - ابونعیم نخعی
"	۱۰۷۰۷ - ابوہمدان	"	۱۰۶۸۴ - ابونعیم طحان

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۱۷	۱۰۷۳۲ - ابو الولید مخزومی	۳۱۴	۱۰۷۰۸ - ابو ہمدان بن ہارون
"	۱۰۷۳۳ - ابو الولید	"	۱۰۷۰۹ - ابو ہند صدیق
"	۱۰۷۳۴ - ابو وہب جیشانی	"	۱۰۷۱۰ - ابو ہند بکلی
"	۱۰۷۳۵ - ابو وہب کلاعی	"	﴿ابو الہندی ابو ہنیدہ ابو الہیثم﴾
"	۱۰۷۳۶ - ابو وہب کلاعی	"	۱۰۷۱۱ - ابو الہندی
۳۱۸	۱۰۷۳۷ - ابو یحییٰ قحط کوفی	۳۱۵	۱۰۷۱۲ - ابو الہندی
۳۱۹	۱۰۷۳۸ - ابو یحییٰ مصدرع معرقب	"	۱۰۷۱۳ - ابو ہنیدہ
"	۱۰۷۳۹ - ابو یحییٰ وقار	"	۱۰۷۱۴ - ابو الہیثم
"	۱۰۷۴۰ - ابو یحییٰ کفی	"	۱۰۷۱۵ - ابو الہیثم
"	۱۰۷۴۱ - ابو یحییٰ جمہی	"	۱۰۷۱۶ - ابو الہیثم
"	۱۰۷۴۲ - ابو یحییٰ مدنی	"	۱۰۷۱۷ - ابو الہیثم اسلمی
"	۱۰۷۴۳ - ابو یحییٰ	"	۱۰۷۱۸ - ابو الہیثم بصری
"	۱۰۷۴۴ - ابو یحییٰ	"	۱۰۷۱۹ - ابو الہیثم
"	۱۰۷۴۵ - ابو یحییٰ	"	۱۰۷۲۰ - ابو الہیثم
"	۱۰۷۴۶ - ابو یحییٰ	"	۱۰۷۲۱ - ابو الہیثم قرشی
۳۲۰	۱۰۷۴۷ - ابو یحییٰ نیشاپوری بزاز	"	۱۰۷۲۲ - ابو الہیثم عبدی
"	﴿ابو یزید﴾	۳۱۶	﴿ابو واقد ابوداؤد اہل ابوداؤد﴾
"	۱۰۷۴۸ - ابو یزید ملانی	"	۱۰۷۲۳ - ابو واقد سلاب
"	۱۰۷۴۹ - ابو یزید ضعی	"	۱۰۷۲۴ - ابو واقد
"	۱۰۷۵۰ - ابو یزید طحان	"	۱۰۷۲۵ - ابوداؤد
"	۱۰۷۵۱ - ابو یزید خولانی	"	۱۰۷۲۶ - ابوالوداؤد
"	۱۰۷۵۲ - ابو یزید خولانی مصری	"	﴿ابوالورقاء ابو الوضاح﴾
"	۱۰۷۵۳ - ابو یزید کفی	"	۱۰۷۲۷ - ابوالورقاء
"	﴿ابو یسار﴾	"	۱۰۷۲۸ - ابو الوضاح
"	۱۰۷۵۴ - ابو یسار	"	﴿ابووقاص ابو الولید ابو وہب﴾
۳۲۱	﴿ابو الیسر ابو الیسع ابو یعقوب﴾	"	۱۰۷۲۹ - ابووقاص
"	۱۰۷۵۵ - ابو الیسر	۳۱۷	۱۰۷۳۰ - ابو الولید
"	۱۰۷۵۶ - ابو الیسع	"	۱۰۷۳۱ - ابو الولید

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۲۵	۱۰۷۸۲ - ابن حیان	۴۲۱	۱۰۷۵۷ - ابویقوب
"	۱۰۷۸۳ - ابن حیویل	"	ابوالیقظان ابوالیمان ابویوسف ابویونس
"	۱۰۷۸۴ - ابن جی	"	۱۰۷۵۸ - ابوالیقظان
"	۱۰۷۸۵ - ابن ابو نعیم	"	۱۰۷۵۹ - ابوالیمان ہوزنی
"	۱۰۷۸۶ - ابن عظیم	"	۱۰۷۶۰ - ابویوسف مدینی
"	۱۰۷۸۷ - ابن ابو خزائمہ	"	۱۰۷۶۱ - ابویوسف
"	۱۰۷۸۸ - ابن خزیمہ بن ثابت	"	۱۰۷۶۲ - ابویونس
"	۱۰۷۸۹ - ابن داب	۴۲۲	باب:
"	۱۰۷۹۰ - ابن رافع بن خدیج	"	ان لوگوں کا تذکرہ جو اپنے باپ کی نسبت سے معروف ہیں
"	۱۰۷۹۱ - ابن ابورافع	"	۱۰۷۶۳ - ابن اعبد
"	۱۰۷۹۲ - ابن ابورافع	"	۱۰۷۶۴ - ابن تلب
"	۱۰۷۹۳ - ابن رفیع	"	۱۰۷۶۵ - ابن جابر بن عبداللہ
"	۱۰۷۹۴ - ابن ابوروق	"	۱۰۷۶۶ - ابن جدعان
"	۱۰۷۹۵ - ابن زحر	"	۱۰۷۶۷ - ابن جرہد
"	۱۰۷۹۶ - ابن سابق	"	۱۰۷۶۸ - ابن جریر بن عبداللہ بکلی
"	۱۰۷۹۷ - ابن سابق	"	۱۰۷۶۹ - ابن جعدہ
"	۱۰۷۹۸ - ابن ابوسبرہ	۴۲۳	۱۰۷۷۰ - ابن حاضر
"	۱۰۷۹۹ - ابن تخمرہ	"	۱۰۷۷۱ - ابن حبان
"	۱۰۸۰۰ - ابن ابوسعد	"	۱۰۷۷۲ - ابن ابوجیبہ
"	۱۰۸۰۱ - ابن سعد بن عبادہ	"	۱۰۷۷۳ - ابن الحجاج طائی
"	۱۰۸۰۲ - ابن سعد بن ابوقاص	"	۱۰۷۷۴ - ابن حمیر
۴۲۶	۱۰۸۰۳ - ابن سفینہ	"	۱۰۷۷۵ - ابن حدیر
"	۱۰۸۰۴ - ابن سمعان	"	۱۰۷۷۶ - ابن حشف ازدی
"	۱۰۸۰۵ - ابن سندر	"	۱۰۷۷۷ - ابن حسنہ جہنی
"	۱۰۸۰۶ - ابن الشاعر	"	۱۰۷۷۸ - ابن ابوالحکم غفاری
"	۱۰۸۰۷ - ابن شبل	"	۱۰۷۷۹ - ابن ابوظفہ محمد
"	۱۰۸۰۸ - ابن شیبہ زامی	۴۲۴	۱۰۷۸۰ - ابن حمید رازی
"	۱۰۸۰۹ - ابن صہبان	"	۱۰۷۸۱ - ابن حمیر حمصی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۲۹	۱۰۸۳۸ - ابن قسیط	۲۲۶	۱۰۸۱۰ - ابن ابوطحہ
"	۱۰۸۳۹ - ابن قیس بن طحہ	"	۱۰۸۱۱ - ابن عبد اللہ بن انیس
۲۳۰	۱۰۸۴۰ - ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سلمی	۲۲۷	۱۰۸۱۲ - ابن عبد اللہ بن انیس
"	۱۰۸۴۱ - ابن ابولہبہ مدنی	"	۱۰۸۱۳ - ابن عبد اللہ بن بسر
"	۱۰۸۴۲ - ابن ابویعلیٰ	"	۱۰۸۱۴ - ابن عبد اللہ بن مغفل
"	۱۰۸۴۳ - ابن مجمع	"	۱۰۸۱۵ - ابن ابوعبد اللہ زرقی
"	۱۰۸۴۴ - ابن ابومریم	"	۱۰۸۱۶ - ابن عشمہ
"	۱۰۸۴۵ - ابن ابوالسعلیٰ انصاری	"	۱۰۸۱۷ - ابن عجلان
"	۱۰۸۴۶ - ابن مکرز	"	۱۰۸۱۸ - ابن عدی بن عدی
"	۱۰۸۴۷ - ابن مہاجر	"	۱۰۸۱۹ - ابن العذراء
۲۳۱	۱۰۸۴۸ - ابن موانہن	۲۲۸	۱۰۸۲۰ - ابن ابوالعشرین
"	۱۰۸۴۹ - ابن نمران	"	۱۰۸۲۱ - ابن عصام مزنی
"	۱۰۸۵۰ - ابن ابی ہالہ	"	۱۰۸۲۲ - ابن عطاء بن ابورباح
"	۱۰۸۵۱ - ابن ہانی	"	۱۰۸۲۳ - ابن عطاء
"	۱۰۸۵۲ - ابن ہرمز	"	۱۰۸۲۴ - ابن عقیل
"	۱۰۸۵۳ - ابن ودعان موصلی	"	۱۰۸۲۵ - ابن ابوعمار
"	۱۰۸۵۴ - ابن وہب بن منہ	"	۱۰۸۲۶ - ابن عمر بن ابوسلمہ قرشی مخزومی
"	۱۰۸۵۵ - ابن ابویحییٰ	"	۱۰۸۲۷ - ابن ابوعلاج موصلی
"	۱۰۸۵۶ - غلام خلیل	"	۱۰۸۲۸ - ابن العلاء بن حضرمی
"	۱۰۸۵۷ - مولیٰ ابن سباع	۲۲۹	۱۰۸۲۹ - ابن عیاش حمیری
"	۱۰۸۵۸ - محمد بن مسلمہ کے چند بیٹے	"	۱۰۸۳۰ - ابن غیلان
۲۳۲	باب: اسی سے متعلق فصل	"	۱۰۸۳۱ - ابن ابوقاطمہ
"	۱۰۸۵۹ - حارث اعمور کا بھتیجا	"	۱۰۸۳۲ - ابن ابوفروہ
"	۱۰۸۶۰ - ابورہم غفاری کا بھتیجا	"	۱۰۸۳۳ - ابن فضیل
"	۱۰۸۶۱ - عبد اللہ بن سلام کا بھتیجا	"	۱۰۸۳۴ - ابن فلان
"	۱۰۸۶۲ - کثیر بن صلت کا بھتیجا	"	۱۰۸۳۵ - ابن قارظ
"	۱۰۸۶۳ - عبد اللہ بن وہب کا بھتیجا	"	۱۰۸۳۶ - ابن القاری
"		"	۱۰۸۳۷ - ابن قیسہ بن ذؤیب

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۳۵	عکلی - ۱۰۸۹۰	۴۳۲	۱۰۸۶۴ - اُم المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا بھتیجا
"	عمری - ۱۰۸۹۱	"	۱۰۸۶۵ - اُم حکم کا بیٹا
"	عمری مکی - ۱۰۸۹۲	۴۳۳	فصل:
"	عمی - ۱۰۸۹۳		اسم منسوب کا بیان
"	عوفی - ۱۰۸۹۴	"	۱۰۸۶۶ - اسکاف
"	غسانی - ۱۰۸۹۵	"	۱۰۸۶۷ - اصمعی
"	فروی - ۱۰۸۹۶	"	۱۰۸۶۸ - افریقی
"	فطری - ۱۰۸۹۷	"	۱۰۸۶۹ - امای
"	قصری - ۱۰۸۹۸	"	۱۰۸۷۰ - اموی
"	قصاب - ۱۰۸۹۹	"	۱۰۸۷۱ - انصاری
"	کعبی - ۱۰۹۰۰	"	۱۰۸۷۲ - اویسی
۴۳۶	کلبی - ۱۰۹۰۱	"	۱۰۸۷۳ - بزار
"	محاربی - ۱۰۹۰۲	"	۱۰۸۷۴ - یکانی
"	مخدجی - ۱۰۹۰۳	"	۱۰۸۷۵ - شمسی
"	مخرمی - ۱۰۹۰۴	۴۳۴	۱۰۸۷۶ - جرار
"	مخرمی - ۱۰۹۰۵	"	۱۰۸۷۷ - جریری
"	مدائنی - ۱۰۹۰۶	"	۱۰۸۷۸ - بزار
"	مسعودی - ۱۰۹۰۷	"	۱۰۸۷۹ - جمال
"	مکھولی - ۱۰۹۰۸	"	۱۰۸۸۰ - حطلی
"	ملیکی - ۱۰۹۰۹	"	۱۰۸۸۱ - حمانی
"	موقری - ۱۰۹۱۰	"	۱۰۸۸۲ - خراز
"	نجرانی - ۱۰۹۱۱	"	۱۰۸۸۳ - خراز
"	نحاس - ۱۰۹۱۲	"	۱۰۸۸۴ - خفاف
۴۳۷	نحاس - ۱۰۹۱۳	"	۱۰۸۸۵ - درآوردی
"	نقاش - ۱۰۹۱۴	"	۱۰۸۸۶ - رقاشی
"	نہشلی - ۱۰۹۱۵	"	۱۰۸۸۷ - زمعی
"	ہذلی - ۱۰۹۱۶	۴۳۵	۱۰۸۸۸ - عزمی
"	واقدی - ۱۰۹۱۷	"	۱۰۸۸۹ - عطاردی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۴۱	۱۰۹۴۲ - اسماء بنت یزید	۴۳۷	۱۰۹۱۸ - وحاطی
"	۱۰۹۴۳ - لمة الواحد بنت یامین	"	۱۰۹۱۹ - ورکانی
"	۱۰۹۴۴ - امیہ	"	۱۰۹۲۰ - وقاصی
"	۱۰۹۴۵ - امیہ بنت ابوصلت غفاریہ	۴۳۸	فصل:
۴۴۲	۱۰۹۴۶ - امیہ		ان راویوں کا تذکرہ جن کا نام مجہول ہے
"	۱۰۹۴۷ - انیسہ	"	۱۰۹۲۱ - ابراہیم بن ابواسید براد
"	۱۰۹۴۸ - بنانہ عثمیہ	"	۱۰۹۲۲ - ابراہیم بن ابوعبلہ
"	۱۰۹۴۹ - بیبہ فزاریہ	"	۱۰۹۲۳ - ابراہیم نخعی
"	۱۰۹۵۰ - بیبہ	"	۱۰۹۲۴ - احمد بن سرح
۴۴۳	۱۰۹۵۱ - جمیلہ بنت سعد	"	۱۰۹۲۵ - اساعیل بن امیہ
"	۱۰۹۵۲ - جمیلہ بنت عباد	"	۱۰۹۲۶ - اساعیل بن ابو خالد
"	۱۰۹۵۳ - حبابہ بنت عجلان	"	۱۰۹۲۷ - اشعث بن ابوشعشاء
"	۱۰۹۵۴ - حبیبہ بنت میسرہ	"	۱۰۹۲۸ - ایوب بن بشیر بن کعب عدوی
"	۱۰۹۵۵ - حسناء	۴۳۹	۱۰۹۲۹ - داؤد بن حصین
"	۱۰۹۵۶ - حفصہ بنت ابوکثیر	"	۱۰۹۳۰ - سعید بن جبیر
"	۱۰۹۵۷ - حکیمہ	"	۱۰۹۳۱ - سعید
"	۱۰۹۵۸ - حمیدہ	"	۱۰۹۳۲ - عبداللہ بن ادریس
۴۴۴	۱۰۹۵۹ - حمیضہ بنت یاسر	"	۱۰۹۳۳ - عبداللہ بن سعید بن ابوسند
"	۱۰۹۶۰ - وحیہ بنت علیہ	"	۱۰۹۳۴ - عبداللہ
"	۱۰۹۶۱ - راکطہ بنت مسلم	"	۱۰۹۳۵ - عبداللہ بن شبرمہ
"	۱۰۹۶۲ - رباب بنت صلیح	"	۱۰۹۳۶ - عبداللہ بن وہب
"	۱۰۹۶۳ - رباب	۴۴۰	۱۰۹۳۷ - عبدالرزاق
"	۱۰۹۶۴ - رقیہ بنت عمر یا عمرو	"	۱۰۹۳۸ - یحییٰ بن ابوکثیر
"	۱۰۹۶۵ - رمیثہ بنت حارث	"	۱۰۹۳۹ - ابوبکر بن ابوشیبہ
"	۱۰۹۶۶ - رمیثہ بصریہ	۴۴۱	فصل:
"	۱۰۹۶۷ - ریطہ بنت حریت		مجہول خواتین کا تذکرہ
"	۱۰۹۶۸ - زینب بنت کعب بن عجرہ	"	۱۰۹۴۰ - اسماء بنت سعید
"	۱۰۹۶۹ - زینب بنت نصر	"	۱۰۹۴۱ - اسماء بنت عابس

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۳۸	کلم - ۱۰۹۹۸	۳۳۵	۱۰۹۷۰ - زینب بھیمہ
"	کیسہ بنت ابوبکرہ ثقفی - ۱۰۹۹۹	"	۱۰۹۷۱ - سارہ بنت مقسم
"	۱۱۰۰۰ - لؤلؤہ	"	۱۰۹۷۲ - سائبہ
"	۱۱۰۰۱ - لیلیٰ	"	۱۰۹۷۳ - سلمیٰ بکریہ
"	۱۱۰۰۲ - مرجانہ	"	۱۰۹۷۴ - سمانہ بنت حمدان بن موسیٰ انباریہ
"	۱۱۰۰۳ - مریم بنت ایاس بن بکیر	"	۱۰۹۷۵ - سمیہ بصریہ
"	۱۱۰۰۴ - مسہ ازدیہ	"	۱۰۹۷۶ - سویدہ بنت جابر
"	۱۱۰۰۵ - مسیکہ	"	۱۰۹۷۷ - شعثاء اسدیہ کوفیہ
"	۱۱۰۰۶ - مغیرہ بنت حسان	۳۳۶	۱۰۹۷۸ - صفیہ بنت جریر
"	۱۱۰۰۷ - منیہ بنت عبید بن ابوبرزہ اسلمی	"	۱۰۹۷۹ - صفیہ بنت عصمہ
۳۳۹	۱۱۰۰۸ - ندبہ	"	۱۰۹۸۰ - صفیہ بنت عطیہ
"	۱۱۰۰۹ - ہند بنت حارث	"	۱۰۹۸۱ - صفیہ بنت علیہ
"	۱۱۰۱۰ - ہند بنت شریک بصریہ	"	۱۰۹۸۲ - ضباعہ بنت مقداد
"	۱۱۰۱۱ - ہندہ	"	۱۰۹۸۳ - العالیہ بنت سلج
۳۵۰	باب: خواتین کی کنیتیں	"	۱۰۹۸۴ - عائشہ بنت سعد بصریہ
"	۱۱۰۱۲ - ام ابان بنت وازع	"	۱۰۹۸۵ - عائشہ بنت مسعود بن عجماء
"	۱۱۰۱۳ - ام اسود	"	۱۰۹۸۶ - عبیدہ بنت عبید زرتی
"	۱۱۰۱۴ - ام ابوبکر بنت مسور بن مخرمہ	"	۱۰۹۸۷ - عتیہ بنت عبد الملک
"	۱۱۰۱۵ - ام بکر	"	۱۰۹۸۸ - عقیلہ بنت اسمر بن مضر
"	۱۱۰۱۶ - ام بلال بن ہلال	۳۳۷	۱۰۹۸۹ - عقیلہ
"	۱۱۰۱۷ - ام جدر عامریہ	"	۱۰۹۹۰ - عمرہ
"	۱۱۰۱۸ - ام جنوب	"	۱۰۹۹۱ - فاطمہ بنت ابولہب
۳۵۱	۱۱۰۱۹ - ام حبیبہ بنت ذؤیب	"	۱۰۹۹۲ - قرصافہ
"	۱۱۰۲۰ - ام حبیبہ بنت عرابش	"	۱۰۹۹۳ - قریبہ بنت عبد اللہ بن وہب بن زعمہ
"	۱۱۰۲۱ - ام حرام	"	۱۰۹۹۴ - کبشہ بنت کعب بن مالک
"	۱۱۰۲۲ - ام حریر	"	۱۰۹۹۵ - کیسہ بنت ابومریم
"	۱۱۰۲۳ - ام حسن	"	۱۰۹۹۶ - کریمہ بنت حساس
"	۱۱۰۲۳ - ام حسن	"	۱۰۹۹۷ - کریمہ بنت سیرین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۵۵	عبدالرحمن بن ابوبکرہ کی والدہ	۳۵۱	۱۱۰۲۴ - اُمّ حسن
"	عبدالملک بن ابومحذورہ کی والدہ	"	۱۱۰۲۵ - اُمّ حفصہ
"	محمد بن حرب حمصی کی والدہ	"	۱۱۰۲۶ - اُمّ حکم بنت نعمان
"	محمد بن زید بن مہاجر کی والدہ	"	۱۱۰۲۷ - اُمّ حکیم بنت اسید
"	محمد بن سائب بن برکہ کی والدہ	۳۵۲	۱۱۰۲۸ - اُمّ حمید
"	محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کی والدہ	"	۱۱۰۲۹ - اُمّ سالم بنت مالک
۳۵۶	محمد بن قیس قاص کی والدہ	"	۱۱۰۳۰ - اُمّ سعید بنت مرہ فہریہ
"	محمد بن ابویحییٰ سلمیٰ کی والدہ	"	۱۱۰۳۱ - اُمّ شراحیل
"	مساور حمیری کی والدہ	"	۱۱۰۳۲ - اُمّ صالح بنت صالح
"	منہذ بن ابوسلیمان کی والدہ	"	۱۱۰۳۳ - اُمّ طلق
"	محبصہ بن مسعود کی صاحبزادی	"	۱۱۰۳۴ - اُمّ علقمہ
"	اُمّ حکیم کی والدہ	۳۵۳	۱۱۰۳۵ - اُمّ عمر بنت حسان بن زید
		"	۱۱۰۳۶ - اُمّ عمر
		"	۱۱۰۳۷ - اُمّ کلثوم بنت ثمامہ
		"	۱۱۰۳۸ - اُمّ کلثوم
		"	۱۱۰۳۹ - اُمّ کلثوم
		"	۱۱۰۴۰ - اُمّ کلثوم بنت صدیق
		"	۱۱۰۴۱ - اُمّ محمد
		"	۱۱۰۴۲ - اُمّ مسکین بنت عاصم بن عمر
		"	۱۱۰۴۳ - اُمّ مہاجر رومیہ
		۳۵۴	۱۱۰۴۴ - اُمّ موسیٰ
		"	۱۱۰۴۵ - اُمّ یونس بنت شداد
		۳۵۵	فصل:
			وہ خواتین جن کا نام ذکر نہیں ہوا
		"	۱۱۰۴۶ - خطاب بن صالح کی والدہ
		"	۱۱۰۴۷ - واؤد بن صالح تمار کی والدہ
		"	۱۱۰۴۸ - ابن ابوملیکہ کی والدہ
		"	۱۱۰۴۹ - عبدالحمید کی والدہ جو بنو ہاشم کا غلام ہے

﴿ حرف النون ﴾

(نابت ناجیہ)

۸۹۹۰ - نابت بن یزید شامی

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن ماکولا کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۸۹۹۱ - ناجیہ بن سعد کندی

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے یہ راوی ”مجهول“ ہے۔

۸۹۹۲ - ناجیہ بن کعب (ذت س)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دینے میں توقف سے کام لیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے: ابن مدینی بیان کرتے ہیں: مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے ناجیہ بن کعب سے حدیث روایت کی ہو صرف ابواسحاق نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اور اس کے بیٹے یونس بن ابواسحاق نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ جو زجانی نے اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ قابلِ مذمت ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

(ناشب، ناشرہ)

۸۹۹۳ - ناشب بن عمرو

اس نے مقاتل بن حیان سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ناشب بن عمرو شیبانی ”منکر الحدیث“ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لو كان لاهل السماء نزول (الى الارض) لما سبقهم احد الى الاذان، ونغلبوا الناس عليه، وان ادنى اجر المؤذن ما بين الاذان والاقامة بمنزلة الشهيد المقتول في سبيل الله المشحط في دمائه، يتبنى على الله ما شاء.

”اگر آسمان والوں پر زمین کی طرف نازل ہونے کی اجازت ہوتی تو کوئی بھی شخص اذان کی طرف سبقت نہ لے جاتا اور وہ

اذان کے حوالے سے لوگوں پر غالب آجاتے اور مؤذن کا سب سے کم اجر یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان وہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے شہید کے مرتبے جتنا ہوتا ہے جو اپنے خون میں لت پت ہوتا ہے اور وہ مؤذن اللہ تعالیٰ سے جو چاہے آرزو کر سکتا ہے۔“

یہ روایت اس راوی سے سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے نقل کی ہے۔

۸۹۹۴ - ناشرہ ناجی

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔ ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے۔

(ناصح)

۸۹۹۵ - ناصح بن عبد اللہ (ت) کوئی محکم حاکم

اس نے ساک بن حرب اور یحییٰ بن ابی کثیر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد اللہ بن صالح عجمی، اسماعیل بن عمرو بجلي اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا، حسن بن صالح نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ایک نیک شخص تھا اور بہت اچھا آدمی تھا، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لان یؤدب الرجل ولده خیر له من ان یتصدق بنصف صاع کل یوم.

”آدمی کا اپنے بچوں کو ادب سکھانا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ روزانہ نصف صاع صدقہ کرے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

قالوا: یا رسول اللہ! من یحمل رایتک یوم القیامة؟ قال: من عسی ان یحملها الا من حملها فی الدنیا - یعنی علیا.

”لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیامت کے دن آپ کا جھنڈا کس نے اٹھایا ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہ شخص اٹھائے جس نے دنیا میں اسے اٹھایا ہے،“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت: یا رسول اللہ! لکل نبی وصی، فمن وصیک؟ فسکت عنی، فلما کان بعد قال: یا سلمان! ان وصی

وموضع سری، وخیر من اترك بعدی، ینجز موعدی، ویقضی دینی: علی بن ابی طالب.

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے آپ کا وصی کون ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے پھر کچھ دیر بعد آپ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! میرا وصی اور میرا خاص راز دار اور اپنے بعد میں جو کچھ چھوڑ کر جاؤں گا اُن میں سب سے بہتر اور میرے وعدے کو پورا کرنے والا اور میرے قرض کو ادا کرنے والا شخص علی بن ابوطالب ہے۔“

یہ روایت منکر ہے۔

۸۹۹۶ - ناصح بن العلاء، ابوالعلاء بصری

یہ بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام ہے اور یہ ناصح بکری کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے عمار بن ابوعمار اور دیگر حضرات سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن جوزی نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات علی بن مدینی کے حوالے سے اُن کے قول کو نقل کرتے ہوئے بیان کی ہے۔ قواریری اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: ناصح بن العلاء نے عمار بن ابوعمار کا یہ بیان نقل کیا: ایک مرتبہ بارش والے دن میں حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اُس وقت ایک نہر کے کنارے موجود تھے اُن کے ساتھ کچھ لڑکے بھی تھے جو پانی نکال رہے تھے میں نے اُن سے کہا: آج جمعہ ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ جب بارش ہو رہی ہو تو ہم اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کر لیں۔

یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس راوی کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۸۹۹۷ - ناصح کردی، ابو عمر

اس نے صدقہ بن مہلب سے روایت نقل کی ہے ازدی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(نافع)

۸۹۹۸ - نافع بن ازرق حروری

یہ خارجیوں کا سردار ہے جو زجانی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔

۸۹۹۹ - نافع بن حارث

زیاد بن منذر نے اس سے حدیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہوتی، ویسے یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

لا تذهب اللیالی والایام حتی یقوم الرجل ویقال: من بیعنا دینہ بکف من دراهم۔

”رات اور دن اُس وقت تک رخصت نہیں ہوں گے جب تک کوئی شخص کھڑا ہو کر یہ نہیں کہے گا: کون شخص اپنا دین ایک مٹھی بھر درہموں کے عوض میں ہمیں فروخت کرتا ہے۔“

۹۰۰۰۔ نافع بن عبد اللہ (ق)

ابوضمرہ اُس نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ جھوٹی ہے۔

۹۰۰۱۔ نافع بن عمر (ع) مخفی مکی

اس نے ابن ابوملیکہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور ثبت ہے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن اس میں کچھ (ضعف) ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ ایک قسم کی شدت پسندی ہے، یہ شخص ویسا ہی ہے جیسا اس کے بارے میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے کہا ہے اور جیسا ابن مہدی نے اس کے بارے میں کہا ہے: یہ لوگوں میں سے ایک تھا۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ، امام نسائی رضی اللہ عنہ اور امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۰۰۲۔ نافع بن محمود (دس) مقدسی

اس نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے حزام بن حکیم نے روایت نقل کی ہے۔ یہ اس حدیث کے علاوہ معروف نہیں ہے اور نہ ہی اس کا تذکرہ امام بخاری رضی اللہ عنہ یا ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ کی کتاب میں ہے۔ ابن حبان نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایت معلل ہوتی ہے۔ مکحول نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۰۳۔ نافع بن میسرہ

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۰۰۴۔ نافع بن ابو نعیم، ابورویم

یہ سات قاریوں میں سے ایک ہے اور اہل مکہ کو قرأت سکھانے والا شخص ہے۔ اس نے اعرج، نافع اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ قرأت میں یہ ثبت ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جہاں تک امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: اس سے قرآن (کی قرأت) سیکھی جائے گی لیکن حدیث میں یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ابن عدی کہتے ہیں: نافع کے حوالے سے ایک نسخہ منقول ہے جو اس نے زناد اور اعرج کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اُس نسخے کو احمد بن صالح نے ابن ابوفدیک کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے اس میں تقریباً ایک سو حدیثیں ہیں۔ اس راوی سے ایسی بھی روایت منقول ہے جو اس نے براہ راست اعرج سے نقل کی ہے اور اس نے اعرج سے قرآن کی تلاوت بھی سیکھی ہے اور اس نے اعرج سے تقریباً ایک سو حدیثیں روایت کی ہیں جنہیں امام احمد بن محمد بن یعقوب رازی نے سعید بن ہاشم مخزومی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے کہا: اے ابورویم! کیا اعرج نے آپ کو حدیث بیان کی ہے؟ پھر انہوں نے اُس حدیث کا ذکر کیا اور یہ کہا: نافع سے ایسی احادیث منقول ہیں جس میں اختلاط پایا جاتا ہے اور اُس سے ایک جماعت نے وہ احادیث روایت کی ہیں جن کی تعداد تقریباً پچاس ہیں میں نے اُس کی احادیث میں کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی اور

مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 169 ہجری میں ہوا اُس وقت اس کی عمر خاصی زیادہ ہو چکی تھی۔

۹۰۰۵ - نافع بن ابونافع

اس نے معبد سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق یہ ابوداؤد نفع ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔

۹۰۰۶ - نافع بن ابونافع (ذت س) بزاز

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابن ابوزب اور خالد بن طہمان نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۰۰۷ - نافع بن ہرمز ابو ہرمز

عقیلی نے اس کا نام نافع بن عبدالواحد بیان کیا ہے۔ اس نے حسن بصری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک اور ذاہب الحدیث ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آل محمد؟ قال: کل تقی.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: آل محمد کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر پرہیزگار شخص۔“

مسلم بن ابراہیم نے اس کی متابعت کی ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اعمل لوجه واحد یکفک الوجوه کلھا.

”تم صرف ایک ذات کے لئے عمل کرو وہ تمام حوالوں سے کافی ہوگا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو اذن اللہ للسموات والارض ان یتکلما لبشرتا الذی یصوم رمضان بالجنة.

”اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو کلام کرنے کی اجازت دیدے تو یہ سب اُس شخص کو جنت کی خوشخبری سنائیں گے جس نے

رمضان کے روزے رکھے ہوں گے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر علی اهل بدر سبع تکبیرات، وعلی بنی ہاشم سبع

تکبیرات، وکان آخر صلاته اربع تکبیرات، حتی خرج من الدنيا.
 ”نبی اکرم ﷺ نے اہل بدر پر سات تکبیریں کہی تھیں اور بنو ہاشم کے مرحومین پر بھی سات تکبیریں کہی تھیں لیکن آپ نے جو آخری نماز ادا کی تھی اُس میں آپ نے چار تکبیریں کہیں یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔“
 اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

لابلیس من الشیاطین مدد یقول لہم: علیکم بالحجاج والمجاہدین فاضلوہم عن السبیل.
 ”ابلیس کے کچھ شیاطین مددگار ہوتے ہیں وہ اُن سے کہتا ہے: تم حجاجوں، مجاہدین اور مجاہدین کے پیچھے جاؤ اور انہیں راستے سے بھٹکا دو۔“

ایک روایت میں مددگار کی بجائے سرکش منقول ہے یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی مذکور ہے۔
 اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من طاف بهذا البيت اسبوعا فکانما اعتق نسمة من ولد اسماعیل.
 ”جو شخص اس گھر کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے تو وہ گویا حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ایک جان کو آزاد کرتا ہے۔“
 اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

السواک لی سنة. ”سواک کرنا سنت ہے۔“

وهو عنکم موضوع، وان تسوکوا خیر لکم.

”اور یہ تم سے اٹھالی گئی ہے اور اگر تم لوگ سواک کرو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔“

اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

بدلناہم جلودا غیرھا - فقال معاذ بن جبل: تبدل فی ساعة مائة مرة.

”(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”ہم اُن کی کھالوں کو دوسری کھالوں میں تبدیل کر دیں گے۔“ اس پر معاذ بن جبل نے یہ

فرمایا: یہ ایک گھڑی کے اندر ایک سو مرتبہ تبدیل ہوگی۔“

۹۰۰۸ - نافع، مولیٰ اُم سلمہ (س)

اس نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۹۰۰۹ - نافع (ق)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے زبیر بن عبید نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ اس کی نقل کردہ

روایت یہ ہے:

۱۵۱ - سبب اللہ لاحدکم رزقا فی وجہ فلا یدعہ حتی یتنکر لہ.

”جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کے لئے کسی رزق کے اسباب مہیا کر دیں تو اسے نہ چھوڑے حتیٰ کہ وہ اسباب ختم ہو جائیں۔“

۹۰۱۰ - نافع، ابو غالب باہلی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ سلام بن ابوصہبہا نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بزرگ ہے۔

۹۰۱۱ - نافع، مولیٰ یوسف سلمی

ایک قول کے مطابق یہ ابو ہریرہ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس نے عطاء اور نافع سے حدیث روایت کی ہے جبکہ ایک قول کے مطابق یہ کوئی دوسرا شخص ہے۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۰۱۲ - نافع ہمدانی

امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ اس شخص کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ اپنی تاریخ میں کیا ہے۔

(ناکل، نباتہ)

۹۰۱۳ - ناکل بن نجیح (ق)

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث تاریک ہیں۔ اس کی کنیت ابوہبل ہے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ حمید بن مسعدہ نے اس کے حوالے سے ہمیں حدیث نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا شفعة لنصرانی.

’عیسائی کو شفیعہ کا حق حاصل نہیں ہوگا‘۔

امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سند کے ساتھ یہ روایت جھوٹی ہے۔

۹۰۱۴ - نباتہ بصری

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

(نیج، نبیشہ)

۹۰۱۵ - نیج بن عبداللہ (عو) عنزی

یہ تابعی ہے اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔ اس کو ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ امام ابوزرعہ نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے

اسود بن قیس کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! ابو خالد دالانی نے بھی اس سے روایت کی ہے اس نے حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۱۶ - پیشہ بن ابوسلمی

(نسبہ نبیط)

۹۰۱۷ - نسبہ تمیمی

اس نے قاضی شریح سے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۱۸ - نسبہ

اس نے ابوصفیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ (یعنی سابقہ تینوں راوی) مجہول ہیں۔

۹۰۱۹ - نسبہ (س)

اس نے جابان سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق یہ عبیط بن شریط ہے۔ سالم بن ابوالجعد نے روایت نقل کی ہے۔

(نجدہ)

۹۰۲۰ - نجدہ بن عامر حروری

یہ خارجیوں کا سردار ہے اور حق سے بھٹکا ہوا ہے۔ اس کا ذکر جوز جانی کی کتاب ”الضعفاء“ میں کیا گیا ہے۔

۹۰۲۱ - نجدہ بن نضیع (د) حنفی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے عبدالمؤمن بن خالد نے روایت نقل کی ہے۔

(نجم)

۹۰۲۲ - نجم بن دینار ابو عطاء

اس نے اُس اونٹوں والے سے روایت نقل کی ہے جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کرائے پر اونٹ دیئے تھے یہ راوی ”مجہول“ ہے۔

۹۰۲۳ - نجم بن فرقد عطار

اس نے ابو ہارون عبدی سے روایت نقل کی ہیں۔ کئی حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ

اتفاقوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایات تھوڑی ہیں۔

(منحج)

۹۰۲۳۔ منحج، ابو معشر (عو) سندی

یہ بنو ہاشم سے نسبت والا رکھتا ہے مدینہ منورہ کا رہنے والا ہے اور مغازی کا مصنف ہے۔ اس نے قرظی، محمد بن قیس اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد (اس کے علاوہ) بشر بن ولید اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے، یہ ان پڑھ تھا اور مسند حدیث میں اس سے پرہیز کیا جائے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ سیرت کے بارے میں بصیرت رکھتا تھا۔ یحییٰ بن مہدی کہتے ہیں: یہ معروف بھی قرار دیا گیا ہے اور منکر بھی کہا گیا ہے۔ ابن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے ابن مدینی سے ابو معشر کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولا: یہ ایک ضعیف بزرگ ہے، پھر انہوں نے کہا: اس نے محمد بن قیس اور محمد بن کعب کے حوالے سے صالح احادیث نقل کی ہیں، یہ مقبری اور نافع کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں: یہ شخص لکنت کا شکار تھا، یہ محمد بن کعب کو قعب کہتا تھا۔ علی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید اسے انتہائی ضعیف قرار دیتے تھے اور جب اس کا ذکر کرتے تھے تو ہنس پڑتے تھے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تھاوا فان الهدية تذهب وحر الصدر، ولا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة.

”آپس میں ایک دوسرے کو تھکھ دیا کرو کیونکہ تھکھ سینے کے بغض کو ختم کر دیتا ہے اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کی طرف سے ملنے والی کسی چیز کو ہرگز حقیر نہ سمجھے خواہ وہ ایک چھوٹا سا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔“

عبداللہ بن اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يدخل الله بالحجة الواحدة ثلاثة الجنة.

”اللہ تعالیٰ نے ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دے گا۔“

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: زیادہ تر لوگوں نے ابو معشر کو ضعیف قرار دیا ہے، تاہم اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تقطعوا اللحم بالسكين، فانه من صنيع الاعاجم.

”گوشت کو چھری کے ساتھ نہ کاٹو کیونکہ یہ عجیبوں کا مخصوص طریقہ ہے۔“

ابو معشر نے حوریت کا یہ بیان نقل کیا ہے:

مکث موسیٰ بعد ان کلمہ اللہ اربعین یوما لا یراہ احد الامات.

”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے کلام کر لیا تو وہ چالیس دن تک ایسی حالت میں رہے کہ کوئی بھی انہیں دیکھتا تھا تو وہ مر جاتا تھا۔“

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مستدرک“ میں نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تقولوا رمضان: فان رمضان اسم من اسماء اللہ، ولكن قولوا: شهر رمضان.

”تم لوگ رمضان نہ کرو کیونکہ رمضان اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے بلکہ تم یہ کہو: رمضان کا مہینہ۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزی.

”قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لات اور عزی کی عبادت نہیں کی جائے گی۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی دوس کی خواتین کو دیکھ رہا ہوں کہ اُن کے سرین ایک بت کے لئے حرکت کر رہے ہیں؛ جس کا نام ذوالخلصا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ليدعن الناس فخرهم في الجاهلية، وليكونن ابغض الى الله عزوجل من الخنافس.

”یا تو لوگ زمانہ جاہلیت سے متعلق فخر کرنا چھوڑ دیں گے کیونکہ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حشرات الارض سے بھی زیادہ ناپسندیدہ ہوں گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

دعوة المظلوم مستجابة، وان كان فاجرا فجوره على نفسه.

”مظلوم کی بددعا قبول ہوتی ہے؛ اگرچہ وہ گناہ گار ہو کیونکہ اُس کے گناہ کا وبال اپنی ذات پر ہوگا۔“

اس حدیث کو سفیان ثوری نے ابو معشر پر اپنے مقدم ہونے کے باوجود روایت کیا ہے۔

امام عبدالرزاق نے اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله ليدخل بالحجة الواحدة ثلاثة الجنة: البيت، والحاج عنه، والمنفذ ذلك.

”بے شک اللہ تعالیٰ ایک حج کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے: ایک مرحوم کو؛ ایک اُس کی طرف سے حج

کرنے والے کو اور ایک اُسے نافذ کرنے والے کو (یعنی اُس کے اسباب فراہم کرنے والے کو)۔“

سعید بن منصور نے اس راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں اعمش کے پاس بیٹھا ہوا تھا؛ انہوں نے کہا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: مدینہ منورہ سے؛ انہوں نے دریافت کیا: نبیذ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے

کہا: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ما اسکر کلیرہ فقلیلہ حرام۔

”جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ کر دے اُس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔“

موسیٰ بن عقبہ نے سالم کے حوالے سے اُن کے والد سے حوالے سے یہ مرفوع حدیث اس کی مانند نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابو معشر کے ضعیف ہونے کے باوجود اُس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(نجبا، نجی)

۹۰۲۵ - نجبا بن احمد عطار دمشقی

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور عمدہ نہیں ہے۔ تعریف اور غلطی کرنے میں یہ ایک نشانی ہے۔ اس سے ایک مجہم منقول ہے جسے اس نے روایت کیا ہے۔ اس نے ابوالحسن بن سمسار سے اُس کے علاوہ محمد بن حسین طفال نے سماع کیا ہے۔ اس سے ابن اکفانی اور ابوالحسن بن مسلم نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 469 ہجری میں ہوا۔

۹۰۲۶ - نجی حضرمی (دس ق)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا تدخل البلائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب.

”فرشتے کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتابت جنسی شخص موجود ہو۔“

یہ روایت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ راوی کون ہے۔

(نذیر، نزار)

۹۰۲۷ - نذیر ضعی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے اس کے بیٹے ایسا نے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۲۸ - نزار بن حیان (ت ق)

اس نے عکرمہ سے روایت نقل کی ہے اُس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے عکرمہ سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اُن کی نقل کردہ احادیث میں شامل نہیں ہیں یہاں تک کہ ذہن میں یہی خیال آتا ہے کہ اس شخص نے اُنہیں ایجاد کی ہے۔ معافی بن عمران نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اتقوا القدر: فإنه شعبة من النصرانية.

”(تقدیر کا انکار کرنے) سے بچو کیونکہ یہ عیسائیت کا ایک شعبہ ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ارجاء کے عقیدے سے بھی بچو کیونکہ یہ بھی عیسائیت کا ایک شعبہ ہے۔

(تسطور، نسی)

۹۰۲۹ - تسطور رومی

ایک قول کے مطابق اس کا نام جعفر بن تسطور ہے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے یا پھر اس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ خطیب موصل نے ایک نسخے میں اس سے احادیث نقل کی ہیں جو تقریباً چھ سو احادیث ہیں، وہ یہ کہتا ہے کہ اس نے ترمذ میں اس راوی سے ان احادیث کا سماع 512 ہجری میں شیخ ابوالمنظف سے کیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

عسنى جبرائيل هذا الدعاء: نهينى الهى للخطر العظيم، وآمنى من عذابك الاليم.

”جبرائیل نے مجھے اس دعا کی تعلیم دی تھی:

”اے میرے پروردگار! تو مجھے عظیم خطرے پر متنبہ کر دے اور مجھے اپنے دردناک عذاب سے محفوظ رکھنا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

وسقط سوط النسي صلى الله عليه وسلم فنزلت ومسحته ودفعته اليه، فقال: حمد الله في عمرك مدا.

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوڑا گر گیا تو میں سواری سے نیچے اُترا، میں نے اُسے صاف کیا اور آپ کی طرف بڑھایا تو

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں خوب اضافہ کرے۔“

میمن بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن حسین کا شغریٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابن تسطور کو یمن کے ایک علاقے میں

دیکھا، میں نے اُس سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے والد کو جو عادی تھی اُس کے بعد تمہارے والد کتنا عرصہ زندہ رہے تھے؟

اُس نے جواب دیا: تین سو سال تک اور اس دعا سے پہلے بھی اُن کی عمر تین سال تھی۔

۹۰۳۰ - نسی (دق)

یہ عبادہ بن نسی کا والد ہے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایت معروف نہیں ہے۔

(نصر)

۹۰۳۱ - نصر بن ابراہیم انصاری

یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بزرگ ہے اور تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھتا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: حدیث میں یہ کمزور ہے۔

۹۰۳۲ - نصر بن باب ابوہبل خراسانی مروزی

اس نے داؤد بن ابوہند اور ابراہیم صانع سے روایات نقل کی ہیں اس سے امام احمد ابن مدینی اور محمد بن رافع نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک جماعت نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے محدثین نے اس کا انکار ان روایات کے حوالے سے کیا ہے جو ابراہیم صانع کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 193 ہجری میں ہوا۔

۹۰۳۳ - نصر بن حنبل

اس نے حفص بن عبد الرحمن سے روایت نقل کی ہے۔ نہ ہی اس کی اور نہ ہی اس کے استاد کی شناخت ہو سکی ہے۔ داؤد بن محمر نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۳۴ - نصر بن حاجب خراسانی

اس نے ابوہنیک سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال اعمش سے پہلے ہو گیا تھا اس کا بیٹا اس سے زیادہ مثالی حیثیت رکھتا ہے۔)

۹۰۳۵ - نصر بن حریش ابو القاسم صامت

اس نے مشعل بن ملحان اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے اسحاق بن سنین اور محمد بن بشر بن مطر نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ خطیب نے اس کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا ہے۔

۹۰۳۶ - نصر بن حماد (ق) وراق ابو الحارث

اس نے بغداد میں شعبہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی بدر فقال: جزاکم اللہ من عصابة عنی شراً فقد خونتمونی امیناً وکذبتونی صادقاً ثم التفت الی ابی جہل فقال: هذا اعتمی من فرعون ان فرعون لما یقن بالہلکة وحد اللہ وان هذا لما یقن بالہوت دعا باللات والعزی.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے مقتولین کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ میری طرف سے تم لوگوں کو بدترین بدلہ دے تم

نے میرے امیر ہونے کے باوجود مجھے خائن قرار دیا اور مجھے سچے ہونے کے باوجود مجھے جھوٹا قرار دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ ابو جہل کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ فرعون سے زیادہ سرکش ہے فرعون کو جب ہلاکت کا یقین ہوا تو اس نے اللہ تعالیٰ نے وحدانیت کا اقرار کر لیا تھا، لیکن جب اسے ہلاکت کا یقین ہوا تھا تو اس نے لات اور عزیٰ کو پکارا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا صليتم فانتزروا وار تدوا ولا تشبهوا باليهود.

”جب تم نماز ادا کرو تو تہمند باندھ لیا کرو اور اسے موڑ لیا کرو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔“

امام مسلم رحمہ اللہ نے اس راوی کے بارے میں یہ کہا ہے: ”ذاہب الحدیث“ ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ عبداللہ بن احمد نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ”یہ کذاب“ ہے۔

۹۰۳۷۔ نصر بن زکریا بخاری

اس نے یحییٰ بن اسلم سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کی خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۹۰۳۸۔ نصر بن سلام

ایک قول کے مطابق اس کا نام مالک بن سلام مدنی ہے۔ اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس کا متن یہ ہے:

الخیر عند حسان الوجوه.

”بھلائی خوبصورت چہرے والوں کے پاس ہوتی ہے۔“

۹۰۳۹۔ نصر بن شعیب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے جعفر بن سلیمان سے روایت نقل کی ہے۔ اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۹۰۴۰۔ نصر بن ابو ضمیر (ق)

اس کے باپ ابو ضمیر کا نام محمد بن سلیمان بن ابو ضمیر ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”ضعیف“ ہے اسے سچا قرار نہیں دیا گیا۔ ابن حبان رحمہ اللہ نے اس کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۹۰۴۱۔ نصر بن طریف ابو جزء قصاب

اس نے قتادہ اور حماد بن ابوسلیمان سے جبکہ اس سے مؤمل بن اسماعیل، عبدالغفار حرانی اور ابو عمر ضریر نے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے اور ثبت نہیں ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی رحمہ اللہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرنے والے معروف راویوں میں سے ایک ہے۔

فلاس بیان کرتے ہیں: جن جھوٹے لوگوں پر یہ اتفاق ہے کہ ان سے روایت نقل نہیں کی جائے گی وہ کچھ لوگ ہیں جن میں ابو جزء

قصاب نصر بن طریف شامل ہے یہ ان پڑھ شخص تھا اور لکھ نہیں سکتا تھا اور یہ حدیث میں اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ اہل بصرہ کا سب سے بڑا حافظ الحدیث تھا یہ احادیث روایت کرتا تھا پھر یہ بیمار ہو گیا جب یہ تندرست ہوا تو لوگوں نے دوبارہ اس کی طرف رجوع کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ ابن عدی نے اس کے حالات میں وہ تمام روایات نقل کی ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس خفض صوتہ وتلقاها بثوبہ وخبر وجہہ.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو آپ اپنی آواز پست کرتے تھے اور منہ پر کپڑا رکھ لیتے تھے اور اپنی چہرے کو ڈھانپ لیتے تھے۔“

۹۰۴۲۔ نصر بن عاصم (د) انطاکی

اس نے ولید بن مسلم سے روایت نقل کی ہے۔ عقلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

کان بین آدم و نوح عشرة قرون و بین نوح و ابراہیم عشرة قرون.

”حضرت آدم اور حضرت نوح کے درمیان دس صدیاں ہیں جبکہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کے درمیان دس صدیاں ہیں۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: نصر بن عاصم دجال محدث ہے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۹۰۴۳۔ نصر بن عائد جہضمی

اس نے قیس بن ربیع سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۰۴۴۔ نصر بن عبد الحمید

اس نے یحییٰ بن کبیر سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے۔

۹۰۴۵۔ نصر بن عبد الرحمن (د) کنانی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کا شمار اہل شام میں کیا گیا ہے۔ اس نے تابعین سے جبکہ اس سے ثور نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۰۴۶۔ نصر بن علی بن منصور، ابو الفتوح بن خازن حللی نحوی

اس نے ابن کلیب اور ابن معطوش سے روایات نقل کی ہیں۔

حافظ ضیاء کہتے ہیں: اس نے بذات خود (علم حدیث) کو طلب کیا جبکہ بعض طلبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے کہ اس پر تہمت

عائد کی گئی ہے یہ ان طباقوں کے افراد سے روایات نوٹ کرتا تھا جن سے اس نے سماع نہیں کیا۔ اس کا انتقال جوانی میں 600 ہجری میں

ہو گیا، میں نے اس کی قرأت کے حوالے سے تین اجزاء کی سماعت کی ہے، لیکن پھر میں نے ان کے سماع سے رجوع کر لیا تھا۔
۹۰۴۷۔ نصر بن عیسیٰ

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یتلونه حتى تلاوته - قال: یتبعونه حتى اتباعه.

” (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”وہ لوگ اس کی تلاوت یوں کرتے ہیں جو تلاوت کا حق ہے۔“ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

(اس سے مراد یہ ہے:) وہ اس کی پیروی اس طرح کرتے ہیں جو پیروی کرنے کا حق ہے۔“

خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس کی سند میں کئی راوی مجہول ہیں۔

۹۰۴۸۔ نصر بن فتح سمرقندی عاصم کی

اس نے یہ حدیث ایجاد کی ہے جسے ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”الانواع“ کی تیسری جلد کے شروع میں نقل کیا ہے۔ اس راوی

نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان خاتمة النبوة مثل البندقية من لحم عليه مكتوب محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم.

”نبی اکرم ﷺ کی مہر نبوت ایک بڑے سے تل کی طرح تھی جو گوشت کا بنا ہوا اور اس پر ”محمد رسول اللہ“ لکھا ہوا تھا۔“

یہ ابن حبان رحمہ اللہ کی غلطی ہے کہ وہ اس کے صحیح ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں حالانکہ یہ روایت جھوٹی ہے۔ یہ راوی سمرقند کا قاضی تھا

ابن ابو حاتم رحمہ اللہ نے اس کا ذکر کیا ہے اور کسی بھی راوی نے اسے کمزور قرار نہیں دیا۔

۹۰۴۹۔ نصر بن فرقد ابو خزیمہ

اس نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجہول“ ہے۔

۹۰۵۰۔ نصر بن قاسم (ق)

اس نے کسن تابعین سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے صرف بشر بن ثابت نے روایت نقل کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ان دونوں کے درمیان ایک اور شخص بھی ہے۔

۹۰۵۱۔ نصر بن قدید ابو صفوان

اس نے حماد بن زید سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے، جبکہ دیگر حضرات نے ان کا ساتھ دیا

ہے۔

۹۰۵۲۔ نصر بن محمد بن سلیمان

یہ ابن ابو ضمہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۰۵۳۔ نصر بن مزاحم کوفی

اس نے قیس بن ربیع اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ انتہاء پسند راغضی تھا، محدثین نے اسے متروک قرار دیا

ہے۔ اس کا انتقال 212 ہجری میں ہوا۔ نوح بن حبیب، ابو سعید اشج اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عقلی کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا، اس کی حدیث میں اضطراب اور بہت زیادہ غلطی پائی جاتی ہے۔ ابو ضیمہ کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔ ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ وہی الحدیث اور متروک ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے شعبہ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۵۴۔ نصر بن مطرق کوفی

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ بعض حافظان حدیث کا یہ قول منقول ہے: یہ راوی متین نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ نصر ہے، یعنی ”ض“ کے ساتھ ہے۔

۹۰۵۵۔ نصر بن منصور

اس نے حفص القاری سے روایت نقل کی ہے، اس سے اس کے بیٹے سعدان بن نصر کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ اس

کی روایت کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۰۵۶۔ نصر بن شیخ

اس نے ابو حفص عمر کے حوالے سے زیاد نمیری سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من وافق من اخيه شهوة غفر له.

”جو شخص (جائز) خواہشات میں اپنے بھائی کی موافقت کرے اُس کی مغفرت ہو جائے گی۔“

اس کی سند تاریک ہے اور اس کے راوی عمدہ نہیں ہیں۔

۹۰۵۷۔ نصر بن یزید

اس نے منذر بن زید طائی سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۵۸۔ نصر معلم

اس نے مالک دینار سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

۹۰۵۹۔ نصر قصاب ابو جزء

اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۹۰۶۰۔ نصر علاف

جعفر بن سلیمان نے اس سے حدیث روایت کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابو حاتم رحمہ اللہ نے یہ صراحت کی ہے کہ یہ ”مجہول“

ہے۔

۹۰۶۱۔ نصر اللہ بن ابوالغمر

(اس کے والد ابوالعز کا نام) مظفر بن عقیل ہے، یہ محدث نجیب الدین ابن شقیہ شیبانی دمشقی ہیں۔ اس نے حنبل اور ابن طبرزد سے

ساع کیا ہے۔ اس کا انتقال 56 ہجری میں ہوا (اس میں صدی کی صراحت نہیں ہے)۔ یہ جھوٹا ہونے کے حوالے سے مشہور اور اس پر یہ الزام بھی عائد کیا گیا ہے کہ یہ نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ابوشامہ کہتے ہیں: کسی بھی حالت میں اس سے حدیث نہیں لی جائے گی۔

(نصیر)

۹۰۶۲ - نصیر بن درہم

اس نے ضحاک سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۰۶۳ - نصیر مولیٰ معاویہ

اس نے ضرار کو تقسیم کی ممانعت کے بارے میں ایک مرسل روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت سلیمان بن موسیٰ نے نقل کی ہے۔ نصیر نامی راوی منکر ہے، معروف نہیں ہے۔ مروان بن جناح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

(نضر)

۹۰۶۴ - نضر بن اسماعیل (ت'س) ابو مغیرہ بجلي کوفی

یہ ایک قصہ گو شخص ہے۔ اس نے محمد بن سوقة ابو حمزہ ثمالی اور اعش سے روایات نقل کی ہیں۔ بجلي کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو زرعة کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی غلطیاں انتہائی فحش تھیں یہاں تک کہ یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق قرار دیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ بجلي کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

احمد ابن ارفع، احمد بن منیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

فيها يفرق كل امر حكيم - قال: ليلة النصف من شعبان يبين فيها اسماء البوتى وينسخ فيها
الحاج فلا يزداد فيهم ولا ينقص.

”(ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اس میں ہر حکمت والے معاملے کو الگ الگ کر دیا جاتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد پندرہ شعبان کی رات ہے جس میں مرحومین کے نام لکھے جاتے ہیں اور اُس میں حاجیوں کے ناموں کی نقل تیار ہو جاتی ہے اور پھر ان میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں ہوتی۔“

۹۰۶۵ - نضر بن حفص بن نضر بن انس بن مالک

یہ معروف نہیں ہے اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے اپنے والد سے نقل کی ہے:

يكون في البصرة خسف ومسح.

”بصرہ میں زمین میں دھنسا اور شکلیں مسخ کیے جانا ہوگا۔“

یہ روایت اس سے عمار بن رزیق نے نقل کی ہے۔

۹۰۶۶۔ نضر بن حماد (ت)

اس نے سیف بن عمر غمسی سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۰۶۷۔ نضر بن حمید ابو جارد

اس نے ابو اسحاق سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر

الحدیث ہے۔ یہ نضر بن حمید کندی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے ابو جارد اور ثابت سے حدیث روایت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تسبوا قريشا فان عالمها يبلا الارض علما... الحديث.

”قریش کو برا نہ ہو کیونکہ ان میں ایک عالم پیدا ہوگا جو زمین کو علم سے بھر دے گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من شيء اطيب من ريح مؤمن، ان ريحه ليوجد بالآفاق، وريحه عمله وحسن الثناء عليه.

و ما من شيء انتن من ريح الكافر، ان ريحه ليوجد بالآفاق، وريحه عمله وسوء الثناء عليه.

”مؤمن کی خوشبو سے زیادہ اور کوئی چیز پاکیزہ نہیں ہوتی اور اس کی خوشبو آفاق میں بھی محسوس ہوتی ہے اور اس کی خوشبو اس کا

عمل ہے اور وہ تعریف ہے جو اس کے بارے میں کی جاتی ہے اور کافر کی بو سے زیادہ بدبودار اور کوئی چیز نہیں ہوتی اور اس کی

آفاق میں بھی پائی جاتی ہے اور اس کی بو اس کا عمل ہے اور اس کے بارے میں کی جانے والی بری تعریف ہے۔“

۹۰۶۸۔ نضر بن زرارہ

یہ قتیبہ بن سعید کا استاد ہے اس نے بخ میں پڑاؤ کیا تھا، یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: قتیبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ

”الثقات“ میں کیا ہے۔

۹۰۶۹۔ نضر بن سعید ابو صہیب

ابن قانع نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے ولید بن ابی مرزوی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ

اور مطین نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔

۹۰۷۰۔ نضر بن سلمہ شاذان مروزی

اس نے سعید بن عفیر اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کر لیتا تھا۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے شہر میں مقیم تھا۔ اس کی کنیت ابو محمد ہے۔ عباس بن عبد العظیم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا کہ میں نے عبدان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے عبد الرحمن بن خراش سے کہا: یہ احادیث جنہیں غلام خلیل نے مدینہ منورہ سے روایت کیا ہے یہ اُسے کس شخص سے ملی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ روایات اس نے عبد اللہ بن شیبہ سے چوری کی ہیں اور ابن شیبہ نے یہ روایات شاذان سے چوری کی تھیں اور شاذان کو ان روایات کو ایجاد کیا تھا اور شاذان کا نام نضر بن سلمہ ہے۔

میں نے ابو عمرو بن شاذان نامی راوی کی بھلائی کے حوالے سے تعریف کرتے ہوئے سنا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ مدینہ منورہ کی احادیث کا حافظ تھا۔

احمد بن محمد بن عبد الکریم نے یہ بات بیان کی ہے: نضر بن سلمہ شاذان مروزی نے مکہ میں ہمیں حدیث بیان کی کہ سعید بن عفیر نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اس کے بعد اُس نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاصْتِغِي فِي بَكَوْرَهَا.

”اے اللہ! میری اُمت کے صبح کے کاموں میں اُن کے لئے برکت رکھ دے۔“

ابن حبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نضر بن سلمہ نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی اس نے جعفر بن عون اہل عراق عبد اللہ بن نافع اور مدینی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے البتہ ثانوی حوالے کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ میں نے شیخ احمد بن محمد بن عبد الکریم وزان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایک مذاکرے کے دوران ہمیں اس کے جھوٹا ہونے کا پتہ چل گیا تھا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ شخص جس سے رقی نے تقدیر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۹۰۷۱ - نضر بن سلمہ بن جارود بن یزید ابو محمد نیشاپوری

یہ ”صدوق“ ہے اس نے اپنے دادا اور ابوالولید طیالی سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے حافظ ابو بکر جارودی نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۰۷۲ - نضر بن سلمہ بن عمرو نیشاپوری

اس کی کنیت ابو سعید ہے۔ اس نے حفص بن عبد الرحمن قاضی اور عبید اللہ بن موسیٰ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابن خزیمہ اور ابو حامد بن شرقی نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ”صدوق“ ہے۔

۹۰۷۳ - نضر بن سلمہ نیشاپوری مؤدب

اس نے عبدان بن عثمان سے جبکہ اس سے محمد بن سلیمان بن منصور سے روایات نقل کی ہیں جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۹۰۷۴ - نضر بن شمیم (ع)

یہ اہل مرو کا شیخ ہے اس نے کسن تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ اور حجت ہے اور صحاح ستہ میں اس سے

روایات منقول ہیں، اگر عقیلی نے اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس کا ذکر نہ کرتا۔ ابراہیم بن شماس بیان کرتے ہیں: میں نے وکیع سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُن کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا، اُن نے اپنے بھنویں اٹھا کر یہ کہا ہے: اس کے کچھ ایسے مشائخ ہیں جو اس بات سے مشابہت رکھتے ہیں کہ اس سے راضی ہو جائے۔

۹۰۷۵۔ نصر بن شیبان (س'ق) حدانی بصری

ابن خراش کہتے ہیں: اس کی شناخت ابوسلمہ کی نقل کردہ حدیث کے حوالے سے ہو چکی ہے، یعنی وہ روایت کو رمضان کے مہینے کے بارے میں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی نقل کردہ حدیث کو علت والی قرار دیا ہے کیونکہ اسے یحییٰ بن سعید اور زہری نے اور یحییٰ بن ابوکثیر نے ابوسلمہ سے نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ اُس کے والد سے منقول نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت زہری نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے: وسنت لکم قیامہ۔

”میں تمہارے لیے اس کے قیام (یعنی نوافل ادا کرنے) کو سنت قرار دیتا ہوں۔“

امام بزار نے اپنی مسند میں اپنی سند کے ساتھ قاسم نامی راوی کا یہ قول نقل کیا ہے: نصر کہتے ہیں: میں نے ابوسلمہ سے دریافت کیا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے وہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

امام بزار کہتے ہیں: نصر نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور اُس سے یہ روایت کئی افراد نے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ ایک عالی سند کے ساتھ مجھ تک پہنچی ہے جو قاسم بن فضل حدانی کی اس سے نقل کردہ روایت کے طور پر منقول ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الضعفاء میں معلقاً اسے ذکر کیا ہے۔

۹۰۷۶۔ نصر بن صالح

اس نے سان بن مالک سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۰۷۷۔ نصر بن طاہر

اس نے سوید ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا اور اُن لوگوں کے حوالے سے حدیث روایت کرتا تھا کہ اس کی عمر یہ احتمال نہیں رکھتی کہ اس نے اُن لوگوں کو دیکھا بھی ہوگا۔

اس راوی نے جویر بن یزید بن اسماء کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جبکہ حمزہ بن داؤد، محمد بن حسین بن شہر یار، محمد بن صالح کلبی اور عبد اللہ بن ابو عاصم نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔ ابن ابو عاصم کہتے ہیں: میں نے اس سے سماع کیا ہے لیکن پھر میں اس کے حوالے سے جھوٹ پر واقف ہو گیا، جب یہ اندھا ہو گیا تو میں نے اسے دیکھا کہ یہ ولید بن مسلم کے حوالے سے ایسی احادیث روایت کرتا تھا جو اُن کی احادیث نہیں ہیں تو یہ جھوٹ میں پکار رہا، ابن ابو عاصم نے یہ بات اپنی کتاب ”السنن“ میں نقل کی ہے۔

نضر نامی راوی نے اسحاق بن سلیمان بن علی عباسی کے حوالے سے اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ نیک اور ذکر کرنے والے لوگوں میں سے ایک تھا۔
۹۰۷۸۔ نضر بن عاصم جعفی

اس نے قتادہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اس سے ٹڈی دل کے بارے میں روایت منقول ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الجراد فقال: ان مریم سالت اللہ تعالیٰ ان یطعمها لحما لا دم فیہ فاطعمها الجراد.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی دل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: سیدہ مریم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انہیں ایسا گوشت کھلائے جس میں خون نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ٹڈی دل کھلائے تھے۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان مریم بنت عمران سالت ربها ان یطعمها لحما لا دم فیہ فاطعمها الجراد فقالت: اللہم اعشہ بغیر رضاع وتابع بینہ بغیر شیاع.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریم بنت عمران نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ وہ انہیں ایسا گوشت کھلائے جس میں خون نہ ہو تو پروردگار نے انہیں ٹڈی دل کھلایا تو مریم نے عرض کی: اے اللہ! تو اسے رضاعت کے بغیر زندہ رکھنا اور اس کی اولاد کو عام ہوئے بغیر۔“

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابو فضل! شیاع سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آواز۔

یہ روایت اپنے متن کے ریک کے ہونے کے باوجود سند کے اعتبار سے پہلی سے زیادہ عمدہ ہے۔ مجھے اس روایت میں اس دعا کے حوالے سے شک ہے کیونکہ سیدہ مریم کوئی ایسی دعا نہیں کر سکتی تھی جو کسی ایسی چیز کے بارے میں ہو جو واقع ہو چکی ہے کیونکہ ٹڈی دل شروع سے ہی رضاعت اور آواز کے بغیر ہوتے ہیں۔

۹۰۷۹۔ نضر بن عبد اللہ اصم (ت)

یہ 200 ہجری کی حدود سے تعلق رکھتا ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔ محمد بن علی بن شقیق اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۹۰۸۰۔ نضر بن عبد اللہ سلمی (س)

اس نے عمرو بن حزم نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابو بکر محمد بن عمرو بن حزم اس سے روایت نقل کرنے میں

منفرد ہے۔

۹۰۸۱ - نصر بن عبداللہ ازدی

اس نے شعی کے غلام سلیم اور امام ابوحنیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو نعیم کہتے ہیں: عامر بن ابراہیم اصہبانی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۰۸۲ - نصر بن عبداللہ دینوری

اس نے ابو عاصم اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ”صدوق“ ہے یہ بات ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے اور یہ راوی ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ کا استاد ہے۔

۹۰۸۳ - نصر بن عبداللہ حلوانی

اس نے انصاری اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ ”اشقات“ میں کیا ہے۔

۹۰۸۴ - نصر بن عبدالرحمن (ت) ابو عمر خزازی

اس نے مکرمہ سے جبکہ اس سے کعب، محاربی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ اور امام دارقطنی رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات جھوٹی ہیں۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے دس سے زیادہ روایات نقل کرنے کے بعد یہ کہا ہے: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما كانت سفينة نوح خربت لها اجنحة تحت الاجنحة ابواب.

”حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں خربت تھے جس کے پر تھے اور ان پر وہ کے نیچے دروازے تھے۔“

۹۰۸۵ - نصر بن عبداللہ ابو غالب ازدی

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نساءکم حدیث لکم فاتوا حرثکم انی شتم.

قال: ان شاء فی قبلها وان شاء فی دبرها.

” (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”تمہاری بیویاں تمہارے کھیت ہیں تو تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ۔“ حضرت عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر آدمی چاہے تو اس کی اگلی شرمگاہ میں اور اگر چاہے تو پچھلی شرمگاہ میں صحبت کر سکتا ہے۔“

یہ شیخ عمدہ نہیں ہے۔ عامر بن ابراہیم اصہبانی اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔ یہ نصر بن عبداللہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۰۸۶ - نصر بن عربی (ذت) ابو روح عامری جزری

اس نے ابویسلی کی زیارت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کی جلد کو چھوا ہے۔ وہ اُن چیزوں میں سب سے زیادہ نرم تھی جنہیں میں نے چھوا ہوا۔“

یہ روایت عبداللہ بن حسین مصعبی نے عبدالغفار بن داؤد کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

طرح فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفة له بیضاء بعلبکیة۔

”نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک میں بعلبکہ کی بنی ہوئی سفید چادر رکھی گئی تھی۔“

یہ سعید بن حفص نفیلی نے نصر نامی راوی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: نصر بن عربی ثقہ ہے۔ عثمان بن سعید دارمی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ محمد بن سعد کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ یحییٰ بن معین، ابن نمیر اور امام ابو زرعة نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہما اور امام نسائی رضی اللہ عنہما یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۰۸۷ - نصر بن علقمہ (ت، خ)

اس نے داؤد بن علی عباسی سے جبکہ اس سے اسحاق بن ابوسرائیل نے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۰۸۸ - نصر بن کثیر (و، س) ابوسہل بصری

اس نے ابن طاؤس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابوحاتم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات کم ہونے کے باوجود یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات کرتا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: نصر بن علی اور محمد بن شیبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من نحي اذى من طريق المسلمين كتب الله له به حسنة. ومن كتب له حسنة ادخله الجنة.

”جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے کسی تکلیف وہ چیز کو ہٹا دے، اللہ تعالیٰ اُسے ایک نیکی عطا کرتا ہے اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک نیکی نوٹ کر لے، اُسے وہ جنت میں داخل کرے گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

لما كانت ليلة النصف من شعبان انسل النبي صلي الله عليه وسلم من مرطی، فخشيت ان يكون اتی بعض نسائه، فقمتم التسبه فيقم قدمي علي قدمه وهو ساجد... الحديث

”جب پندرہ شعبان کی رات آئی تو میرے لحاف سے باہر نکلے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ دوسری زوجہ کے پاس تشریف لے جائیں، میں آپ کی تلاش کے لئے اٹھی تو میرے پاؤں آپ کے پاؤں کے ساتھ لگے، آپ اُس وقت سجدے کی حالت میں تھے“ الحدیث۔

۹۰۸۹۔ نصر بن محمد مروزی (س)

اس نے اعمش، ابن منکدر اور عبد العزیز بن رفیع سے جبکہ اس سے ابن راہویہ، حسن بن عیسیٰ الماسرخی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

۹۰۹۰۔ نصر بن محمد بن قعنب

اس نے ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ پہلے والا راوی ہوگا (یعنی جس کا ذکر پہلے ہوا ہے)۔ محمد بن طاہر کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۰۹۱۔ نصر بن محمد یمامی (مذتق)

اس نے عکرمہ بن عمار سے روایات نقل کی ہے۔ عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۰۹۲۔ نصر بن محرز

اس نے بھی ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجهول“ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے اس کے حوالے سے دو یا تین روایات نقل کی ہیں اور پھر یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ روایات محفوظ نہیں ہیں۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے: جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان القلوب تصددا کما یصد الحدید وجلاؤها الاستغفار.

”دلوں کو بھی اسی طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور ان کی صفائی استغفار ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لان یبتلء جوف الرجل قیحا خیر من ان یبتلء شعرا ما ھجیت بہ.

”آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے، یہ اُس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ ایسے اشعار سے بھرے جس کے ذریعے میری جھوکی گئی ہو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقته العضاء - لیست بالجدعاء - فقال: یا ایھا الناس

کان الصوت فیھا علی غیرنا کتب، وكان الحق فیھا علی غیرنا وحب... الحدیث کله.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی عضاء پر ”جدعاء“ پر نہیں، ہمیں خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! یوں ہے کہ جیسے

موت ہماری بجائے دوسروں لوگوں پر مقرر کی گئی ہے اور یوں ہے جیسے حق ہماری بجائے کسی اور پر لازم ہوا ہے، اس کے بعد مکمل حدیث ہے۔

ولید نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے اور اس کے بارے میں بھی کلام کیا گیا ہے۔

۹۰۹۳ - نصر بن مطرق کوفی

اس نے ابو حازم سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: میں نے نصر بن مطرق کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر میں تمہیں حدیث بیان نہ کروں تو میری ماں یہ کام کرنے والی ہوگی، اس نے کنا یہ نہیں کیا تو میں نے اسے ترک کر دیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابولینہ ہے اور اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۹۰۹۴ - نصر بن معبد البوقحزم

اس نے محمد بن سیرین اور ابو قلابہ سے جبکہ اس سے کثیر بن ہشام، شاذ بن فیاض اور ابو نعیم نے روایات نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وهو يبكي فقال: (ما يبكيك؟ فقال) : حدیث سمعته من النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان ادنی الریاء شرك، واحب العباد الی اللہ الاتقیاء الاخفیاء، الذین اذا غابوا لم یفتقدوا، اولئك ائمة الهدی ومصابیح العلم.

”ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو رو رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے ایک حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک کم تر درجے کی ریاکاری بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو پرہیزگار ہوں اور معاملات کو پوشیدہ رکھتے ہوں (یا پست حیثیت کے مالک ہوں) کہ جب وہ غیر موجود ہوں تو اُن کی غیر موجودگی کو محسوس نہ کیا جائے، یہ لوگ ہدایت کے پیشوا اور علم کے چراغ ہیں۔“

۹۰۹۵ - نصر بن منصور (ت)

اس نے ابو جنوب سے روایات نقل کی ہیں، یہ کوفہ کا رہنے والا ہے، اس کی کنیت ابو عبدالرحمن غنوی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سمع اذنی من فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (وهو یقول): طلحة والزبیر جارای فی الجنة.

”میں نے اپنے کانوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: لو كان لى اربعون بنتا زوجت عثمان واحدة بعد واحدة حتى لا تبقى منهن واحدة. ”اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے اُن کی شادی عثمان سے کر دیتا یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہتی۔“

(نضیر، نظار)

۹۰۹۶ - نضیر بن زیاد

یہ ایک بزرگ ہے جس سے یحییٰ حمانی نے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: ”مکر الحدیث“ ہے۔

۹۰۹۷ - نظار بن سفیان

حسن بن قتیبہ مدائنی نے اس سے حدیث روایت کی ہے ”مجبول“ ہے۔

(نظیف)

۹۰۹۸ - نظیف بن عبداللہ کسروی مقری

یہ بنو کسریٰ حلبی کا غلام ہے۔ ابوعلی بغدادی اور ابوقاسم فام نے اپنی کتابوں میں جو قرأت کے بارے میں ہیں یہ بات نقل کی ہے کہ اس راوی نے قبل سے قرأت سیکھی تھی اور یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ معروف یہ ہے کہ اس نے قبل کے شاگرد احمد بن محمد یقطینی سے قرأت سیکھی تھی اور اس نے شیخ ابو عمران رقی اور دیگر حضرات سے قرأت سیکھی تھی اور اس سے شیخ عبدالباقی بن حسن ابوطیب بن غلبون اور دوسرے حضرات نے قرأت سیکھی ہے۔ اس کے شاگردوں میں سے ابن عمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جو ابوعلی بغدادی کا استاد ہے۔

(نعمان)

۹۰۹۹ - نعمان بن ثابت (ت، س) بن زوطی ابوحنیفہ کوفی

یہ اہل رائے کے امام ہیں امام نسائی رحمہ اللہ نے ان کے حافظے کے حوالے سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ ابن عدی اور دیگر حضرات نے بھی انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اپنی فصلوں میں ان کے حالات نقل کیے ہیں اور دونوں فریقوں کا کلام مکمل طور پر نقل کر دیا ہے جس نے انہیں عادل قرار دیا ہے اور جس نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۰۰ - نعمان بن راشد جزری (م، عو)

اس نے زہری اور میمون بن مهران سے جبکہ اس سے ابن جریج، دونوں حمادوں اور دوہیب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام

بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں بہت زیادہ وہم پایا جاتا ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے یہ منکر روایات نقل کرتا ہے۔ یحییٰ بن معین، امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور امام نسائی رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ نے اس کی حالت کو حسن قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن سعید نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: لوگوں نے اس پر تنقید کی ہے اس سے ایک ایسا نسخہ منقول ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ رقی ہے۔

۹۱۰۱ - نعمان بن سعد (ت)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس سے عبد الرحمن بن اسحاق کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی جو خود بھی ایک ضعیف راوی ہے اور وہ اس کا بھانجا ہے۔

۹۱۰۲ - نعمان بن شبل باہلی بصری

اس نے ابو عوانہ اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ تباہ کن روایات نقل کرتا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حج فلم يزرني فقد جفاني.

”جو شخص حج کرے اور میری زیادت کے لئے نہ آئے، اُس نے میرے ساتھ زیادتی کی“۔

یہ روایت موضوع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صلاة القاعد على النصف (من صلاة القائم).

”بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں (اجرو ثواب کے اعتبار سے) نصف ہوتی

ہے“۔

۹۱۰۳ - نعمان بن عبد اللہ

اس نے ابو ظلال سے جبکہ اس سے نصر بن علی رضی اللہ عنہ نے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجہول“ ہے۔

۹۱۰۴ - نعمان بن منذر (دس)

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ شامی ہے اس نے تقدیر کے بارے میں ایک کتاب بھی لکھی تھی یہ قدریہ فرقے کے نظریات کی طرف دعوت دیا کرتا تھا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابو الوزیر غسانی ہے جس نے نکول اور عطاء سے جبکہ اس سے ہشام بن حمید، یحییٰ بن حمزہ، ابن شاپور اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو مسہر کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ خلیفہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 132 ہجری میں ہوا۔

۹۱۰۵ - نعمان بن معبد (د) بن ہوزہ

اس نے اپنے والد سے روایات نقل نہیں ہے۔ یہ معروف نہیں ہے اس کا بیٹا عبد الرحمن اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۰۶ - نعمان غفاری

اس نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

(نعمہ)

۹۱۰۷ - نعمہ بن عبد اللہ

ازدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی سند قائم نہیں ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو جبارہ بن مغلس سے منقول ہے یہ راوی واہ ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من شهد جنازة امرء فکانما صام یوما فی سبیل اللہ (الیوم بسبعائة یوم) .

”جو شخص کسی شخص کے جنازے میں شریک ہو تو گویا اس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کاروزہ رکھا ایک ایسا دن سات سو دنوں کے برابر ہوتا ہے۔“

(نعیم)

۹۱۰۸ - نعیم بن حکیم (د)

اس نے ابو مریم سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ازدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات منکر ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے شاہ ابو عبید اللہ بن موسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں: اس کا انتقال 148 ہجری میں ہو گیا تھا۔

۹۱۰۹ - نعیم بن حماد خزاعی (خ مقررنا ذت ق)

یہ جلیل القدر اہل علم اور آئمہ میں سے ایک ہیں باوجودیکہ ان کی نقل کردہ حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ

ہے (اور اس میں منسوب) فرضی (اور لقب) اعور ہے۔ یہ حافظ الحدیث ہیں انہوں نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی انہوں نے اپنی

تصنیفات میں ابراہیم بن طہمان ابو حمزہ سکری عیسیٰ بن عبید کندی عبد اللہ بن مبارک ہشیم دروردی اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی

ہیں انہوں نے حسین بن واقد نے دیکھا ہوا ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے: انہوں نے مصر میں تقریباً چالیس سال رہائش اختیار کیے

رکھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کے حوالے سے دوسرے راوی کے ہمراہ روایت نقل کی جبکہ ان سے یحییٰ بن معین ذیلی داری ابو زرہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں جن میں آخری شخص حمزہ بن محمد کا تب ہے۔ یہ تہمید کے بڑے سخت مخالف تھے انہوں نے نوح جامع سے استفادہ کیا تھا یہ ان کے کا تب تھے۔

صالح بن مسمار بیان کرتے ہیں: میں نے نعیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: پہلے میں بھی جہمی تھی اسی وجہ سے میں ان کے نظریات کو اچھی طرح سے جانتا ہوں؛ جب میں نے علم حدیث کے حصول کا آغاز کیا تو مجھے پتا چل گیا کہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کو معطل قرار دینے کی طرف لوٹتا ہے۔

خطیب بیان کرتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ نعیم بن حماد وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسند کو جمع لیا تھا۔ سین بن حبان کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نعیم بن حماد وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سماع کیا یہ ”صدوق“ ہیں اور میں ان کے بارے میں سب سے زیادہ جانتا ہوں یہ بصرہ میں میرے ساتھ ہی تھا انہوں نے روح بن عبادہ کے حوالے سے پچاس ہزار احادیث نوٹ کی ہیں۔ اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابراہیم بن جنید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: یہ ثقہ ہیں۔ احمد علی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہیں۔ عباس بن مصعب نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: نعیم بن حماد نے جمہوریوں کے تردید میں ایک کتاب بھی لکھی تھی یہ علم وراثت کے سب سے بڑے عالم تھے پھر یہ مصنف تشریف لے گئے اور وہاں چالیس سال تک مقیم رہے پھر انہیں خلق قرآن کے مسئلے میں آزمائش کا شکار کیا گیا اور انہیں بویطی کے ہمراہ قید کر کے عراق لایا گیا۔ نعیم بن حماد کا انتقال سرمن رائے میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تفتقر امتی علی بضع و سبعین فرقة اعظمتها فتنة علی امتی قوم یقیسون الامور براہم فیحلون الحرام ویحرمون الحلال.

”میری امت ستر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی اور میری امت میں ان میں سب سے زیادہ فتنے والے وہ لوگ ہوں گے جو معاملات میں اپنے رائے کے لئے قیاس کریں گے اور حرام کو حلال کریں گے اور حلال کو حرام قرار دیں گے۔“

محمد بن علی بن حمزہ مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: پھر نعیم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: وہ ثقہ ہے۔ میں نے کہا: پھر ایک ثقہ شخص جھوٹی روایات کیسے نقل کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: اُسے غلط فہمی ہوگی ہوگی۔

خطیب کہتے ہیں: اس کی اس روایت میں سوید عبداللہ بن جعفر نے موافقت کی ہے انہوں نے عیسیٰ سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: حکم بن مبارک خواستی نے یہ روایت نقل کی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ عیسیٰ سے منقول ہونے کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ چار افراد ہیں اور عمومی طور پر یہ بات ممکن نہیں ہے کہ یہ کسی جھوٹی روایت پر متفق

ہوں اور اگر یہ کوئی غلطی ہوئی بھی ہو تو یہ عیسیٰ بن یونس سے ہوگی۔ امام ابو داؤد کہتے ہیں: نعیم بن حماد کے پاس تقریباً بیس ایسی احادیث موجود تھیں جن کی کوئی اصل نہیں تھی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ حافظ ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں: میں نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو نعیم بن حماد کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ کس طرح وہ علم معرفت اور سنت میں مقدم ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے اُن کی حدیث کو قبول کیے جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: ان کے ائمہ کے حوالے سے نقل کردہ منفرد روایات بہت زیادہ ہیں تو یہ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ ان سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: میں نے جیم کے سامنے ایک حدیث پیش کی جو نعیم نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت نواس بن سمرعان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی تھی:

اذا تكلم الله بالوحي.

”جب اللہ تعالیٰ وحی کے حوالے سے کلام کرتا ہے۔“

تو جیم نے کہا: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ اُم طفیل کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

رایت ربی فی احسن صورة شابا موقرا رجلاه فی خضر علیہ نعلان من ذهب.

”میں نے اپنے پروردگار کو انتہائی خوبصورت شکل میں دیکھا، وہ ایک نوجوان اور قابل تعظیم شکل میں تھا، اُس کے دونوں پاؤں بزرے میں تھے اور اُس نے سونے کے جوتے پہنے ہوئے تھے۔“

امام ابو عبد الرحمن نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پتا نہیں مروان کون ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے اس کے بیان کی تصدیق کی جائے۔ پھر ابن عدی نے اپنی کتاب ”اکامل“ میں اس راوی کے حوالے سے تمام روایات نقل کی ہیں جنہیں نقل کرنے میں نعیم نامی راوی منفرد ہے، اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

انتم فی زمان من ترک عشر ما امر به فقد هلك. و ذکر الحدیث.

”تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو کہ جو شخص ملنے والے حکم کے دسویں حصے کو بھی چھوڑ دے گا تو وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔“ اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے۔

اُن میں سے یہ ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر فی العید سبعا فی الاولی وخمسا فی الثانية.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔“

محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے

طور پر نقل کی ہے:

المتعبد بلا فقه كالحمارة في الطاحونة.

”فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا شخص چکی کے گدھے کی طرح ہوتا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

قال تغطية الراس بالنهار فقه وبالليل ريبة .

”دن کے وقت سر ڈھانپ کر رکھنا سمجھداری ہے اور رات کے وقت شک ہے۔“

بقیہ کے حوالے سے اس راوی کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت نقل نہیں کی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال : لا تقل : اهريق الماء ، ولكن قل : ابول .

”تم یہ نہ کہو کہ میں پانی بہاؤں گا، بلکہ یہ کہوں گا: میں پیشاب کروں گا۔“

درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔ از دی کہتے ہیں: نعیم اُن افراد میں سے ایک ہے جو سنت کو تقویت دینے کے لئے حدیث

ایجاد کرتے تھے اور اس نے امام ابو حنیفہ کی مذمت میں جھوٹی روایات نقل کی ہیں، یہ تمام کی تمام روایات جھوٹی ہیں۔

ابن سعد بیان کرتے ہیں: معتصم کی خلافت کے زمانے میں مصر میں نعیم سے قرآن کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کوئی

جواب دینے سے انکار کر دیا تو انہیں سامرہ میں قید کر دیا گیا، اُس کے بعد یہ قید ہی رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال جیل میں ہوا۔

ابن یونس کہتے ہیں: اس راوی کا انتقال جمادی الاول کے مہینے میں 228 ہجری میں ہوا۔ وہ کہتے ہیں: یہ حدیث کا فہم رکھتا ہے اس

نے ثقہ راویوں کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں۔ ایک اور مؤرخ نے ان کی سن وفات 229 ہجری بیان کیا ہے اور ایک قول

کے مطابق 227 ہجری ہے، تاہم پہلا قول زیادہ درست ہے۔

۹۱۱۰ - نعیم بن حنظلہ (د)

اس نے عمار سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام نعمان ہے اور ایک قول کے مطابق

اس کی بجائے کچھ اور ہے۔ دیکھیں بن رجب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے، تاہم عیسیٰ اور ابن حبان رضی اللہ عنہما نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۱۱۱ - نعیم بن ربیعہ (د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۱۱۲ - نعیم بن قعنب (س)

اس نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے زید بن شحیر نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۱۳ - نعیم بن عبد اللہ (س) قینی

اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں، رجاہ بن ابوسلمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۱۳ - نعیم بن عمرو قدیدی

۹۱۱۵ - نعیم بن عمرو کلبی

ان لوگ معروف نہیں ہیں۔

۹۱۱۶ - نعیم بن ضمضم

اس نے ضحاک سے وضو کے بارے میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ بعض حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۱۷ - نعیم بن عبد الحمید واسطی

اس نے سری بن اسماعیل سے جبکہ اس سے محمد بن موسیٰ حرشی نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اتنی مستند حدیث نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس میں خرابی کی جڑ سری نامی راوی ہے کیونکہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مرحبا بالشتاء، فيه تنزل البركة، اما ليله فطويل للقيام، واما نهاره فقصير للصيام.

”سردی کو خوش آمدید! کیونکہ اس میں برکت نازل ہوتی ہے اور اس کی رات قیام کے لئے طویل ہوتی ہے اور اس کا دن روزے کے لئے چھوٹا ہوتا ہے۔“

سری سے یہ روایت نعیم نے نقل کی ہے۔

۹۱۱۸ - نعیم بن مورع

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے، یہ بصری ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الشعر في الانف امانة من الجذام.

”ناک میں موجود بال جذام سے محفوظ رکھتے ہیں۔“

یہ راوی ابوریح سمان کے نام سے معروف ہے اور اگر یہ ”ضعیف“ ہے تو اس سے نعیم نے یہ روایت چوری کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۹۱۱۹ - نعیم بن ابو ہند (م س ت ق)

یہ ”صدوق“ ہے ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثوری سے کہا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ نعیم بن ابو ہند سے سماع نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کے باپ ابو ہند نعمان بن اسماء اشجعی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری

کا شرف حاصل ہے لیکن نعیم کا رنگ عجیب و غریب تھا یہ کوفہ کا رہنے والا تھا اور قرمبی نامی تھا۔ ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ فلاس کہتے ہیں: اس کا انتقال 110 ہجری میں ہوا۔

۹۱۲۰ - نعیم بن یزید

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔ عمرو بن فضل سلمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں

کی۔

۹۱۲۱ - نعیم بن یعقوب کوفی

یہ سفیان بن عیینہ کا بھانجا ہے۔ عقلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خیر خصال الدنيا والآخرة ان تعفو عن ظلمك وتصل من قطعك.

”دنیا اور آخرت کی عادات میں سب سے بہتر عادت یہ ہے: جس نے تم پر ظلم کیا ہے اُس سے درگزر کرو اور جس نے تمہارے ساتھ قطع رحمی کی ہے تم اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔“

(نفع، نقیب)

۹۱۲۲ - نفع بن حارث (ت ق) ابوداؤد نخعی کوفی

یہ قصہ گو شخص ہے اس کا اسم منسوب ہمدانی ہے یہ نابینا تھا۔ اس نے حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمران بن حصین اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے جبکہ اس سے سفیان شریک، ہام اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ عقلی کہتے ہیں: یہ عالی رافضی تھا۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابوداؤد نامی اس راوی کو سہمی کہا گیا ہے کیونکہ اُن سے نسبتِ ولاء رکھتا تھا، بعض راوی اس کا نام تدلیس کے طور پر ذکر کرتے ہوئے اسے نافع بن ابونافع بھی کہہ دیتے ہیں، قتادہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے، یہ وہ شخص ہے جس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قالوا: يا رسول الله! ما لنا في هذه الاضاحي؟ قال: بكل شعرة حسنة.

”لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس قربانی کا ہمیں کیا ثواب ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی۔“

یہ روایت سلام بن مسکین نے عائد اللہ کے حوالے ابوداؤد نامی اس راوی سے نقل کی ہے۔

ہام بیان کرتے ہیں: ابوداؤد نامی یہ راوی ہمارے پاس بصرہ آیا اور اس نے یہ کہنا شروع کیا: حضرت براء اور حضرت زید بن ارقم

ﷺ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے ہم نے اس بات کا تذکرہ قتادہ سے کیا تو وہ بولے: یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ جارف میں پھیلنے والے طاعون سے پہلے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر ان سے مانگا کرتا تھا۔

محمد بن کثیر کہتے ہیں: حارث بن حصیرہ جو صدوق ہے لیکن رافضی ہے، اُس نے ابو داؤد سیمعی کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت جالسا عند النبي صلى الله عليه وسلم وعلى الى جنبه اذ قرأ النبي صلى الله عليه وسلم: امن يعجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء ويجعلكم خلفاء الارض. فارتعد على فضرب النبي صلى الله عليه وسلم بيده على كتفه فقال: لا يحبك المؤمن ولا يبغضك الا منافق الى يوم القيامة.

”ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے پہلو میں موجود تھے، اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور کون ہے جو پریشانی کا شکار شخص کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ شخص اُس سے دعا مانگتا ہے اور پھر اُس سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور اُس نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا ہے۔“

اس کو سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہنسنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُن کے کندھے پر مارا اور ارشاد فرمایا: ”تم سے صرف کوئی مؤمن ہی محبت رکھے گا اور کوئی منافق ہی بغض رکھے گا ایسا قیامت تک ہوگا۔“

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من غني الا سيود انه كان اوتي في الدنيا قوتا.

”ہر خوشحال شخص عنقریب یہ آرزو کرے گا کہ کاش اُسے دنیا میں صرف بنیادی خوراک حاصل ہوتی۔“

۹۱۲۳ - نقیب (ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام نقید بن حاجب ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اسماعیل بن محمد طحی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس سے سفر جمل کے بارے میں روایت منقول ہے۔

(نمر، نمران)

۹۱۲۴ - نمر بن کلثوم

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حمید طویل سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معجم صغیر میں عبد اللہ بن شراحب سے نقل کیا ہے۔

۹۱۲۵ - نمران بن جاریہ (ق)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ دہشم بن قران نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۱۲۶ - نمران بن عتبہ (د)

اس نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(نمیر نمیلہ)

۹۱۲۷ - نمیر بن عریب (ت)

اس نے عامر بن مسعود سے سردی کے روزے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابواسحاق نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۱۲۸ - نمیر بن وعلہ

اس نے شعبی سے جبکہ اس سے صرف ابوحنیفہ لوط نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۱۲۹ - نمیر بن یزید قینی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ (امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: بقیہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۳۰ - نمیلہ فزاری (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، یہ معروف نہیں ہے۔ اس کے بیٹے عیسیٰ نے اس کے حوالے سے تنفذ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

(نہاس)

۹۱۳۱ - نہاس بن قہم (ذت ق) ابوالخطاب قیسی بصری

یہ قصہ گوشخص ہے جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عطاء بن ابورباح سے روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے وکیع ابوعاصم عثمان بن عمر اور دیگر حضرات نے روایت نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

علي شفعة الضحى غفرت ذنوبه وان كانت اكثر من ذبد البحر.

”جو شخص چاشت کے وقت کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرتا رہے، اُس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی، اگرچہ وہ سمندر

کے جھاگ سے زیادہ ہوں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

البغایا اللاتی یزوجن انفسهن لایجوز النکاح الابولوی وشاهدین ومهر، قل او کثر .
 ”وہ عورتیں فاحشہ ہوتی ہیں جو اپنی شادی خود کر لیتی ہیں ولی اور دو گواہوں اور مہر کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے خواہ وہ مہر کم ہو یا زیادہ ہو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عمیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینشدون الشعر وهم فی الطواف .
 ”نبی اکرم ﷺ کے اصحاب طواف کے دوران شعر پڑھا کرتے تھے۔“

پھر حسین نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اللہ کی قسم! اگر منصور نے یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے علقمہ سے نقل کی ہوتی تو ہم اسے قبول نہ کرتے۔

(نہار)

۹۱۳۲ - نہار عدنی

اس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ثور نے روایت نقل کی ہے۔ یہ شام کا رہنے والا ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۱۳۳ - نہار عبدی (ق) قیسی مدنی

اس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابو طوالہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت نقل کی ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔

(نہشل، نہبیک)

۹۱۳۴ - نہشل بن سعید (ق) بصری

اس نے ضحاک بن مزاحم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ اور امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ یحییٰ اور امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سرہ ان یلقی اللہ طاہرا مطہرا فلیتزوج الحرائر .

”جو شخص یہ چاہتا ہو کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو وہ پاک و صاف ہو اُسے آزاد عورتوں کے ساتھ شادی کرنی

چاہیے۔“

۹۱۳۵ - نہشل بن عبد الرحمن

اس نے العلاء بن عبد الرحمن حرقی سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۱۳۶ - نہشل بن مجمع ضعی کوفی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے قزحہ بن یحییٰ سے نقل کی ہے جبکہ اس سے ثوری اور ابن فضیل نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۳۷ - نہیک بن یریم (ق) اوزاعی

یہ معروف نہیں ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے مغیث بن یحییٰ اوزاعی سے نقل کی ہے جبکہ اس سے میرے علم کے مطابق امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے۔ تاہم یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(نوح)

۹۱۳۸ - نوح بن جعونہ

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ راوی نوح بن ابومریم ہوگا۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ شہاب قضا کی مسند میں اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

الان عمل اهل الجنة حزن بربوة وعمل اهل النار سهل بسهوة.

”خبردار! بے شک اہل جنت کا عمل سخت اور پر مشقت ہے اور اہل جہنم کا عمل آسان ہے اور رغبت والا ہے۔“

اس کے بعد اس نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں خرابی میں جز نوح نامی راوی ہے۔

۹۱۳۹ - نوح بن حکیم (د) ثقفی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابن اسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اس سے ایک حدیث منقول ہے۔

۹۱۴۰ - نوح بن دراج کوفی ابو محمد نخعی

اس کی اُن سے نسبت ولاء کے اعتبار سے یہ فقیہ ہے اور کوفہ کا قاضی ہے۔ پھر یہ بغداد میں مشرقی حصے کا قاضی رہا تھا۔ اس نے ابو حنیفہ، ابن شبرمہ اور ابن ابویعلیٰ سے علم فقہ سیکھا ہے اور ان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس نے اعمش سے بھی روایت نقل کی ہے۔ اس سے سعید بن منصور، علی بن حجر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تین سال تک لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا رہا یہ ناپید ہوا پھر جب اس کا معاملہ ظاہر ہوا تو اس کو تہدیل کر دیا گیا (یا اسے ترک کر دیا گیا)۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے جو حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 182 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاین بالحمل.

”نبی اکرم ﷺ نے حمل (کا انکار کرنے کی وجہ سے) لعان کروایا تھا۔“

ابن عدی کہتے ہیں: نوح نامی راوی نے زیادہ روایات نقل نہیں کی ہیں اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۱۴۱ - نوح بن ذکوان (ق)

اس نے اپنے بھائی ایوب بن ذکوان اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بھی روایات نقل کی ہیں اس سے یوسف بن ابوکثیر اور سوید بن عبدالعزیز قاضی نے روایات نقل کی ہیں۔

سوید نے اس راوی کے حوالے سے حسن بصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من دعا لآخيه بظهر الغيب كتبت له عشر حسنات.

ومن بداه بالسلام كتبت له عشر حسنات.

”جو شخص اپنے بھائی کے لیے اُس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے تو اُس کی دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہے اور جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے تو اُس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں۔“

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے:

من صلى صلاة لم يدع فيها للمؤمنين والمؤمنات فصلاته خداج.

”جو شخص نماز ادا کرتے ہوئے نماز کے دوران مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لئے دعا نہیں کرتا تو اُس کی نماز نامکمل ہوتی ہے۔“

اس راوی نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان من السرف ان تاكل كل ما اشتهيت.

”فضول خرچی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم ہر وہ چیز کھا لو جس کی تمہیں خواہش ہو رہی ہو۔“

امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نوح کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی احادیث محفوظ نہیں ہیں۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں: یہ انتہائی ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۱۴۲ - نوح بن ربیعہ (دس ت) ابوبکین

اس نے مکرمہ اور ابوجکوز سے جبکہ اس سے یحییٰ بن سعید امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ بعض حضرات

نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس سے ایک غریب حدیث منقول ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام بخاری: نوح نے ابوجکوز سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے لیث بن ابوسلم نے روایت نقل کی ہے یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خيرت اسماء بين ازواجها الثلاثة في الجنة فاختارت الذی مات موتا.

وكان احسنهم خلقا.

”اسماء کو جنت میں اختیار دیا گیا کہ وہ دنیا میں اپنے تینوں شوہروں میں سے کسی ایک کو اختیار کر لے تو اُس نے اُس کو اختیار کیا جس کا انتقال ہو چکا تھا اور جو سب سے اچھے اخلاق کا مالک تھا۔“

حمید بن لاحق نے اسی طرح بیان کیا ہے اگر اس کے ذریعے اُن کی مراد ابو بکر ہے تو انہوں نے تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا یا پھر یہ ہے کہ یہ راوی ”مجبول“ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من الانصار، فقال له: اشتھتی شیئا؟ قال: نعم، خبز بر، فقال: من كان عنده من شء من خبز بر فلیات به، فجاء رجل بكسرة فاطعها ایاہ، ثم قال له عليه الصلاة والسلام: اذا اشتھتی مریض احدکم شیئا فلیطعمه ایاہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، آپ نے اُس سے دریافت کیا: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش محسوس ہو رہی ہے؟ تو اُس نے عرض کی: جی ہاں! گندم کی روٹی کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس بھی گندم کی روٹی ہو وہ لے آئے۔ تو ایک شخص روٹی کا ایک ٹکڑا لے کے آیا اور اُس نے وہ کھانا اُسے کھلادیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: جب کسی کے بیمار کو کسی چیز کی خواہش محسوس ہو تو آدمی کو اُس بیمار کو وہ چیز کھلادینی چاہیے۔“

۹۱۳۳ - نوح بن سالم

اس نے..... سے روایات نقل کی ہیں اُس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۱۳۴ - نوح بن صعصعہ (د)

اس نے یزید بن عامر سواری سے روایات نقل کی ہیں۔ سعید بن سائب طاہمی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۱۳۵ - نوح بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق

اس نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے والد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سماع نہیں کیا تھا، یہ بات عقلمانی نے بیان کی ہے اور یہ کہتے ہیں: اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: محمد بن حسن بن زبالہ جو بلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے، وہ اس راوی سے روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ادوا زکاة الفطر صاعا من تمر او من زبیب او من اقط او من لبن.

”صدقہ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع یا دودھ کا ایک صاع ادا کرو۔“

۹۱۳۶ - نوح بن عمرو بن نوح بن حوی سسکسی شامی

اس نے بقیہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

الصلاة على معاوية بن معاوية المزني.
”معاوية بن معاوية مزنی پر رحمت نازل ہو۔“

ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے: اس نے یہ حدیث چوری کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرائيل وهو بتبوك فقال: يا محمد! اشهد جنازة معاوية بن معاوية المزني، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في اصحابه ونزل جبرائيل في سبعين الفا من الملائكة، فوضع جناحه اليمين على الجبال فتواضعت (وخضعت) ، ووضع جناحه اليسر على الارضين فتواضعت، حتى نظرنا الى مكة والمدينة فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وجبرائيل والملائكة.

فلما فرغ قال: يا جبرائيل! بم بلغ معاوية بن معاوية هذه المنزلة؟ قال: بقراء ة قل هو الله احد قائما وقاعدا وراكبا وماشيا.

”حضرت جبرائیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تبوک میں موجود تھے، حضرت جبرائیل نے عرض کی: اے حضرت محمد! آپ حضرت معاویہ بن معاویہ مزنی کے جنازے میں شریک ہوں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ نکلے، حضرت جبرائیل بھی ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ نازل ہوئے، انہوں نے اپنا دایاں پر پہاڑوں پر رکھا تو وہ تواضع اور خضوع کی حالت میں آگئے، انہوں نے بائیں پر زمین پر رکھا تو وہ بھی تواضع کی حالت میں آگئی، یہاں تک کہ ہم نے مکہ اور مدینہ بھی دیکھ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن صاحب کی نماز جنازہ ادا کی، حضرت جبرائیل اور فرشتوں نے بھی ادا کی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے جبرائیل! معاویہ بن معاویہ کو یہ مرتبہ و مقام کیسے ملا؟ تو انہوں نے عرض کی: قیام بیٹھے ہوئے، سوار ہوتے ہوئے، چڑھتے ہوئے، سورہ اخلاص کی مسلسل تلاوت کرنے کی وجہ سے۔“

یہ حدیث منکر ہے۔

۹۱۳۷ - نوح بن قیس (م' عو) حدانی بصری

یہ حالت کے اعتبار سے صالح ہے۔ اس نے ایوب، عمرو بن مالک نمری اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابواشعث، نصر بن علی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس میں یہ تشبیح پایا جاتا تھا، مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یحییٰ اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۱۳۸ - نوح بن محمد البلی

اس نے حسن بن عرفہ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو موضوع ہونے سے مشابہت رکھتی ہے۔

۹۱۴۹ - نوح بن مختار

ابن جوزی نے اس کا تذکرہ کیا اور یہ کہا ہے: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے لیکن یہ بات جرح نہیں ہے کیونکہ یحییٰ اس سے واقف تھے اور انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۱۵۰ - نوح بن ابومریم (ت) یزید بن عبداللہ ابو عصمہ مروزی

یہ اہل مروک کا عالم تھا اور یہ نوح الجامع ہے کیونکہ اس نے امام ابوحنیفہ اور ابن ابولیلیٰ سے علم فقہ سیکھا تھا جبکہ جاج بن ارطاة سے حدیث کا علم حاصل کیا تھا اور کلبی اور مقاتل سے علم تفسیر سیکھا تھا جبکہ اس سے ابن اسحاق سے مغازی کا علم حاصل کیا تھا۔ اس نے زہری اور ابن منکدر سے جبکہ اس سے نعیم بن حماد، سوید بن نصر، حبان بن موسیٰ، مرازہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منصور کی خلافت کے زمانے میں مروک کا قاضی رہا تھا اس کی زندگی طویل ہو گئی تھی۔ نعیم بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث میں اتنے پائے کا نہیں ہے البتہ یہ جہمیوں کا شدید مخالف تھا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو عصمہ قرآن کے فضائل کے بارے میں ایک طویل حدیث ایجاد کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے زیادہ تر کی متابعت نہیں کی گئی اور اس کے ضعیف ہونے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقطع الخبز بالسکین، وقال: اکرمو الخبز فان اللہ اکرمه.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ روٹی کو چھری کے ذریعے کاٹا جائے، آپ نے ارشاد فرمایا ہے: روٹی کی عزت افزائی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے عزت دی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ترک الصف الاول مخالفة ان یؤذی مسلماً ضعف اللہ له اجر الصف الاول.

”جو شخص اس اندیشے کے تحت پہلی صف چھوڑ دے کہ کہیں وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُسے پہلی صف والوں سے دُگنا اجر عطا کرے گا۔“

عباس بن مصعب بیان کرتے ہیں: نوح بن ابومریم جامع کا والد ایک مجوسی تھا جس کا نام مابنہ تھا۔ نوح اُس وقت مروک کا قاضی بنا تھا جب امام ابوحنیفہ زندہ تھے تو امام ابوحنیفہ نے اُسے خط لکھے تھے اور اُسے وعظ و نصیحت کی تھی۔

عمار بن عبد الجبار کہتے ہیں: میں نے ابو عصمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حلق سے بولنے والے سے زیادہ قبیح لحن اور کون سا ہو سکتا

ہے؟

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرا القرآن فأعربہ کلمہ کان لہ بكل حرف اربعون حسنة، ومن أعرب بعضا ولحن فی بعض کان لہ فی کل حرف عشرون حسنة.

ومن لم یعرب منه شیئا کان لہ بكل حرف عشر حسنات.

”جو شخص قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اُسے مکمل طور پر ٹھیک پڑھے تو اُسے ہر ایک حرف کے عوض میں چالیس نیکیاں ملیں گی اور جو شخص بعض حروف ٹھیک پڑھے اور بعض میں غلطی کر جائے تو اُسے ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی اور جو شخص کوئی بھی حرف ٹھیک نہ پڑھے اُسے ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یتربص بالغریق یوماً وليلة ثم یدفن.

”ذوب کر مرنے والے شخص کو ایک دن اور ایک رات کے بعد دفن کیا جائے۔“

ابوعصمہ کا انتقال 173 ہجری میں ہوا۔

۹۱۵۱ - نوح بن نصر، ابوعصمہ فرغانی

یہ حافظ الحدیث محمد بن احمد بن سلیمان غنچار کا شاگرد ہے، اس نے علم حدیث کی طلب میں سفر کیا اور احادیث روایت کیں۔ عبد العزیز کتانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن نجار کہتے ہیں: اس نے منکر اور غریب روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۵۲ - نوح

اس نے ابوجابر کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ نوح بن ربیعہ ہے، جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

۹۱۵۳ - نوفل بن ایاس ہذلی

اس نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ معروف نہیں ہے۔ مسلم بن حنبل نے اس سے روایت نقل کی

ہے۔

۹۱۵۴ - نوفل بن سلیمان ہناتی

اس نے ابن جریج سے جبکہ اس سے محمد امیہ قرشی نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابن امیہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے جو غیر محفوظ ہے اور یہ اس بات کے مشابہ ہے کہ یہ ضعیف ہو۔

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد سے محمد بن امیہ ساوی کی نقل کردہ اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو اُس نے نوفل بن سلیمان کے حوالے لے اُس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعسفان، فقال: لقد مر بهذه القرية سبعون نبيا ثيابهم العباء
ونعالهم الخوص.

”نبی اکرم ﷺ بعسفان کے مقام پر ٹھہرے، آپ نے ارشاد فرمایا: اس بستی سے ستر انبیاء گزرے ہیں جن کا لباس عبا ہوتی
تھی اور ان کے جوتے خوص ہوتے تھے۔“

تو میرے والد (یعنی امام ابو حاتم) یہ روایت اس سند کے ساتھ جھوٹی ہے اور نوفل نامی راوی ضعیف الحدیث ہے۔

۹۱۵۵ - نوفل بن عبد الملک

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دودھ دینے والی بکری کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن
معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: ریح بن حبیب اور ابراہیم بن ابویحییٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔)

﴿ حرف الہاء ﴾

(ہارون)

۹۱۵۶ - ہارون بن احمد ابوالقاسم قطان

اس نے ابوالقاسم بغوی سے جبکہ اس سے ابوعلی بن مذہب نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے یوں لگتا ہے کہ اس بیچارے پر وہ حدیث داخل کی گئی اور اسے سمجھ ہی نہیں آسکی۔ وہ روایت رمادی کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

حدثني جبرائيل ان الله لما خلق الارواح اختار روح ابي بكر وجعل ترابها من الجنة..الي ان قال:
وان الله ضمن على نفسه ان يكون ضجيعي في حفرتي وخليفتي على امتي، وعقدت خلافته براية
بيضاء، فمن اراد ان يتبرا من الله فليتبرا منك يا عائشة.

”حضرت جبرائیل نے مجھے بتایا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے ارواح کو پیدا کیا تو اُس نے حضرت ابو بکر کی روح کو منتخب کیا اور اُن کی مٹی کو جنت سے بنایا۔ آگے چل کر حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے یہ بات لازم کی ہے کہ وہ میری قبر میں میرے ساتھ ہوگا اور میری اُمت کا خلیفہ ہوگا اور اُس کی خلافت سفید جھنڈے کے ذریعے مضبوط ہوگی تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی مرضی سے لاتعلقی ہونا چاہتا ہو اے عائشہ! وہ تم سے لاتعلقی ہوگا۔“

خطیب کہتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں، صرف قطان نامی راوی ثقہ نہیں ہے۔ یہ روایت ایک اور جھوٹی سند کے ساتھ بھی منقول

ہے۔

۹۱۵۷ - ہارون بن ایوب

اس نے سلمہ بن کہیل سے حدیث روایت کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۱۵۸ - ہارون بن جہم بن ثور

سعد بن حلت نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

شاهد الزور لا تقدر قدماه حتى يقذف به في النار.

”جھوٹی گواہی دینے والے کے پاؤں اُس وقت تک نہیں رکیں گے جب تک اُسے جہنم میں نہیں ڈال دیا جائے گا۔“

عقلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث میں اس کے برخلاف بھی نقل کیا ہے اور یہ نقل کے حوالے سے مشہور نہیں ہے۔

۹۱۵۹ - ہارون بن حاتم کوفی

اس نے ابو بکر بن عیاش اور عبد السلام بن حرب کے حوالے سے جبکہ اس سے محمد بن محمد بن عقبہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی تاریخ ہم تک پہنچی ہے۔ اس سے ابو زرعا اور ابو حاتم رضی اللہ عنہما نے سماع کیا ہے تاہم انہوں نے اس سے روایت کرنے سے گریز کیا ہے۔ ابو حاتم رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: میں اللہ تعالیٰ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ قرأت کو اس کے حوالے سے موسیٰ بن اسحاق احمد بن یزید حلوانی، حسن بن عباس رازی نے نقل کیا ہے اس نے ابو بکر راوی کی قرأت اس سے نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

النظر الی وجہ علی عبادۃ .

”علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔“

یہ روایت جھوٹی ہے۔ ہارون بن حاتم کا انتقال 249 ہجری میں ہوا۔

۹۱۶۰ - ہارون بن حبیب بنی

اس نے جویر سے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔

۹۱۶۱ - ہارون بن حیان رقی

اس نے محمد بن منکر سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: قوی نہیں ہے۔ امام حاکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ علی بن جمیل رقی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۱۶۲ - ہارون بن دینار

یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بزرگ ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، یہ ہشیم کے زمانے میں تھا۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۶۳ - ہارون بن راشد بصری

اس نے ایک تابعی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۱۶۴ - ہارون بن ریاد

اس نے اعش سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جو ثقہ راویوں کی طرف جھوٹی روایات منسوب کرتے ہیں۔ اس نے اعش کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الحیض ثلاث واربعم وخمس الی عشر فان زاد فہی مستحاضة .

”حیض تین یا چار یا پانچ دن کا ہوگا یہاں تک کہ دس دن تک کا ہو سکتا ہے، اگر وہ اس سے زیادہ ہو تو وہ استحاضہ ہوگا۔“

یہ روایت ابوسعید اشج نے خالد بن حیان کے حوالے سے ہارون بن زیاد قشیری سے نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔
امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۹۱۶۵ - ہارون بن ابو زیاد مکی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۱۶۶ - ہارون بن سعد عجمی

یہ اپنی ذات کے اعتبار سے صدوق ہے لیکن بغض رکھنے والا رافضی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:
ہارون بن سعد غالی شیعہ ہے۔ اس سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے عبدالرحمن بن ابوسعید خدری سے نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن
ابو حفص عطار، مسعودی اور حسن بن جی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۱۶۷ - ہارون بن سعد

یہ قریش کا غلام ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے مطلب بن عبداللہ بن حنظل سے جبکہ اس سے معن بن عیسیٰ
نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۶۸ - ہارون بن سعد صاحب

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کو اٹھانے والا شخص ہے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ
”مجهول“ ہے۔

۹۱۶۹ - ہارون بن سعد مدنی

یہ معن قزاز کا استاد ہے، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ پتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے۔

۹۱۷۰ - ہارون بن سعد

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے کو اٹھانے والا شخص ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۱۷۱ - ہارون بن سوادہ

زیاد بن ربیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۷۲ - ہارون بن صالح

اس نے ابو ہند ہمدانی سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن حسن بن زبیر اسدی اس سے حدیث روایت کرنے میں منفر د ہے۔

۹۱۷۳ - ہارون بن عسثرہ (دس)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ
کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے، یہ وہ شخص ہے جسے ہارون بن ابو کعب کہا گیا ہے۔ سفیان ثوری نے اس سے حدیث روایت
کی ہے۔ اس کا انتقال 142 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ انتہائی ”مفکر الحدیث“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بظاہر یہ لگتا ہے کہ منکر ہونا اس سے روایت کرنے والے شخص کے حوالے سے ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کیا جائے گا اور اس کے باپ کا اعتبار کیا جائے گا جہاں تک اس کے بیٹے عبدالملک کا تعلق ہے تو وہ متروک ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔

۹۱۷۴ - ہارون بن عیسیٰ ہاشمی

اس نے..... سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۱۷۵ - ہارون بن ابوعیسیٰ (س)

اس نے محمد بن اسحاق سے حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے یہ غلطی کرتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس سے اس کے بیٹے عبداللہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے حاتم بن ابوصغیرہ اور ابن ابوخالد سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۷۶ - ہارون بن قزعمہ مدنی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من زارنی متعبدا کان فی جواری یوم القیامة.

ومن مات فی احد الحرمین بعثہ اللہ یوم القیامة من الامنین.

”جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کے لیے آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص دونوں حرموں میں سے کسی ایک میں انتقال کر جائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے اُن لوگوں میں زندہ کرے گا جو امن کی حالت میں ہوں گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من زارنی بعد موتی فکاننا زارنی فی حیاتی، ومن مات باحد الحرمین بعث من الامنین یوم القیامة.

”جو شخص میرے مرنے کے بعد میری زیارت کے لیے آئے گا تو گویا اُس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص دونوں حرموں میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا اُسے قیامت کے دن امن والے لوگوں میں اٹھایا جائے گا۔“

۹۱۷۷ - ہارون بن کثیر

اس نے زید بن اسلم سے روایات نقل کی ہیں، یہ راوی مجہول ہے اور زید نے اپنے والد جو ایک منکر راوی ہے کے حوالے سے حضرت

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

خياركم شبابكم، وشراركم شيوخكم. قالوا: ما تفسير هذا قال: اذا رايتم الشاب ياخذ برأى الشيخ

العابد المسلم في تقصيره وتشبيره فذلك خياركم، واذا رايتم الشيخ يسحب ثيابه فذلك شراركم.

”تمہارے بہترین لوگ تمہارے نوجوان ہیں اور تمہارے بُرے لوگ تمہارے بوڑھے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: اس کی

وضاحت کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی نوجوان کو دیکھو کہ وہ کسی مسلمان عبادت گزار شخص کی رائے کو اپنی

کوٹاہی یا اپنے معاملے کی مضبوطی کے لئے اختیار کر رہا ہے تو یہ بہترین لوگ ہوں گے اور جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو کہ وہ

اپنے کپڑوں کو گھسیٹ رہا ہے تو وہ تمہارے بُرے لوگ ہوں گے۔“

امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے، میں ابو امامہ کے علاوہ اس کی سند میں اور کسی شخص سے واقف نہیں ہوں۔ ابن

ابو حاتم رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے: اس روایت کو عبداللہ بن صالح بن مسلم نے ہارون نامی اس راوی سے نقل کیا ہے۔

۹۱۷۸ - ہارون بن محمد ابوطیب

اس نے سعید بن ابو عمرو سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے، یہ خریبہ میں تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من خيب على مسلم زوجته او مملوكه فليس منا.

”جو شخص کسی مسلمان کی بیوی یا اس کے غلام کو اس کے حوالے سے بھڑکائے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لن يعدم المؤمن احدى خلتين: دمامة في وجهه او قلة في ماله.

”مؤمن کی دو چیزیں کبھی ختم نہیں ہوتیں: اس کے چہرے کی نورانیت اور اس کے مال کی کمی۔“

۹۱۷۹ - ہارون بن مسلم (ق)

اس نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابو داؤد طیالسی، سلم بن قتیبہ اور عمر بن سنان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۱۸۰ - ہارون بن مسلم

یہ حناء بھیجنے والا شخص ہے۔ اس نے اپنے والد اور قاسم بن عبدالرحمن سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں

کمزوری پائی جاتی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ سوید بن سعید اور نصر بن علی جہضمی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۱۸۱ - ہارون بن مغیرہ (ذت) بن حکیم بجلی رازی

اس نے عمرو بن ابوقیس رازی، عنینہ بن سعید اور عبید اللہ بن عمر سے جبکہ اس سے ابراہیم بن موسیٰ، محمد بن حمید اور متعدد افراد نے

روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے

یہ شیعہ تھا۔ سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۹۱۸۲ - ہارون بن موسیٰ ابو محمد تلعلکبری

ابوالقاسم بغوی، ابوبکر باغندی سے سماع کیا ہے، یہ منکر روایات نقل کرنے والا رافضی ہے۔ اس کا انتقال ربیع الثانی کے مہینے میں 85 ہجری میں ہوا (یہ 385 کی بات ہے)۔ یہ بات ابن نجار نے بیان کی ہے۔ اس سے روایات نقل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں۔

۹۱۸۳ - ہارون بن موسیٰ فروی

یہ ایک صدوق بزرگ ہے جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ہے۔ سماجی اور ابن ناجیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اللہ یحب التوبة عن کل صاحب بدعة.

”اللہ تعالیٰ ہر بدعتی سے توبہ کو محبوب کر دیتا ہے۔“

یہ روایت منکر ہے۔

۹۱۸۴ - ہارون بن ہارون (ق) بن عبد اللہ بن محرز بن ہدیریمچی مدنی

اس نے مجاہد اعرج، ابن منکدر اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ محرز بن ہارون کا بھائی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا ہے، اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

هلاک امتی فی العصبیة والقدریة والروایة من غیر ثبت.

”میری امت کی ہلاکت عصبیت، قدریہ فرقے اور غیر مثبت راویوں سے روایت کرنے کی صورت میں ہوگی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان ودرک المؤمن الیسری لفی الجنة، وذلك انه لا تتم صلاته حتی یتورک علیہا.

”مؤمن کی دائیں ران جنت میں ہوگی، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک وہ اس پر

وزن ڈال کر نہیں بیٹھتا۔“

۹۱۸۵ - ہارون ابو قزعه

یہ معروف نہیں ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۹۱۸۶ - ہارون ابو محمد (ت)

اس نے مقاتل بن حیان کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

قلب القرآن یس.

”قرآن کا دل سورہ یسین ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مجمول“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں اس پر اس حدیث کے حوالے سے تہمت نقل کرتا ہوں جس سے قضاعی نے اپنی مسند شہاب میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

لکل شيء قلب وقلب القرآن يس.

فمن قرأها كتب له بقراءتها قراءة القرآن عشر مرار.

”ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یسین ہے، جو شخص اس کی تلاوت کرے گا اُسے اس کی تلاوت کی وجہ سے دس مرتبہ قرآن کی تلاوت کرنے کا ثواب ملے گا۔“

۹۱۸۷ - ہارون بن اُم ہانی (س)

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، یہ معروف نہیں ہے۔ اس کا ذکر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الثقات“ میں نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حماد بن سلمہ کے حوالے سے سماک کے حوالے سے اس راوی کے حوالے سے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روزے کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

اذا كان من غير قضاء رمضان فان شئت فلا تقضي.

”وہ جب رمضان کی قضاء کے علاوہ ہو تو تم چاہو تو اس کی قضاء نہ کرو۔“

میں نے اس راوی کا ذکر صرف اس لیے کیا ہے کہ ابن قنظان نے اس کی حدیث کو کمزور قرار دیا ہے اور یہ راوی غیر معروف ہے۔

(ہاشم)

۹۱۸۸ - ہاشم بن اوقص

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے اور ابن عدی کی کتاب میں اس کا نام ہاشم اوقص ہی تحریر ہے۔

۹۱۸۹ - ہاشم بن برید (دس ق) ابوعلی

اس نے زید بن علی اور مسلم بطنین سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے خربہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے البتہ یہ رافضی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۱۹۰ - ہاشم بن حبیب بصری

ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۱۹۱ - ہاشم بن زید مشقی

اس نے نافع اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ صدقہ سمین اور سوید بن عبدالعزیز نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۱۹۲ - ہاشم بن سعید (ت) کوئی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان کی مقدار کی کسی نے متابعت نہیں کی۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اعتقنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وجعل عتقی صدیقی.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کر دیا اور میری آزادی کو میرا مہر قرار دیا۔“

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلیٰ، بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر البتعال، بئس العبد عبد لها وسها ونسی البیدا والمنتھی، بئس العبد عبد بغی وعتا ونسی المقابر والبلی، بئس العبد عبد یختل دنیا بالدين. بئس العبد عبد یذله الرغب ویزیله عن الحق، بئس العبد عبد طمع یقوده وهو یضله.

”بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو جبر کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے اور اپنے پروردگار کو بھول جاتا ہے اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو خود پسندی کا شکار ہوتا ہے، غرور کرتا ہے اور بڑی عظیم ذات کو بھول جاتا ہے اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو لھو کا شکار ہو کر غلطی کرتا ہے اور آغاز اور انجام کو بھول جاتا ہے اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو سرکشی کرتا ہے نافرمانی کرتا ہے اور قہر اور آزمائش کو بھول جاتا ہے اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جو دین کی بجائے دنیا کو ترجیح دیتا ہے اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے جسے رغبت، ذلت کا شکار کرتی ہے اور اُسے حق سے بھٹکا دیتی ہے اور بُرا بندہ وہ بندہ ہے کہ لالچ جس کی راہنمائی کرتا ہے اور خواہش نفس جسے گمراہ کر دیتی ہے۔“

یہ روایت انتہائی غریب ہے اور زید بن عطیہ نامی راوی صرف اسی حدیث کے حوالے سے معروف ہے۔

۹۱۹۳ - ہاشم بن عبد اللہ

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ یہ بقیہ بن ولید کے اساتذہ میں سے ہے اور یہ لوگ ہوا کی مانند ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۹۱۹۴ - ہاشم بن عیسیٰ حمصی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یحییٰ بن سعید انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے، یہ معروف نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۱۹۵ - ہاشم بن قاسم حرانی

اس نے یعلیٰ بن اشدق اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو عروہ کہتے ہیں: جب یہ عمر رسیدہ ہوا تو تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔

جہاں تک ابونضر کا تعلق ہے (تو وہ درج ذیل ہے)۔

۹۱۹۶ - ہاشم بن قاسم

یہ بغداد کا محدث ہے۔ عقلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور سنت کا عالم ہے لوگ اس پر فخر کا اظہار کرتے تھے۔

۹۱۹۷ - ہاشم بن محمد ربیع

اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ عقلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی سند میں متابعت نہیں کی گئی یہ مراد نہیں ہے کہ متن میں نہیں کی گئی۔

۹۱۹۸ - ہاشم بن ناصح

اس نے گانے کی خدمت میں ایک چیز روایت کی ہے۔ ابن حزم اندلسی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۹۱۹۹ - ہاشم بن ابو ہاشم کوفی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۹۲۰۰ - ہاشم بن مرثد طبرانی

اس نے آدم سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۲۰۱ - ہاشم بن یحییٰ مزنی

اس نے ابو دغفل سے روایت نقل کی ہے یہ معروف نہیں ہے اسی طرح اس کا استاد بھی معروف نہیں ہے۔ عقلی نے اس پر تنقید کی

ہے۔

۹۲۰۲ - ہاشم اوقص

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے اور ایک قول کے مطابق اوقص کا بیٹا ہے۔

(ہانی)

۹۲۰۳ - ہانی بن ایوب (س) جعفی

اس نے محارب بن دثار اور طاؤس سے روایات نقل کی ہیں یہ ”صدوق“ ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ضعف ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابن مہدی اور حسین جعفی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۰۴ - ہانی بن خالد

اس نے ابو جعفر رازی سے روایت نقل کی ہے۔ ابو حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۹۲۰۵ - ہانی بن عبداللہ (س) بن شخیر

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوشیر جعفر کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۲۰۶ - ہانی بن متوکل اسکندرانی، ابوہاشم مالکی

یہ فقیہ ہے اس نے مالک، حیوہ بن شریح اور معاویہ بن صالح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قتی بن مخلد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی عمر طویل ہوئی تھی یہ تقریباً 100 سال سے زیادہ عمر کا تھا اس کا انتقال 242 ہجری میں ہوا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس پر منکر روایات داخل کی جاتی تھیں وہ زیادہ ہو گئیں تو اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں رہا۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں یہ بات بھی شامل ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حیوہ بن شریح سے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا چاہیے تو انہوں نے کہا: ولید بن ابولید نے شفیعی بن ماتع کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اوحی اللہ الی عیسیٰ انتقل الی مکان کذا لئلا تعرف، فوعزتہ للازوجنک الفی حوراء ولاولمین علیک اربعین عامہ۔

”اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی طرف وحی کی کہ تم ایک جگہ سے منتقل ہو جاؤ تاکہ تمہاری شناخت نہ رہے تو مجھے عزت کی قسم ہے! میں تمہاری شادی دو ہزار حوروں سے کروں گا اور میں چار سو سالوں تک تمہارا ولیمہ کروں گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اربعة من الشقاء: جمود العین، وقساوة القلب، وطول الامل، والحرص علی الدنیا۔

”چار چیزیں بدبختی کا حصہ ہیں: آنکھ کا جامد ہو جانا، دل کا سخت ہو جانا، امید کا لمبا ہو جانا اور دنیا کا لالچ ہونا۔“

یہ روایت منکر ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال جزی اللہ محبدا عنا ما هو اہلہ اتعب سبعین کاتباً الف صباح۔

”جو شخص یہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے حضرت محمد کو وہ جزاء کرے جس کے وہ اہل ہیں“ تو وہ ستر لکھنے والوں کو

ایک ہزار دنوں تک لکھنے میں مشغول کر دیتا ہے (یعنی وہ اس کی نیکیاں نوٹ کرتے رہتے ہیں)۔“

۹۲۰۷ - ہانی بن ہانی (ذت قی)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۹۲۰۸ - ہانی، ابوسلیمان ربیع

داؤد بن رشید نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ مجہول ہے۔

۹۲۰۹ - ہانی

اس نے اپنے آقا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ معروف نہیں ہے۔ عبدالرحمن جو حرقہ کا غلام ہے وہ اس سے روایت نقل

کرنے میں منفرد ہے۔

(ہبتہ اللہ)

۹۲۱۰ - ہبتہ اللہ بن حسن بن مظفر بن سبط

اس نے اپنے والد اور شیخ ابو العز بن کادش سے روایت نقل کی ہے۔ ابن نقطہ کہتے ہیں: یہ دینی کے اعتبار سے ناپسندیدہ ہے۔

۹۲۱۱ - ہبتہ اللہ بن ابو شریک حاسب

اس نے ابو الحسین بن نقور سے روایت نقل کی ہے، اس کے اُن سے سماع مستند ہے، تاہم یہ دینی اعتبار سے کمزور ہے۔ ابن سمعانی کہتے ہیں: تمام زبانیں اس کی بُرائی بیان کرنے پر متفق ہیں۔

۹۲۱۲ - ہبتہ اللہ بن مبارک سقطی مفید ابو البرکات

اس نے اصہبان اور دیگر علاقوں کی طرف سفر کیا تھا اور علم حدیث حاصل کیا اور اس کی تحصیل کی تھی، یہ مشقت کا شکار ہوا، اس نے اپنی مجتمہ ایک جلد میں جمع کی ہے۔

ابن سمعانی بیان کرتے ہیں: تاہم اس نے کچھ ایسے مشائخ سے سماع کا دعویٰ کیا ہے، جنہیں اس نے دیکھا بھی نہیں ہے۔ میں نے اس کی مجتمہ میں دیکھا ہے کہ شیخ ابو محمد جوہری نے مجھے خبر دی جو روایت میں نے اُن کے سامنے پڑھی تھی اور یہ بات ناممکن ہے کیونکہ یہ اُن سے نہیں ملا تھا اور اس کی عمر بھی اس بات کی احتمال نہیں رکھتی کہ یہ اُن سے ملا ہوا تھا۔ ابن ناصر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، اس کا جھوٹا ظاہر ہو گیا۔ اس کا انتقال 509 ہجری میں ہوا۔

۹۲۱۳ - ہبتہ اللہ بن مبارک بن دواتی کاتب

اس نے ابوطالب بن غیلان اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔ ابن ناصر کہتے ہیں: اس پر رافضی اور معتزلی ہونے کا الزام عائد کیا گیا ہے، اس نے دوسو دینار اکٹھے کر کے اُن کے ذریعے ایک حمام خریدا تھا۔ اس نے غربت کو ظاہر کیا تھا اور پھر یہ ایسی حالت میں آ گیا کہ اس پر افسوس کا اظہار کیا جاتا تھا۔ اس نے اُس شخص کو ترک کر دیا جس نے اس کے ساتھ اچھائی کر کے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی تھی۔ ایک قول کے مطابق یہ جمعہ بھی نہیں پڑھتا تھا۔ اس کا انتقال 511 ہجری میں ہوا۔

۹۲۱۴ - ہبتہ اللہ بن موسیٰ مزنی موصلی

یہ ابن قتیل کے نام سے معروف ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یہ بیان کرتا ہے: امام ابو یعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث ہمیں نقل کی ہے:

اذا كثرت ذنوبك فاسق الباء على الباء تتناثر ذنوبك.

”جب تمہارے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی کو پانی کے ذریعے سیراب کرو تو تمہارے گناہ جھڑ جائیں گے۔“

یہ روایت ابو بکر خطیب نے اسحاق بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: شاید

ہبہ اللہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

(ہمیرہ، جمع)

۹۲۱۵۔ ہمیرہ بن عبد الرحمن بن رافع بن خدیج النصاری

ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۹۲۱۶۔ ہمیرہ بن عبد الرحمن

ایک قول کے مطابق یہ ہمیرہ بن غنم ہے۔ المغنی میں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ابن عدی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے، لیکن میں نے اُس میں نہیں دیکھا۔

۹۲۱۷۔ ہمیرہ بن یریم (عو)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابواسحاق اور ابوفاختہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ میرے نزدیک حارث سے زیادہ محبوب ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے، یہ صفین کے مقتولین کے خلاف لوگوں کو ابھارتا تھا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہونے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: یہ مختاری تھا اور یوم جاوز کے مقتولین کے خلاف ابھارتا تھا۔

۹۲۱۸۔ ہمیرہ عدوی

محمد بن موسیٰ حرشی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۲۱۹۔ ججع بن قیس کوفی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے، اس سے دو حدیثیں منقول ہیں۔

(ہدبہ ہذیل)

۹۲۲۰۔ (صح) ہدبہ بن خالد (خ، م، د) قیس بصری

اس کا لقب ہداب ہے، یہ ثقہ ہے، عالم ہے، حدیث کا ماہر ہے، اُس کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی سند بھی عالی ہے۔ یہ شعبہ کے جنازہ میں شریک تھا۔ اس نے جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ اور ابان بن یزید سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، فریابی، ابویعلیٰ، بغوی اور دوسرے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ ابن عدی نے ”اکامل“ میں اس کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر روایت نہیں دیکھی۔ جہاں تک امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے، لیکن ایک مرتبہ انہوں نے اسے

قوی بھی قرار دیا ہے۔ عبدان ابو ازی بیان کرتے ہیں: ہم ہد بہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھا کرتے تھے کیونکہ وہ بہت لمبی نماز ادا کرتے تھے اور وہ سجدے کے اندر تقریباً تیس مرتبہ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ہشام بن عمار کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔ اُن کی داڑھی اُن کا چہرہ اُن کے تمام نمین نقش یہاں تک کہ اُن کے نماز ادا کرنے کا طریقہ بھی ہشام بن عمار جیسا تھا۔ ان کا انتقال 235 ہجری میں ہوا۔

۹۲۲۱ - ہذیل بن بلال مدائنی

اس نے نافع سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اسانید کو اولت پلٹ دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا تو یہ متروک ہو گیا۔ لوین منصور بن مزاحم اور قدام میں سے عبدالرحمن بن مہدی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ معاویہ بن صالح اشعری نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عمار کہتے ہیں: مدائنی نیک شخص ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی کنیت ابو بہلول ہے اس نے یہ بات ذکر کی ہے: اس نے زر بن حبیش کو دیکھا ہے اور اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ امام ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۲۲۲ - ہذیل بن حکم (ق)

اس نے حکم بن ابان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

”غریب الوطنی میں انتقال کرنا شہادت ہے۔“

موت الغریب شہادۃ۔

یہ روایت مختلف راویوں نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے لیکن بعض راویوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہذیل نامی یہ راوی انتہائی ”منکر الحدیث“ ہے۔

(ہرماس، ہریر، ہزال)

۹۲۲۳ - ہرماس بن حبیب (دق)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) نصر بن شہیل اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۲۲۴ - ہریر بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج

اس نے اپنے دادا (حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ) سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کے

بارے میں کلام کیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۲۲۵ - ہزال بن ثابت

یہ ”مجہول“ ہے۔

(ہشام)

۹۲۲۶ - ہشام بن ابوالبراء

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۹۲۲۷ - ہشام بن حمیر (خ، ق، س) مکی

یہ تابعی ہے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ القطان سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ اس سے راضی نہیں تھے اور انہوں نے اسے پرے کر دیا۔ ابن جریج نے اس سے حدیث روایت کی ہے دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ دونوں شیوخ (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ) نے اس سے استدلال کیا ہے۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں: مکہ میں اس جیسا اور کوئی شخص نہیں تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے طاؤس سے استفادہ کیا تھا اور اس سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ عجللی کہتے ہیں: ثقہ ہے سنت کا عالم ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۲۲۸ - (صحیح) ہشام بن حسان (ع) ابو عبد اللہ قردوسی بصری

یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہے۔ ثقہ ہے امام ہے بلند شان کا مالک ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: احمد بن محمد نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: اگر میں نے کسی کو محبوب بنانا ہوتا تو میں ہشام بن حسان کو بناتا وہ میرا داماد ہے لیکن یہ حافظ الحدیث نہیں ہے۔ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: ابو شہاب نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ نے مجھ سے کہا: تم پر یہ بات لازم ہے کہ تم حجاج اور محمد بن اسحاق سے استفادہ کرو کیونکہ یہ دونوں حافظ الحدیث ہیں اور تم اہل بصرہ کے سامنے خالد اور ہشام کے سامنے مجھے پوشیدہ رکھنا۔ میں کہتا ہوں یہ قول مردود ہے کیونکہ شعبہ اپنے اجتہاد میں معصوم من الخطا نہیں ہے اور یہ ایک عالم کی کوتاہی ہے کیونکہ خالد الحداد اور ہشام بن حسان دونوں ثقہ اور ثبت ہیں۔ جہاں تک باقی دو افراد کا تعلق ہے تو جمہور کا یہ اتفاق ہے کہ ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا اور یہ ہدبہ بن خالد یہ آپ کے بارے میں یہ کہتے ہیں: آپ ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے تو ہم آپ سے توبہ کا سوال کرتے ہیں۔ عفان بیان کرتے ہیں: وہیب یہ کہتے ہیں: سفیان ثوری نے مجھ سے کہا: تم ہشام بن حسان کے بارے میں مجھے کچھ بتاؤ! تو میں نے کہا: میں یہ آپ کے لئے نہیں کر سکتا لیکن میں آپ کو ایوب کے حوالے سے حدیث سنا تا ہوں پھر میں نے انہیں ایوب کے حوالے سے احادیث سنائیں لیکن وہ ہشام کے بارے میں ہی دریافت کرتے رہے۔

ابن مدینی نے عرعرہ بن برند کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عباد بن منصور سے ہشام قردوسی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے:

میں نے اسے حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس قوی نہیں دیکھا۔ عرعرہ کہتے ہیں: میں نے اس بات کی اطلاع کی جریر بن حازم کو دی تو وہ بولے: میں سات سال تک حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس اٹھتا بیٹھتا رہا ہوں میں نے ہشام کو کبھی اُن کے پاس نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: اے ابونضر! اُس نے تو حسن بصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہمیں بہت سی روایات سنائی ہیں تو آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ روایات اُس نے کہاں سے لی ہوں گی؟ انہوں نے جواب دیا: میرا خیال ہے کہ وہ روایت اُس نے حوشب سے لی ہوں گی۔

ابن دورق بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کرتے ہیں: شعبہ ہشام بن حسان کی روایات سے بچا کرتا تھے وہ روایت جو اس نے عطاء، عکرمہ اور حسن بصری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

فلاس کہتے ہیں: یحییٰ اور ابن مہدی ہشام کے حوالے سے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کیا کرتے تھے۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہشام نے ایک بڑا کام کیا ہے جو اُس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ تو نعیم بن حماد سے دریافت کیا گیا: وہ کیسے؟ اُس نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تو اُس وقت چھوٹا بچہ تھا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ اُس وقت ایک مکمل مرد تھا اور نعیم بن حماد کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے جو ابن عیینہ کے حوالے سے ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں: ہشام حسن بصری رضی اللہ عنہ کی حدیث کا سب سے بڑا عالم ہے۔ سعید بن عامر کہتے ہیں: میں نے ہشام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں دس سال تک حسن بصری رضی اللہ عنہ کا پڑوسی رہا ہوں (یا اُن کے پاس اٹھتا بیٹھتا رہا ہوں)۔ ابو بکر بن ابوشیبہ نے ابن علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہم حسن بصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں ہشام کو کچھ نہیں سمجھتے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ محمد بن سیرین سے روایت نقل کرنے میں یہ مثبت ہے۔ ابراہیم بن مغیرہ مروزی کہتے ہیں: میں نے ہشام بن حسان سے کہا: آپ اپنی تحریریں مجھے نکال کر دکھائیں تو اُس نے کہا: میرے پاس کوئی تحریر نہیں ہے۔ مخلد بن حسین نے ہشام کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے حسن اور ابن سیرین رضی اللہ عنہ کی روایت کو کبھی نوٹ نہیں کیا سوائے اعماق والی روایت کے جب میں نے اسے یاد کر لیا تو اسے بھی مٹا دیا۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: محمد بن سیرین سے روایات نقل کرنے میں ہشام ثقہ ہے اور میرے نزدیک یہ حسن سے روایات نقل کرنے میں محمد بن عمرو سے کم مرتبہ کا ہے۔ عثمان بن سعید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے ہشام کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا۔ میں نے دریافت کیا: وہ آپ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے یا جریر بن حازم زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہشام زیادہ پسندیدہ ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ابوالولید یزید بن ابراہیم تستری ہمارے نزدیک ہشام بن حسان سے زیادہ مثبت ہے۔ فلاس کہتے ہیں: ہشام رونے والے لوگوں میں سے ایک تھا۔

عبدالرحیم بن ہارون بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن حسان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اے کاش کہ جو علم میرے حوالے سے محفوظ ہے (یا یاد کیا گیا ہے) وہ بصرہ کے سب سے زیادہ خراب تنور کے اندر ہوتا اور اے کاش! اُس علم میں سے میرا حصہ صرف حصہ صرف یہ ہوتا کہ نہ مجھے اُس کا کوئی ثواب ہوتا اور نہ مجھ پر اُس کا کوئی وبال ہوتا۔ ابن عدی کہتے ہیں: ہشام حدیث کے حوالے سے زیادہ مشہور ہے اور

اس نے زیادہ روایات نقل کی ہیں، میں اس بات کا محتاج نہیں ہوں کہ اس کے حوالے سے کوئی چیز ذکر کروں کیونکہ اُس کی نقل کردہ احادیث مستقیم ہیں اور میں نے اس کی احادیث میں کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی، یہ ”صدوق“ ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی محدثین) ہشام بن حسان کو مثبت قرار دیتے تھے۔ یحییٰ بن سعید نے اس کی اُس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جو اس نے عطاء سے روایت کی ہے۔ لوگ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کی روایت کو جو حوشب سے منقول تھی، اُسے مرسل طور پر نقل کر دیا ہے۔

سلیمان بن حرب نے حماد بن زید کا یہ قول نقل کیا ہے: ایوب کے سامنے ہشام سے منقول روایت کا ذکر کیا گیا تو وہ بولے: میں نے عبیدہ سے دریافت کیا: کون سی چیز وضو توڑ دیتی ہے؟ تو انہوں نے وہ حدیث بھی بیان کی کہ مسلمان کو اذیت دینا، تو انہوں نے اسے منکر قرار دیا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: حسن بصری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے سب سے بڑے عالم ہشام تھے۔ حماد بن سلمہ، ابن سیرین رضی اللہ عنہما کی حدیث میں کسی کو اُن پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔ ایک قول کے مطابق اُن کے پاس ایک ہزار روایات موجود تھیں۔ مکی بن ابراہیم کہتے ہیں: ان کا انتقال 148 ہجری میں صفر کے مہینے کے آغاز میں ہوا اور ان سے روایات نقل کرنے والا آخری شخص عثمان بن یثیم مؤذن ہے۔

۹۲۲۹ - ہشام بن خالد بن ولید

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ”مجهول“ ہے۔ یہ مشہور صحابی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بیٹا نہیں ہے جن کا تعلق بنو مخزوم سے تھا۔

۹۲۳۰ - ہشام بن خالد ازرق

یہ دمشق کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے، تاہم یہ اس پر روج کرتا تھا۔ ابن ابوحاتم رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”العلل“ میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہشام بن خالد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من اصيب بصيبة من سقم او ذهاب مال فاحتسب له يشك الي الناس كان حقا على الله ان يغفر له.

”جس شخص کو بیماری یا مالی نقصان کے طور پر کوئی مصیبت پہنچے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے اور لوگوں کے سامنے اس کی شکایت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ وہ اُس کی مغفرت کر دیں۔“

امام ابوحاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے، اُس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ بقیہ تالیس کیا کرتے تھے، انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید یہ ہر روایت میں حدیث کہتا ہے اور لوگ یہ اعتقاد نہیں رکھتے کہ انہوں نے اس سے زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ قول جسے انہوں نے قرآن کے حفظ والی حدیث کی طرف نقل کیا ہے تو یہ جھوٹ ہے کیونکہ اس نے اُس میں بھی حدیث کہا ہے۔

۹۲۳۱ - ہشام بن زیاد (ت ق) ابوالمقدام بصری

اس نے قرظی اور حسن بصری رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شیبان بن فروخ، قواریری اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۹۲۳۲ - ہشام بن سعد (عوم) ابو عباد مدنی

یہ بنو خزوم کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اسے زید بن اسلم کا زیر پرورش یتیم بھی کہا جاتا ہے یہ ان کے ساتھ رہا اور اس نے ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔ اس نے عمرو بن شعیب، مقبری اور نافع سے جبکہ اس سے ابن وہب، ثعلبی اور ایک بہت بڑی جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حافظ الحدیث نہیں تھا۔ یحییٰ القطان اس کے حوالے سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی کہا ہے: یہ حدیث میں محکم نہیں تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں تھا اور یہ متروک بھی نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ زید بن اسلم کے بارے میں سب سے زیادہ مثبت ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے شواہد کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اور ابن سحاق میرے نزدیک ایک ہی مرتبے کے مالک ہیں۔ اس کا انتقال 160 ہجری کے لگ بھگ ہوا تھا۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من مات يوم الجمعة او ليلتها غفر له او كما قال.

”جو شخص جمعہ کے دن یا شب جمعہ میں فوت ہو جائے، اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

جاء رجل افطر في رمضان فذكره.

وفيه: فاتى بعرق، فقال: كله انت واهلك، وصد يوماً، واستغفر الله.

”ایک شخص آیا، اُس نے رمضان میں روزہ توڑ دیا تھا۔ اُس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے، جس میں یہ الفاظ

ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا، آپ نے فرمایا: اس سے تم اور تمہارے اہل خانہ کھالیں، تم ایک دن روزہ

رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا۔“

تو اس کے ان الفاظ کو غریب قرار دیا ہے: تم ایک دن روزہ رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا۔

۹۲۳۳ - (صح) ہشام بن سعید (دس) طالقانی

اس نے ابن لہیعہ اور ابو شہاب حنابل سے ملاقات کی ہے۔ اس سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن ابو شہبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اس سے روایت نقل نہیں کرتے تھے۔ مجھے نہیں معلوم

اس کی وجہ کیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۲۳۳ - ہشام بن سلمان

اس نے یزید رقاشی سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”صدوق“ ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل منقری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۳۵ - ہشام بن سلیمان (خ، م، ق) محزومی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ساتھ دیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس نے ابن جریج کے علاوہ جن

لوگوں سے روایات نقل کی ہیں اُس میں یہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ اس نے سفیان ثوری سے یہ حدیث نقل کی ہے:

من حج فلم يرفث.

”جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی فضول حرکت نہ کرے۔“

یہ روایت عجیب سند کے ساتھ منقول ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے، ویسے اس کا محل صدق ہے۔ میں اس

کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ صحیح بخاری کی کتاب البیوع میں یہ بات منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع بیان کرتے ہیں:

ایما ثمرۃ بیعت ثم ابرت ... و ذکر الحدیث من قولہ.

”جس پھل کو فروخت کر دیا گیا ہو، پھر اُس کی بیوند کاری کی جائے، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث حضرت عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما کے غلام نافع کے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

تو یہ ہشام نامی راوی ہشام بن سلیمان ہے، ہمارا تو یہی گمان ہے، اُس سے ہشام بن یوسف صنعانی نہیں ہے۔

۹۲۳۶ - ہشام بن عبداللہ بن عکرمہ محزومی

اس نے ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے مصعب زبیری نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اُن روایات کو نقل

کرنے میں منفرد ہے جن کی ہشام سے منقول ہونے کے طور پر کوئی اصل نہیں ہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جب یہ کسی روایت کو نقل

کرنے میں منفرد ہو تو اس کی حدیث سے استدلال کیا جائے۔ یہ وہ شخص جس نے ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اطلبوا الرزق فی خبا یا الارض.

”زمین کے دور دراز کے حصوں میں رزق تلاش کرو۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بھی کے جزء کے آغاز میں عالی سند کے ساتھ منقول ہے، یہ مدینہ منورہ کا قاضی

بھی بنا تھا اور یہ وہاں کے رہنے والے نیک لوگوں میں سے ایک تھا۔

۹۲۳۷ - ہشام بن ابو عبداللہ (ع) دستوائی حافظ

یہ حافظ الحدیث ہے، ثبت راویوں میں سے ایک ہے، البتہ ایک قول کے مطابق اس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے، یہ بات عجلی

محمد بن سعد اور یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق اس نے اس عقیدے سے رجوع کر لیا تھا۔ ابوداؤد طیالسی کہتے ہیں: ہشام دستوائی امیر المؤمنین فی الحدیث ہے۔

۹۲۳۸ - ہشام بن عبید اللہ رازی

اس نے امام مالک اور ابن ابوزنوب سے جبکہ اس سے ابو حاتم، احمد بن فرات اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے سترہ سو مشائخ سے ملاقات کی ہے اور علم کے حصول کے لیے سات لاکھ درہم خرچ کیے ہیں۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے، میں نے رے (تہران) میں اس سے زیادہ قدر و منزلت والا شخص اور دمشق میں ابو مسہر سے زیادہ قدر و منزلت والا شخص نہیں دیکھا۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثبوت راویوں سے روایات نقل کرنے میں وہم و گمراہی ہو جاتا ہے اور غلطی بھی کر جاتا ہے۔

اس نے امام مالک کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مثل امتی مثل البطر لا یدری اولہ خیر اہ آخرہ.

”میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا کہ اس کا پہلے والا حصہ زیادہ بہتر ہے یا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الدجاج غنم فقراء امتی، والجمعة حج فقرانہا.

”مرغی میری امت کے مرغیوں کی بکری ہے اور جمعہ اس کے مرغیوں کا حج ہے۔“

یہ روایت عبداللہ بن محمد قیراطی نے عبداللہ بن یزید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ دونوں روایات جھوٹی ہیں۔)

۹۲۳۹ - ہشام بن عبدالملک (دس ق) ابوقتی یزنی تمیمی

یہ مشہور شخص ہے، اس کے حوالے سے ایسی تھوڑی سی روایات منقول ہیں جو اس نے اسماعیل بن عیاض سے نقل کی ہیں اس کے علاوہ اس نے بقیہ اور ایک گروہ سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ، امام نسائی رضی اللہ عنہ، امام ترمذی رضی اللہ عنہ، ابن جوصا رضی اللہ عنہ اور ابو عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حدیث میں یہ متفق تھا۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابو عبید نے امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 251 ہجری میں ہوا۔)

۹۲۴۰ - ہشام بن عبدالملک (ع) طیالسی

یہ حافظ الحدیث ہے، اس کی کنیت ابوالولید ہے اور یہ بالاتفاق میں حجت ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوالولید آج کے زمانے میں شیخ الاسلام ہے، میں آج کے زمانے میں کسی کو اس پر مقدم قرار نہیں دیتا۔ ابن دارہ کہتے ہیں: ابوالولید نے ہمیں حدیث بیان کی

اور اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ میں نے اُس جیسے کسی شخص کو نہیں پایا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ امام اور فقیہ ہے، عقل مند ہے، ثقہ ہے، حافظ الحدیث ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ میں کبھی کوئی تحریر نہیں دیکھی (یعنی یہ حافظے کی بنیاد پر روایات نقل کرتا تھا)۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 94 برس کی عمر میں ربیع الثانی کے مہینے میں 227 ہجری میں ہوا۔

۹۲۴۱- (صحیح) ہشام بن عروہ (ع)

یہ طویل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں، حجت ہیں، امام ہیں، لیکن عمر زیادہ ہونے پر ان کے حافظے میں خرابی آ گئی تھی۔ البتہ یہ کبھی بھی اختلاط کا شکار نہیں ہوئے۔ ان کے بارے میں ابو الحسن بن قطان کے قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ یہ اور سہیل بن ابوصالح اختلاط کا اور تغیر کا شکار ہو گئے تھے۔ جی ہاں! یہ تھوڑے سے تغیر کا شکار ہوئے تھے لیکن ان کا حافظہ اسی طرح تھا جس طرح بڑھاپے میں کسی بھی شخص کا ہوتا ہے۔ یہ اپنی محفوظ کی ہوئی بعض چیزوں کو بھول گئے اور بعض کے بارے میں وہم کا شکار ہو گئے تو پھر کیا ہوا! کیا یہ بھولنے سے معصوم تھے! جب یہ آخری عمر میں عراق آئے تو انہوں نے بہت سی علمی روایات بیان کیں اور ان میں سے تھوڑی سی روایات ایسی تھیں جنہیں یہ بہترین طور پر پیش نہیں کرتے تھے اور اس طرح کی صورت حال تو امام مالک، شعبہ، وکیع اور دیگر اکابر ثقہ راویوں کو بھی درپیش ہوئی تھی اس لیے آپ اپنے خطبہ کو چھوڑ دیں اور ثبت ائمہ کو بھی ضعیف اور اختلاط کا شکار لوگوں سے ملانے سے بچیں۔ ہشام بن عروہ شیخ الاسلام ہیں۔ اے ابن قطان! آپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ بہترین عزاء کیا۔ اسی طرح عبدالرحمن بن خراش کا قول ہے کہ امام مالک اس سے راضی نہیں تھے اور ان پر ان کی ان روایات کے حوالے سے تنقید کی گئی ہے جو انہوں نے اہل عراق کو بیان کی تھیں۔ یہ تین مرتبہ کوذتشریف لائے تھے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا کہ میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ دوسری مرتبہ میں انہوں نے یہ کہا: میرے والد نے مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بتایا اور تیسری مرتبہ وہ یہ کہنے لگے: میرے والد نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے، یعنی یہ اپنے والد کے حوالے سے مرسل روایت نقل کرتے تھے۔

محمد بن علی باہلی نے قریش کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہشام بن عروہ، منصور کے ہاتھ کی طرف جھکے اور اُسے بوسا دیا اور اُسے رو کے رکھا تو اُس نے کہا: اے ابن عروہ! ہم تمہیں اس سے عزت دیں گے اور اسے تمہارے علاوہ دیگر حضرات سے عزت دیں گے۔ ایک قول کے مطابق ہشام کی عمر 87 برس ہوئی تھی۔

۹۲۴۲- (صحیح) ہشام بن عمار (خ، ع، مو، سلم)

یہ امام ہے، اس کی کنیت ابو الولید ہے، یہ دمشق کا خطیب تھا، وہاں کا قاری، وہاں کا محدث اور وہاں کا عالم تھا، یہ ”صدوق“ ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص ہے، اُس سے منکر روایات بھی منقول ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے جو تغیر کا شکار ہو گیا تھا، اسے جب بھی تلقین کی جاتی تھی تو یہ اسے قبول کر لیتا تھا، تو میرا یہ خیال ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں تلقین کی جاتی تھی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من يتزود في الدنيا ينفعه في الآخرة.

”جو شخص دنیا میں زاور راہ اختیار کرتا ہے تو یہ چیز اُسے آخرت میں فائدہ دیتی ہے۔“

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث جھوٹی ہے، یہ قیس نامی راوی کے قول کے طور پر روایت کی گئی ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس راوی نے چار سو ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، انہوں نے یہ بھی کہا ہے: یہ سمجھدار ہے، سمجھدار ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے اور بلند مرتبہ کا مالک ہے۔ صالح جزیرہ کہتے ہیں: یہ روایت نقل کرنے کے درہم وصول کرتا تھا، ایک مرتبہ اس نے مجھ سے کہا: تم میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرو تو میں نے کہا: علی بن جعد نے اپنی سند کے ساتھ ابوالعالیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: تو مفت تعلیم دو جس طرح تمہیں مفت تعلیم دی گئی۔ تو ہشام نے کہا: کیا تم نے یہ میرے سامنے پیش کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ میں نے تمہیں سنائی ہے۔

عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: ہشام..... ہر چیز ہے جو اس کی حدیث میں نہیں تھی وہ یہ بھی کہتا تھا: میں نے یہ صحیح (یعنی مستند) روایات نقل کی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص اُس کو سن لے اور اُس کے بعد اُسے تبدیل کر دے تو اس کا گناہ اُن لوگوں کے سر ہوگا جنہوں نے اسے تبدیل کیا۔“

یہ دو اوراق کے ایک درہم وصول کرتا تھا اور پہلے شرط طے کرتا تھا، میں نے اس سے کہا: اگر تم یہ یاد رکھتے ہو تو حدیث بیان کرو اور اگر تمہیں یہ یاد نہیں ہے تو جو تلقین کی جاتی ہے تم اُسے قبول نہ کرو ورنہ اس بارے میں اختلاط ہو جائے گا۔ تو وہ بولا: میں ان تمام روایات کو زیادہ اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اس نے مجھ سے کہا: اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم علم حاصل کرو تو تم میرے سامنے کچھ ایسی اسناد پیش کرو جو ایک دوسرے میں شامل ہو گئی ہوں تو میں نے اُن روایات کو پیش کیا جن میں تھوڑا سا اضطراب پایا جاتا تھا اور اس سے سوال کرنے لگا، تو یہ اُن میں موجود اضطراب سے واقف تھا۔ ہشام نامی اس راوی کی پیدائش 153 ہجری میں ہوئی تھی، اُس کے اکابر مشائخ میں امام مالک شامل ہیں۔ اس سے بہت سی مخلوق نے حدیث روایت کی ہیں جو علم قرأت اور علم حدیث سیکھنے کے لیے سفر کر کے اس کے پاس آئے تھے، اس سے ولید بن مسلم نے بھی حدیث روایت کی ہے جو اس کے اساتذہ میں سے ہیں اور انہوں نے ابن لہیعہ کے حوالے سے اجازت کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔ عبدان کہتے ہیں: دنیا میں اس کے جیسا اور کوئی شخص نہیں تھا۔ ایک اور شخص نے کہا ہے: ہشام فصیح تھا، بلیغ تھا اور بہت زیادہ علم کا مالک تھا، آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ امام ابو زرعہ رازی نے یہ کہا ہے: جو شخص ہشام بن عمار سے استفادہ نہ کر سکا ہو وہ اس بات کا محتاج ہوگا کہ وہ دس ہزار روایات کی تحقیق کرے۔ احمد بن ابو حواری بیان کرتے ہیں: یہ علم اور زہد کے ائمہ میں سے ایک ہیں، اگر مجھے یہ بتایا جائے کہ کسی شہر میں ہشام جیسا کوئی شخص ہے تو یہ لازم ہوگا کہ میری داڑھی مونڈ دی جائے۔ ایک اور مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: ہشام کے مزاج میں کچھ مزاجیہ پن تھا۔ مروزی کہتے ہیں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ہشام کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا: یہ جلدی طیش میں آنے والا کمزور شخص ہے۔ مروزی کہتے ہیں: دمشق سے ایک خط آیا کہ ابو عبد اللہ سے ہمارے لیے سوال کرو کہ ہشام بن عمار نے یہ کہا ہے کہ لفظ جبرائیل اور لفظ محمد جو قرآن میں ہیں یہ مخلوق ہیں، میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اسے طیش میں آنے والے ایک شخص نے بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ اسے برباد کرے! کراہیسی یہ جرات نہیں کر سکتا کہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرے کیونکہ یہ تو جمعی عقیدہ اختیار کر چکا ہے۔ کتاب میں یہ بات بھی تحریر ہے کہ اس نے اپنے

خطبے میں یہ کہا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے اپنی مخلوق کے لئے اپنی مخلوق کے ذریعے تجلی کی۔ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ جہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی نازل کی تھی اور یہ شخص یہ کہتا ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کے لئے اپنی مخلوق کے ذریعے تجلی کی، اگر لوگوں نے اس کے پیچھے نماز ادا کی ہے تو وہ اپنی نمازوں کو دہرائیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہشام کے قول کے ثانوی شواہد موجود ہیں لیکن اس جمل عبارت کا اطلاق کرنا مناسب نہیں ہے، میں نے شیخ ابوالولید کی تفصیلی حالات اپنی بڑی تاریخ میں ذکر کر دیئے ہیں، اس کے علاوہ طبقات القراء میں بھی ذکر کیے ہیں، میں نے اُس میں کچھ فوائد بھی ذکر کیے ہیں کہ اسلام میں اسے بہت قدر و منزلت حاصل تھی اور ایک زمانے کے علماء ایک دوسرے کے خلاف اپنے اجتہاد کے مطابق کلام کرتے رہتے ہیں اور ہر ایک کے کسی قول کو لیا جاتا ہے اور کسی قول کو ترک کر دیا جاتا ہے، صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ مختلف ہے۔ ہشام کا انتقال محرم کے مہینے کے آخر میں 245 ہجری میں ہوا، اُس وقت اس کی عمر 92 سال تھی۔

۹۲۳۳ - ہشام بن عمرو (عمو) فزاری

اس سے ایک ایسی حدیث منقول ہے جو اس نے عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی آخر و ترہ: اللّٰھم انی اعوذ برضاک من سخطک
... الحدیث.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں۔“

یہ روایت اس راوی سے حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔ باوجودیکہ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس روایت کو اس راوی سے حماد کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور قدیم ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حماد کے پرانے مشائخ میں سے ایک ہے۔

۹۲۳۴ - ہشام بن غاز (عمو)

یہ مکحول کا شاگرد ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور رحیم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عبادت گزار اور نیک شخص ہے۔

۹۲۳۵ - ہشام بن محمد بن سائب کلبی ابو منذر

یہ تاریخی روایات کا عالم اور علم الانساب کا عالم تھا اور بڑا علامہ تھا۔ اس نے اپنے والد شیخ ابو نضر کلبی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جو مفسر تھے اس کے علاوہ اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ رات کے وقت کلام کرنے والا شخص تھا اور نسب کا ماہر تھا، میں یہ گمان نہیں کرتا کہ کسی نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہوگی۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔ ابن عساکر کہتے ہیں: یہ رافضی ہے اور ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(واذا أسر النبي الى بعض ازواجه حديثاً) - قال: أسر الى حفصة ان ابا بكر ولي الامر من بعده

وان عمر واليه من بعد ابي بكر فاخبرت بذلك عائشة.

”جب نبی نے اپنی ایک زوجہ کے ساتھ پست آواز میں ایک بات کہی۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پست آواز میں یہ بتایا تھا کہ آپ کے بعد

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنیں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنیں گے، تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ

بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتادی تھی۔

یہ روایت بلاذری نے اپنی تاریخ میں نقل کی ہے اور ہشام نامی راوی کو ”ثقة“ قرار دیا نہیں دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق اس کی

تصانیف 150 سے زیادہ ہیں۔ اس کا انتقال 204 ہجری میں ہوا۔

۹۲۳۶ - ہشام بن محمد بن احمد بن علی تیمی کوفی

اس نے ابو حفص کتانی سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن علی صوری نے اس پر چھوٹا ہونے پر الزام عائد کیا ہے کیونکہ اس نے ایک

موضوع حدیث روایت کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۹۲۳۷ - ہشام بن مودود

اس نے زیاد بن علاقہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

۹۲۳۸ - ہشام بن شیخ

۹۲۳۹ - ہشام بن ابو ہشام

اس نے زیدعی سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۵۰ - ہشام مرہبی

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۵۱ - ہشام بن ابو یعلیٰ

اس نے محمد بن حنفیہ سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۵۲ - ہشام سختیانی

(ہشام نامی سابقہ پانچ راوی) مجہول ہیں۔

۹۲۵۳ - ہشام بن ہارون

اس نے معاذ بن رفاعہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ زید بن حباب نے اس کے حوالے سے یہ حدیث

روایت کی ہے:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلنَّاصِرِ وَلِذَرَارِيهِمْ وَلِجَبْرِ انْهَمِ.

”اے اللہ! انصار کی ان کے بال بچوں اور ان کے پڑوسیوں کی مغفرت کر دے۔“
یہ روایت عالی سند کے ساتھ وراق کے امالی میں ہم تک پہنچی ہے۔

۹۲۵۴ - ہشام بن ابوالولید (ق)

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابوداؤد طیالسی نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجمول“ ہے۔ بظاہر یہ ہشام بن زیاد ہے جو بلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۹۲۵۵ - ہشام بن لاحق

اس نے عاصم احول سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔
(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: انہوں نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے یہ ابو عثمان مدائنی ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

۹۲۵۶ - ہشام ابو کلیب

اس نے ابن ابونعم اور امام شعبی سے جبکہ اس سے سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نہی عن عسب الفحل، وعن قفیز الطحان.

”نہ جانور کو خفتی کے لئے دینے اور آٹا پینے والے کو (گندم یا آٹے کا ہی) قفیز دینے سے منع کیا گیا ہے۔“
یہ روایت منکر ہے اور اس شخص کی شناخت موجود ہے۔

۹۲۵۷ - ہشام بن ابویعلیٰ

اس نے محمد بن حنفیہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یہ سفیان ثوری کا استاد ہے۔

(ہشیم)

۹۲۵۸ - ہشیم بن بشیر (ع) سلمیٰ ابو معاویہ واسطی

یہ حافظ الحدیث ہے اور جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہے۔ اس نے زہری اور حصین بن عبدالرحمن سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے یحییٰ القطان، امام احمد، یعقوب دورق اور بہت سی مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی پیدائش 104 ہجری میں ہوئی تھی اس نے حج کے دنوں میں زہری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے یہ تدلیس کرتا تھا زہری سے روایت نقل کرنے میں یہ کمزور ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس نے یزید بن ابوزیاد سے یا عاصم بن کلیب سے یا حسن بن عبداللہ سے یا ابن ابی خالد یا سیار سے یا علی بن زید سے سماع نہیں کیا۔ امام احمد رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں بہت سے لوگوں کے نام ذکر کیے وہ یہ فرماتے ہیں: اس نے ان لوگوں کے حوالے

سے حدیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا مسلک یہ تھا کہ لفظ ”عن“ کے ذریعے تدلیس کرنا جائز ہے اور اس نے تقریباً ہزار روایات میں ایسا کیا ہے یہ بات دور قی نے بیان کی ہے۔ وہب بن جریر بیان کرتے ہیں: ہم نے شعبہ سے کہا کہ کیا ہشیم کے حوالے سے حدیث نوٹ کی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! خواہ وہ تمہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حدیث بیان کرے تو تم اُس کی بھی تصدیق کرو۔ ابن مہدی بیان کرتے ہیں: ہشیم ثوری سے بڑا حافظ الحدیث تھا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: میں نے ہشیم سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں دیکھا صرف سفیان اُس سے بڑے حافظ تھے اگر اللہ نے چاہا۔ ابن ابودنیا کہتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے عمرو بن عون کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہشیم کے انتقال سے دس سال پہلے تک اُس کا یہ معمول رہا کہ وہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتا تھا (یعنی زندگی کے آخری دس سالوں میں اُس نے ایسا کیا)۔ حماد بن زید بیان کرتے ہیں: میں نے ہشیم سے زیادہ سمجھدار اور کوئی محدث نہیں دیکھا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہشیم کی نیکی، اُس کی سچائی اور اُس کی امانت کے بارے میں نہیں پوچھا جاسکتا۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: زمانے نے بہت سے لوگوں کا حافظہ خراب کیا، لیکن ہشیم کے حافظے کو خراب نہیں کر سکا۔ علی بن ثابت بیان کرتے ہیں: سفیان ثوری کہتے ہیں: تم لوگ ہشیم کے حوالے سے روایت نوٹ نہ کرو۔ ابن دورق نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ہشیم اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے سماع کیا ہے اور یہ دونوں اُس وقت کمن تھے۔ جوز جانی بیان کرتے ہیں: ہشیم ایک ایسا شخص ہے کہ جیسا آپ چاہ سکتے ہیں، البتہ اس نے کچھ ایسے لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جن سے اس نے ملاقات نہیں کی تھی۔ امام عبدالرزاق نے عبداللہ بن مبارک کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ہشیم سے کہا: آپ تدلیس کیوں کرتے ہیں جبکہ آپ اتنی زیادہ احادیث روایت کرنے والے شخص ہیں؟ تو انہوں نے کہا: تمہارے دو بڑے افراد بھی تدلیس کرتے تھے: اعمش اور سفیان۔ یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی بیان کیا کرتے تھے: حمین سے روایات نقل کرنے میں ہشیم نامی راوی سفیان اور شعبہ سے زیادہ مثبت ہے۔ اسحاق ازرق بیان کرتے ہیں: میں نے ہشیم کے ساتھ تختیاں نہیں دیکھی ہیں، وہ محفل میں آتا تھا حدیث سنتا تھا اور اٹھ جاتا تھا یعنی اپنے حافظے پر اکتفاء کرتا تھا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اس نے سیار سے سماع نہیں کیا ہے۔ عبداللہ بن احمد بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ہشیم کے حوالے سے سیار اور حمین اور ایک جماعت سے یہ روایت نقل کی ہے، پھر انہوں نے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے طلاق ہونے اور اُن کی عدت والی روایت ذکر کی۔

ابوالحسن بن قطان کہتے ہیں: ہشیم کا تدلیس کے بارے میں ایک مخصوص انداز ہے امام عبداللہ حاکم نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس کے شاگردوں میں سے ایک جماعت نے اس بات پر ایک دن اتفاق کیا کہ وہ اب ہشیم سے تدلیس کے طور پر کوئی روایت نہیں لیں گے، اسے یہ اندازہ ہو گیا کہ تو اس نے ہر حدیث میں یہ ذکر کرنا شروع کر دیا کہ حمین اور مغیرہ نے ابراہیم کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی، جب یہ فارغ ہوا تو اس نے اُن سے دریافت کیا: کیا میں نے آج تمہارے سامنے تدلیس کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اس نے کہا: میں نے مغیرہ سے کوئی ایک حرف بھی نہیں سنا جو میں نے تمہارے سامنے ذکر کیا ہے، میں نے تو یہ کہا ہے کہ حمین نے مجھے

حدیث بیان کی اور مغیرہ سے میں نے سماع نہیں کیا ہے۔

حسین بن فہم بیان کرتے ہیں: ہروی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ ہشیم نے زہری کے حوالے سے تقریباً 300 احادیث نوٹ کی تھیں یہ ایک صحیفے میں تھیں ایک مرتبہ ہوا چلی تو وہ صحیفہ اڑ گیا لوگ نیچے اترے لیکن انہیں وہ صحیفہ نہیں ملا تو ہشیم کو ان میں سے صرف نو احادیث یاد تھیں۔ عمرو بن عون کہتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے محدثین میں ہشیم سے زیادہ سمجھدار اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ لوگ یہ بیان کرتے ہیں: ہشیم کا انتقال 183 ہجری میں ہوا تھا۔

(ہام)

۹۲۵۹ - ہام بن مسلم زاہد

اس نے محمد بن سوقة سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حدیث چوری کرتا تھا۔ یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ سلیمان بن ربیع نہدی نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ وہ شخص ہے جس نے سفیان ثوری کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

البضضة والاستنشاق ثلاثا فريضة.

”تین مرتبہ کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے۔“

یہ روایت حمزہ بن داؤد نے سلیمان بن ربیع نہدی کے حوالے سے ہام سے نقل کی ہے۔ یہ روایت جھوٹی ہے یہ روایت مرسل کے طور پر بھی منقول ہے۔

۹۲۶۰ - ہام بن نافع (ت) صنعانی

یہ امام عبدالرزاق کا والد ہے۔ میرے علم کے مطابق اس سے اس کے صاحبزادے امام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ اس کی وفات بہت پہلے ہو گئی تھی۔ کوج نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ یحییٰ بن موسیٰ نے امام لعبدالرزاق کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: میرے والد نے ساتھ سے زیادہ حج کیے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے حوالے سے کتابوں میں صرف ایک حدیث منقول ہے جسے امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ عقلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات غیر محفوظ ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

رحمہ اللہ ابن رواحة“ کان ابن ما ادرکتہ الصلاة اناخ.

”اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم کرے! یہ جہاں بھی ہو جب نماز کا وقت ہو تو یہ جانور کو بٹھا لیتا ہے۔“

۹۲۶۱ - ہام بن یحییٰ (ع) عموزی بصری

یہ بصرہ کے علماء اور وہاں کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے تاہم اس کے حافظے میں کچھ

خرابی تھی۔ یحییٰ القطان اس کے حافظے سے راضی نہیں تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید ہمام کو کمتر قرار نہیں دیتے تھے میں نے یحییٰ کو نہیں دیکھا کہ اُن کی حجاج ابن اسحاق اور ہمام سے زیادہ کسی اور کے بارے میں بُری رائے ہو اُن میں سے کوئی بھی شخص یہ استطاعت نہیں رکھتا کہ ان لوگوں کے بارے میں اُنہیں نظر ثانی کے لئے کہہ سکے۔ محمد بن منہال بیان کرتے ہیں: یزید بن زریج سے ہمام کے بارے میں سوال کیا تو وہ بولے: اس کی تحریر صالح ہے لیکن اس کا حافظہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ عمرو بن علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ اس کے حافظے اور اس کی تحریر دونوں سے راضی نہیں تھے اور وہ اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے جبکہ عبدالرحمن بن مہدی اس سے حدیث روایت کر لیتے تھے۔ حسن حلوانی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے عفان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہمام اپنی تحریر کی طرف رجوع نہیں کرتا تھا اور اُس میں دیکھتا بھی نہیں تھا اگر اس سے اختلاف کیا جاتا تو یہ پھر بھی اپنی تحریر کی طرف رجوع نہیں کرتا تھا اور یہ اس بات کو ناپسند کرتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اس نے رجوع کیا اور اس کا اپنی تحریر کا جائزہ لیا تو بولے: اے عفان! ہم نے تو بہت زیادہ غلطیاں کی ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

عفان بیان کرتے ہیں: ہمام نے انس بن سیرین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک کشتی پر نماز پڑھائی ہم میں سے بعض لوگ اُن کے آگے تھے اور بعض پیچھے تھے۔ عفان کہتے ہیں: میں نے یہ روایت یزید بن ہارون کو سنائی تو وہ بولے: تم نے اسے ہمارے لیے خراب کر دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

السنة بالنساء - یعنی بالطلاق والعدة.

”خواتین کے بارے میں سنت یہ ہے یعنی طلاق اور عدت کے حوالے سے سنت یہ ہے۔“

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمام اپنے تمام اساتذہ کے بارے میں مثبت ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں: میں نے ہمام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نیک اعمال میں سے ہر ایک عمل کے بارے میں مجھے یہ امید ہے کہ میں نے اس کے ذریعے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کیا پھر حدیث کا معاملہ مختلف ہے۔ اس راوی کا انتقال 164 ہجری میں رمضان کے مہینے میں ہوا۔ اس کے اصحاب میں سے ہدیبہ بن خالد اور شیبان کے نام معروف ہیں۔ اس نے حسن بصری عطاء بن ابی رباح نافع اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرعد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(ہناد ہود)

۹۲۶۲ - ہناد بن ابراہیم ابو مظرف نسفی

اس نے 450 ہجری کے بعد بہت سی روایات نقل کی ہیں البتہ اس نے موضوع اور آزمائشی روایات نقل کی ہیں۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ اس نے غنجان کے حوالے سے اپنی تاریخ میں روایت نقل کی ہے جبکہ ابو عبدالرحمن سلمی ابو عمر ہاشمی ابو الحسن بن بشران اور ایک طبقے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایت کرنے والے آخری افراد ابو بکر انصاری اور ابو بدر کرخی ہیں۔ تاہم ابو البدر نے اس

کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں اُن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس کا انتقال بقو با میں ہوا جہاں کا یہ قاضی تھا، یہ 465 ہجری کی بات ہے۔ خطیب بغدادی بیان کرتے ہیں: جب میں نے نیشاپور کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو ہناد کے میرے سپرد کچھ روایات کیں جو ایک ایسے بزرگ سے منقول تھیں جس کے بارے میں اُس نے یہ ذکر کیا کہ وہ نہروان میں زندہ ہے جو ابن کردی کے نام سے مشہور ہے اور اُس نے خلدی اور نجد سے روایات نقل کی ہیں؛ جب میری ملاقات ابن کردی سے ہوئی تو مجھے یہ محسوس نہیں ہوا کہ یہ خلدی اور نجد کو جانتا بھی ہو گا۔ اُس نے بیان کیا: عبدالملک بن بکران نہروانی نے مجھے حدیث بیان کی ہے جو اُن لوگوں کے حوالے سے منقول ہے جن کا تم نے نام لیا ہے۔

۹۲۶۳ - ہود بن عبداللہ (ت) عصری

اس نے اپنا نام مزیدہ بن جابر سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ طالب بن حجر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۲۶۴ - ہود بن عطاء میمائی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ اس کی روایات کم ہونے کے باوجود منکر ہیں۔

(ہوذہ)

۹۲۶۵ - (صح) ہوذہ بن خلیفہ (ت)

اس نے بغداد میں عوف اعرابی اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں؛ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ہوذہ بن خلیفہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوبکرہ ثقفی ابواشبہ بصری ہے۔ اس نے سلیمان بن یحییٰ ابن عون اور ابن جریج سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے عباس دوری، حارث بن ابواسامہ، بشر بن موسیٰ اور مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی حدیث زیادہ صالح نہیں تھی؛ وہ یہ کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ یہ ”صدوق“ ہوگا۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ قابل تعریف نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ ہوذہ نامی راوی کا انتقال 216 ہجری میں ہوا؛ اُس وقت اس کی عمر 91 برس تھی۔

(ہلال)

۹۲۶۶ - ہلال بن اسامہ فہری مدنی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے؛ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اسامہ بن زید لیشی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۲۶۷ - ہلال بن علی بن اسامہ عامری

یہ وہ شخص نے جسے ہلال بن ابومیمونہ بھی کہا جاتا ہے، یہ ثقہ ہے۔ اس سے امام مالک اور فتح نے روایات نقل کی ہیں، اس کے حوالے سے چند احادیث منقول ہیں۔

۹۲۶۸ - ہلال بن بسام

اس کی ترحیب یہاں ذکر کی گئی ہے۔

۹۲۶۹ - ہلال بن جبیر (ق)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے، اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اور اس سے دو آدمیوں نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۲۷۰ - ہلال بن جبیر کوفی

اس نے سعید بن جبیر اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے مسعر نے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۹۲۷۱ - ہلال بن جہم

اس نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابوظلمہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۲۷۲ - ہلال بن خباب (عو) کوفی

اس نے ابو حنیفہ، ابو عمر زاذان اور عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یونس بن ابواسحاق اور ثابت بن یزید احوال نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں اس کے پاس آیا تھا، اس وقت یہ تغیر کا شکار ہو چکا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ياهل الكوفة! لو لم تذهل نفسي عنكم الا لثلاث لذهلت لقتلكم ابى، وطعنكم فى فخذى، وانتها بكم ثقلى.

”اے اہل کوفہ! میں اپنے آپ کو تم لوگوں سے لاطعلق صرف تین باتوں کی وجہ سے کر رہا ہوں، ایک اس وجہ سے کہ تم لوگوں نے میرے والد کو قتل کروایا، دوسرا یہ کہ تم نے میرے زانوں پر (تیر یا نیزہ یا چھڑی کو) چبھوایا اور تیسرا یہ کہ تم نے میرے بوجھ کو چوری کر لیا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان النسي صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة، واهله لا يجدون عشاء، وكان عامة خبزهم

الشعیر.

”نبی اکرم ﷺ پر کچھ مسلسل راتیں ایسی گزرتی تھیں کہ آپ کے گھر والوں کو رات کا کھانا نہیں ملتا تھا اور ان لوگوں کی روٹی زیادہ تر بچہ کی بنی ہوئی ہوتی تھی۔“

ابن عدی کہتے ہیں: ہلال نامی راوی سے کچھ احادیث منقول ہیں، مجھے یہ امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ عقلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث میں وہم پایا جاتا ہے، آخری عمر میں یہ تغیر کا شکار ہو گیا تھا۔ محمد بن عبد اللہ بن عمار نے اپنی تاریخ میں یہ بات نقل کی ہے: ہلال کوئی ثقہ ہے، یہ موصل میں موجود تھا، جبکہ یونس بن خباب اور جو اس کا بھائی ہے وہ ضعیف ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: اس شخص کو یہ بیان کرنے میں وہم ہوا ہے کیونکہ وہ ان دونوں کے درمیان مناسبت کو نہیں جانتا، اسی طرح جو زجانی نے یہ گمان کیا ہے کہ ان دونوں کا تیسرا بھائی صالح بن خباب ہے جو اعمش کا استاد ہے۔ احمد بن زہیر بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہلال بن خباب ثقہ ہے، اس کے اور یونس بن خباب کے درمیان کوئی نسبی تعلق نہیں ہے۔

۹۲۷۳ - ہلال بن خالد

اس نے امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من کان ذا جدۃ فوسع علی عیالہ یوم عاشوراء اوسع اللہ علیہ سنتہ.

”جو شخص صاحبِ حیثیت ہو اور عاشوراء کے دن اپنے گھر والوں پر زیادہ کھل کر خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے پورا سال زیادہ عطا کرتا ہے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ امام مالک سے ثابت نہیں ہے اور اس کے راویوں میں کئی ایک مجہول راوی بھی ہیں۔

۹۲۷۴ - ہلال بن رداد (خت)

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس سے اس کے بیٹے محمد نے روایت نقل کی ہے، یہ حماد بن ہلال کے نام سے معروف ہے۔

۹۲۷۵ - ہلال بن زید (ق) ابو عقیال

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں، اس کی قبر عسقلان میں موجود ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی قبر پر یہ لکھا ہوا پڑھا ہے: یہ ابو عقیال ہلال بن زید کی قبر ہے جو نبی اکرم ﷺ کا آزاد کردہ غلام تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہلال بن زید کی کنیت ابن بولی تھی اور ایک قول کے مطابق ابو عقیال تھی۔ ابراہیم بن سوید بن حیان نے روایات نقل کی ہیں، اس کی نقل کردہ روایات میں سے کچھ منکر ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

سعید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم بن سوید سے سوال کیا کہ ہلال بن زید نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عمرة في رمضان كحجة معي.

”رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی مانند ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

وقت النبي صلى الله عليه وسلم لاهل البندائن العقيق، ولاهل البصرة ذات عرق.

”نبی اکرم ﷺ نے اہل مدائن کے لئے عقیق کو اور اہل بصرہ کے لئے ذات عرق کو میقات مقرر کیا ہے۔“

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے، کیونکہ بصرہ نام کا شہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں آباد ہوا تھا۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

بيننا نحن نطوف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ راينا بردا ونداء.

قلنا: ما هذا يا رسول الله؟ قال: عيسى ابن مريم يسلم علي.

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ طواف کر رہے تھے اسی دوران ہم نے ایک چادر اور پکار دیکھی تو ہم نے عرض کی:

یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں جو مجھے سلام کر رہے ہیں۔“

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عسقلان احدى العروسين التي بها شهداؤها وفود الى الجنة، يبعث الله من مقبرتها سبعين الف

شهيد، رؤسهم بايديهم، وتنج اوداجهم دعا، يقولون: ربنا آتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا

يوم القيامة، انك لا تخلف الميعاد. يقول الله تعالى: صدق عبادي، ادخلوهم الجنة، واغسلوهم في

نهر البيضة فيخرجون منه بيضا نقاة يرحون من الجنة حيث شاءوا، وان بها لمصاف الشهداء

يوم القيامة وخسون الفا وفود الي ربهم.

”عسقلان دُہنوں میں سے ایک ہے، یہاں اس کے شہداء ہوں گے جو جنت کی طرف جانے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ یہاں

کے قبرستان سے ستر ہزار شہیدوں کو زندہ کرے گا، جن کے سر ان کے ہاتھوں میں ہوں گے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا

ہوگا، وہ لوگ یہ پڑھ رہے ہوں گے: ”اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں وہ عطا کر دے جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے

ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا اور تو قیامت کے دن ہمیں ٹمکن نہ کرنا بے شک تو وعدے کے خلاف کبھی نہیں کرتا۔“

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا ہے، تم انہیں جنت میں داخل کر دو اور انہیں سفید نہر میں غسل دو۔ تو وہ اس

میں سے صاف ستھرے سفید ہو کر نکلیں گے اور جنت میں جہاں چاہیں گے چلتے پھریں گے اور قیامت کے دن شہداء کی

مخصوص صف ان کے لئے ہوگی جس میں پچاس ہزار لوگ ہوں گے جو اپنے پروردگار کی زیارت کے لئے جائیں گے۔
ولید نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: عبد اللہ بن واقد عمری نے اس میں یہ روایت نقل کی ہے: دوسری عروس اسکندر یہ ہے۔ پھر عمر
نامی راوی نے یہ کہا ہے: مدینہ طیبہ اور اسکندر یہ بھی طیبہ ہے۔

یہ روایت ابن عدی نے اسحاق بن ابراہیم غزی سے نقل کی ہے اور یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو عقال
نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: غزی نامی راوی صدوق ہے۔

۹۲۷۶ - ہلال بن ابوزینب (ق)

اس نے شہر بن حوشب سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ معروف نہیں ہے۔ ابن عون انس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کے
حوالے سے شہداء کے بارے میں حدیث منقول ہے جسے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں شہر نامی راوی کے حوالے سے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۲۷۷ - ہلال بن سوید

ایک قول کے مطابق یہ ابن ابوسوید ہے، یہ وہی ہے اور ایک قول کے مطابق یہ ابوظلال ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
نقل کی ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۹۲۷۸ - ہلال بن سوید احمری، ابو معلیٰ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب ”الضعفاء“ میں بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن موسیٰ نے مروان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انس
نے ہلال کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

حررہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (خلط) البسر والتندر، ولا یدخر شء لغد.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ اور خشک کھجور کو ملا کر کھانے کو حرام قرار دیا ہے اور آپ کل کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں اس کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۲۷۹ - ہلال بن عامر (د)

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ہلال بن عمرو۔ اس نے حضرت قیسہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گربن کے
بارے میں روایت نقل کی ہے یہ راوی معروف نہیں ہے۔

۹۲۸۰ - ہلال بن عبد اللہ (ت) ابو ہاشم

اس نے ابواسحاق سے روایت نقل کی ہے۔ بخاری کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔
عقیلی بیان کرتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ملك زاداد وراحلة فلم يحج لا يضره مات يهوديا او نصرانيا قال الله تعالى: ومن كفر فان الله غني عن العالمين.

”جو شخص زادارہ اور سواری کا مالک ہو اور پھر بھی حج نہ کرے تو اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا، خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور جو شخص کفر کرتا ہے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔“

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کا قول بھی نقل کیا ہے جو ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے جو اس سے زیادہ بہتر ہے۔ عفان نامی راوی نے بھی اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۲۸۱- ہلال بن عبد الرحمن حنفی

اس نے ابن مکتدر سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ عباد بن عباد مہلبی نے اس سے حدیث روایت کی ہے، پھر عقیلی نے اس کے حوالے سے تین منکر روایات تعلق کے طور پر نقل کی ہیں۔ اس راوی سے ایسی روایات بھی منقول ہیں جو اس نے عطاء بن ابویمونہ اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں، تاہم اس کی نقل کردہ احادیث میں ضعف واضح ہوتا ہے، اس لیے اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔

۹۲۸۲- ہلال بن عمرو قتی

یہ ہلال بن العلاء کا دادا ہے۔ ابو حاتم محمد بن حذر بن ازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۸۳- ہلال بن عمرو (د)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جو منکر ہے۔ اس کا شاگرد ابو الحسن ہے، میں اُس سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۹۲۸۴- ہلال بن العلاء (س) بن ہلال بن عمر بن ہلال بابلی رقی ابو عمر

یہ حافظ الحدیث ہے، حدیث کا عالم ہے، تنبیہ بن مسلم کے غلاموں میں سے ایک ہے۔ اس نے اپنے والد اُس کے علاوہ حجاج اعور، حجاج بن منہال، عفان اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام نسائی، ضیعمہ، نجاد اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام طبرانی رحمہ اللہ نے اجازت کے طور پر اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے کچھ منکر روایات نقل کی ہیں، مجھے یہ نہیں پتا کہ شک اس کی طرف سے ہے یا اس کے والد کی طرف سے ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 208 ہجری میں 96 برس کی عمر میں ہوا۔)

۹۲۸۵- ہلال بن فیاض (دس) بشکری بصری

اس کا لقب شاذ اور کنیت ابو عبیدہ ہے۔ اس نے ہشام دستوائی اور شعبہ سے جبکہ اس سے امام ابو داؤد محمد بن ضریس ابو خلیفہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور صدوق ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر شدید تنقید

کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ موقوف روایات کو مرفوع کے طور پر نقل کر دیتا تھا اور اسانید کو الٹ پلٹ دیتا تھا اس کی روایت میں مشغول نہیں کیا جائے گا۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے اس پر شدید تنقید کی ہے۔ اس کا انتقال 225 ہجری میں ہوا۔

۹۲۸۶ - ہلال بن محمد بصری

یہ ہلال رازی کا بھتیجا ہے اور یہ وہ آخری فرد ہے جس نے بصرہ میں ابو مسلم کجی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن صلاح کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن غلام زہری بیان کرتے ہیں: اس نے ایک شیخ سے ملاقات کا دعویٰ کیا ہے جسے اس نے دیکھا بھی نہیں ہے۔

۹۲۸۷ - ہلال بن مرہ

عمر بن شعیب اس کے حوالے سے شہد کی زکوٰۃ والی روایت نقل کرنے میں منفر د ہے۔ یہ راوی حجت نہیں ہے۔

۹۲۸۸ - ہلال بن میمون (ت)

یہ ہلال بن ابوسویذ اس کی کنیت اور اسم منسوب ابو ظلال قسمی ہے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ازودی کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں ثقہ راویوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ غفلت کا شکار شخص ہے اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو ظلال نامی راوی کا نام ہلال بن بشر تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان لله لوحا من زبرجدة خضراء جعله تحت العرش ككتب فيه: انى انا الله لا اله الا انا، ارحم و ارحم، خلقت بضعة عشر و ثلاثمائة خلق، من جاء من خلق منها مع شهادة ان لا اله الا الله ادخله الجنة.

سبز زبرجد کی بنی ہوئی ایک تختی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے رکھا ہے اور اس میں یہ تحریر کیا ہے: بے شک میں اللہ ہوں میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، میں رحم کرتا ہوں اور مجھ سے رحم کی توقع رکھی جاتی ہے، میں نے 310 سے زیادہ قسم کی مخلوقات پیدا کی ہیں اس ساری مخلوق میں سے جو بھی شخص اس بات کی گواہی کے ہمراہ میری بارگاہ میں آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میں اُسے جنت میں داخل کروں گا۔“

۹۲۸۹ - ہلال بن نعیم

اس نے سالم بن عبد اللہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۲۹۰ - ہلال بن ابو ہلال مدنی (دس ق)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کا بیٹا محمد بن ہلال اس سے روایت نقل

کرنے میں منفرد ہے۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۹۲۹۱ - ہلال مولیٰ ربیع

اس سے صرف عبدالملک بن عمیر نے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۹۲ - ہلال رای

یہ ہلال بن یحییٰ بصری حنفی ہے جو فقیہ ہے۔ اس نے شیخ ابو عوانہ اور ابن مہدی کے حوالے سے جبکہ اس سے عبداللہ بن قحطیبہ، حسین بن احمد بن بسطام نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ تھوڑی روایات نقل کرنے کے باوجود زیادہ غلطیاں کرتا ہے جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان قبيصة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضة، وكان نعله له قبالة.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا اور آپ کے نعلین شریفین کے دو تھے ہوتے تھے۔“

اس کا انتقال 245 ہجری میں ہوا۔

۹۲۹۳ - ہلال ابوالورد عتکی

یہ راوی ”مجبول“ ہے۔

(ہیاج)

۹۲۹۴ - ہیاج بن بسام خراسانی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے جب انہوں نے لوگوں کو سلام کرتے ہوئے اشارہ کیا تھا۔ اس راوی کی شناخت نہیں ہو سکی۔ بشر بن حکم نیشاپوری اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔ اس کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ”الادب المفرد“ میں ایک روایت منقول ہے۔

۹۲۹۵ - ہیاج بن بسطام (ق) ہروی

اس نے حمید لیث بن ابوسلم سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے خالد (اس کے علاوہ) ابراہیم بن عبداللہ ہروی، سعدویہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ سعید بن ہناد کہتے ہیں: میں نے ہیاج سے زیادہ کوئی شخص نہیں دیکھا۔ اس نے بغداد میں حدیث بیان کی تو تقریباً ایک لاکھ لوگوں کا مجمع اس کے ارد گرد اکٹھا ہو گیا جو اس کی فصاحت کو پسند کر رہے تھے اور اس کے حوالے سے روایات نوٹ کر رہے تھے۔

مالک بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہیاج بن بسطام سب سے بڑا عالم تھا اور سب سے بڑا بردبار تھا اور سب سے زیادہ فقیہ تھا اور

سب سے زیادہ بہادر تھا اور سب سے زیادہ سخی تھا اور سب سے زیادہ رحم دل تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔

یحییٰ بن ابوبکر کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یواخی بین اصحابہ، فقال: علی اخی، وانا اخوہ، اللہم وال من والاہ۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اور ارشاد فرمایا: علی میرا بھائی ہے اور میں اس کا بھائی ہوں! اے اللہ! جو اس سے محبت رکھتا ہے تو مجھے اس سے محبت رکھنا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطبنا عمر وقال: انی لعلی انہا کم عن اشیاء تصلح لکم و آمرکم باشیاء لا تصلح لکم۔

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہو سکتا ہے میں تمہیں کچھ ایسی چیزوں سے منع کر رہا ہوں جو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوں اور میں تمہیں کچھ ایسی چیزوں کا حکم دے رہا ہوں جو تمہارے لیے بہتر نہ ہوں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرجت یوم الخندق اقفو آثار الناس، فمشیت حتی اقتحمت حدیقة فیہا نفر من المسلمین، فیمہم عمر، وفیمہم رجل علیہ نسیعة لا یری الا عینا، فقال عمر: انک لجریة ما یدریک لعلہ یکون بلاء، فواللہ ما زال یلومنی حتی وددت ان الارض تنشق فادخل فیہا، فکشف الرجل عن وجہہ النسیعة فاذا هو طلحة، فقال: انک قد اکثرت۔

”غزوہ خندق کے موقع پر میں لوگوں کے نقش قدم پر چلتی ہوئی آئی، میں چلتی رہی یہاں تک کہ میں ایک باغ میں داخل ہوئی، جن میں کچھ مسلمان بھی موجود تھے، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ایک شخص بھی تھا جس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: آپ نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا ہے آپ کو کیا پتا کہ کس نوعیت کی آزمائش ہے؟ اللہ کی قسم! وہ مسلسل مجھے ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ آرزو کی کہ زمین شق ہو جائے اور اُس میں داخل ہو جاؤں۔ پھر اُس نے اپنے چہرے سے نقاب اٹھایا تو وہ حضرت طلحہ تھے، انہوں نے کہا: تم نے بڑی زیادتی کی ہے۔“

ہیاج نامی راوی کا انتقال 177 ہجری میں ہوا۔

۹۲۹۶ - ہیاج بن عمران (د) برجمی

یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے۔ اس نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن سعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اور علی نے سچ کہا ہے (یعنی علی بن مدینی نے سچ کہا ہے)۔

(پہم)

۹۲۹۷ - پیشم بن احمد بن محمد بن سالم مہری

حسن بن عمر بصری قطان کہتے ہیں: یہ کذاب اور وضاع (یعنی احادیث ایجاد کرنے والا شخص) ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں ایسے لوگوں کو زیادہ نہ کرے!

۹۲۹۸ - پیشم بن اشعث

یہ ایک بزرگ ہے جس کے حوالے سے عثمان بن پیشم نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۲۹۹ - پیشم بن بدر ضعی

اس نے حقوق سے روایت نقل کی ہے۔ یہ رے (تہران) کے خراج کو وصول کرنے کا نگران تھا۔ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔ مغیرہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی سند ثابت نہیں ہے۔

۹۳۰۰ - پیشم بن جہاز حنفی بکاء بصری

یہ معروف شخص ہے۔ اس نے یحییٰ بن ابوشیر اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شجاع بن ابونصر آدم بن ابولیاس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بصرہ کا قصہ گو تھا اور ضعیف ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ یہ راوی بیان کرتا ہے: حسن کے پاس ایک شخص نے کہا: گھڑ سوار آپ کو مبارکباد دے گا۔ تو حسن نے کہا: ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی گدھے کا سوار ہو یا گائے کا سوار ہو، تم یہ کہو کہ بہہ کرنے والے کا شکر یہ ادا کیا اور تمہارے لیے جو چیز بہہ کی گئی تھی اُس میں تمہارے لیے برکت رکھی گئی اور وہ اپنی حد تک اپنی پہنچ گئی اور تمہیں اُس کی نیکی میں سے حصہ دیا گیا۔

یہ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا ہے اُن کے کان پر ریحان کا ایک پھول تھا اور انہوں نے سرخ چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

یہ راوی بیان کرتا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:

يؤتى بعمل المؤمن يوم القيامة فيوضع في كفة الميزان فلا يرجح شيء حتى يؤتى بصحيفة مختومة من عند الرحمن فتوضع في الكفة فتخرج 'وهي لا اله الا الله'.

”قیامت کے دن مؤمن کے اعمال کو لایا جائے گا اور اُسے میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے گا تو پھر بھی وہ پلڑا بھاری نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ایک صحیفہ لایا جائے گا جس پر مہر لگی ہوئی ہوگی، اُسے اُس پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ وزنی ہو جائے گا، اُس صحیفے میں لا اله الا الله لکھا ہوا ہوگا۔“

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ وکل بعبدہ ملکین یکتبان عملہ فاذا مات قالا: یا رب قد قبضت عبدک فلانا فالی این؟ قال: یقول سبائی مبلوءة من ملائکتی وارضی مبلوءة من خلقی یطیعونی اذہبا الی قبر عبدی فسبحانی وکبرانی وھللانی واکتبا ذلک فی حسنات عبدی الی یوم القیامۃ.

”اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر دو فرشتوں کو مقرر کرتا ہے جو اس کے عمل کو نوٹ کرتے ہیں جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ دونوں عرض کرتے ہیں: اے میرے پروردگار! تُو نے اپنے فلاں بندے کی روح قبض کر لی ہے تو یہ کہاں جائے گا؟ تو پروردگار فرماتا ہے: میرا آسمان میرے فرشتوں سے بھرا ہوا ہے میری زمین میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے یہ لوگ میری اطاعت کرتے ہیں تم دونوں میرے بندے کی قبر کے پاس جاؤ تم دونوں میری تسبیح بیان کرنا میری کبریائی بیان کرنا میری معبودیت کا اعتراف کرنا اور ان سب کا ثواب قیامت کے دن تک میرے بندے کی نیکیوں میں نوٹ کرتے رہنا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تکلموا فی القدر فانہ سر اللہ فلا تفضوا اللہ سرہ.

”قدر کے بارے میں بحث نہ کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے اور اللہ تعالیٰ کے راز کو افشاء کرنے کی کوشش نہ کرو۔“

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

شاهد الزور یلعنہ اللہ فوق سبع سموات .

”جھوٹی گواہی دینے والے پر اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کے اوپر سے لعنت کرتا ہے۔“

۹۳۰۱۔ یثیم بن جمیل (ق) ابوہریرہ بغدادی، ثم انطاکی

یہ حافظ الحدیث ہے اس نے حماد بن سلمہ اور مالک سے جبکہ اس سے امام احمد ذہبی، محمد بن عوف اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قال فی القرآن بغیر علمہ فلیتبو مقعدہ من النار.

”جو شخص علم نہ ہونے کے باوجود قرآن (کی تفسیر) کے بارے میں کوئی بات کہتا ہے تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ الحدیث ہے۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ اور سنت کا عالم ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حافظ الحدیث نہیں ہے یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے روایات نقل کرتے ہوئے غلطی کرتا ہے تاہم مجھے یہ امید ہے کہ یہ جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔)

۹۳۰۲ - یثیم بن حبیب

اس نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے امام مہدی کے بارے میں ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے اور اس روایت کے حوالے سے الزام اسی راوی کے سر ہے۔ یہ روایت ابو نعیم نے طبرانی کے حوالے سے محمد بن رزق کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۹۳۰۳ - یثیم بن حبیب

اس نے عکرمہ اور حکم بن عتیبہ سے جبکہ اس سے شعبہ ابو عوانہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۳۰۴ - یثیم بن حسین عقیلی

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۳۰۵ - یثیم بن حماد

اس نے ابو کثیر سے روایت نقل کی ہے۔ نہ تو اس کی اور نہ ہی اس کے استاد کی شناخت ہو سکی ہے۔ یعلیٰ غزال نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۰۶ - (صح) یثیم بن حمید (عمو) دمشقی حافظ غسانی

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے۔ اس نے یحییٰ زمار اور داؤد بن ابو ہند سے جبکہ اس سے ابو توبہ حللی، علی بن حجر، ابن عائد اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ دجیم کہتا ہے: کچھول کی آراء کے بارے میں یہ سب پہلے والوں اور بعد والوں سے زیادہ علم رکھتا تھا۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔ ابو مسہر غسانی کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے اور قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۳۰۷ - یثیم بن خالد بن عبد اللہ مصیصی

اس نے عبد الکریم بن معانی اور جاج عور سے جبکہ اس سے محاملی اور ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

۹۳۰۸ - یثیم بن خالد (و) جہنی کوفی

اس نے کج اور اُن کے طبقے سے جبکہ اس سے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اُنہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ مطین کی تاریخ میں یہ بات تحریر ہے: یثیم بن خالد بجلی خشاب کا انتقال 237 ہجری میں ہوا جو ایک ثقہ راوی نہیں تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں: یثیم بن محمد بن جناد جہنی جو ایک ثقہ راوی تھا اُس کا انتقال 239 ہجری میں ہوا۔ ابن دباغ نے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ میں یہ بات بیان کی ہے: یثیم بن خالد جہنی کے حوالے سے ابو بشر دولابی نے روایات نقل کی ہیں اور اُنہوں نے اس کی کنیت ابو صالح بیان کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ کوئی دوسرا شخص ہے اور یہ ابو نعیم کا دراق ہے۔ اس کا انتقال 278 ہجری میں ہوا تھا۔ ابو بکر خلال جنبلی نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

۹۳۰۹ - پیشم بن خالد قرشی بصری شام بغدادی

اس نے ابو حذیفہ ہندی، یحییٰ و حاطی اور ایک مخلوق سے جبکہ اس سے ابن ابوالدینیا اور قاسم محاملی نے روایات نقل کی ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۳۱۰ - پیشم بن خالد کوفی خشاب

اس نے امام مالک سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو يعلم الناس ما في سورة "الذين كفروا" لعطلوا الاهل والبال... الحديث.

"اگر لوگوں کو پتا چل جائے کہ سورہ الذین کفروا میں کتنا اجر و ثواب ہے تو ان کے اہل خانہ اور مال کا نظام خراب ہو جائے۔"

یہ روایت مطین نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے، مطین کہتے ہیں: ابن نمیر نے مجھ سے کہا: اس کی ذمہ داری کے لئے یہ شخص ہمارے لیے کافی ہے، اُس کی مراد یہ تھی کہ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۹۳۱۱ - پیشم بن رافع (ق) طائی بصری

اس سے ایسی روایت منقول ہیں جو اس نے عطاء ابو یحییٰ سلمی اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے یزید زید بن حباب، ابوسعید مولیٰ بن ہاشم نے روایات نقل کی ہیں، یہ علم حدیث کا عالم ہے۔ ذخیرہ اندوزی کے بارے میں اس کی حدیث کو منکر قرار دیا گیا ہے۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام فروخ کا یہ بیان منقول ہے:

ان عمر خرج الى المسجد فراى طعاما منشورا فقال: بارك الله فيه وفيمن جلبه. قيل: يا امير المؤمنين فانه قد احتكر. قال: ومن احتكره؟ قالوا: فروخ مولى عثمان، وفلان مولى عمر، فقال: ما حملكما على ذلك؟ قالوا: نشترى باموالنا يا امير المؤمنين ونبيع. فقال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من احتكر على المسلمين طعامهم ضربه الله بالافلاس والجذام. فقال فروخ: اعاهد الله واعاهدك انى لا اعود. واما مولى عمر فلقد رايتہ مجذوما.

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے لئے نکلے، انہوں نے اناج، مکھڑا ہوا دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور اُس شخص کو برکت دے جو اسے لے کے آیا ہے۔ تو عرض کی گئی: اے امیر المؤمنین! اس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس کی ذخیرہ اندوزی کس نے کی تھی؟ لوگوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام فروخ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام فلاں نے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں نے ایسا کیوں کیا؟ ان دونوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہم اپنے اموال کے عوض میں خریداری کرتے ہیں اور پھر چیزیں فروخت کرتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسلمانوں کے اناج کی ذخیرہ اندوزی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس پر افلاس اور جذام کو مسلط کر دے گا۔"

اس پر فروغ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ بھی یہ عہد کرتا ہوں کہ اب میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔ جہاں تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہے تو اُسے میں نے بعد میں دیکھا کہ اُسے جذام ہو گیا تھا۔
اس روایت کے ایک راوی ابو یحییٰ کے بارے میں بتائیں ہے کہ یہ کون ہے۔

۹۳۱۲۔ یثیم بن ربیع (ت) عقیلی

اس نے سماک بن عطیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ایک حدیث منقول ہے جس میں اسے وہم ہوا ہے یہ بصری ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث بھی نقل کی ہے جسے دوسرے راویوں نے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جو معروف نہیں ہے۔

۹۳۱۳۔ یثیم بن رزین ماکلی

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من حتى على مسلم احتسابا كتب الله له بكل ثراة حسنة.

”جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے کسی مسلمان (کی قبر پر) ٹھٹی بھر مٹی ڈالے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر ایک مٹھی کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے۔“

۹۳۱۴۔ یثیم بن سہل تستری

اس نے بغداد میں حماد بن زید ابو عوانہ اور عبثر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن یوسف زیات ابو سعید بن اعرابی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں: قاضی اسماعیل نے یثیم بن سہل نامی اس راوی کی حماد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو ایک طرف کر دیا تھا اور اسے منکر قرار دیا تھا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن جمیح کی معجم میں اور خلیعات میں اس کی عالی سند کے ساتھ روایت ہم تک پہنچی ہے۔ یہ 260 ہجری کے بعد تک زندہ رہا تھا۔

۹۳۱۵۔ یثیم بن شفی (دس ق) ابو حصین اسدی رعینی

یہ مصر کا رہنے والا ایک بزرگ ہے اور صالح الحدیث ہے۔ حافظ عبدالحق نے اپنی کتاب ”الاحکام“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس نے اپنے ساتھی کے حوالے سے حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخاتم الا لذی سلطان.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے منع کیا ہے البتہ سرکاری اہلکار پہن سکتا ہے۔“

ابن قطان نے یہ بات بیان کی ہے: یثیم نامی راوی کی حالت سے ہم واقف نہیں ہے ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ شیخ ابو حاتم رضی اللہ عنہ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۹۳۱۶ - یثیم بن صالح

اس نے سلام اور ابو منذر کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۳۱۷ - یثیم بن عباد

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۳۱۸ - یثیم بن عبدالغفار طائی بصری

یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا اور بلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یثیم بن عبدالغفار کی ہمام بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کردہ روایات ابن مہدی کے سامنے پیش کیں تو وہ بولے: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ میں نے اقرع جو علم حدیث کے ماہر تھے اُن سے یثیم کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا۔

امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ہشیم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: تم ہمارے بھائی عباد بن عوام کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کیونکہ میں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بصرہ سے ایک شخص ہمارے پاس آیا ہے جس کا نام یثیم بن عبدالغفار ہے اُس نے ہمام کے حوالے سے قنادہ سے اور اُن کے والد سے اور ایک اور شخص سے جس کا نام ربیع بن حبیب ہے اور ایک جماعت سے روایات ہمارے سامنے بیان کی ہیں ہم اس پر بڑے حیران ہوئے پھر اُس نے ہمارے سامنے ایک حدیث بیان کی جسے میں نے منکر قرار دیا ہے اور جس کے حوالے سے مجھے اُس پر شک ہوا۔ میں نے بعد میں اُس سے ملاقات کی تو اُس نے مجھ سے کہا کہ اُس حدیث کو تم چھوڑ دو۔ پھر میں عبدالرحمن بن مہدی کے پاس آیا اور اُس راوی کی نقل کردہ کچھ روایات اُن کے سامنے پیش کیں تو وہ بولے: یہ شخص جھوٹا ہے (راوی کو شک ہے شاید اُنہوں نے یہ کہا: یہ ثقہ نہیں ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری اقرع سے مکہ میں ملاقات ہوئی تو میں نے اُس کے سامنے اس کا کچھ حصہ ذکر کیا تو وہ بولے: یہ بری کی نقل کردہ حدیث ہے جو اس نے قنادہ سے نقل کی ہے یعنی ہمام کی نقل کردہ احادیث ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے اُس کی حدیثوں کو جلا دیا اور اُس کے بعد اُسے ترک کر دیا۔

۹۳۱۹ - یثیم بن عدی طائی، ابو عبدالرحمن منجی، ثم کوفی

امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے، یہ جھوٹ بولتا تھا۔ یعقوب بن محمد کہتے ہیں: عبدالرحمن جو اہل بلخ سے تعلق رکھتے ہیں اور اُن کی والدہ بلخ کے قیدیوں میں سے تھیں۔ محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے، یہ جھوٹ بولتا تھا۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا بڑا عالم شخص ہے۔ اس نے ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بن عیاش رضی اللہ عنہ منتوف اور مجالد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے جو مسند روایات منقول ہیں وہ بہت تھوڑی سی ہیں یہ اصل میں تاریخی روایات کا عالم ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ واقدی سے زیادہ ثقہ ہے، تاہم میں کسی بھی حوالے سے اس سے راضی

نہیں ہوں۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے عدی بن حاتم کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی

ہے:

اذا اتاكم كريم قوم فاكموه.

”جب کسی قوم کا معزز شخص تمہارے پاس آئے تو تم اُس کی عزت افزائی کرو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حارث بن کلدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من بلغ الخسین فلا يقربن الحجامة ولا يأخذ من الدواء الا ما لايد منه انه لا يصلح شيئا الا افسد غيره.

”جو شخص پچاس سال کا ہو جائے تو وہ پھینچنے نہ لگوائے اور دواء بھی استعمال نہ کرے ماسوائے اُس دواء کے جو انتہائی ضروری ہو کیونکہ پھینچنے لگوانا (یادواء استعمال کرنا) اُس کی کسی ایک چیز کو ٹھیک کرے گا اور دوسری کو خراب کر دے گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نهی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القران وان تفتش التمرة عما فيها.

”نبی اکرم ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے اور تھال کے اندر کھجوریں تلاش کر کے کھانے سے منع کیا ہے۔“

عباس دوری بیان کرتے ہیں: ہمارے بعض اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ یثیم بن عدی کی کنیز نے یہ بات بیان کی ہے:

میرے آقارات کے زیادہ تر حصے میں نماز ادا کرتا رہتا تھا اور جب صبح ہوتی تھی تو وہ بیٹھ کر جھوٹ بولنا شروع کر دیتا تھا۔ یثیم نامی راوی کا انتقال 93 سال کی عمر میں 207 ہجری میں ہوا۔ اس کی نقل کردہ حدیث ابوہم کے جزء میں واقع ہوئی ہے۔

۹۳۲۰ - یثیم بن عقاب کوفی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من امر قوما وفيهم من هو اقرا لكتاب الله منه واعلم له يزل في سفال الي يوم القيامة.

”جب کوئی شخص کچھ لوگوں کی امامت کرے اور اُن لوگوں کے درمیان وہ شخص بھی موجود ہو جو اللہ کی کتاب کا اُس (امام)

سے زیادہ علم رکھتا ہو اور وہ شخص زیادہ علم بھی رکھتا ہو تو ایسا شخص قیامت کے دن تک ہمیشہ سچ ہی رہے گا۔“

۹۳۲۱ - یثیم بن قیس

قرہ بن حبیب نے اس کے حوالے سے مسح کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

۹۳۲۲ - یثیم بن محمد بن حفص

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے عبدالعزیز دروردی نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی روایات تھوڑی

ہونے کے باوجود یہ منکر الحدیث ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ مجہول ہے اور عدالت یعنی عادل ہونے کی حد سے باہر نکلا ہوا ہے۔

بزار کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بالجماع ان تنصب في الزرع من اجل العين .
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوپڑیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں کھیت میں نصب کیا جائے تاکہ نظر نہ لگے۔“

۹۳۲۳۔ یثیم بن محفوظ ابوسعید

علی بن حرب نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۳۲۴۔ یثیم بن مغیرہ سرخسی خراسانی

یہ ”مجہول“ ہے۔

۹۳۲۵۔ یثیم سلمی

یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۹۳۲۶۔ یثیم بن یمان

محمد بن حسن زعفرانی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابوالفتح آزدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۳۲۷۔ ہبصم بن شدان

اس نے اعمش اور شعبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس نے تباہ کن روایات نقل کی ہیں اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من دسم علی اهلہ یوم عاشوراء ... الحدیث

”جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل خانہ پر کھل کر خرچ کرے“ الحدیث۔

حروف الواو ﴿﴾

(وازع)

۹۳۲۸ - وازع بن نافع عقیلی جزری

اس نے ابوسلمہ اور سالم بن عبداللہ سے جبکہ اس سے علی بن ثابت، بقیہ اور لیک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مکر الحدیث“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”من شهد الفجر فی جماعة فکانما قام لیلة“ ومن شهد العشاء (فی جماعة) فکانما قام نصف لیلة.
”جو شخص فجر کی نماز باجماعت میں شریک ہو گیا وہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہا اور جو شخص عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہو تو صبح گویا نصف رات تک نوافل ادا کرتا رہا۔“

اس نے سالم کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی اللہ.

”اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں غور و فکر کرو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں غور و فکر نہ کرو۔“

اس راوی نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انه کان یقول عند منامه: اللهم انی اعوذ بک ان تدعو علی نفس ظلمتها او رحم قطعها، واسالك غنی النفس.

”وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سوتے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ایسے نفس کے بارے میں جس پر میں نے ظلم کیا یا وہ رشید داری جس کے حقوق کا میں خیال نہیں رکھ سکا اور میں تجھ سے نفس کی بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔“

اس راوی نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یا عباس عم رسول اللہ، یا فاطمة بنت محمد، یا ازواج محمد: اہینوا الدنیا، واکرموا الآخرة، فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئا.

”اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! اے محمد کی صاحبزادی فاطمہ! اے محمد کی بیویو! تم لوگ دنیا کو بیچ سمجھو اور آخرت کی عزت کرو! میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔“

اس راوی نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحد الرجل النظر الی الغلام الامرء.

”نبی اکرم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کسی ایسے شخص پر حد جاری کی جائے جس نے کسی داڑھی مونچھ کے بغیر والے لڑکے کی طرف دیکھا ہو۔“

ابن عدی کہتے ہیں: واضح نامی راوی کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔

(واسط)

۹۳۲۹ - واسط بن حارث

اس نے عاصم اور تافع سے جبکہ اس سے یوسف بن حوشب اور عبد اللہ بن خراش نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یا کلن احدکم من اضحیتہ.

”کوئی بھی شخص اپنی قربانی کے گوشت میں سے ہرگز کچھ نہ کھائے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما یقبل حج امرء الابرفع حصاه.

”آدی کا حج اسی وقت قبول ہوتا ہے جب وہ اپنی کنکریاں بلند کرتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

للہ عتقاء فی رمضان عند کل فطر الا من افطر علی خمر.

”رمضان کے مہینے میں افطاری کے وقت روزانہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگ (جہنم سے) آزاد ہوتے ہیں ماسوائے

اس شخص کے جو شراب کے ذریعے افطاری کرے۔“

(واصل)

۹۳۳۰ - واصل بن ابوجہیل

اس نے مجاہد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس نے مجاہد

اور کچھول سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام اوزاعی رضی اللہ عنہ نے روایات نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ روایات مرسل ہیں۔

۹۳۳۱۔ واصل بن سائب (ت'ق)

اس نے عطاء بن ابورباح اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما مات ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت اليهود: قد بتر محمد. فانزل الله عزوجل: انا اعطيناك الكوثر (فصل لربك وانحر) ان شانك هو الابتر). قوله: وانحر - قال: ابد نحرک اذا سجدت.

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو یہودیوں نے کہا: حضرت محمد کی نسل ختم ہو گئی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی ہے تو تم اپنے پروردگار کے لئے نماز ادا کرو اور قربانی کرو بے شک تمہارا دشمن ہی بے نام و نشان رہ جائے گا۔“

یہاں روایت ”وانحر“ سے مراد یہ ہے کہ جب تم سجدے میں جاؤ تو تم ابد کو ظاہر کرو۔“

اسی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

لا تصعر خدك للناس - قال: التصعير لوى اشداه.

”تم لوگوں کے لئے اپنے رخسار کو ٹیڑھا نہ کرو۔“ راوی کہتے ہیں: یہاں تصعیر سے مراد باجھوں کا پھیلانا ہے۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

مدھامتان - قال: خضراوان. ”مدھامتان سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں سر سبز ہیں۔“

۹۳۳۲۔ واصل بن عبدالرحمن (م'س) ابوحرہ رقاشی بصری

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ اور محمد بن سیرین سے جبکہ اس سے ابن مہدی، ابو عمر حوضی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوقطن کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ سب سے زیادہ سچا شخص ہے۔ طیالسی کہتے ہیں: ابوحرہ ہر دو دن میں ایک مرتبہ قرآن ختم کر لیتا تھا۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ اور امام نسائی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کی اس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے جو اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 152 ہجری میں ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے ایک تھا۔

۹۳۳۳۔ واصل بن عطاء بصری

یہ غزال ہے، معلم کلام کا ماہر ہے، بلیغ شخص ہے، چبا چبا کرفنگلو کرتا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جو راہ کو پُر پڑھتا تھا اور اس کی بلاغت کی وجہ سے

راء کو چھوڑ دیا گیا اور خطاب کے دوران اُس سے اجتناب کیا جانے لگا۔ اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ایک بُرا شخص تھا اور کافر تھا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ اہنباء پسند معتزلیوں میں سے ایک تھا۔ یہ مدینہ منورہ میں 80 ہجری میں پیدا ہوا تھا، اس کے بارے میں یہ شعر کہا گیا ہے:

وخالف الرء حتى احتال للشعر

ويجعل البر قهصحا في تصرفه

معاذ بالغيث اشفاقا من المطر

ولم يطبق مطرا في القول يجعله

اس سے تصانیف بھی منقول ہیں جن میں سے ایک کتاب ”مرجہ کی اقسام“ ہے ایک کتاب ”توبہ کا بیان“ ہے اور ایک کتاب ”قرآن کے معانی“ ہے۔ یہ اہل جہل کو عادل قرار دینے میں توقف سے کام لیتا تھا اور یہ کہتا تھا: ان دونوں میں سے کوئی ایک گروہ فاسق ہے اور وہ متعین نہیں ہے۔ اگر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ایک سبزی کے بارے میں میرے سامنے گواہی دیں تو میں اُن کی گواہی کے مطابق فیصلہ نہیں دوں گا۔ اس کا انتقال 131 ہجری میں ہوا تھا۔

(واضح)

۹۳۳۳ - واضح بصری

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

(وافد واقد)

۹۳۳۵ - وافد

یہ لفظ یا تو ”ف“ کے ساتھ ہے یا ”ق“ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن سلامہ ہے، اس نے یزید رقاشی سے روایات نقل کی ہیں۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لیث نے ابن عجلان کے حوالے سے وافد بن سلامہ سے روایت نقل کی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس سے ابن وہب نے بھی سماع کیا ہے، یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایت منقطع ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: لفظ وافد یعنی جو ”ف“ کے ساتھ ہے، یہ زیادہ درست ہے۔

۹۳۳۶ - واقد بن حافظ ابو یعلیٰ خلیلی

اس کی کنیت ابو زید ہے۔ ابن طاہر مقدسی نے اس کے سنن ابن ماجہ کے قاسم بن ابومنذر سے سماع کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۹۳۳۷ - واقد بن ابو واقد لیشی (د)

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، زید بن اسلم اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے کہ نبی

اکرم ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمایا تھا:

هذه ثم ظهور الحصر .

”حج (حج) بس یہی ہے پھر (گھر کی) چٹائیوں کو لازم پکڑنا ہے۔“

یہ روایت منکر ہے کیونکہ ازواج مطہرات اُس کے بعد بھی حج کرتی رہی ہیں۔

۹۳۳۸- واقد بن عبد الرحمن (د) بن سعد بن معاذ

اس نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے اُس عورت کو دیکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جسے آدمی نے نکاح کا پیغام بھیجا ہو۔
داؤد بن حصین اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے یہ بتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ البتہ یہ درج ذیل راوی ہو سکتا ہے۔

۹۳۳۹- واقد بن عمرو (م د س) بن سعد بن معاذ

یہ راوی ثقہ ہے۔

(والان وائل)

۹۳۴۰- والان ابو عمرو مرادی

یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۳۴۱- وائل بن علقمہ

اس نے وائل بن حجر سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۳۴۲- وائل بن داؤد

یہ بکر کا والد ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے ثقہ ہے۔

۹۳۴۳- وائل بن مہانہ (س)

اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس سے ایک ہی حدیث منقول ہے۔

(وشیمہ ووجیہ)

۹۳۴۴- وشیمہ بن موسیٰ

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے سلمہ بن فضل کے حوالے سے موضوع احادیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان لكل شء معدنا، ومعدن التقوى قلوب العارفين.

”ہر چیز کا ایک معدن ہوتا ہے اور پرہیزگاری کا معدن عارف لوگوں کا دل ہے۔“

دوئمہ سے یہ روایت احمد بن ابراہیم نے سنی ہے اس راوی کے حوالے سے ایک ایسی روایت بھی منقول ہے جو امام مالک سے منقول ہے اور وہ منکر روایت ہے۔

۹۳۲۵ - وجیہ قائف

اس نے محمد بن ابراہیم بن مصنفی حمصی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو عمرو بن بے اس پر تنقید کی ہے۔

۹۳۲۶ - وجیہ بن ہبہ اللہ بن مبارک سقطی

اس نے ابوالقاسم ربیع اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے والد کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوالقاسم بن عسا کر کہتے ہیں: یہ اپنے باپ سے زیادہ سمجھدار شخص تھا۔

(وحشی)

۹۳۲۷ - وحشی بن حرب (ذوق) بن وحشی بن حرب حبشی حمصی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: اس میں یا اس کے والد میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

یا رسول اللہ انا ناکل ولا نشبع۔ قال: فلعلکم تغفرون؟ قالوا: نعم۔ قال: فاجتمعوا واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ۔

”یا رسول اللہ! ہم کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتے“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو! لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اکٹھے ہو کر اللہ کا نام لو تو اس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہوگی۔“

عجلی بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

صدقہ بن خالد نے اس راوی کے حوالے سے اس کے والد اور دادا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

اللہم املأه علما وحلما۔ ”اے اللہ! اسے علم اور بردباری سے بھر دے۔“

(ورقاء الورکانی)

۹۳۲۸ - (صح) ورقاء بن عمر (ع) بن کلیب یسکری

یہ ”صدوق“ اور عالم ہے یہ کوفہ کے ثقہ راویوں میں سے ایک ہے اس نے مدائن میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے عمرو بن دینار اور منصور سے جبکہ اس سے قبیسہ، علی بن جعد اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور سنت کا عالم ہے۔ امام

ابوداؤد کہتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا: تم پر ورقاء کے پاس جانا لازم ہے کیونکہ تم واپس آنے تک اُس جیسے کسی شخص سے نہیں ملو گے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: ورقاء سنت کا عالم تھا، البتہ اس میں ارجاء کا عقیدہ پایا جاتا تھا۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے کہی تھی، جبکہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ورقاء ثقہ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ورقاء نے ابوزناد کے حوالے سے ایک نسخہ نقل کیا ہے اور منصور کے حوالے سے یہ نسخہ نقل کیا ہے۔ اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی اسانید میں اس نے غلطیاں کی ہیں، البتہ اس کی باقی احادیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: محدثین نے اس کی اُس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے جو اس نے منصور سے نقل کی ہے۔

۹۳۴۹ - ورکانی

یہ ایک بزرگ ہے جس کے حوالے سے یہ حکایت نقل کی گئی ہے کہ جس دن امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تھا، اُس دن بیس ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ بتائیں ہے کہ یہ راوی کون ہے اور اس بیان میں کسی نے بھی اس کی متابعت نہیں کی، حالانکہ یہ واقعہ رونما ہوا ہوتا تو فطری سی بات ہے کہ اسے بہت سے لوگ نقل کرتے۔

۹۳۵۰ - محمد بن جعفر ورکانی

یہ امام بغوی کا استاد ہے اور صدوق ہے۔ تاہم اس کا انتقال امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کافی عرصہ پہلے ہو گیا تھا۔

(وزیر)

۹۳۵۱ - وزیر بن صبیح وزان

اس نے بعض تابعین سے ایک منکر روایات نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۳۵۲ - وزیر بن صبیح (ق) شامی

اس نے یونس بن میسرہ سے جبکہ اس سے متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ جمیم کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔ حافظ ابو نعیم کہتے ہیں: اس کا شمار ابدال میں ہوتا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

”کل یوم ہو فی شان... الحدیث۔

شاید یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۹۳۵۳ - وزیر بن عبد اللہ خولانی

اس نے زبیدی سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۳۵۴ - وزیر بن جزری

اس نے غالب سے جبکہ اس سے یقینہ بن ولید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ

کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک حصہ دیا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناول معاویة سہما، فقال: خذ هذا السهم حتی تلقانی بہ فی الجنة.

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک حصہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم یہ حصہ لے لو یہاں تک کہ اس کے ساتھ جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا۔“

(وضاح)

۹۳۵۵ - وضاح بن حسان

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔ فسوی نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ غفلت کا ذکر شخص تھا۔ اس سے دوری اور صفائی نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۵۶ - وضاح بن خیشمہ

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

إذا اهدیت الی الہدیۃ الی الرجل وعندہ جلساؤہ فہم شرکاؤہ فیہا.

”جب تم کسی شخص کو کوئی تحفہ دو اور اُس وقت اُس کے پاس دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہوں تو وہ لوگ اُس تحفے کے بارے میں اُس کے شراکت دار ہوں گے۔“

اس بارے میں مستند طور پر کوئی بھی روایت منقول نہیں ہے۔

۹۳۵۷ - وضاح بن عباد

اس نے عاصم احول کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالحسن احمد بن منادی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

۹۳۵۸ - (صح) وضاح بن عبداللہ (ع) ابو عوانہ واسطی

یہ قنادہ کا شاگرد ہے، اس کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہے، اس کی تحریر متقن ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے، اُس وقت جب یہ اپنے حافظے کی بنیاد پر حدیث روایت کر رہا ہو۔

۹۳۵۹ - وضاح بن یحییٰ انہشلی انباری

اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی، اس نے اہل عراق سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اس سے حدیث نوٹ کی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: یہ پسندیدہ شخصیت نہیں ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اس سے استدلال کرنا جائز ہے۔

نہیں ہے۔

(وضین)

۹۳۶۰ - وضین بن عطاء (ذوق) شامی ابو کنانہ کفر سوسی

اس نے خالد بن معدان اور کحول سے جبکہ اس سے یحییٰ بن حمزہ عبد اللہ بن بکر سہمی اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور صالح الحدیث ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: اس کا انتقال 149 ہجری میں ہوا۔ یہ خطیب تھا اور بلیغ شخص تھا۔ جو زبانی کہتے ہیں: یہ وہی الحدیث ہے۔ دجیم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

العین وکاء السہ فمن نامر فلیتوضا.

”آنکھ سرین کا بندھن ہے تو جو شخص سو جائے اُسے از سر نو وضو کرنا چاہیے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لقد قبض اللہ داود من بین اصحابہ فما فتنوا ولا بدلوا ولقد مکث اصحاب عیسیٰ علی ہدایہ وسنتہ ما تئسی سنتہ.

”اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھیوں کے درمیان میں ہی اُن کی روح کو قبض کر لیا اور وہ آزمائش کا شکار نہیں ہوئے اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی دو سو سال تک اُن کی ہدایت اور سنت پر عمل پیرا رہے۔“

(وعله وقاء)

۹۳۶۱ - وعله بن عبد الرحمن (د) یرامی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں یہ معروف نہیں ہے۔ عمر بن جابر حنفی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۶۲ - وقاء بن ایاس (س) اسدی

اس نے سعید بن جبیر اور مجاہد سے جبکہ اس سے امام مالک، یحییٰ قطان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابو احمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ ایسا شخص نہیں ہے کہ اس پر اعتماد کیا جائے گا۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ”صدوق“ ہے۔ (یا ایک اور صاحب نے یہ کہا ہے: یہ ”صدوق“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(وکیع)

۹۳۶۳- وکیع بن عدس (عو)

اس نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یعلیٰ بن عطاء اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۳۶۴- وکیع بن جراح بن ملیح، ابوسفیان رو اسی کوفی

یہ حافظان حدیث اور جلیل القدر اہل علم ائمہ میں سے ایک ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: وکیع غلطی کرتے تھے اور اگر میں اُن کے الفاظ تمہارے سامنے بیان کروں تو یہ بڑے حیران کن ہوں گے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے کہ شعی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: جب وکیع اور عبدالرحمن بن مہدی کے بیان کے اندر اختلاف ہو جائے تو ہم کس کے قول کو اختیار کریں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا: عبدالرحمن زیادہ تر موافق ہوتا ہے بطور خاص سفیان سے روایت نقل کرنے میں اور عبدالرحمن اسلاف پر طعن نہیں کرتا اور نشہ آور چیز پینے سے اجتناب کرتا ہے اور اُس کی یہ رائے نہیں ہے کہ فرات کی سر زمین پر کھیتی باڑی کی جائے۔ ابن مدینی نے اپنی کتاب ”التہذیب“ میں یہ بات بیان کی ہے: وکیع کے اندر تھوڑا سا تشیع پایا جاتا تھا۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے مروان بن معاویہ کے پاس ایک سختی دیکھی جس میں یہ تحریر تھا: فلاں اس طرح ہے فلاں رافضی ہے۔ میں نے اُس سے دریافت کیا: وکیع تم سے زیادہ بہتر ہے اُس نے دریافت کیا: کیا مجھ سے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس نے مجھے کچھ نہیں کہا کیونکہ اگر وہ کچھ کہتا تو محدثین (یا علم حدیث کے طالبان) اُس پر حملہ کر دیتے۔ جب اس بات کی اطلاع وکیع کو ملی تو وہ بولے: یحییٰ ہمارے ساتھی ہیں۔

۹۳۶۵- وکیع بن محرز (ق) سامی ناجی

اس نے عثمان بن جہم کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من لبس ثوب شهرة اعرض الله عنه.

”جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اُس سے منہ پھیر لے گا۔“

اس روایت کو اس راوی سے روح بن عبد المؤمن نے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس راوی سے عجیب و غریب

روایات منقول ہیں۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابن مدینی اور محمد بن ابوبکر مقدمی نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔)

(ولید)

۹۳۶۶- ولید بن بکیر (ق) طہوی، ابو خیاب کوفی

اس نے اعمش اور عبداللہ بن محمد عدوی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن عرفہ، ابن نمیر اور حسین بن الحسن مروزی نے روایات

نقل کی ہیں۔ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو، صرف ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا کیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

۹۳۶۷ - ولید بن ابوثور

یہ ولید بن عبد اللہ ہے، جس کا ذکر بعد میں آئے گا۔

۹۳۶۸ - ولید بن جبلیہ

یہ ایک بزرگ ہے جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یہ مروان بن معاویہ کے ساتھ میں سے ہے اور ”مجبول“ ہے۔

۹۳۶۹ - ولید بن جمیل (ت ق) ابو ججاج میامی ثم دمشقی

اس نے قاسم ابو عبد الرحمن کے حوالے سے منکر احادیث نقل کی ہیں، یہ بات امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ اس سے یزید بن ہارون اور ابو نصر ہاشم نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من رحم ذبیحة عصفور رحمه الله يوم القيامة.

”جو شخص چڑیا کے ذبیحہ پر رحم کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس پر رحم کرے گا“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان من المؤمنین من يدخل الجنة بشفاعته مثل ربيعة ومضر.

”بے شک کچھ مؤمنین ایسے بھی ہوں گے کہ اُن کی شفاعت کی وجہ سے ربيعة اور مضر قبیلے جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔“

امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ ایک کمزور شخص ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۳۷۰ - ولید بن جمیع (د ت س م)

یہ ولید بن عبد اللہ بن جمیع زہری کوئی ہے۔ اس نے ابو طفیل اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے جبکہ اس سے یحییٰ بن سعید القطان، ابو احمد زہری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور علی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو زرہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا تفرؤ فحش ہے، اس لیے اس سے استدلال کرنا کالعدم قرار پایا۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اگر امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو یہ زیادہ بہتر تھا۔ فلاں کہتے ہیں: ولید بن عبد اللہ بن جمیع زہری اُن لوگوں کا حصہ ہے، یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ یحییٰ اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان نہیں کرتے تھے۔ اس کے انتقال سے کچھ عرصہ پہلے میں نے علی صانع سے اس کی روایات حاصل کیں، وہ انہوں نے مجھے بیان کیں تو وہ کل چھ احادیث تھیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

شكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم سوء الحفظ' فقال: افصح كساءك ففتحت.
ثم قال: اجبعه' فجمعته' فما نسيت شيئا سمعته منه.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حافظے کی خرابی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر کو پھیلاؤ! میں نے اپنی چادر کو پھیلا لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اکٹھا کرو! میں نے اُسے اکٹھا کیا، اُس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوئی کوئی بھی بات نہیں بھولا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

افضى النبي صلى الله عليه وسلم (على) ابن صاعد وهو يلعب' فقال: اني قد خبات لك خبيثا' فما هو؟ قال: الدخ.

”نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست اقدس ابن صاعد کی طرف بڑھایا جو کھیل رہا تھا، آپ نے فرمایا: میں نے اپنے ذہن میں ایک بات سوچی ہے، وہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: رخ۔“

یہ روایت ابو نعیم نے ولید نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۹۳۷۱- ولید بن حیان

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے، یہ بات امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ اس راوی سے عطاء خراسانی نے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۷۲- ولید بن خالد

اس نے یوسف بن عطیہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کی شاخت نہیں ہو سکی۔

۹۳۷۳- ولید بن دینار سعدی تیس

اس نے حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کے حوالے سے ”الادب المفرد“ میں روایت نقل کی ہے۔ حماد بن زید، فضل سینانی اور متعدد افراد نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۳۷۴- ولید بن زروان (د) رقی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ چنانچہ چل سکا کہ یہ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، کیا ہے یا نہیں کیا۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایسی روایت بھی منقول ہیں جو اس نے میمون بن مہران سے سنی تھی، کی ہیں جبکہ اس سے ابوالسرح رقی اور دیگر حضرات نے روایت نقل کی ہیں۔ لیکن، یہ حجت کسے ہو سکتا ہے جبکہ ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے

ثقة قرار دیا ہے۔

۹۳۷۵ - ولید بن زیاد کوفی

اس نے حصین یا شاید غصین سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۷۶ - ولید بن ابوزینب

اس نے ابولؤلؤ سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۷۷ - ولید بن سعید

اس نے عبید اللہ بن اقرم سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تمام راوی مجہول ہیں۔

۹۳۷۸ - ولید بن سفیان

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ یحییٰ بن ابوعمر و شیبانی نے اس سے روایت نقل کی

ہے۔

۹۳۷۹ - ولید بن سفیان (ذت ق) غسانی

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابوبکر بن ابومریم نے اس سے روایت نقل کی

ہے۔

۹۳۸۰ - ولید بن سلمہ طبرانی ازدی

اس نے عبید اللہ بن عمرو اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”ذاہب الحدیث“ ہے۔ دحیم اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ”کذاب“ ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابوالعباس ہے جو طبریا کا قاضی تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تحنطوا احياء کم الا بما تحنطون به موتاكم.

”اپنے زندہ لوگوں کو وہی خوشبو لگاؤ جو تم اپنے مردوں کو لگاتے ہو“۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

القدرية مجوس هذه الامة.

”قدریہ فرقے کے لوگ اس امت کے مجوسی ہیں“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

سرعة المشي تذهب بهاء المؤمن.

”تیز چلنا مؤمن کی چمک کو ختم کر دیتا ہے“۔

۹۳۸۱ - ولید بن سلیمان (س ق) بن ابوالسائب دمشقی

حالت کے اعتبار سے یہ اعتبار ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ اس نے بسر بن عبداللہ رجا بن حیوہ اور ایک گروہ سے روایت نقل کی ہیں۔ ابو مغیرہ حمصی نے اس سے ملاقات کی ہے۔ ابوقاسم بغوی کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ حدیث میں کمزور ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: دجم اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس نے اس کا ذکر ضعیف راویوں میں کیا ہو۔ البتہ بغوی کا قول مختلف ہے جسے ابن القطان نے نقل کیا ہے اور یہ ”الہجدیب“ میں بھی منقول ہے۔

۹۳۸۲ - ولید بن شجاع (م ذ ق) ابوہمام بن ابوبدر سکونی کوفی

یہ حافظ الحدیث اور صدوق ہے۔ اس نے شریک اور اسماعیل بن جعفر سے ملاقات کی ہے جبکہ اس سے ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں جن میں آخری فرد ابن صاعد ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس سے احادیث نوٹ کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابوکریب کہتے ہیں: شیوخ کی طرف جو بھی تحریر لے کر جائی گئی اُس میں یہ ہی لکھا ہوتا ہے: ابوہمام فارغ ہے ابوہمام فارغ ہے۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ غلابی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوہمام نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایک لاکھ احادیث نقل کی ہیں اس کا انتقال 243 ہجری میں ہوا۔ سرتج بن یونس کہتے ہیں: ابن ابوبدر کا کیا معاملہ ہے کہ جراح بن ملیح کے بارے میں محدثین اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۹۳۸۳ - ولید بن عباد

یہ ایک بزرگ ہے جس سے اسماعیل بن عیاش نے حدیث روایت کی ہے یہ ”مجہول“ ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے متعدد احادیث نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: اسماعیل بن عیاش کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی اور اس شخص نے ایسے لوگوں سے روایات نقل کی ہیں جو معروف نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تزال عصابة من امتي يقاتلون علي ابواب دمشق وما حولها، علي ابواب بيت المقدس وما حولها، لا يضرهم خذلان من خذلهم، ظاهرين علي الحق الي ان تقوم الساعة.

”میری امت کا ایک گروہ دمشق کے دروازوں پر اور اُس کے ارد گرد مسلسل جنگ کرتا رہے گا اور بیت المقدس کے دروازوں اور اُس کے ارد گرد مسلسل جنگ کرتا رہے گا جو اسے رسوا کرنے کی کوشش کرے گا اُس کی کوشش انہیں نقصان نہیں پہنچائے گی یہ لوگ قیامت قائم ہونے تک حق پر گامزن رہیں گے۔“

۹۳۸۴ - ولید بن عباس بن مسافر مصری

یہ 300 ہجری سے پہلے تک زندہ تھا۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو عمر کندی مصری نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس نے عبد الغفار بن

صالح اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۸۵ - ولید بن عبد اللہ (ذت ق) بن ابوثور ہمدانی کوفی

اس نے سماک اور زیاد بن علاقہ سے جبکہ اس سے محمد بن صباح دولابی سعید بن محمد جرمی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد صالح جزره اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے تاہم انہوں نے اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔ اس کا انتقال 172 ہجری میں ہوا تھا۔ جی ہاں! محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے اس کے بارے میں یہ کہا تھا: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور کذاب ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور بہت زیادہ وہم کا شکار ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اس کی نقل کردہ احادیث کو واپس قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے اس کے حوالے سے کچھ ایسی احادیث نقل کی ہیں جو مقارب ہونے کا احتمال رکھتی ہیں تاہم ان کے متن قوی ہیں۔

۹۳۸۶ - ولید بن عبد اللہ بن جمیع

اس کا ذکر اس کے دران صرف منسوب کر کے کیا جاتا ہے۔

۹۳۸۷ - ولید بن عبد الرحمن

اس نے مسمر بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۳۸۸ - ولید بن عبدہ

یہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔

۹۳۸۹ - ولید بن عنسہ

یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابن عبدہ یزید بن ابو حبیب سے روایت نقل کی ہے اور وہ روایت معلول

ہے جو کو بہ غیر اء کے بارے میں ہے۔

۹۳۹۰ - ولید بن عبدہ کوفی

اس نے اصغ بن نباتہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ حالت کے اعتبار سے صالح الشخص ہے۔ یونس بن کبیر اور ابو نعیم نے اس سے

روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۹۱ - ولید بن عبید اللہ بن ابورباح

اس نے اپنے چچا عطاء بن ابورباح سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس سے ایسی روایت

منقول ہے جو اس نے اپنا چچا کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جو شکاری کتے کی قیمت کے جائز ہونے کے بارے میں

ہے۔ یہ روایت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

۹۳۹۲ - ولید بن عقبہ دمشقی.

اس نے معاویہ بن صالح حضرمی سے روایت نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور کیسا ہے؟

۹۳۹۳ - ولید بن عقبہ (د) دمشقی مقری

یہ ”صدوق“ ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے ولید بن مسلم اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کا انتقال 240 ہجری میں ہوا۔

۹۳۹۴ - ولید بن عجلان

جون بن بشر نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ازدی نے اسے وہی قرار دیا ہے۔

۹۳۹۵ - ولید بن عصام زبیدی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ روایت نقل کرنے کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔

۹۳۹۶ - ولید بن عطاء (م - مقرونا)

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابن جریر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار

دیا ہے جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے راوی کے ہمراہ اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۹۷ - ولید بن عطاء بن اغر

یہ مکہ کا بزرگ ہے اس نے مسلم زنجی سے جبکہ اس سے عبد اللہ بن شہیب نے روایت نقل کی ہے۔ شاذان اور نصر بن سلمہ نے اسے

ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے حالانکہ ان کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ وہ اس کا ذکر کرتے کیونکہ اسے ثقہ قرار دیا گیا

ہے۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے تو ابن عدی نے اسے اس سے بری الذمہ قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس

میں خرابی کی جز شاذان نامی راوی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راى ربہ فی صورۃہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو اس کی اصل صورت میں دیکھا۔“

پھر ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس نے متن میں کچھ ایسی چیزیں ذکر کی ہیں جو منکر ہیں اس لیے میں نے اسے ترک کر دیا۔

۹۳۹۸ - ولید بن عقبہ (ق)

یہ عراق کا رہنے والا بزرگ ہے اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ زید بن حباب اس سے

حدیث روایت کرنے میں منقرہ ہے۔

۹۳۹۹ - ولید بن عمرو بن ساج حرانی

ابن ابوقاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کیا ہے انہوں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اس

سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے عون بن ابوجحیفہ، عبداللہ بن ابوبند اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے ولید بن عبدالملک بن مسرح، علی بن ثابت اور عبید اللہ بن یزید قردوانی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل مکة قال: اللّٰهم لا تجعل منایانا بها من حین یدخلها حتی یرجع منها.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوتے تھے تو آپ یہ پڑھتے تھے: اے ہمارے پروردگار! ہمیں یہاں موت نہ دیجئے گا، یہاں تک کہ آپ ہمیں یہاں سے نکال کر لے جائیں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اکت ثریدة بحم وحن ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت اتجشأ فقال: اکفف من جشائک فان اکثر الناس شبعا اطولهم جوعاً یوم القیامة.

”میں نے گوشت اور سرکہ والا شرید کھایا، پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے ڈکارا رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: ڈکاروں کے حوالے سے احتیاط کرو کیونکہ جو لوگ زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن زیادہ بھوکے ہوں گے۔“

۹۳۰۰ - ولید بن عمرو دمشقی

اس نے امام مالک کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۳۰۱ - ولید بن عیسیٰ ابوہرب

اس نے شععی اور ابن منکدر سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بحر سقاء اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۹۳۰۲ - ولید بن فضل عنزی

اس نے عبداللہ بن ادریس اودی سے جبکہ اس سے حسن بن عرف نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا ہے، اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ وہ شخص ہے جس کی نقل کردہ حدیث ابن عرف کے جزء میں منقول ہے جو اسماعیل

بن عبید سے منقول ہے:

”عمر ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیک ہے۔“

ان عمر حسنة من حسنات ابی بکر.

اس کی سند میں اسماعیل نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اور یہ روایت بھی جھوٹی ہے۔ سنن دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ میں اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

اربع سمعتہن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تکفروا احدا من اهل قبلتی بذنب وان عملوا الکبائر، وصلوا خلف کل امام، وجاهدوا - او قال: قاتلوا، ولا تقولوا فی ابی بکر وعمر وعثمان وعلی الا خیرا. قولوا: تلک امة قد خلت... الحدیث.

”چار باتیں ہیں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں:

”تم میرے اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہ کرو چاہے وہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہوں اور تم ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ لو اور تم ہر امام کے ہمراہ جہاد میں حصہ ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): لڑائی میں حصہ لو۔ اور تم لوگ ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کے بارے میں صرف بھلائی کی بات کہو اور تم لوگ یہ کہو کہ یہ ایک امت ہے جو پہلے گزر چکے ہیں۔“

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عباد کے بعد والے تمام راوی ضعیف ہیں۔

۹۴۰۳ - ولید بن قاسم (ت'ق) بن ولید ہمدانی

اس نے اعش، مجالد اور ابو حیان تمیمی سے جبکہ اس سے امام احمد، عبد بن حمید، رماوی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: اس سے حدیث نوٹ کرو۔ احمد بن ابویوسف نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: جب یہ کسی ثقہ راوی کے حوالے سے روایت نقل کرے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرنے میں منفرد ہے جو ان کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی، اس لیے یہ اس حد سے باہر نکل گیا ہے کہ اس سے استدلال کیا جائے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 203 ہجری میں ہوا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدلیس فیہا ترجیع.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کھینچ کر ہوتی تھی جس میں ترجیع نہیں ہوتی تھی۔“

اس روایت کو نقل کرنے میں عمر بن موسیٰ نامی راوی منفرد ہے اور اس روایت کے حوالے سے الزام بھی اسی کے سر ہے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

انه رای رجلا یشی واضعا یدیه علی خاصر تیه، فقال: لا تمس هذه المشیة، فانی سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول: هذه مشیة اهل النار الی النار.

”انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے پہلو پر ہاتھ رکھ کر چل رہا تھا، تم اس طرح سے نہ چلو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ اہل جہنم کا جہنم کی طرف جاتے ہوئے چلنے کا طریقہ ہے۔“

۹۴۰۴ - ولید بن کامل (د)

یہ بقیہ کا استاد ہے۔ ابوالفتح ازدی نے اور اُس سے پہلے امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ولید بن کامل ابو عبیدہ بجلي شامي ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: علی بن عیاش اور یحییٰ بن صالح نے اس کے حوالے سے احادیث ہمیں بیان کی ہیں اور اس کے حوالے سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا حدثتم الناس فلا تحدثوهم بما يفرغهم.

”جب تم لوگوں کے ساتھ بات چیت کرو تو اُن کے ساتھ کوئی ایسی بات چیت نہ کرو جو انہیں خوف زدہ کر دے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عائد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الحزم سوء الظن - مرسل.

”احتیاط برآگمان ہے“ یہ روایت مرسل ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابوطرفہ کندی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من غلبت صحته مرضه فلا يتداوى.

”جس کی صحت اُس کی بیماری پر غالب آسکتی ہو وہ دوائی استعمال نہ کرے۔“

یہ روایت بھی مرسل ہے۔

ابوعلی بن سلمی نے اپنی سنن میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا صلى احدكم الي عمود او سارية او شء فلا يجعله نصب عينيه، وليجعله على حاجبه الايسر.

”جب کوئی شخص کسی ستون یا کسی چیز کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اسے اپنی آنکھوں کے عین سامنے نہ رکھے بلکہ اسے اپنے بائیں بھونوں کے سامنے رکھے۔“

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الى عمود ولا عمود ولا شجرة... الحديث.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف رخ کرتے ہوئے نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

تو اس حوالے سے بقیہ اور علی بن عیاش نامی راوی کے درمیان اختلاف ہے جیسا کہ آپ متن اور سند دونوں میں دیکھ سکتے ہیں تو بقیہ یہ کہتے ہیں: راوی خاتون کا نام سیدہ ضعیبہ بنت مقدم رضی اللہ عنہا ہے جبکہ دوسرا راوی یہ کہہ رہا ہے: یہ سیدہ ضباعہ بنت مقداد رضی اللہ عنہا ہیں یہ

خاتون مجہول ہیں اسی طرح مہلب نامی راوی بھی مجہول ہے اور اس سے روایت نقل کرنے والا شخص ضعیف ہے۔

۹۳۰۵۔ (صحیح) ولید بن کثیر (ع) مخزومی

یہ ثقہ اور صدوق ہے اس کی نقل کردہ حدیث صحاح میں موجود ہے۔ اس نے سعید بن ابو ہند اور دیگر اکابرین سے سماع کیا ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن باضیہ فرقی سے تعلق رکھتا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۳۰۶۔ ولید بن کثیر (س) مزنی مدنی

یہ دوسرا شخص ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے ربیعہ راوی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے ابن اور محمد بن عبد اللہ بن عمار نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا باوجودیکہ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نہ تو توثیق کے صیغے کے ساتھ اور نہ ہی اس میں اس راوی کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

۹۳۰۷۔ ولید بن کریر

اس نے محمد بن سیرین سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجہول“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ حدیث بھی منکر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستند نہیں ہے۔

۹۳۰۸۔ ولید بن محمد (ت) موقری

یہ امام زہری کا شاگرد ہے اس کی کنیت ابو بشر بلقاوی ہے یہ بنو امیہ کا غلام ہے۔ موقر بلقاء کے مقام پر موجود ایک قلعہ ہے۔ ابو مسہر علی بن حجر حکم بن موسیٰ اور متعدد افراد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ابو زرعہ مشقی کہتے ہیں: اس کی حدیث مقارب رہی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 181 ہجری میں ہوا تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت ہے جو اس نے زہری کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور یہ مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

مثل المريض اذا برء وصر مثل البردة في صفائها ولونها .

”یہا رجب تندرست اور ٹھیک ہو جائے تو اس کی مثال اس اولے جیسی ہوتی ہے (جو آسمان سے) صاف ستھرا اور اپنی رنگت میں اترتا ہے“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

علیکم بالثياب البیاض' البسوها احياء کم' وکفنوا فیہا موتاکم' فانہا من خیر ثیابکم.
 ”تم پر سفید کپڑے استعمال کرنا لازم ہے، تم اپنے زندوں کو یہی پہناؤ اور اپنے مُردوں کو اسی میں کفن دو کیونکہ یہ تمہارے
 کپڑوں میں سب سے بہتر ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اربع مدائن من مدن الجنة: مكة' والمدینة' والقدس' ودمشق.

واربع من مدن النار: قسطنطینیة' والطوانة' وانطاکیة' وصنعاء.

”چار شہر جنت کے شہر ہیں: مکہ مدینہ قدس دمشق۔ جبکہ چار شہر جہنم کے شہر ہیں: قسطنطنیہ طوانہ انطاکیہ اور صنعاء۔“

موسیٰ بن محمد بلقاوی نے اس کے حوالے سے آزمائش والی (یعنی جھوٹی) روایات نقل کی ہیں تاہم اس میں خرابی کی جڑ بلقاوی ہے
 اگرچہ موقری کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

۹۳۰۹ - ولید بن محمد بن صالح ایللی

اس نے مبارک بن فضالہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابوامیہ طرسوسی اور ابوبکر امین نے اس سے روایات نقل کی ہیں تو اس کا مجبول ہونا
 ختم ہو جاتا ہے۔ ابن عدی اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کے حوالے سے دو منکر روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۱۰ - ولید بن محمد سلمی حجام

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

۹۳۱۱ - ولید بن مروان

اس نے غیلان بن جریر سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۳۱۲ - ولید بن مغیرہ

اس نے ابن مسیب سے روایت نقل کی ہے۔

۹۳۱۳ - (صح) ولید بن مسلم (ع) ابوالعباس دمشقی

یہ بنو امیہ کا غلام ہے، جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہے اور اہل شام کا بڑا عالم ہے۔ اس نے یحییٰ ذماری، ثور اور ابن جریج سے
 روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد وجمیم موسیٰ بن عامر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے ایسی تصانیف منقول ہیں جو
 اچھی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اہل شام میں اس سے زیادہ عقلمند شخص نہیں دیکھا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ اہل شام سے تعلق
 رکھنے والے ایک شخص ہے، اس کے پاس بہت زیادہ علم تھا۔ اس نے ابراہیم بن منذر کے حوالے سے ولید سے منقول روایات میرے
 سامنے بیان کی تھیں (یا مجھے الملاء کروائی تھیں)۔

ابن جو صا کہتے ہیں: ہم یہی سنتے آ رہے ہیں کہ جس نے ولید کی مصنفات کو تحریر کر لیا (یا نوٹ کر لیا) وہ قاضی بننے کے قابل ہو جاتا

ہے یہ ستر کتابیں ہیں۔ ابومسہر کہتے ہیں: ولید تدلیس کرتا تھا، بعض اوقات یہ کذاب راویوں کے حوالے سے بھی تدلیس کر لیتا تھا۔ دجیم کہتے ہیں: اس کی پیدائش 119 ہجری میں ہوئی تھی۔ فسوی کہتے ہیں: میں نے ہشام بن عمار سے ولید کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس کے علم پر ہیزگاری اور اس کے تواضع کی تعریف کرنے لگے۔ ابوالیمان کہتے ہیں: میں نے ولید بن مسلم جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ صدقہ بن فضل مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے صالح طویل سے زیادہ بڑا حافظ الحدیث کوئی نہیں دیکھا اور جنگی واقعات سے متعلق روایات کا ولید سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا، یہ ابواب کو یاد رکھتا تھا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ ابوعبید آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد سے صدقہ بن خالد کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ولید بن مسلم سے زیادہ ثابت ہے، ولید نے امام مالک کے حوالے سے دس ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے، ان میں سے چار روایات نافع کے حوالے سے منقول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ سب سے زیادہ منکر روایت وہ ہے جو اس نے قرآن حفظ کرنے کے بارے میں نقل کی ہے، جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن قنادہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قعد علی فراش مغیبة فیض اللہ لہ یوم القیامة
ثعبانا.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی غائب شوہر والی عورت کی شرمگاہ پر بیٹھے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر اژدھے کو مسلط کرے گا۔“

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جب ولید یہ کہے کہ ابن جریج یا امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت منقول ہے تو یہ قابل اعتماد نہیں ہوگا کیونکہ یہ دو کذاب راویوں کے حوالے سے تدلیس کرتا ہے، لیکن جب یہ کہے کہ یہ حدیث ہمیں اس نے بیان کی ہے تو پھر یہ حجت شمار ہوگا۔

ابومسہر بیان کرتے ہیں: ولید نے ابن ابوسفر کے حوالے سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث حاصل کی تھی اور ابن ابوسفر کذاب ہے۔ وہ اس میں یہ کہتا ہے کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے۔

صالح جزرہ بیان کرتے ہیں: میں نے یثیم بن خارجہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ولید بن مسلم سے کہا: تم نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کو خراب کر دیا ہے، اُس نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: تم اسے ان کے حوالے سے نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہو اور ان کے حوالے سے زہری سے نقل کرتے ہو اور ان کے حوالے سے یحییٰ سے نقل کرتے ہو، جبکہ تمہارے علاوہ دیگر راوی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور نافع کے درمیان عبد اللہ بن عامر اسلمی کا ذکر کرتے ہیں اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور زہری کے درمیان قرہ کا ذکر کرتے ہیں، تو تم نے ایسا کیوں کیا؟ اُس نے کہا: اوزاعی اس سے زیادہ سمجھدار ہیں کہ ان جیسے لوگوں سے روایات نقل کریں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جب امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ان جیسے لوگوں سے روایات کیں اور یہ ضعیف اور منکر راوی ہیں تو تم نے تو انہیں ساقط الاعتبار قرار دے دیا اور تم نے اس روایت کو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی روایت بنا دیا جو انہوں نے ثابت

راویوں کے حوالے سے نقل کی ہے تو امام اوزاعی رضی اللہ عنہ تو ضعیف ہو گئے، لیکن پھر اس نے میری اس بات کی طرف توجہ نہیں کی۔

ابراہیم بن منذر بیان کرتے ہیں: حرمہ بن عبد العزیز چینی نے مجھ سے کہا: ولید بن مسلم حج سے واپس جاتے ہوئے میرے ہاں ٹھہرا تھا اور اس کا انتقال ذی مروہ میں میرے ہاں ہی ہوا تھا۔ لوگ بیان کرتے ہیں: اس کا انتقال محرم کے مہینے میں 195 ہجری میں ہوا۔

۹۴۱۴ - ولید بن مسلم (م' ذ' س) ابو بشر عنبری

یہ تابعی ہے ثقہ ہے اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔

۹۴۱۵ - ولید بن مسلم ازوی

اس نے عمر بن قیس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۴۱۶ - ولید بن معدان

اس سے اس کے بیٹے عبد الملک نے روایت نقل کی ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ دونوں ساقط الاعتبار ہیں۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اپنا خط حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا، جس میں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کریں۔

۹۴۱۷ - ولید بن مغیرہ مخزومی

اس نے ابن مہیب سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: سفیان ثوری نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۴۱۸ - ولید بن مغیرہ معافری مصری

یہ ثبت ہے اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو شرح بن ہانان اور اس کے طبقے کے افراد سے منقول ہے۔

اس کا انتقال 172 ہجری میں ہوا۔

۹۴۱۹ - ولید بن مہلب

اس نے نصر بن محرز سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس سے ایسی روایات منقول ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا

ہے یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔ احمد بن عبد الرحمن بن مفضل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۴۲۰ - ولید بن موسیٰ دمشقی

اس نے سعید بن بشر سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ نے اسے قوی

قرار دیا ہے۔ دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ عقیلی اور ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اسے واپس قرار دیا ہے اس کے حوالے سے ایک

موضوع حدیث منقول ہے۔

۹۴۲۱ - ولید بن نافع (س)

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابوداؤد حرانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۴۲۲ - ولید بن ہشام بن ولید

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۴۲۳ - ولید بن ہشام قحذمی

یہ ثقہ ہے۔

۹۴۲۴ - ولید بن ولید دمشقی

اس نے سعید بن بشر سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۴۲۵ - ولید بن ولید بن زید عنسی دمشقی قلائسی ابوالعباس

اس نے ابن ثوبان اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے جبکہ اس سے ذیلی عباس ترقی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ نصر مقدسی نے اس کے حوالے سے اپنی اربعین میں ایک منکر روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا۔ صالح جزرہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۴۲۶ - ولید بن یزید ہدادی

اس نے مجبول مشائخ کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اس کے بارے میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کلام کیا ہے۔ اس نے قتیبہ اور نصر بن علی سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۴۲۷ - ولید رماح

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، یہ مجبول ہے۔

۹۴۲۸ - ولید

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابن شداد نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(وہب)

۹۴۲۹ - وہب بن ابان

اس نے نافع سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۹۴۳۰ - وہب بن اسماعیل اسدی کوفی

اس نے وقاء بن ایاس کے حوالے سے چار منکر احادیث نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے سماع کیا ہے اور اس سے استدلال کرنے کے بارے میں توقف سے کام لیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہب بن اسماعیل کوئی چیز نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۴۳۱- وہب بن جابر (دس) خیوانی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ”مجهول“ ہے۔
(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابواسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد

ہے۔

۹۴۳۲- (صح) وہب بن جریر (ع) بن حازم ابوالعباس جہضمی بصری

یہ حافظ الحدیث ہے۔ اس نے اپنے والد ابن عون اور ہشام بن حسان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد علی بن مدینی، اسحاق بن راہویہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عجل کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے، عفان اسکے بارے میں کلام کرتے تھے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن مہدی نے کہا ہے کہ یہاں کچھ لوگ ہیں جو شعبہ کے حوالے سے حدیث روایت کرتے ہیں جبکہ ہم نے انہیں کبھی شعبہ کے پاس نہیں دیکھا۔ تو ابن مہدی اصل میں وہب نامی اس راوی کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہب کو شعبہ کے پاس کبھی نہیں دیکھا گیا، لیکن وہب سنت کا عالم ہے اور وہب کا تذکرہ ابن عدی نے بھی کیا ہے اور اس کے حوالے سے دو حدیثیں نقل کرنے کے بعد ان دونوں کو غریب قرار دیا ہے۔

۹۴۳۳- وہب بن حفص بن یحییٰ حرانی

اس نے ابوقادہ حرانی سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابو عمرو نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے محالی نے روایات نقل کی ہیں یہ 250 ہجری تک زندہ رہا تھا۔ یہ وہب بن یحییٰ بن حفص بن عمرو بن یحییٰ ہے۔ اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف بھی کی جاتی ہے اس کا ذکر عنقریب دوبارہ ہوگا۔

۹۴۳۴- وہب بن حکیم

اس نے ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۴۳۵- وہب بن داؤد مخزومی

اس نے ابن علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب ابو بکر بغدادی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
”من صلی علی یوم الجمعة ثمانین مرة غفر الله له ذنوب ثمانین عاما... (الحدیث)۔
”جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُس کے اسی برس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔“

۹۴۳۶- وہب بن راشد رثی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب بصری ہے۔ اس نے ثابت مالک بن دینار اور فرقد سے جبکہ اس سے داؤد بن رشید علی بن

معبود اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مستقیم نہیں ہوتی، اس کی نقل کردہ تمام روایات میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اصبح حزينا على الدنيا اصبح ساخطا على ربه، ومن اصبح يشكو الله مصيبة نزلت به - انما يشكو الله.

ومن تضعف لغني لينال فضل ما عنده احبط الله عمله.

”جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ وہ دنیا کے حوالے سے غمگین کرے تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے اور جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ وہ کسی مصیبت کی شکایت کر رہا ہو جو اس پر نازل ہوئی ہو تو وہ دراصل اللہ تعالیٰ کی شکایت کر رہا ہوتا ہے اور جو شخص کسی خوشحال شخص کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے عاجزی کی تاکہ اس کے پاس زائد مال کو حاصل کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع کر دیتا ہے۔“

۹۲۳۷ - وہب اللہ بن راشد ابو زرعه مصری

سعید بن ابومریم اور دیگر حضرات نے اس پر تنقید کی ہے۔ اس نے یونس ایلی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ ابن وارہ نے عنہ بن خالد کو اس پر فضیلت دی ہے۔

۹۲۳۸ - وہب بن ربیعہ (ت م)

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عمارہ بن عمیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۲۳۹ - وہب بن عمرو

یہ ابراہیم بن عمر کا بھائی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام وہب بن عمرو ہے۔

۹۲۴۰ - وہب بن عمرو

اس نے ابو عبدالرحمن سلمی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۹۲۴۱ - (صح) وہب بن منبہ (خ م ذ ت س) ابو عبداللہ یمانی

یہ قصہ نقل کرنے والا شخص ہے اور تابعین کے بڑے علماء میں سے ایک ہے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں پیدا ہوا تھا۔ اس کی نقل کردہ روایت جو اس نے اپنے ہمام بن منبہ سے نقل کی ہے وہ صحیحین میں منقول ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ اور ان کے قریبی لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ تھا اور سچا تھا لیکن اس نے اسرائیلی کتابوں سے بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں۔ عجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور تابعی ہے یہ

صنعاء کا قاضی رہا تھا۔ ثنی بن صباح کہتے ہیں: وہب بیس سال تک اس عالم میں رہا کہ اُس نے عشاء اور صبح کے درمیان وضو نہیں کیا (یعنی عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتا رہا)۔ وہب کا انتقال 114 ہجری میں ہوا۔ صرف فلاس نے اسے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار کا یہ قول نقل کیا ہے: میں وہب بن منبہ کے گھر میں داخل ہوا جو صنعاء میں تھا تو اس نے اپنے گھر میں موجود بادام مجھے کھلائے میں نے کہا: میری یہ خواہش تھی کہ آپ نے تقدیر کے بارے میں کچھ نہ لکھا ہوتا تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میری بھی یہی رائے خواہش ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: اس نے تقدیر کے بارے میں ایک کتاب لکھی تھی پھر یہ اُس پر ندامت کا شکار ہوا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: تقدیر کے حوالے سے کچھ نظریات کے حوالے سے اس پر تہمت عائد کی گئی تھی لیکن پھر اس نے رجوع کر لیا تھا۔

امام عبدالرزاق نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ 100 ہجری میں بہت سے فقہاء نے حج کیا اس سال وہب نامی اس راوی نے بھی حج کیا جب ان لوگوں نے عشاء کی نماز ادا کر لی تو وہ لوگ وہب کے پاس آئے جن میں عطاء، حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے وہ لوگ یہ چاہتے تھے کہ وہ تقدیر کے بارے میں اس کے ساتھ بحث کریں تو یہ باب حمد میں چھپ گیا اور وہاں موجود رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہوئی اور وہ لوگ بکھر گئے اور انہوں نے اس سے سوالات نہیں کیے۔

ابوستان بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: پہلے میں تقدیر کے بارے میں رائے دیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے ستر سے زیادہ کتابوں میں پڑھا جو انبیاء کی تحریروں پر مشتمل تھیں ان سب میں یہی لکھا ہوا تھا کہ جو شخص مشیت کے حوالے سے کوئی چیز اپنے لیے مقرر کرتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے تو میں نے اپنے قول کو ترک کر دیا۔

ابو عاصم نیل بیان کرتے ہیں: وہب کہتے ہیں کہ علم مؤمن کا ساتھی ہے اور علم اُس کا دوزیر ہے، عقل اُس کی رہنما ہے اور صبر اُس کے لشکروں کا امیر ہے اور نرمی اُس کا باپ ہے اور کمزوری اُس کا بھائی ہے۔

9۴۴۲ - وہب بن وہب بن کثیر بن عبداللہ بن زعمہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قاضی ابوالبتیری قرشی مدنی

اس نے ہشام بن عروہ اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مسیب بن واضح، ربیع بن ثعلب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ مہدی کے لشکر کا قاضی بھی بنا تھا پھر یہ مدینہ منورہ کا قاضی رہا تھا پھر یہ وہاں کے سامان حرب اور نمازوں کا نگران بنا یہ بہت زیادہ سخی اور بہت زیادہ قابل تعریف تھا لیکن حدیث میں اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اللہ کا دشمن تھا اور جھوٹ بولتا تھا۔ عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میری یہ رائے ہے کہ اسے قیامت کے دن دجال کے طور پر اٹھایا جائے گا۔ اس کا انتقال 200 ہجری میں ہوا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہماری یہ رائے ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجاريتي بريدة: اكنسى المسجد يوم الخميس فان من اخرج من مسجد يوم الخميس بقدر ما ترى العين كان كعدل رقبة.

”نبی اکرم ﷺ نے میری کنیز بريدة سے کہا: جمعرات کے دن مسجد میں جھاڑو دے دینا کیونکہ جو شخص جمعرات کے دن مسجد میں سے ایسی چیز باہر نکالتا ہے جسے کوئی آنکھ دیکھ سکتی ہو تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔“ اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم دعا حججاً حجه واعطاه ديناراً.

”نبی اکرم ﷺ نے ایک بچھے لگانے والے کو بلایا، اُس نے آپ کو بچھے لگائے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے ایک دینار عطا کیا۔“

ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: من حفظ علي امتي اربعين حديثاً مما ينفعها الله به بعثه الله يوم القيامة فقيهاً عالماً. ”جو شخص میری امت کے لئے چالیس احادیث یاد کر لے، جن احادیث کے حوالے سے انہیں (دینی احکام کو حاصل کرنے میں) فائدہ ہوتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس عمل کی وجہ سے اُسے قیامت کے دن فقیہ اور عالم کے طور پر زندہ کرے گا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم علي ابي بكر فاذا سيفه وترسه وقوسه معلق في قبلة مسجد بيته فوضعه ونحاه عن القبلة وصلى ركعتين ثم قال: لا تعلقوا علي القبلة.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کی تلوار اُن کی ڈھال اُن کی کمان اُن کے گھر میں نماز کی جگہ میں قبلہ کی سمت لٹکے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں وہاں سے اٹھایا اور قبلہ سے ایک طرف کر کے رکھ دیا پھر آپ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ چیزیں قبلہ کی سمت میں نہ لٹکاؤ۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ذوق بيته وذخرف مسجده لم يموت او تصيبه قارعة.

”جو شخص اپنے گھر کو مزین کرتا ہے اور اپنی مسجد کو مزین کرتا ہے وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اُسے مصیبت لاحق نہیں ہوگی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الحدة تعتري جماع القرآن. قيل: لم يا رسول الله؟ قال: لغيره القرآن في اجوافهم.

”بے شک قرآن کے عالموں کے اندر مزاج کی تیزی پائی جاتی ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کیوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن کے پیٹ میں موجود قرآن کی غیرت کی وجہ سے۔“

یہ تمام روایات جھوٹی ہیں۔

۹۴۴۳ - وہب بن وہب

اس نے حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۹۴۴۴ - وہب بن یحییٰ بن حفص بجلی

یہ وہب بن حفص ہے جس کا ذکر پہلے ہوگا۔ اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابوالولید بن مختب حرائی کے نام سے معروف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قتل وزغا فکانما قتل شیطانا.

”جس شخص نے چھپکلی کو مارا، اُس نے گویا شیطان کو مار دیا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اذهب اللہ بصرہ کان حقا علی اللہ واجبا الا ترى عیناہ نار جہنم.

”جس شخص کی بینائی کو اللہ تعالیٰ ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ اُس کی آنکھیں جہنم کی آگ کوندیکھیں۔“

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک یہ روایت بھی ہے:

لیس احد یدخل الجنة الا جرد مرد الاموسی بن عمران فان لحیته الی سرتہ.

ولیس احد یکنی الا آدم، فانه یکنی ابا محمد.

”جنت میں داخل ہونے والا شخص داڑھی مونچھ کے بغیر ہوگا، صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اُن کی

داڑھی اُن کی ناف تک ہوگی اور جنت میں کسی کی کنیت نہیں ہوگی، صرف حضرت آدم کی ہوگی اور اُن کی کنیت ابو محمد ہوگی۔“

یہ روایت وہب بن حفص نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۹۴۴۵ - وہب (د) مولیٰ ابواحمد

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لیمة لا لیتین.

”ایک مرتبہ دو پٹہ لینو دو مرتبہ نہیں۔“

یہ راوی معروف نہیں ہے۔ حبیب بن ابوثابت نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔

﴿ حرف لام الف ﴾

(لاحق، لاہر)

۹۴۳۶ - لاحق بن الحسین المقدسی

یہ لاحق بن ابورود ہے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔ یہ لاحق بن حسین بن عمران بن ابورود ہے اس کی کنیت ابو عمر ہے۔ اور کسی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ابورود کا نام محمد بن عمران بن محمد بن سعید بن مسیب بن حزن تھا۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال خوارزم میں 384 ہجری میں ہوا جبکہ یہ ہو چکا تھا۔ حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب ”حلیۃ الاولیاء“ میں اور دیگر کتابوں میں اس کے حوالے سے مصیبت (یعنی جھوٹی) روایات نقل کی ہیں۔ حافظ اور کسی کہتے ہیں: یہ کذاب تھا اور جھوٹا الزام لگانے والا شخص تھا۔

۹۴۳۷ - لاحق بن حمید (ع) ابو مجلہ

یہ ثقہ تابعین میں سے ایک ہے البتہ یہ تدلیس کرتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا یا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی ہے۔ حسین اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ امام ابو زرہ اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 100 ہجری کے بعد ہوا تھا۔

۹۴۳۸ - لاہز ابو عمر و تیمی

اس نے مہتمم بن سلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ بغداد کا رہنے والا مجہول شخص ہے یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی برة الاسلسی فقال له - وانا اسمعه : یا ابا برة! ان ربی عهد الی فی علی عهد! فقال : علی رایة الہدیٰ و منار الایمان و امام اولیائی و نور جیبیع من اطاعنی یا ابا برة! علی امینی غدا علی حوضی و صاحب لوائی و ثقفتی علی مفاتیح خزائن جنة ربی .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت ابو برة اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا (میں انہیں بلا کر لایا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جبکہ میں یہ بات سن رہا تھا: اے ابو برة! بے شک میرے پروردگار نے علی کے بارے میں مجھ سے ایک عہد لیا ہے اس نے فرمایا ہے: علی ہدایت کا جھنڈا ہے ایمان کا مینارہ ہے میرے دوستوں کا امام ہے اور ان تمام لوگوں کا نور ہے جو میری فرمانبرداری کرتے ہیں اے ابو برة! کل میرے حوض پر علی میرا امین ہوگا اور میرے جھنڈے کو اٹھانے والا ہوگا اور میرے پروردگار کی جنت کے خزانوں کی چابیوں کا نگران ہوگا“

یہ روایت جھوٹی ہے یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ انتہائی موضوع روایت ہے اور جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو!

﴿ حرف الیاء ﴾

(یا سر یاسین)

۹۲۴۹ - یاسر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے جو عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کے لئے عرش کے وزنی ہونے کے بارے میں ہے۔ یہ ابو القاسم بن عساکر کے سباعت کے جزء میں ہے۔

۹۲۵۰ - یاسین بن محمد

اس نے ابو حازم مدینی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۹۲۵۱ - یاسین بن معاذ زیات

اس نے زہری اور حماد بن ابوسلیمان سے جبکہ اس سے علی بن غراب مروان بن معاویہ اور عبدالرزاق نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کوفہ کے اکابر فقہاء اور وہاں کے مفتیوں میں سے ایک تھا اصل کے اعتبار سے یہ یرامی ہے اس کی کنیت ابو خلف تھی۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”مکر الحدیث“ ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ اور ابن جنید کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اني طفت اسبوعين قرنت بينهما، وركعت اربعا.

فقال: احسنت.

”آیت فحسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کی: میں نے ایک ساتھ سات طواف دومرتبہ کیے ہیں (یعنی ایک ہی مرتبہ میں چودہ طواف کیے ہیں) اور پھر میں نے چار رکعت ادا کی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان من معادن التقوى تعلمك علم ما لم تعلم الي ما قد علمت، والنقص فيما قد علمت قلة الزيادة فيه، وانما يزهده الرجل في علم ما لم يعلم قلة انتفاعه بما قد علم.

”یہ بات تقویٰ کی کان ہے کہ تم جو چیز سیکھ چکے اسے انجانی چیز کی طرف سیکھنے میں لگا دو اور جو چیز جان چکے اس میں نقصان زیادتی کی کمی ہے آدمی انجانی چیز میں بے رغبتی کرتا ہے معلوم چیز سے کم فائدہ اٹھاتا ہے۔“

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: اہل مکہ یہ کہا کرتے تھے کہ ابن جریج نے ابوزبیر سے سماع نہیں کیا ہے، انہوں نے یاسین سے سماع کیا ہے۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ادرك ركعتي الجمعة او احدهما فقد ادرك... الحدیث.

”جو شخص جمعہ کی دو رکعت یا کسی ایک رکعت کو پالے تو وہ (جمعہ کی نماز کو) پالیتا ہے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کا انتقال ثوری کے انتقال کے قریب ہی ہوا تھا۔

۹۴۵۲ - یاسین بن شیمان (ق) عجلی کوفی

اس نے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المهدی منا اهل البيت يصلحه الله في ليلة.

”مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا“ اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہی رات میں اُسے اس کے قابل کر دے گا (کہ وہ خلیفہ بن جائے)۔

ابوداؤد حفری نے یاسین سے اسے روایت نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے۔ ابن یمان کہتے ہیں: میں نے سفیان کو دیکھا کہ وہ یاسین بن شیمان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کر رہے تھے۔ ابن عدی کہتے ہیں: وہ اس حدیث سے واقف تھے۔ ایک قول کے مطابق اس راوی کا نام یاسین بن سنان ہے اور ایک قول کے مطابق یاسین بن سار ہے یہ بات مزی نے نقل کی ہے۔

(یافع)

۹۴۵۳ - یافع بن عامر

اس نے قتادہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اسماعیل بن عیاش نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ بصرہ کارہنے والا ہے بلکہ یہ ایک مشہور آدمی ہے۔

(یحییٰ)

۹۴۵۴ - یحییٰ بن ابراہیم سلمی

اس نے سفیان ثوری سے روایت نقل کی ہے یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت

حدیثہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدکر زمانا یقال للرجل فیہ: ما اظرفہ اما اجلدہ اما اعقلہ! وما فی قلبہ مثقال حبۃ من ایبان.

”انہوں نے نبی اکرم کو ایک ایسے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے سنا جس میں ایک آدمی کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ کتنا سمجھدار کتنا عقلمند ہے حالانکہ اُس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا ایمان نہیں ہوگا۔“

یہی نامی اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لأنکاح الابولی.

”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں روایات منکر ہیں اور یہی نامی راوی معروف نہیں ہے۔

۹۳۵۵ - یحییٰ بن ابراہیم بن عثمان بن داؤد

اس نے ابو قتیبہ سلمی مدنی سے روایات نقل کی ہیں، یہ ایک دوسرا شخص ہے۔ اسے امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں یہ بات بیان کی ہے: یہ بعض اوقات وہم کا شکار ہوتا ہے اور بعض اوقات (دوسرے راویوں کے) برخلاف نقل کرتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہیں جو اس نے امام مالک در اور دی اور ایک جماعت سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے زبیر اور محمد بن اسماعیل ترمذی نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۵۶ - یحییٰ بن ابراہیم بن ابوزید اندلسی ابو الحسین بن بیاز مرقی

عبد الجبار بن احمد طرسوسی سے اس نے قرأت کی سند نقل کی ہے اس کے علاوہ مکی اور دانی سے بھی کی ہے جبکہ ابو عبد اللہ بن سعید دانی نے اور ایک جماعت نے اس سے علم قرأت سیکھا ہے۔ ابن بشکوال بیان کرتے ہیں: میں نے بعض حضرات کو اسے ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا ہے اور بعض کو اس کی نسبت جھوٹ کی طرف کرتے ہوئے سنا ہے اور ایسی روایت کی طرف اس کے دعوے کی نسبت کی گئی ہے کہ جن لوگوں سے اس نے ملاقات نہیں کی اس بات کا احتمال موجود ہے کہ ایسا اُس وقت ہوا ہو جب یہ اختلاط کا شکار ہوا ہو، کیونکہ یہ آخری زمانے میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا، اس کا انتقال 296 ہجری میں مرسیہ کے مقام پر ہوا تھا۔

۹۳۵۷ - یحییٰ بن ابراہیم سلماسی

یہ ایک معروف بزرگ ہے جو بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں ایک تصنیف بھی ہے جس میں اس نے جہالت اور خواہش نفس کو ظاہر کیا ہے۔ ابو القاسم بن عساکر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۳۵۸ - یحییٰ بن احمد

یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے اور اُس کی سند میں مجہول راوی پائے جاتے ہیں۔ عبدان نے کتاب

”معرفة الصحابة“ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے عباس بن یزید ازدی کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا رب زینتتی فحسن اركانی. قال: قد حسنت اركانك بالحسن والحسين.
 ”اے میرے پروردگار! تو مجھے آراستہ کر دے اور میرے ارکان کو خوبصورت کر دے۔ جس طرح تو نے اپنے ارکان حسن اور حسین کو خوبصورت کیا ہے۔“

۹۳۵۹ - یحییٰ بن ابواسحاق (ق) ہنائی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے یہ معروف نہیں ہے۔ عقبہ بن حمید اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔
 ۹۳۶۰ - یحییٰ بن اسحاق (ت)

اس نے اپنا چچا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ معروف نہیں ہے۔ یحییٰ بن ابوکثیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے تاہم یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مکرّمہ بن عمار نے یحییٰ بن اسحاق کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں تو وہ شاید یہی ہے۔

۹۳۶۱ - یحییٰ بن ابواسحاق (ع)

یہ ثقہ ہے عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔ عبد العزیز بن صہیب حدیث میں اس سے زیادہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

سال انسا عن قصر الصلاة.

”اس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نماز کو قصر کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔“

یہ روایت اس راوی سے وہیب رضی اللہ عنہ ہشیم اور متعدد افراد نے نقل کی ہے اور یہ روایت تقریباً تمام کتابوں میں موجود ہے۔

۹۳۶۲ - یحییٰ بن ابوامامہ (د) اسعد انصاری

اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس کا بھتیجا محمد بن عبد الرحمن اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۳۶۳ - یحییٰ بن اسماعیل

اس سے ابراہیم بن سعد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا شمار اہل واسط میں ہوتا ہے۔ یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۹۳۶۴ - یحییٰ بن اسماعیل کوفی جریری

امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۹۳۶۵ - یحییٰ بن اسود

یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۳۶۶ - یحییٰ بن ابواشعث

اس نے ابوعون سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۳۶۷ - یحییٰ بن اسلم (ت) قاضی

اس نے سفیان بن عیینہ اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اکابر فقہاء میں سے ایک ہے۔ علی بن حسین بن جنید بیان کرتے ہیں: لوگوں کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ حدیث چوری کرتا تھا۔ ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ بات واضح ہوتی ہے کہ احداث کی طرف میلان رکھتا تھا (یعنی قرآن کو حادث مانتا تھا)۔ ہم نے اس کے تفصیلی حالات اپنی بڑی تاریخ میں بیان کیے ہیں۔ اس کا انتقال 242 ہجری میں ذوالحجہ کے مہینے میں ہوا۔

۹۳۶۸ - یحییٰ بن ایوب (ذت) بجلی

اس نے اپنے دادا ابو زرعہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد اللہ بن مبارک، عبد اللہ بن رجا، عدائی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: ”ضعیف“ ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ جریر بن ایوب کا بھائی ہے جسے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۳۶۹ - یحییٰ بن ایوب، ابو عقاب ہلال بن زید بن حسن بن اسامہ بن زید بن حارثہ کلبی

(وہ اسامہ بن زید) جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ دمشق کا رہنے والا ایک شیخ ہے جس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے اور اپنے چچا زید بن ہلال کے حوالے سے ان کے آباؤ اجداد کے حوالے سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اہل دمشق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ایسے شخص کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی، تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۳۷۰ - یحییٰ بن ایوب (ع) منافقی مصری، ابو العباس

یہ اہل مصر کا عالم اور مفتی ہے۔ اس نے ابو قبیل اور یزید بن ابوصیب سے جبکہ اس سے مقبری، سعید بن ابومریم، سعید بن عفیر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ”صدوق“ ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب ہے۔ ابن القطان فاسی کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے کہ جن کی حالت کا مجھے علم ہے کہ اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی بعض احادیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ اس کی منکر روایات میں سے ایک روایت

یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا تعلموا العلم لتبأهوا به العلماء ، ولا لتباروا به السفهاء ، ولا لتخبروا به المجالس ، فمن فعل ذلك فالنار النار.

”علم کو اس لیے حاصل نہ کرو تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو یا اس کے ذریعے بیوقوفوں کے ساتھ بحث مباحثہ کرو یا اس کے ذریعے محافل میں اپنے آپ کو نمایاں کرو جو شخص ایسا کرے گا تو (اُس کا انجام) جہنم ہوگی، جہنم ہوگی۔“
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر يقرأ في الوتر في الركعة الأولى بسبح' وفي الثانية بقل يا أيها الكافرون.

وفي الثالثة بقل هو الله احد.

وقل اعوذ برب الفلق.

وقل اعوذ برب الناس.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر ادا کرتے تھے تو وتر کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے تھے دوسری رکعت میں سورہ کافرون کی تلاوت کرتے تھے اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس کی تلاوت کرتے تھے۔“

یہ روایت ابن ابومریم نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔ اور یحییٰ کو اس حوالے سے منکر قرار دیا گیا ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المؤنثون اولاد الجن.

قیل لابن عباس : كيف ذلك ؟ قال : نهى الله ورسوله ان ياتي الرجل امراته وهي حائض فاذا اتاها سبقه بها الشيطان فحملت منه فانت المؤنث.

”لوگ جنات کی اولاد ہوتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: وہ کیسے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ اور اُس کے رسول نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کرے جب وہ ایسا کرتا ہے تو شیطان اُس سے سبقت لے جاتا ہے اور وہ عورت حاملہ ہوتی ہے اور پھر اُس کے گھر مؤنث پیدا ہوتا ہے۔“
ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک روایت سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم' العمرة واجبة وفريضةها كفريضة الحج ؟ قال : لا' وان تعتمر خير لك.

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے! عمرہ کرنا واجب ہے یا حج کی طرح فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اگر تم عمرہ کر لیتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (لیکن یہ فرض نہیں ہے)۔“

یہ روایت انتہائی عجیب و غریب ہے، اسے نقل کرنے میں سعید نامی راوی منفرد ہے، جس نے یحییٰ بن ایوب سے اسے نقل کیا ہے اور یہ عجم طبرانی میں آئی سند کے ساتھ منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سالم کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

وان كان مائعا فانتنفعا به.

”اگر وہ پگھلا ہوا ہو تو تم اُس کے ذریعے نفع حاصل کر لو۔“

اس راوی سے ایک اور مرسل حدیث بھی منقول ہے:

من كشف امرأة فنظر الي عورتها فقد وجب الصداق.

”جو شخص کسی عورت کا پردہ ہٹا کر اُس کی شرمگاہ کی طرف دیکھتا ہے تو پھر مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن شداد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال عائشة: فقلت: دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى في يدي متعجات من ورق.

فقال: ما هذا يا عائشة؟ قالت: صنعتهن اتزوين بهن لك.

فقال اتؤدين زكاتهن؟ قالت: لا، او ما شاء الله من ذلك.

فقال: هي حسبك من النار.

”ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے

آپ نے میرے ہاتھوں میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھیاں دیکھیں تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کہاں سے آئی ہیں؟

انہوں نے کہا: یہ میں نے اس لیے تیار کروائی ہیں کہ آپ کے سامنے اس کے ذریعے زیب و زینت اختیار کروں۔ نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی نہیں! یا جو بھی اللہ کو منظور تھا

وہ فرمایا: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے جہنم میں جانے کے لئے یہی کافی ہیں۔“

امام دارقطنی رحمہ اللہ کے حافظ الحدیث کے باوجود محمد نامی راوی کا معاملہ اُن سے پوشیدہ رہا کہ اُس نے یہ حدیث بغوی کے حوالے

سے اُس کی سند کے ساتھ سنی ہے اور یہ ایک اور روایت کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ تو امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن عطاء نامی

راوی مجہول ہے، حالانکہ یہ محمد بن عمرو بن عطاء ہے جو ثبت راویوں میں سے ایک ہے۔

ابن وہب نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الندم توبة.

”ندامت تو یہ ہوتی ہے۔“

اس راوی کا انتقال 168 ہجری میں ہوا۔

۹۳۷۱ - یحییٰ بن ابوانیسہ (ت) جزری راوی

یہ زید بن ابوانیسہ کا بھائی ہے اس نے ابن ابوملیکہ اور نافع کے حوالے سے جبکہ اس سے عبد الوارث، عبد اللہ بن بکر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے جو وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: محدثین نے اس بارے میں اتفاق ہے کیا ہے کہ اس کی حدیث کو ترک کیا جائے گا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یحییٰ بن ابوانیسہ میرے نزدیک حجاج بن ارطاة اور ابن اسحاق سے زیادہ محبوب ہے۔ عبید اللہ بن عمرو کہتے ہیں: زید بن ابوانیسہ نے مجھ سے کہا: تم میرے بھائی کے حوالے سے روایات نوٹ نہ کرو کیونکہ وہ کذاب ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ خالد نے اپنی سند کے ساتھ جعفر بن برقان کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے رقد کے پل پر کچھ اونٹوں پر شہد دیکھا جو مشکوں میں تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ یحییٰ بن ابوانیسہ کے ہیں اور یہ اس نے تحفہ کے طور پر زہری کی طرف بھیجے ہیں۔

یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: لوگ یحییٰ بن ابوانیسہ کی تحریر پر اکٹھے ہو جایا کرتے تھے جو زہری کے پاس موجود ہوتی تھی۔

اس راوی نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیہود والنصارى.

”سفید بالوں کی رنگت تبدیل کر دو اور یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔“

اس راوی نے زہری کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليباشر بعض ازواجه وهي حائض عليها اذ ارالى انصاف فغذيها.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور اس کا تہبند نصف زانوں تک ہوتا تھا۔“

اس راوی نے اپنی سند سے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم على راحلته من وجع كان به.

”میں آرم سٹیجھنے کے تکلیف کی وجہ سے اونٹنی پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا کل الوالدان من مال ولدهما بالمعروف' وليس للولد ان ياكل من مال والديه الا باذنهما.
 ”والدین اپنی اولاد کے مال میں سے مناسب طور پر کھا سکتے ہیں؛ البتہ بچے کو یہ حق نہیں ہے کہ اپنے ماں باپ کے مال میں سے اُن کی اجازت کے بغیر کھائے۔“

اس راوی کا انتقال 146 ہجری میں ہوا۔

۹۳۷۲ - یحییٰ بن برید بن ابوربدہ بن ابوموسیٰ اشعری

اس راوی نے ابن جریج اور اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابوربدہ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ وہابی الحدیث ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا اراد الله رحمة امة قبض نبیها قبلها... الحدیث.

”جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو اُس سے پہلے اُس کے نبی کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو ساقط الاعتبار ہے تاہم وہ علاء بن عمرو حنفی کی اس سے روایت کے طور پر ہے اور علاء نامی راوی بھی وہابی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا جلس القاضي في مكانه هبط عليه ملكان يسدانه ويوفقانه ويرشده، ما لم يجز، فاذا جار عرجا وتركا.

”جب قاضی اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ہوتا ہے تو دو فرشتے اُس پر نازل ہوتے ہیں جو اُس کا ساتھ دیتے ہیں اُسے توفیق دیتے ہیں اُس کی رہنمائی کرتے ہیں جب تک وہ ظلم نہیں کرتا؛ جب وہ ظلم کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور اُس کے حال پر چھوٹ دیتے ہیں۔“

یہ روایت منکر ہے۔

۹۳۷۳ - یحییٰ بن بسطام

اس نے ابن ابیعدی کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ایک بصری بزرگ ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ قدریہ فرقے کا داعی تھا اور اس کی روایات میں منکر روایات پائی جاتی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابن بسطام مصفر قدریہ فرقے سے متعلق نظریات ذکر کیا کرتا تھا۔

۹۳۷۴ - یحییٰ بن بشر خراسانی

اس نے عکرمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ مشہور نہیں ہے۔

۹۳۷۵ - یحییٰ بن بشر حریری

یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے اور ثقہ ہے۔

۹۳۷۶ - یحییٰ بن بشار کندی

یہ عباد بن یعقوب رواجی کا استاد ہے۔ اس جیسے شخص کو معروف قرار نہیں دیا جاسکتا، اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

شجرة انا اصلها، وعلی فرعها، والحسن والحسين ثمرها، والشیعة ورقها، فهل یخرج من الطیب الا الطیب.

وانا مدینة العلم وعلی بابها، فمن اراد المدینة فلیات الباب.

’ایک درخت ہے جس کی جڑ میں ہوں، اُس کی شاخ علی ہے، اُس کا پھل حسن اور حسین ہیں اور اُس کے پتے شیعہ ہیں تو پاکیزہ چیز سے پاکیزہ چیز ہی باہر نکلتی ہے، میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ جو شخص شہر میں آنا چاہتا ہو اُسے دروازے پر آنا چاہیے۔‘

۹۳۷۷ - یحییٰ بن بشیر بن خلاد

اس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

سدوا الخلل، ووسطوا الاحام.

’تم لوگ خلل کو ختم کرو اور امام کو اپنے عین درمیان کے مطابق کھڑا کرو۔‘

ابن القطان کہتے ہیں: اس کی اور اس کے باپ کی حالت ’’مجبول‘‘ ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: یہ سند قوی نہیں ہے۔

۹۳۷۸ - یحییٰ بن بشیر

اس نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ یحییٰ بن محمد بن بشیر ہے۔ مطین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام

دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ الحدیث ہے۔ یہ اسحاق داؤد اور عیسیٰ کا باپ ہے۔

۹۳۷۹ - یحییٰ بن بہماہ

یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہے، اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابراہیم خوزی نے روایات نقل کی ہیں،

یہ ’’مجبول‘‘ ہے۔

۹۳۸۰ - یحییٰ بن ثعلبہ ابو مقوم

اس نے حکم بن عتیبہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۳۸۱ - یحییٰ بن جرجہ

یہ معروف نہیں ہے۔ اس نے زہری سے ایک معروف حدیث نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ اُمید ہے کہ اس میں کوئی حرج

نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۳۸۲ - یحییٰ بن جعفر بن زبرقان

یہ یحییٰ بن ابوطالب ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کسی نے بھی حجت کی بنیاد پر اس پر طعن نہیں کیا، میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس کا ذکر دوبارہ آئے گا۔

۹۳۸۳ - یحییٰ بن جہم

یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۳۸۴ - یحییٰ بن جعفر سراج

یہ بھی اسی طرح (مجبول ہے)۔

۹۳۸۵ - یحییٰ بن جزار (م’عو)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ”صدوق“ ہے، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ حکم بن عتیہ کہتے ہیں: یہ تشیع میں غالی تھا۔

۹۳۸۶ - یحییٰ بن حارث

اس نے اپنے بھائی زہد بن حارث سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے، یہ بات عقلی نے بیان کی ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ بہز بن حکیم کے حوالے سے اُن کے والد اور دادا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لعن اللہ قاطع السدر۔

”اللہ تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرے جو بیری کے درخت کو کاٹ دیتا ہے۔“

۹۳۸۷ - یحییٰ بن ابوجحاح (ت’س) منقری

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے قوی قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابن عون، عوف اور ابن جریج سے سماع کیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ

بن حجاج بن ابوجحاح مکی کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اس کی کنیت ابویوب ہے۔ اور عبد الجبار بن العلاء، یزید بن سنان اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن تجصیص القبور، وان یکتب علیہا، وان یبني علیہا، وان توطأ.

”نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ قبروں پر چونا لگایا جائے یا ان پر کچھ لکھا جائے یا ان پر عمارت تعمیر کی جائے یا ان پر سے گزرا جائے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

۹۳۸۸ - یحییٰ بن حرب (ق)

اس نے سعید مقبری سے روایات نقل کی ہیں۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔

۹۳۸۹ - یحییٰ بن الحسن (د) زہری

یہ مدنی ہے اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ موسیٰ بن یعقوب اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۹۳۹۰ - یحییٰ بن حسین مدائنی

اس نے ابن لہیعہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول الحال ہے اور اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے جسے خطیب نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے۔

۹۳۹۱ - یحییٰ بن حسین علوی

یہ رافضی ہے اور بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے ابو غنائم زسی سے روایات نقل کی ہیں اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں جس کا متن یہ ہے:

ان ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجدہ فی الجنة.

”نبی اکرم ﷺ کے والدین اور آپ کے دادا جنت میں ہیں۔“

اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام اس جاہل آدمی کے سر ہے۔

۹۳۹۲ - یحییٰ بن حفص کرجمی

یہ معروف نہیں ہے اس نے یعلیٰ بن عبیدہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے:

من شارك ذميا فتواضع له اذا كان يوم القيامة ضرب بينهما واد من نار فليل للمسلم: خض الي

ذلك الجانب حتى تحاسب شريكك.

”جو شخص کسی ذمی کے ساتھ شراکت داری کرے اور اُس کے لیے تواضع اختیار کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اُن دونوں

کے درمیان آگ کی بنی ہوئی وادی رکھی جائے گی اور مسلمان سے کہا جائے گا: تم اس میں سے گزر کر دوسری جانب جاؤ تاکہ

تم اپنے شراکت دار سے حساب لے سکو۔“

اس روایت میں خرابی کی جڑ یحییٰ نامی راوی ہے ورنہ پھر محمد بن معمر بن محمد شامی نامی راوی ہے کیونکہ حالت کے اعتبار سے وہ بھی

مجبول ہے۔

۹۴۹۳ - یحییٰ بن حکیم (س'ق) بن صفوان بن امیہ

ابن ابوملیکہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۴۹۴ - یحییٰ بن حمزہ (ع) حضرمی ہتلمی

یہ دمشق کا قاضی ہے صدوق ہے اور عالم ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: صدوق بن خالد میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس پر قدر یہ فرتے سے تعلق رکھنے کا الزام ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: عکرمہ بن رویم اور زبیدی سے جبکہ اس سے ابو مسہر علی بن حجر اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ دجیم کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور عالم ہے عالم ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حسان بن عطیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه حدثه ان ياجوج وماجوج اربعائة الف الف (امة) ليس منها امة تشبه الاخرى قال: منهم

الف ومنا واحد. وسعة الارض مائة سنة والبحار مائة سنة ومائة سنة خراب ومائة سنة عمران.

”یا جوج ماجوج کی تعداد چالیس ارب ہوگی، ان میں سے کوئی ایک گروہ دوسرے کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا ہوگا، انہوں

نے یہ بھی کہا ہے: ان میں سے ایک ہزار لوگ ہوں گے اور ہم میں سے ایک شخص ہوگا اور زمین کی وسعت ایک سو سال جتنی

ہوگی اور سمندر ایک سو سال جتنے ہوں گے اور پھر ایک سو سال تک خرابی آئے گا اور پھر ایک سو سال تک خرابی ہوگی۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ روایت منکر ہونے کے باوجود قول کے اعتبار سے منکر ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ حسان بن عطیہ کو کہاں

سے ملی ہے جہاں تک ان کے یہ کہنے کا تعلق ہے کہ زمین کی لمبائی ایک سو سال ہوگی تو اس سے مراد یہ ہے کہ کسر کے اعتبار سے ہوگا جیسا

کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ گھر ایک سو باشت کا کسر کے اعتبار سے ہے یعنی دس باشت لمبا ہے اور اتنا ہی چھوڑا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس

راوی کا انتقال 183 ہجری میں ہوا۔

۹۴۹۵ - یحییٰ بن حمید بن تیر وہ یہ طویل

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مستقیم نہیں ہیں۔ اس نے اپنی سند کے

ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يكره في حياض زمزم.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زمزم کے کنوئیں میں سے چلو کے ذریعے پیتے تھے۔“

۹۴۹۶ - یحییٰ بن حمید

اس نے قرہ بن حیویل سے جبکہ اس سے ابن وہب نے روایت نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت

نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۴۹۷ - یحییٰ بن حوشب اسدی

مخلد بن مالک حرانی نے اس سے روایات نقل کی ہیں، یہ منکر الحدیث اور اس نے ضعیف راویوں سے روایات نقل کی ہیں، یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فی مجلسہ اذ سمع دویا فی الهواء ' فاذا جبرائیل قد ہبط بجناحین اخضرین منسوجین بالدر والیاقوت ' فقال : یا محمد! ان القدس شکت الی اللہ تعطیلها ' وافتخرت الکعبۃ بکثرة حجاجها ' فاطلع اللہ فی ظلل من الغمام والملائکة ...

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محفل میں تشریف فرما تھے اسی دوران آپ نے فضاء میں بجنھناہٹ کی آواز سنی، اسی دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے، اُن کے دو سبز پر تھے جن میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے تھے، انہوں نے عرض کیا: اے حضرت محمد! قدس نے (یعنی بیت المقدس نے) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ شکایت کی کہ وہ معطل ہو کر رہ گیا ہے اور خانہ کعبہ اپنے حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے فخر کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے بادلوں کے سایوں کے اندر سے فرشتوں کو مخاطب کیا۔“

اس نے ایک منکر حدیث نقل کی ہے، بلکہ ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۹۴۹۸ - یحییٰ بن حیان

یہ مقاتل بن حیان کا بھائی ہے، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابوجحور اور ابن بریدہ سے منقول ہیں، اس سے غلط روایات بھی منقول ہیں۔ ابن عدی نے جنیدی کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ یحییٰ بن حیان کہتے ہیں: یہ ابوجحور سے سماع کیا ہے اور ابن بریدہ سے روایات نقل کی ہیں، اسے بہت زیادہ وہم لاحق ہوتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: میں نے اس کا تذکرہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الضعفاء“ میں نہیں پایا، اس میں بزید بن حیان کا تذکرہ ہے، جیسا کہ آگے آئے گا۔

۹۴۹۹ - یحییٰ بن ابوحیہ (دُت ق) ابوجناب کلبی

اس نے شععی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں اس چیز کو حلال قرار نہیں دیتا کہ میں اس سے روایت نقل کروں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے لیکن تیس کرتا ہے۔ ابن دورق نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوجناب میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم یہ تدریس کرتا ہے۔ عثمان نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”صدوق“ ہے، پھر عثمان نے یہ کہا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے:

انت وشيعتك في الجنة' وان قوما يقال لهم الرافضة فان لقيتوهم فاقتلوهم' فانهم مشركون.
 ”تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہوں گے اور ایک قوم ہوں گی جنہیں رافضہ کہا جائے گا، اگر تم ان کا سامنا کرو تو انہیں قتل کرنا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ثلاث علي فريضة ولكم تطوع: الوتر والاضحية وركعتا الفجر.

”تین چیزیں مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لیے نفل ہیں: وتر، قربانی اور فجر کی دو رکعت سنت۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الصلاة في المسجد الحرام مائة الف صلاة' والصلاة في مسجدى الف صلاة' وفي مسجد بيت المقدس خمسمائة صلاة.

”مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔“

یہ روایت اسی طرح ابن عدی نے نقل کی ہے اور میرا یہ گمان نہیں ہے کہ یہ ابو جناب نامی یہی راوی ہے بلکہ یہ دوسرا راوی ہے جو مکہ کا رہنے والا ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سبب المنادي فلم ينعه اتيانه عذر - قالوا: وما عذره؟ قال: خوف او مرض - لم يقبل الله منه تلك الصلاة التي صلاها.

”جو شخص مؤذن کو سنے اور پھر اُس کے لئے مسجد تک جانے میں کوئی عذر رکاوٹ نہ ہو، لوگوں نے عرض کی: عذر سے مراد کیا ہے؟ نبی ازم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف یا بیماری، تو اللہ تعالیٰ اُس کی ادا کی ہوئی اُس نماز کو قبول نہیں کرے گا۔“

یہ روایت سلیمان بن قمر نے ابو جناب کے حوالے سے عدی سے نقل کی ہے۔

۹۵۰۰ - یحییٰ بن ابو حنیہ حجازی

اس نے عثمان بن اسود سے روایات نقل کی ہیں، اس پر اعتماد نہیں کیا گیا۔ اس کا ذکر پہلے والے راوی کے ترجمہ کے ضمن میں ہو چکا ہے۔

۹۵۰۱ - یحییٰ بن خالد

اس نے روح بن قاسم کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، یہ مجہول ہے اور یہ بقیہ کے اساتذہ میں سے ہے۔

۹۵۰۲ - یحییٰ بن ابی خالد.

یہ ابن ابوفدیک کا استاد ہے۔

۹۵۰۳ - یحییٰ بن خذام (ق) غبری سقطی

اس نے صفوان بن عیسیٰ انصاری اور ابوسلمہ محمد بن عبداللہ انصاری سے روایات نقل کی ہیں جو مالک بن دینار کا شاگرد ہے۔ اس سے امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ اور ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ ”صدوق“ ہوگا۔ مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے البتہ حافظ ابوالاحمد حاکم نے ابوسلمہ کے حالات میں کنیت سے متعلق باب میں یہ کہا ہے: یحییٰ بن خذام نے اس سے منکر روایات نقل کی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے اور اس میں سارا وزن یا تو ابوسلمہ کے سر ہے یا ابن خذام کے سر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اُس شخص نے غلطی کی ہے جس نے اس راوی کا نام ابن خذام نقل کیا ہے۔ مشائخ نبل کے اندر یہ بات تحریر ہے کہ یہ راوی یحییٰ بن خذام ترمذی ہے لوگ اس کے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ موسیٰ بن خذام کا بھائی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ راوی بصرہ کا رہنے والا ہے۔

۹۵۰۴ - یحییٰ بن خلف طرسوسی

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ نہیں ہے۔ اس نے امام مالک سے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کا احتمال موجود نہیں ہے۔ اس سے ابوامیہ علی بن زید فرانسسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۰۵ - یحییٰ بن خلیف بن عقبہ سعدی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ اس سے ابراہیم بن سعید جوہری اور ابوامیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے جو سب سے زیادہ منکر روایت منقول ہے وہ یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا يصلح الكذب الا في ثلاثة: الرجل يرضى امراته، وفي الحرب، وفي صلح بين الناس.

”غلط بیانی کرنا صرف تین صورتوں میں درست ہے: ایک یہ کہ آدمی اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے جھوٹ بولے دوسرا یہ کہ آدمی جنگ کے دوران (دشمن کو دھوکا کرنے دینے کے لئے غلط بیانی کرے) اور یہ کہ لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے کرے۔“

۹۵۰۶ - یحییٰ بن ابودنیا

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ محمد بن مہران جمال نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۰۷ - یحییٰ بن راشد (ق) بصری

اس نے خالد حذاء اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الندم توبة.

”ندامت توبہ ہوتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تجوز عطية امرأة الا باذن زوجها.

”عورت کا کوئی چیز عطیہ دینا جائز نہیں ہے، البتہ اپنے شوہر کی اجازت سے ایسا کر سکتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ضاً فسمع راسه مرة ثم صلی فسلم مرة.

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کرتے ہوئے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور پھر آپ نے نماز ادا کی تو ایک

مرتبہ سلام پھیرا۔“

ہمارے شیخ اپنی کتاب ”تہذیب الکمال“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابوسعید یحییٰ بن راشد مازنی براء نے حمید یزید بن ابوسعید کے

حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور پھر انہوں نے ایک جماعت کا تذکرہ کیا ہے، جبکہ اس سے اسی طرح (کئی لوگوں نے) روایات نقل کی

ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے جو حدیث میں کمزور ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے، مجھے یہ اُمید ہے کہ

یہ جان بوجھ کر غلط بیانی نہیں کرتا ہوگا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جسے انہوں

نے دو ابواب میں مکتروں میں نقل کیا ہے۔

۹۵۰۸ - یحییٰ بن راشد (د) ابو ہشام دمشقی طویل

یہ عمار بن راشد کا بھائی ہے، اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، مکحول اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عمارہ

بن غزیہ، جعفر بن برقان اور اسماعیل بن عیاش نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے اس

کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

من حالت شفاعته دون حد۔ ”جس شخص کی سفارش حد سے کم کسی معاملے میں حائل ہوگی۔“

ان لوگوں کے حوالے سے تیسری۔

۹۵۰۹ - یحییٰ بن راشد ابو بکر مستملی ابو عاصم

یہ ابو عاصم کا املاء کرنے والا شخص ہے، اس کا انتقال ابو عاصم سے کچھ عرصہ پہلے ہوا تھا۔ اس سے مسندی اور محمد بن ابوعتاب اعین نے

روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۱۰ - یحییٰ بن ربیعہ

اس نے عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جو جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی کے بارے میں ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: میرے

علم کے مطابق امام عبدالرزاق کے علاوہ اور کسی نے یحییٰ کے حوالے سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۵۱۱ - یحییٰ بن ابوروق

یہ نفیلی کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابو داؤد سجری کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۵۱۲ - یحییٰ زبان

اس نے عبداللہ بن اسد سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۵۱۳ - (صحیح) یحییٰ بن زکریا (ع) بن ابوزائدہ کوفی، ابوسعید

یہ اکابر فقہاء اور شہت محمد ثین میں سے ایک ہے۔ اس نے عاصم احوال اور ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے امام احمد، یعقوب دورق اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

عمر بن شہب ابوعیوم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ نے ہمیں حدیث بیان کی حالانکہ وہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ میں اُس کے حوالے سے حدیث روایت کروں اُس نے ابن ابوخالد کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے منبر پر مصعب سے زیادہ خوبصورت کوئی امیر نہیں دیکھا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: کوفہ میں ثوری کے بعد ابن ابوزائدہ سے زیادہ مثبت راوی اور کوئی نہیں تھا اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس کے زمانے میں علم اس پر آ کر ختم ہو گیا ہے۔ ایک قول کے مطابق کوفہ میں کتاب تصنیف کرنے والا یہ سب سے پہلا شخص ہے۔ عمروناقد بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ہمارے پاس کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو ان دو لوگوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوں (یعنی ان کے پائے کا ہو) عبداللہ بن مبارک اور ابن ابوزائدہ۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: کوفہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے برخلاف نقل کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ شدید ہو جتنا یحییٰ بن ابوزائدہ سے برخلاف نقل کرنا شدید ہے۔ ایک قول کے مطابق اس نے کبھی کوئی غلطی نہیں کی۔ یہ مدائن کا قاضی بنا تھا اس کا انتقال 182 ہجری میں ہوا اُس وقت اس کی عمر 63 برس تھی۔

۹۵۱۴ - یحییٰ بن زکریا

درست یہ ہے کہ یہ یحییٰ ابوزکریا ہے، لیکن بغوی نے اسے اسی طرح یحییٰ بن زکریا نقل کیا ہے۔ اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تقدیر کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ملا من اصحابہ اذ دخل ابو بکر وعمر من ابواب المسجد معهما فنام من الناس یتبارون وقد ارتفعت اصواتهم حتی انتھوا الی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم' فقال: ما هذا؟ فقال بعضهم: يا رسول الله! شيء تكلم فيه ابو بكر وعمر فاختلفا' فاختلفنا لاختلافهما. فقال: وما ذلك؟ قالوا: في القدر' قال ابو بكر: يقدر الله الخير ولا يقدر الشر. وقال عمر: يقدرهما جميعا. وكنا نتبارى في ذلك.

فقال: الا اقصى بينكما بقضاء اسرافيل بين جبرائيل وميكائيل؟ فقيل: وقد تكلم فيه جبرائيل وميكائيل؟ فقال: والذي بعثني بالحق انهما لاول الخلائق تكلمتا فيه... وذكر الحديث. وفيه: يا ابا بكر! ان الله لو لم يشا ان يعصى ما خلق ابليس.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے کچھ اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے اسی دوران مسجد کے دروازوں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے، ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے جو آپس میں بحث کر رہے تھے، ان کی آوازیں بلند ہوئیں یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا معاملہ ہے؟ تو ان میں سے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک معاملہ ہے جس کے بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے تو ان کے درمیان اختلاف ہو گیا تو ان دونوں کے اختلاف کی وجہ سے ہمارے درمیان بھی اختلاف ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: تقدیر کا معاملہ ہے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے بھلائی کی تقدیر مقرر کی ہے اس نے بُرائی کی تقدیر مقرر نہیں کی، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں قسم کی تقدیر مقرر کی ہے اور ہم اسی بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم دونوں کے درمیان وہ فیصلہ نہ کروں جو حضرت اسرافیل نے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کے درمیان کیا تھا، حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل کسی چیز کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! مخلوق میں یہ دونوں پہلے فرد تھے جنہوں نے تقدیر کے بارے میں بحث کی تھی“ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: ”اے ابو بکر! اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو اُس کی نافرمانی ہو تو وہ ابلیس کو پیدا ہی نہ کرتا“۔

یہ روایت بعض دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے، ابن جوزی کہتے ہیں: اس روایت کے حوالے سے یحییٰ نامی راوی پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ راوی حدیث ایجاد کرتا تھا، یہ بات ابن جوزی نے بیان کی ہے اور اسی طرح کتاب ”الموضوعات“ میں اس روایت کے بعد منقول ہے۔ انہوں نے یحییٰ بن زکریا کا ذکر نہیں کیا، نہ تو اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور نہ ہی میں نے اس راوی کا تذکرہ ابن عدی کی کتاب میں دیکھا ہے اور نہ ہی ابن حبان رحمہ اللہ کی کتاب ”الضعفاء“ میں دیکھا ہے، لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ حدیث ایجاد کی ہوئی ہے۔ ایک عرصہ تک میں یہی گمان کرتا رہا کہ یہ یحییٰ سے مراد یحییٰ بن ابوزاندہ ہے اور یہ حدیث اس کے جزء میں مجھ پر داخل ہوئی ہے، لیکن پھر یہ روایت آغاز میں ایک اور سند کے ساتھ بغوی کے حوالے سے بھی منقول تھی تو بغوی علم حدیث کا ماہر بھی تھا، سمجھدار بھی تھا، سچا بھی تھا اور اُس کا استاد بھی ثقہ ہے، تو یہ بات متعین ہو گئی کہ اس حدیث کے

اندر ساروا بال یحییٰ بن زکریا نامی اس مجہول اور ہلاکت کا شکار ہونے والے راوی پر ہے۔ پھر میں نے شیخ ابوالقاسم بن بشران کی امالی کے آغاز میں یہ روایت پائی جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ جس میں یحییٰ بن سابق کا ذکر ہے یہ راوی بھی وہی ہے اور اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۹۵۱۵ - یحییٰ بن زکریا بن ابوالحواجب

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ اس سے پہلے والا راوی ہے۔

۹۵۱۶ - یحییٰ بن ابوزکریا غسانی واسطی

اس نے ہشام بن عروہ اور یونس بن عمید سے جبکہ اس سے محمد بن حرب نشائی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس کے حوالے سے اپنی صحیح میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ اس کی کنیت ابومروان ہے اور یہ زید بن ہارون کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۵۱۷ - یحییٰ بن زہد بن حارث غفاری

ابن حبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایک موضوع نسخہ نقل کیا ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس سے محمد بن عزیز ابیلی اور احمد بن علی بن افضح نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اہل مغرب میں سے ہے، اس کے حوالے سے اس کے بیٹے نے حدیث روایت کی ہے، اس کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی روایات کی ہیں، مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تکرھوا اربعة فانھا لاربعة: لا تکرھوا الرمذ فانہ یقطع عرق العمی، ولا تکرھوا الزکام فانہ یقطع عرق الجذام، ولا تکرھوا السعال فانہ یقطع عرق الفالج، ولا تکرھوا الدمامیل فانہ یقطع عرق البرص.

”تم لوگ چار چیزوں کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ چار چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں، تم لوگ آنکھ کی تکلیف کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ اندھا کرنے والی رگ کو کاٹ دیتی ہے اور تم زکام کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ جذام کی رگ کو کاٹ دیتا ہے اور تم کھانسی کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ فالج کی رگ کو کاٹ دیتی ہے اور تم پھوڑے پھنسیوں کو ناپسند نہ کرو کیونکہ یہ برص کی رگ کو کاٹ دیتے ہیں۔“

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۹۵۱۸ - یحییٰ بن زیاد بن عبدالرحمن، ابوسفیان ثقفی

اس نے سعید بن ابوبردہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات کی ہیں جو ان کی حدیث سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔

دولابی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۹۵۱۹ - یحییٰ بن سالم (دس)

یہ معمر کا والد ہے اور اس کا اسم منسوب کوئی ہے۔ اس سے وہ روایت منقول ہے جو اس نے موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے ایام بیض کے بارے میں نقل کی ہے۔ جبکہ اس سے اعمش اور فطر نے روایات نقل کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابو عبیدہ آجری بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ گویا اس سے راضی نہیں تھے انہوں نے یہ کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۵۲۰ - یحییٰ بن سابق مدینی

اس نے ابو حازم مدینی، زید بن اسلم اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قتیبہ، علی بن حجر، حمین بن شنی، داؤد بن رشید اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے خلفائی بھی کہا گیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا ذکر القدر فامسکوا فانہ يدعو الی الکھانۃ.

”جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو تم لوگ رُک جاؤ کیونکہ یہ چیز کہانت کی طرف لے کر جاتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

مجوس امتی القدیریۃ.

”میری اُمت کے مجوسی قدریہ فرتنے سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔“

اس راوی سے ایک ایسی روایت بھی منقول ہے جو اس نے امام مالک سے نقل کی ہے جسے منکر قرار نہیں دیا گیا۔

۹۵۲۱ - یحییٰ بن سالم کوئی

اس نے اسرائیل سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۵۲۲ - یحییٰ بن سعید قرشی عیشمی سعدی

ایک قول کے مطابق سعیدی اور اس کا لقب شہید ہے۔ اس نے ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے عبید بن عمیر کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مقلوب اور طرز روایات نقل کرتا ہے جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ بھری ہے اور ایک قول کے مطابق کوئی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ اس حدیث کے حوالے سے معروف ہے اور اس طریقے کے حوالے سے منکر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: حسن بن عرفہ، موسیٰ بن عباس، تسری، حسن بن ابراہیم، بیاضی، ابراہیم بن حرب، محمد

بن غالب تمام ابراہیم بن زبیر اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ پھر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کا کچھ حصہ نقل کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: اس بارے میں جو روایت نقل کی گئی ہے اُس سے سب سے زیادہ مشابہت وہ روایت رکھتی ہے جو ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

درست یہ ہے کہ ابراہیم بن ہشام نامی راوی بھی اُن متروک راویوں میں سے ایک ہے جن کا ساتھ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے دیا ہے اور انہوں نے یہ ٹھیک نہیں کیا۔

۹۵۲۳ - یحییٰ بن سعید تمیمی مدنی

یہ شیراز کا قاضی تھا۔ اس نے زہری، عمرو بن دینار اور ابو زبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مکر الحدیث“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے زہری کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں ابن عدی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کرتا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک اور معلى بن اسد نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جو بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يدخل احدكم الماء الا بهنزر، فان للماء غامرا.

”کوئی بھی تہ بند پہننے بغیر پانی میں داخل نہ ہو، کیونکہ پانی کا بہاؤ ہوتا ہے۔“

ابن عدی نے یہ بات بیان کی ہے کہ شیراز کا قاضی ایک فارسی تھا۔

۹۵۲۴ - یحییٰ بن سعید بن سالم قداح

اس سے مکر روایات منقول ہیں۔ عقلی کہتے ہیں: محمد بن اسحاق فاکہی نے اس کے حوالے سے حدیث ہمیں بیان کی ہے۔

۹۵۲۵ - یحییٰ بن سعید مازنی فارسی اصطخری

یہ شیراز کا قاضی تھا۔ ابن عدی کا اس کا نسب اسی طرح بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: اس نے ثقہ راویوں سے جھوٹی روایات نقل کی

ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: سعد بن صلت اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا بر افضل من بر الاموات، ولا يصل الاموات الا مؤمن.

”کوئی نیکی اس سے زیادہ افضل نہیں ہے کہ مرحومین کے ساتھ اچھائی کی جائے اور مرحومین کے ساتھ اچھائی صرف کوئی

مؤمن ہی کر سکتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن عتق الیہود والنصارى والمجوس.

”نبی اکرم ﷺ نے یہودی یا عیسائی یا مجوسی (غلام) کو ہلاک کرنے سے منع کیا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی گئی ہے:

ان الله يدخل العبد المسلم الجنة بطلاقة وجهه وحسن بشرة وحسن خلقه.

بے شک اللہ تعالیٰ مسلمان بندے کو اُس کے خندہ پیشانی اور اُس کی شکل و صورت کی خوبصورتی اور اُس کے اخلاق کی اچھائی

کی وجہ سے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔“

پھر ابن عدی نے مازنی کے بعد یحییٰ بن سعید تمیمی مدنی کا ذکر کیا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس نے زہری اور ابو زبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: اس نے زہری کے حوالے سے موضوع احادیث نقل کی ہیں یہ متروک الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ دونوں ایک ہی آدمی ہیں اور مازن بن ہونیم کی ہی ایک شاخ ہے۔

۹۵۲۶ - یحییٰ بن سعید مطوعی

اس نے ہشام بن عبید اللہ رازی

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۹۵۲۷ - یحییٰ بن سعید حمصی عطار انصاری

اس نے حریر بن عثمان، فضیل بن مرزوق، یحییٰ بن ایوب مصری اور مسعودی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ علم حدیث کا ہر تھا اُس نے مصر، عراق اور حرمین کا سفر کیا تھا۔ اس سے محمد بن مصفیٰ، محمد بن عمرو بن حنان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مصفیٰ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ جائز الحدیث ہے۔ ابن خزیمہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کا ضعف ہونا واضح ہے۔ زبان کی حفاظت کے بارے میں اس کی ایک تصنیف منقول ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمشي خلف الجنائز ويطيبل الفكر.

”نبی اکرم ﷺ کے جنازے کے پیچھے چلتے تھے اور مسلسل غور و فکر میں مصروف رہتے تھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله ليدفع عن مائة اهل بيت البلاء بالرجل الصالح من جيرانه.

ثم قرا ابن عمر: ولولا دفع الله الناس... الآية.

”بے شک اللہ تعالیٰ ایک نیک آدمی کی وجہ سے ایک سو گھرانوں سے آزمائش کو دور کر دیتا ہے جو اُس نیک آدمی کے پڑوس

میں رہتے ہیں۔“ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو پرے نہ کرے۔“

۹۵۲۸ - یحییٰ بن سعید انصاری مدنی تابعی

۹۵۲۹ - یحییٰ بن سعید ابو حیان یحییٰ کوفی

یہ شععی کا شاگرد ہے۔

۹۵۳۰ - یحییٰ بن سعید قطان

یہ اپنے زمانے کا محدث ہے۔

۹۵۳۱ - یحییٰ بن سعید (خ، م) بن عاص اموی

یہ عمرو اشقر کا بھائی ہے یہ تمام لوگ مکمل طور پر ثقہ ہیں۔

۹۵۳۲ - یحییٰ بن سعید (ع) اموی کوفی

یہ صالح الحدیث ہے میں اس کی اس روایت کو منکر قرار دیتا ہوں جو اس نے اعمش کے حوالے سے ابو وائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

لا يزال المسروق له ينتظني حتى يكون اعظم اثما من السارق.

”جس شخص کے ہاں چوری ہوئی ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ لوگوں کے بارے میں بدگمانی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُسے کا گناہ چور سے زیادہ ہو جاتا ہے۔“

یحییٰ نامی اس راوی کا انتقال 194 ہجری میں ہوا۔ اس نے ہشام بن عروہ اور انس سے سبکدوشی سے اس کے بیٹے سعید امام احمد بن حنبل سے روایات اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا لقب جمل ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے میں نے اس کے تذکرہ صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ عقلی نے اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں اس کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے مروزی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابو عبداللہ کو سنا انہوں نے یحییٰ بن سعید اموی کو ذکر کرتے ہوئے حدیث میں اُس کے معاملے کو مثبت قرار نہیں دیا اور بولے: یہ سچ بولتا تھا لیکن حدیث کا ماہر نہیں ہے۔

۹۵۳۳ - یحییٰ بن سلکن

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں یہ قوی نہیں ہے۔ صالح جزرہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۵۳۴ - یحییٰ بن سلام بصری

اس نے مراکش میں سعید بن ابوعروہ کے حوالے سے امام مالک کے حوالے سے اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ بحر بن نصر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے سب سے زیادہ منکر روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے نقل کی ہے۔

قال اصحابه: اى الشجرة ابعده من الخائف: قالوا: فرعها.

قال: فكذلك الصف المقدم هو احصنها من الشيطان.

”نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے دریات کیا: درخت کا کون سا حصہ خائف سے زیادہ دور ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اُس کی شاخ، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسی طرح پہلے والی صف شیطان سے زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔“

یہ روایت انتہائی منکر ہے۔ ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما من ايام اعظم عند الله من عشر ذى الحجة اذا كان عشية عرفة نزل عزوجل الى السماء الدنيا وحفت به الملائكة فيباهى بهم الملائكة ويقول: انظروا الى عبادي اتوني شعثا غبرا ضاجين من كل فج عميق. ولم يروا رحمتي ولا عذابي. قال: فلم ير يوم اكثر عتيقا من يوم عرفة.

”ذوالحج کے پہلے عشرے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عظمت والے دن اور کوئی نہیں ہیں؛ جب عرفہ کی شام ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول رحمت کرتا ہے اور فرشتے عرفہ والوں کو اپنے ہڈوں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اُن پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو! یہ بکھرے ہوئے غبار آلود ہو کر دور دراز کے علاقوں سے میری بارگاہ میں آئے ہیں حالانکہ انہوں نے نہ تو میری رحمت کو دیکھا ہے اور نہ ہی میرے اعضاء کو دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو عرفہ کے دن سے زیادہ جہنم سے آزاد اور کسی دن میں نہیں ہوتے۔“

اس روایت کو نقل کرنے میں یحییٰ نامی راوی منفر د ہے۔

۹۵۳۵ - یحییٰ بن سلمہ (ت) بن کہیل

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔

یہ راوی بیان کرتا ہے: سفیان ثوری میرے والد کے پاس آئے وہ اُس وقت کس لڑکے تھے انہوں نے قباہ پہنی ہوئی تھی وہ میرے والد سے سماع کرنا چاہتے تھے تو میرے والد نے مجھے اُن کے حوالے سے عار دلانی اور بولے: اس لڑکے کو دیکھو کہ یہ بنو ثور سے تعلق رکھتا ہے اور علم حدیث کی طلب میں آیا ہے اور تم یہاں ہو تمہیں اس علم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

النظر الى على عبادة. ”علی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

لئن بقيت لاقتدن العالقة.

فقال جبرائيل: او على رضى الله عنه.

”اگر میں زندہ رہ گیا تو میں عمالقہ کو ضرور قتل کروں گا۔ تو حضرت جبرائیل نے کہا: یا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسا کر دیں گے۔“

صرف امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے قوی قرار دیا ہے، انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی کتاب مستدرک میں روایت نقل کی ہے اور درست نہیں کیا۔ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله خلق جنة عدن من ياقوتة حمراء، فقال لها: تزيني فتزينت، ثم قال: تكلمي فتكلمت.

فقال: طوبى لمن رضىت عنه. فأطبقتها وعلقها بالعرش، فلم يدخلها بعد الا الله لا الله غيره.

يدخلها كل سحر، فلذلك برد السحر.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت عدن سرخ یا قوت سے پیدا کی اور پھر اُس سے فرمایا: تم آراستہ ہو جاؤ! تو وہ آراستہ ہو گئی، پھر پروردگار نے فرمایا: تم کلام کرو! تو اُس نے کلام کیا اور اُس نے عرض کی: اُس شخص کو مبارک ہو جس سے دور اضی ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ نے اسے لپیٹا اور اسے عرش کے ساتھ معلق کر دیا تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اس میں داخل نہیں ہوا، وہ روزانہ صبح کے وقت اس میں داخل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ صبح ٹھنڈی ہوتی ہے۔“

اس کے راوی عمر کے حوالے سے ابوبکر شافعی اور عبد اللہ بن محمد حمال نے بھی روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۲۶ - یحییٰ بن ابوخلید سلیمان

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ معطل روایات نقل کرنے میں منفرد

ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ بکاء ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔)

۹۵۲۷ - یحییٰ بن سلیمان

آپ نے اوزاعی سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۲۸ - یحییٰ بن سلیمان

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۹۵۲۹ - یحییٰ بن سلیمان محاربی

اس نے مسعر سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

عقلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بارے میں ہے۔

۹۵۲۰ - یحییٰ بن سلیمان (خ، ت) جعفی کوفی

اس نے عبد العزیز در اورودی ابن فضیل سے جبکہ اس سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ بعض حافظان حدیث نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بعض اوقات غریب روایت نقل کرتا ہے، جہاں تک اس کے ہم نام راوی کا تعلق ہے (تو وہ درج ذیل ہے)۔

۹۵۲۱ - یحییٰ بن سلیمان جعفری افریقی

اس نے عباد بن عبد الصمد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۹۵۲۲ - یحییٰ بن سلیمان قرشی

اس نے فضیل بن عیاض سے روایات نقل کی ہیں۔ حافظ ابو نعیم کہتے ہیں: اس کی گفتگو میں گنجائش ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابن جوزی نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۹۵۲۳ - یحییٰ بن ابوسلیمان (ڈ، س) مدنی

اس نے مقبری اور عطاء سے جبکہ اس سے شعبہ بنو ہاشم کے غلام ابوسعید اور ابوالولید نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا یہ قوی نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من رمانا باللیل فلیس منا.

”جو شخص رات کے وقت ہمیں تیر مارے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

۹۵۲۴ - یحییٰ بن سلیمان مدنی

اس سے ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے ابوالولید طیالسی نے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی اس حدیث کی متابعت نہیں کی گئی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے، جس کا متن یہ ہے:

لیس الکاذب من اصلح بین الناس.

”وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے۔“

۹۵۲۵ - یحییٰ بن سلیمان بن نصلہ خزاعی مدنی

اس نے انام مالک اور سلیمان بن بلال سے جبکہ اس سے ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں، وہ اس کے معاملے میں تعظیم و توقیر سے کام لیتے تھے۔ ابن عقدہ کہتے ہیں: میں نے ابن خراش کو یہ کہنے ہوئے سنا ہے: یہ کسی بھی چیز کے برابر نہیں ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ ایک حدیث عالی سند کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے۔

۹۵۳۶ - یحییٰ بن سلیم (ع) طاقی حذاء خزاز

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم اور موسیٰ بن عقبہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام شافعی، حسن زعفرانی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن سعد کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور کثرت حدیث نقل کرنے والا شخص ہے۔ امام شافعی اور حسن زعفرانی کہتے ہیں: یہ فاضل شخص تھا، ہم اس کا شمار ابدال میں کرتے تھے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اپنی احادیث میں یہ اختلاط کا شکار ہو جاتا ہے تو میں نے اسے ترک کر دیا ہے۔ ابو یوسف بیان کرتے ہیں: ہم یحییٰ بن سلیم کے پاس آئے، ہم نے اس سے کہا: آپ ہمیں کوئی چیز دیجئے تاکہ ہم اُسے نوٹ کر لیں تو اس نے کہا: تم میرے پاس ایسا قرآن مجید لے کر آؤ جو رہن کے طور پر رکھا جائے، وہ ہم نے اسے دے دیا تو اس نے اپنی تحریروں میں سے کچھ چیزیں ہمیں دے دیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: یحییٰ بن سلیم یہ ہے اور وہ ہے۔ انہوں نے اُس کی تعریف نہیں کی۔ ابن ابومریم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اُس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما القی البحر او دسر عنہ فکلہ لا باس بہ، وما وجدته طافیا فلا تاکلہ.

”جسے سمندر باہر پھینک دے یا جسے باہر چھوڑ کر خود پیچھے ہٹ جائے تو اس طرح کی کسی بھی چیز میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جسے تم پاؤ کہ وہ مر کر اوپر آگئی ہے اُسے تم نہ کھاؤ۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان من تمار التحیمة الاخذ بالید.

”سلام کی تکمیل میں ہاتھ تھامنا بھی شامل ہے۔“

اس راوی کا انتقال 195 ہجری میں ہوا۔

۹۵۳۷ - یحییٰ بن سلیم (عو)

یا شاید یحییٰ بن ابوسلیم البونج فزاری واسطی۔ اس نے عمرو بن میمون اودی، محمد بن حاطب نجفی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے شعبہ اور ہشیم نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اور محمد بن سعد، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرتا تھا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے ایک منکر حدیث روایت کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ غلطیاں کرتا تھا۔ جوز جانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن حاطب کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الفصل ما بین الحلال والحرام الصوت وضرب الدف.

”حلال اور حرام (نکاح) کے درمیان فرق آواز (یعنی اعلان کرنا) اور دف بجانا ہے۔“

اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الابواب علی رضی اللہ عنہ.
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی کے) باقی تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا۔“

یہ روایت ابوعمرانہ نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ راوی شعبہ کے حوالے سے بھی اس راوی سے منقول ہے۔ اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت وہ ہے جو فسوی نے اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

لباتین علی جھنہ زمان تخفق ابوابها لیس فیها احد.

”جہنم پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جب اس کے دروازے چرچائیں گے اور اُس میں کوئی نہیں ہوگا۔“

یہ روایت منکر ہے۔ ثابت بنانی کہتے ہیں: میں نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے منکر قرار دیا۔

۹۵۲۸ - یحییٰ بن سلیم (د)

اس راوی کے والد (سلیم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انہوں نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق لیث کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۵۲۹ - یحییٰ بن سیرین بصری (ع، س)

یہ محمد بن سیرین کا بھائی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اس سے اس کی بہن حصہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۵۰ - یحییٰ بن شبل

اس نے مقاتل بن سلیمان سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ مکی بن ابراہیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۵۵۱ - یحییٰ بن شیبہ یمانی

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔ اس نے سفیان ثوری کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے کبھی بیان بھی نہیں کی ہیں۔ محمد بن عاصم نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من نجی اخاه من ید سلطان نجاه اللہ من النار.

”جو شخص اپنے کسی بھائی کو حکمران (کی سزایا ظلم) سے بچالے تو اللہ تعالیٰ اُسے جہنم سے بچالے گا۔“
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من صام رمضان واتبعه بست من شوال... الحدیث.

”جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اُس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

انفلقنت فی یدی تفاحۃ عن حوراء، فقالت: انا للمقتول ظلما عثمان.

”ایہ حور کے ہاتھ سے میرے ہاتھ میں ایک سیب گرا، اُس حور نے کہا: میں ظلم کے طور پر قتل ہونے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے مخصوص ہوں۔“

یہ روایت جھوٹی ہے۔ اس کی ایجاد کردہ روایات میں سے ایک روایت وہ حدیث ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان لله ملائكة يوم الجمعة يستغفرون لاصحاب العائم البيض.

”اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے مخصوص ہیں جو جمعہ کے دن سفید عمامہ باندھنے والوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔“

خطیب کہتے ہیں: اس نے جھوٹی روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۵۲ - یحییٰ بن صالح الیلبی

یحییٰ بن کبیر نے اس کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں یہ بات عقلی نے بیان کی ہے۔ اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من علق الصيد غفل، ومن لزم البادية جفا، ومن لزم السلطان افتتن.

”جو شخص شکار سے متعلق ہوتا ہے وہ غفلت کا شکار ہو جاتا ہے، جو شخص ویرانوں میں رہتا ہے اُس میں سختی آ جاتی ہے اور جو شخص حاکم وقت کے پاس رہتا ہے وہ آزمائش کا شکار ہوتا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

ان المصلی لیقرع باب الملك، ومن یكثر قرع الباب یوشك ان یفتح له.

”نماز ادا کرنے والا شخص دراصل بادشاہ کے دروازے کو کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے اور جو شخص دروازے کو بکثرت کھٹکھٹاتا ہے تو عنقریب دروازہ اُس کے لئے کھل جاتا ہے۔“

اُن میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

فضل العالم علی العابد سبعون درجة.

”عالم شخص کو عبادت گزار پرستار درجوں کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔“

۹۵۵۳ - یحییٰ بن صالح (خ، م، ذ، ق) و حاضی حمصی

یہ فقیہ ہے اور اکابر علماء میں سے ایک ہے۔ اس نے عفیر بن معدان، سعید بن عبدالعزیز اور فلح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام بخاری، امام ابو حاتم، علی بن محمد جکانی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”صدوق“ ہے۔ احمد بن صالح مصری کہتے ہیں: یحییٰ بن صالح نے امام مالک کے حوالے سے ہمیں تیرہ احادیث بیان کی تھیں، ہمیں وہ احادیث اس کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں ملیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک محدث نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ یحییٰ بن صالح نے یہ کہا ہے: اگر محدثین دس احادیث کو ترک کر دیں، یعنی وہ روایات جو روایت کے بارے میں ہیں تو یہ مناسب ہوگا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یوں لگتا ہے جیسے یہ جہمیہ فرقے کے نظریات رکھتا تھا۔ عقلی کہتے ہیں: جمصی نامی یہ راوی جہمی ہے۔ اس کا انتقال 222 ہجری میں ہوا۔

۹۵۵۴ - یحییٰ بن ابوصالح (ت)

اس نے اپنے والے کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: خلیل بن مرہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۵۵ - یحییٰ بن ابوطالب

(اس راوی کے والد ابوطالب کا نام) جعفر بن زبرقان تھا۔ یہ راوی محدث ہے اور مشہور ہے۔ اس نے یزید بن ہارون اور ان کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے ابن سماک اور ابن بختری نے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ موسیٰ بن ہارون بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی گفتگو میں جھوٹ بولتا ہے، اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ جہاں تک امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ اس کے بارے میں سب سے زیادہ واقف تھے۔ ابو عبیدہ آجری بیان کرتے ہیں: امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ابوطالب کی حدیث پر لکیر لگا دی تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 275 ہجری میں 95 سال کی عمر میں ہوا۔

۹۵۵۶ - یحییٰ بن طاہر واعظ

اس نے ابو محمد سبط جو خیاط کا پوتا ہے، اُس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے جو اس کے لہجے کے بارے میں

ہے۔

۹۵۵۷ - یحییٰ بن طلحہ (ت) یربوعی

اس نے شریک اور قیس بن ربیع سے جبکہ اس سے امام ترمذی، عبداللہ بن زیدان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کم

درجے کا صالح الحدیث ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنکر لم یزد من اللہ الا بعدا۔

”جس کی نماز اسے فحش اور منکر کاموں سے نہیں روکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔“

علی بن جنید نے اس کے بارے میں سب سے زیادہ سخت رائے استعمال کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ جھوٹا ہے اور جھوٹے دعوے کرتا تھا۔

۹۵۵۸ - یحییٰ بن عباد (م'ت'س) ضعیفی

اس نے شعبہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ثقہ اور صدوق ہے۔ زکریا ساجی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے

ہیں: یہ ”صدوق“ ہے لیکن اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حجت ہے۔

۹۵۵۹ - یحییٰ بن عباد بن ہانی مدنی

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث جھوٹ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ امام

ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر منادیا فنادی: ان صدقة الفطر صاع من تمر او صاع من شعیر او

نصف صاع من بر، وان الولد للفرش وللعاہر الحجر۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کو حکم دیا تو اس نے یہ اعلان کیا: صدقہ فطر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا گندم کا ایک

نصف صاع ہوگا اور بچہ فرش والے کا شمار ہوگا اور زانی کو محرومی ملے گی۔“

یہ روایت خضر بن سلام نے یحییٰ بن عباد سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کا اسم منسوب بصری ہے پھر انہوں نے اس روایت کو ذکر

کیا ہے پھر خضر نے اس راوی کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے:

نعم الریحان ینبت تحت العرش وماؤہ شفاء للعبین۔

ریحان عمدہ پودا ہے جو عرش کے نیچے اگتا ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفاء ہے۔“

عقیلی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے باقی اللہ تبارک و تعالیٰ زیادہ بہتر بتا ہے۔

۹۵۶۰ - یحییٰ بن عباد سعدی

اس نے ابن جریج سے جبکہ اس سے صرف داؤد بن شیبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس سے

واقف نہیں ہوں اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

۹۵۶۱ - یحییٰ بن عباد (م'عو) بن شیبان النصارى ابوہبیرہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ

قرار دیا ہے۔

۹۵۶۲ - یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے جبکہ اس سے ہشام بن عروہ اور ابن سحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال جوانی ہی میں ہو گیا تھا۔

۹۵۶۳ - یحییٰ بن عبداللہ (د) مرادی

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ معمر بن راشد کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی ہے۔

۹۵۶۴ - یحییٰ بن عبداللہ بن خاقان

اس کی کنیت ابوہبل ہے اس نے امام مالک کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لاہم کہم الدین ولا وجع کوجع العین.

”قرض کی پریشانی کی طرح اور کوئی پریشانی نہیں ہوتی اور آنکھ کی تکلیف کی طرح اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔“

یہ روایت امام مالک کی طرف جھوٹی منسوب ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ راوی ”مجہول“ ہے۔

۹۵۶۵ - یحییٰ بن عبداللہ (م) بن اورع

اس نے ابوظیف سے روایات نقل کی ہیں: جعفر بن ربیعہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۵۶۶ - یحییٰ بن عبداللہ (عو) ابو حنیہ کنندی صلح کوئی شیعہ

اس نے شعبی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے شعبہ علی بن مسہر اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا ذکر اس کے لقب کے ساتھ پہلے ہو چکا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ ”صدوق“ ہے البتہ اس کا شمار شیعوں میں کیا جاتا ہے اور یہ مستقیم الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: صلح نامی راوی مفتری ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، یہ قوی نہیں ہے۔

۹۵۶۷ - یحییٰ بن عبداللہ (ذت ق) جابر کوئی یحییٰ ابوالحارث

اس نے ابو ماجد اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے صحابہ کرام کا زمانہ پایا ہے۔ عبداللہ بن احمد نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف الحدیث ہے۔ جبکہ دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں تاہم اس کے استاد ابو ماجد کی شناخت نہیں ہو سکی۔ جوز جانی کہتے ہیں: یہ قابل تعریف نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ یحییٰ جاب: بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام عیسیٰ نے ایک نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں پھر انہوں نے کہا: اللہ ن قسم! نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی میں نے سہو کیا ہے بلکہ میں نے اسی طرح کیا ہے جس طرح ایک نیک بندے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور انہوں نے یہ کہا تھا: اللہ کی قسم! میں نہ تو بھولا ہوں اور نہ ہی میں نے سہو کیا ہے، لیکن میں نے تمہارے نبی

کو پانچ تکبیریں کہتے ہوئے دیکھا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
 ما من امر این مسلمین یبوت لہما ثلاثۃ ... الحدیث.
 ”جب بھی دو مسلمان (میاں بیوی) کے تین بچے فوت ہو جائیں۔“
 اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ان السقط لیجر امہ بسررہ الی الجنة اذا احتسبت.

”مردہ پیدا ہونے والا پیدا اپنی نال کے ذریعے کھینچ کر اپنی ماں کو جنت میں لے جایا گا جبکہ اُس کی ماں نے (اُس کے انتقال پر) ثواب کی امید رکھی ہو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم عن السیر بالجنازۃ فقال: ما دون الخیب فان یکن خیرا تعجل الیہ وان یکن سوی ذلک فبعدا لاهل النار.

الجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع و لیس منا من یتقدمها .

”ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ دوڑنے سے کچھ ہلکا ہوگا، اگر تو وہ بھلا ہوگا تو تم اُس کی طرف جلدی لے جاؤ گے اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوگا تو اہل جہنم سے دور ہی رہنا چاہیے اور جنازہ متبوع ہوتا ہے یہ تابع نہیں ہوتا اور جو شخص اس کے آگے چلتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات مقارب ہوتی ہیں مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شعبہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی

حرج نہیں ہے۔

۹۵۶۸ - یحییٰ (ق)

یہ مکہ کا محدث ہے یہ یحییٰ بن عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ ہے اور اسماعیل بن یحییٰ تمیمی کا بھائی ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ میرے علم کے مطابق یحییٰ بن عثمان تمیمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۵۶۹ - یحییٰ بن عبداللہ

یہ ایک مصری بزرگ ہے اس نے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے ایک ایسی حدیث ذکر کی ہے جو یقینی طور پر جھوٹی ہے شاید اس نے وہ ایجاد کی ہے۔

۹۵۷۰ - یحییٰ بن عبداللہ بن مالک الدار (س)

یہ تابعی ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابن عجمان اور سعید بن ابوبلال اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۷۱ - یحییٰ بن عبداللہ (مخ) بن ضحاک بن بابلت

یہ بنو امیہ کا آزاد کردہ غلام ہے اس کا اسم منسوب ابوسعید بابلتی حرانی ہے۔ جہاں تک امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: یہ بابلت سے تعلق رکھتا ہے جو تہران میں ایک جگہ ہے اس نے حران میں سکونت اختیار کی تھی۔ ابو احمد حاکم کہتے ہیں: بلکہ بابلت حران اور رقبہ کے درمیان ایک گاؤں ہے۔ اس نے اپنے سوتیلے باپ امام اوزاعی ابو بکر بن ابومریم صفوان بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے ابواسحاق جوزجانی اسماعیل بن سمویہ ابوشعب حرانی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جہاں تک اس کے سماع کا تعلق ہے تو وہ پرے نہیں ہوا۔ امام ابوزعد نے اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سے صالح احادیث منقول ہیں جن میں سے بعض کو نقل کرنے میں یہ منفرد ہے اور اس کی حدیث میں ضعیف ہونے کا نشان واضح ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس کا شمار نہیں کیا جائے گا۔ عبداللہ بن دورق بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ حران میں آئے تو بابلتی نے یہ سنا لیا کہ وہ اس کے پاس آیا کرے اس نے انہیں ایک سو دینار اور کھانا اور پاکیزہ چیزیں بھجوائیں تو انہوں نے سونا واپس کر دیا اور کھانا قبول کر لیا۔ تو یحییٰ سے ایک دن کہا گیا: آپ بابلتی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس نے تعلق داری میں اچھائی کی ہے اور اس کا کھانا پاکیزہ تھا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی بھی چیز کا سماع نہیں کیا۔ تاہم یہ روایت منقطع ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه كان ياتي القبر يسلم على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى ابي بكر وعمر.

”وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر تشریف لاتے تو آپ کو اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کرتے تھے۔“

یہ جس طرح بھی انہوں نے بیان کی ہے درست ہے کہ یہ روایت امام مالک کے حوالے سے عبداللہ بن دینار کی ہے۔ ابن طاہر مقدسی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بابلتی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے جو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

اذا كانت سنة ستين ومائة كان الغرباء في الدنيا اربعة: قرآن في جوف ظالمه ومصحف في بيت من

لا يقرا فيه ومسجد في نادى قوم لا يصلون فيه ورجل صالح بين قوم سوء.

”جب 360 ہجری کا آغاز آئے گا تو دنیا میں چار لوگ غریب الوطن ہوں گے ایک وہ قرآن جو ظالم کے سینے میں ہو ایک

وہ مصحف جو کسی ایسے گھر میں ہو جس میں اس کی تلاوت نہ ہوتی ہے ایک وہ مسجد جو کسی قوم کی چوپال کے قریب ہو اور وہ لوگ

اس میں نماز ادا نہ کریں اور اگر وہ شخص جو بڑے لوگوں کے در اخل موجود ہو۔“

۹۵۷۲ - یحییٰ بن عبداللہ (مخ) بن بکیر مصری

یہ حافظ الحدیث ہے اور لیث بن سعد اور امام مالک کا شاگرد ہے۔ یہ ثقہ ہے یہ حدیث کا عالم اور معرفت رکھتا ہے۔ صحیحین میں اس

سے روایات منقول ہیں۔ ایک بڑی تعداد نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نسبت ولاء بن مخزوم سے تھی۔ اس کی کثرت ابو زکریا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو زرعہ کے حوالے سے اس سے روایت نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اس علم کا فہم رکھتا تھا، اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا، تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ اس کا انتقال 231 ہجری میں ہوا، اُس وقت یہ 90 سال کے لگ بھگ تھا۔ کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۵۷۳ - یحییٰ بن عبداللہ بن کلیب

اس سے اس کے پوتے محمد بن سلیمان صنعانی نے روایات کی ہیں، لیکن یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں۔ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ہمام بن منبہ کو ایک ایسا بزرگ پایا ہے جو پرہیزگار تھا، میں یا ان دونوں کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے:

ذر غبا تردد حبا۔

”وقفے وقفے سے ملاقات کیا کرو اس سے محبت میں اضافہ ہوگا۔“

حذاتی نامی راوی یہ بات بیان کی: ابن ابودنیس نے امام عبدالرزاق سے سنا، کیا ہے، اُس روایت کا جو ہمام سے منقول ہے۔ اُس وقت اُن کی عمر 68 برس تھی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت جھوٹی ہے اور شاید یہ ابن کلیب اس راوی کی ایجاد کردہ ہے۔)

۹۵۷۴ - یحییٰ بن عبداللہ

یہ ایک مجہول بزرگ ہے۔ عبدالرحمن بن خالد نے اس کے حوالے سے ایام کے بارے میں ایک جھوٹی حدیث روایت کی ہے۔

۹۵۷۵ - یحییٰ بن عبدالحمید حمانی

یہ حافظ الحدیث ہے، اس نے شریک اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ جہاں تک امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: یہ کھلم کھلا جھوٹ بولا کرتا تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن مدینی اس کے بارے میں کلام کرتے تھے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: ابن حمانی کذاب ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ حمانی سے ایک صالح مسند منقول ہے۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ یہ کوفہ میں وہ پہلا شخص ہے جس نے مسند تصنیف کی تھی اور بصرہ میں سب سے پہلے مسند نے مسند تصنیف کی تھی جبکہ مصر میں سب سے پہلے اسد بن موسیٰ نے مسند تصنیف کی تھی۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حمانی کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے: عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی نے اپنی کتابیں اُسے دی تھیں جب وہ مکہ سے نکلے تھے جب وہ آئے تو انہوں نے اپنی کتابوں کو پایا کہ وہ حل ہو چکی تھیں۔ تو عبداللہ نے کہا: اس نے انہوں کی کتابوں میں سے حدیث چوری کی ہیں جو سلیمان بن بلال سے منقول ہیں اور حمانی نے بذات خود سلیمان کے حوالے سے انہیں نقل کر دیا ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کی سند میں اور اس کی احادیث میں منکر احادیث نہیں دیکھی ہیں مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: البتہ یہ بغض رکھنے والا شیعہ ہے۔ زیاد بن ایوب کہتے ہیں: میں نے یحییٰ حمانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسلام کی بجائے کسی اور دین پر تھے۔ زیاد کہتے ہیں: اللہ کے اس دشمن نے جھوٹ کہا ہے۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں: محمد بن ابان بن صالح نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

فلما بلغا مجمع بينهما.

قال: افریقۃ.

”جب وہ دونوں اُن دونوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ پر پہنچے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ جگہ افریقہ میں ہے۔“

اس راوی کا انتقال 228 میں ہوا، اس کی عالی سند کے ساتھ ایک حدیث ہم تک پہنچی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لا تکذبوا علی، فمن کذب علی متعبدا فلیلج النار.

”میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ جہنم میں داخل ہو گا۔“

یہ حدیث متصل سند کے ساتھ منقول ہے اور ضعیف راویوں سے خالی ہے۔

۹۵۷۶ - یحییٰ بن عبدالرحمن عصری بصری

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے شہاب بن عباد سے نقل کی ہے۔ ابوسلمہ تبوذی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۵۷۷ - یحییٰ بن عبدالرحمن ثقفی

اس نے عون بن عبداللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ سعید بن ابولہلال اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۵۷۸ - یحییٰ بن عبدالرحمن (ت'س'ق) ارجسی کوفی ہمدانی

اس نے عبدالرحمن بن عبدالملک بن ابجر اور عبیدہ بن اسود سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو کریم اور محمد بن عمر بن ہیان نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کم درجے کا صالح شخص ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ نیک ہے اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۵۷۹ - یحییٰ بن عبدالرحمن بن ابولہب

یہ کعب کے اساتذہ میں سے ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۵۸۰ - یحییٰ بن عبد الرحمن

یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بزرگ ہے۔ اس نے ابان بن ابو عیاش سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۹۵۸۱ - یحییٰ بن عبد الرحمن بن محمد بن وردان

اسے ضعف قرار دیا گیا ہے۔ یہ یحییٰ بن عبد الرحمن بن عدی بن وردان ہے۔ زکریا ساجی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۵۸۲ - یحییٰ بن عبد الرحمن بن حیویل

یہ قرہ کے نام سے مشہور ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۵۸۳ - یحییٰ بن عبد الرحمن ابو بسطام

اس نے ضحاک بن مزاحم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۵۸۴ - یحییٰ بن عبد الرحمن

اس نے محمود بن خالد دمشقی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ نہیں ہے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

۹۵۸۵ - یحییٰ بن عبد الصمد

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جسے فسوی نے احمد بن سعید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا

ہے۔

۹۵۸۶ - یحییٰ بن عبد الملک (م'س'خ مقرون) بن ابو غنیہ کوفی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے یحییٰ بن معین، زیاد بن ایوب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اپنی کتاب "الکامل" میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کے حوالے سے کچھ احادیث بیان کی ہیں اور یہ کہا ہے: اس کی نقل کردہ بعض احادیث کی متابعت نہیں کی گئی تاہم یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے جس میں اس کے ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔ اس کا انتقال 188 ہجری میں ہوا۔

۹۵۸۷ - یحییٰ بن عبد الواحد ثقفی

لیث بن سعد نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ "مجبول" ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عبد الواحد بن یحییٰ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے بھی کچھ اور ہے۔ شعبہ نے اس کے حوالے سے ابو جیب سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

۹۵۸۸ - یحییٰ بن عبدویہ

یہ شعبہ کا شاگرد ہے یہ بغداد میں تھا۔ اس نے جعفر بن کزال اور عبد اللہ بن احمد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعریف کی ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا کہ اس سے استفادہ کرو اور انہوں نے علی بن جعد سے سماع سے منع کیا تھا۔ جہاں

تک یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے اور ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اتقوا النار ولو بشقی تمرۃ.

”آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ آدھی کھجور کے ذریعے ہو۔“

یہ روایت اس سے شعبہ کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔ عبدالحق بن منصور بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور ایک بُرا آدمی ہے۔

۹۵۸۹ - یحییٰ بن عبید اللہ (ت ق) بن مویب تمیمی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ احادیث نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے یحییٰ القطان اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ قطان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے اسے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، یہ اسے درستاد نہیں کر رہا تھا اس لیے میں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن شنی کہتے ہیں: یحییٰ القطان نے اس سے حدیث روایت کی تھی پھر انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: یہ کوئی ہے اور اس کا باپ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ احادیث ”اہل صدق“ کی احادیث ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما رايت مثل الجنة نام طالبا، ولا مثل النار نام هاربا.

”میں نے جنت جیسی ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کا طلب گار ہو گیا ہو، اور آگ جیسی ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بچنے والا شخص ہو گیا ہو۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ما من احد يبوت الا ندم. قالوا: وما ندامته يا رسول الله؟ قال: ان كان محسنا ندم الا يكون ازداد احسانا، وان كان مسينا ندم الا يكون نزع.

”مرنے والا ہر شخص ندامت کا شکار ہوتا ہے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی ندامت کیا ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ نیک ہو تو اُسے یہ ندامت ہوتی ہے کہ اُس نے زیادہ اچھائیاں کیوں نہیں کیں اور اگر وہ گناہگار ہو تو اُسے یہ ندامت ہوتی ہے کہ وہ اس سے الگ کیوں نہیں ہوا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا انقطع شمع احدكم فليسترجع فانها من المصائب.

”جب کسی شخص کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اُسے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیے کیونکہ اُسے مصیبت لاحق ہوئی ہے۔“
ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ نے جو روایات نقل کی ہیں اُن میں سے بعض ایسی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۵۹۰ - یحییٰ بن عبید اللہ (ق)

اس نے عبید اللہ بن مسلم کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل سے روایات نقل کی ہیں یہ معروف نہیں ہے۔ اس سے عبیدہ بن حمید نے روایات نقل کی ہیں یوں لگتا ہے جیسے یہ یحییٰ بن عبد اللہ جا رہے۔

۹۵۹۱ - یحییٰ بن عثمان (ق) ابو سہل تمیمی

اس نے ابن ابوملیکہ صغیر کے حوالے سے اُن کے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے اور مقلوب روایات کو جو منکر ہوتی ہیں اُنہیں کر دیتا ہے جن کی متابعت نہیں کی گئی ہوتی۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تکلم فی القدر یسال عنہ یوم القیامۃ. ومن لم یتکلم لم یسال عنہ.

”جو شخص تقدیر کے بارے میں کلام کرے گا قیامت کے دن اُس سے اس بارے میں حساب لیا جائے گا اور جو شخص کلام نہیں کرے گا اُس سے حساب نہیں لیا جائے گا۔“

اس سے مالک بن اسماعیل نہدی، فلاس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۹۵۹۲ - یحییٰ بن عثمان

اس نے ابو حازم سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔ اس سے نصر بن محمد

اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۹۳ - یحییٰ بن عثمان حرینی

اس نے ابو یلیح رقی اور بقل بن زیاد سے جبکہ اس سے ابن ابودنیا، ابوالعباس سراج اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام

ابوزرعہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: ہنقل سے نقل کردہ اس کی روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 238 ہجری میں ہوا۔)

۹۵۹۴ - یحییٰ بن عثمان (ق) ابن صالح السہمی مصری

اس نے اپنے والد ابن ابومریم اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ ”صدوق“ ہوگا۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے

ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں، محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عليكم بالعنائم فانها سيما الملائكة وارخوها خلف ظهوركم.

”تم پر لازم ہے کہ عمامہ باندھو کیونکہ یہ فرشتوں کا مخصوص علامتی نشان ہے اور اس کا شملہ اپنی پشت پر رکھو۔“

۹۵۹۵ - یحییٰ بن عثمان حمصی

یہ عمرو بن عثمان کا بھائی ہے اور صدوق ہے۔ صرف ابو عمرو بہ حرانی نے اسے لین قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: حدیث میں یہ ایک گٹھلی کے برابر بھی نہیں ہے اسے ہر چیز کی تلقین کی جاتی تھی ویسے یہ سچائی کے حوالے سے معروف ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 255 ہجری میں ہوا۔

۹۵۹۶ - یحییٰ بن ابو عطاء

اس نے ابو جعفر حطمی سے روایات نقل کی ہیں، یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۵۹۷ - یحییٰ بن عقیف کندی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اسد بن عبد اللہ قسری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۵۹۸ - یحییٰ بن عقبہ بن ابو عیزار

اس نے محمد بن عبد الرحمن بن ابولسلی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابو زکریا بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ اس نے منصور اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں، اس کی کنیت ابو القاسم ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن محرز نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کذاب ہے، ضبیث ہے، اللہ کا دشمن ہے، وہ اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: محمد بن بکار بن زیات اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۵۹۹ - یحییٰ بن العلاء (ذوق) بکلی رازی، ابو عمرو

اس نے زہری اور زید بن اسلم سے جبکہ اس سے امام عبد الرزاق، ابو عمرو حوضی، جبارہ بن مغلس اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ فصیح تھا، سمجھدار تھا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور حدیث ایجاد کرتا تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ جو ز جانی بیان کرتے ہیں: امام عبد الرزاق نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے وکیع سے یحییٰ بن العلاء کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: کیا تم نے اُس کی فصاحت نہیں دیکھی؟ میں نے کہا: اس کے باوجود آپ لوگ اُس سے منقول روایات کو منکر قرار دیتے ہیں۔ تو وکیع نے کہا: اتنا ہی کافی ہے کہ اس نے کھانے کے وقت جوتے اتارنے کے بارے میں نہیں روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

قال: امان من الغرق اذا ركبوا قالوا: بسم الله مجريها ومرساها ... الآية.
وما قدروا الله حق قدره ... الآية.

”جب لوگ کشتی پر سوار ہونے سے پہلے یہ پڑھ لیں تو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہیں گے:
”اللہ تعالیٰ کے نام سے مدد حاصل کرتے ہوئے میں سفر کرتا ہوں اور منزل تک پہنچوں گا۔“
اور یہ آیت: ”أَنْ لَّوْكَوْنِ لَّيْسَ بِطَرَفٍ مِّنْهُ يَبْعَثْ عَلَيْهِ مَوْتًا“ سے پہچانا چاہیے تھا۔“
اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

من ولد له مولود فاذن في اذنه واقام في اليسرى لم تضره ام الصبيان.
”جب بھی کوئی بچہ پیدا ہو تو اُس کے کان میں اذان دی جائے اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے تو ام صبیان اُسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع روایت نقل کی ہے:
في الجمعة ساعة لا يوافقها رجل يحتجم فيها الامات.

”جمعہ کے اندر ایک مخصوص گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی شخص اُس میں چھپنے لگوا لے تو وہ مر جاتا ہے۔“

امام عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء عمرو بن قرّة فقال: يا رسول الله! كتب الله علي الشقاوة ولا اراني ارزق الا من دفي بكفي فاذن لي في الغناء من غير فاحشة. فقال: لا آذن لك ولا كرامة. ولقد كذبت يا عدو الله! لقد رزقك الله رزقا طيبا فاخترت ما حرم الله! ولو كنت تقدمت اليك لنكلت بك. فدع ذا! وتب الي الله. اما والله ان تعد بعد التقدمة ضربك ضربا وجيعا وحلقت راسك مثلة! ونفيتك من اهلك! واحللت سلبك نهبة لفقياي المدينة! فقام عمرو بن قرّة وبه من الخزي والشر مالا يعلمه الا الله. قال النبي صلى الله عليه وسلم بعدما قام: هؤلاء العصاة من مات منهم بغير توبة حشره الله يوم القيامة كما هو في الدنيا مخنثا عريانا! لا يستتر من الناس بهدبه! كلما قام صرع مرتين. فقام عرفصة بن نهيك! فقال: اني اصطاد. فقال النبي صلى الله عليه وسلم: نعم العبد! قد كانت لله رسل قبلي كلها تصطاد! وتطلب الصيد. فذكر الحديث.

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران عمرو بن مرہ آیا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بدبختی مقرر کر دی ہے، اپنے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ مجھے صرف اپنے ہاتھ کے ذریعے دف بجا کر ہی رزق مل سکتا ہے تو آپ مجھے ایسے گانے کی اجازت دیجئے جس میں فاشی نہ کرو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اجازت نہیں دوں گا کیونکہ یہ بدعت کی بات نہیں ہے، اے اللہ کے دشمن! تم جھوٹ بول رہے ہو، اللہ تعالیٰ تو تمہیں پاکیزہ رزق عطا کر سکتا ہے

لیکن تم اس چیز کو اختیار کرنا چاہتے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اگر میں پہلے تم تک آ گیا ہوتا تو تمہیں سزا دیتا، لیکن اب تم اسے چھوڑ دو اور توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف آ جاؤ اللہ کی قسم! تم نے پہلے تو جو کیا سو کیا، اگر تم نے دوبارہ ایسا کیا تو میں تمہاری پٹائی کروں گا اور تمہارا سر موٹا دوں گا اور تمہیں تمہارے علاقے سے جلا وطن کر دوں گا اور مدینہ منورہ کے بچوں کے لئے تمہارے سامان کو حلال کر دوں گا کہ وہ اسے اُچک لیں۔ تو عمرو بن مرہ کھڑا ہوا اور اسے ایسی رسوائی اور شراحت ہو جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ اس کے کھڑے ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا گروہ ہے کہ ان میں سے جو شخص توبہ کیے بغیر مر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا جس طرح وہ دنیا میں تھا کہ بیخود اور برہنہ اور اس کی چادر کا پلو لوگوں سے پردے میں نہیں ہوگا اور یہ جب بھی کھڑا ہوگا تو دو مرتبہ گرے گا، اس پر عرفصہ بن نہیک کھڑے ہوئے اور بولے: میں شکار کرتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اچھا عمل ہے، مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے رسول گزرے ہیں جو سب شکار کیا کرتے تھے اور شکار کو تلاش کرتے تھے، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی سند میں بشر نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اور شاید یہ ایجاد بھی اسی نے کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اخذ ابو ایوب من لحيمة النبي صلى الله عليه وسلم شيئا فقال: لا يصيبك سوء يا ابا ايوب.
 ”حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی داڑھی کا کوئی بال لے کر (اسے کھالیا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ایوب! تمہیں کوئی بیماری لاحق نہیں ہوگی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

جعل الله ذرية كل نبي من صلبه، وجعل ذريتي من صلب علي.

”اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد اس کی پشت سے پیدا کی ہے اور میری اولاد علی کی پشت سے پیدا کی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اوحى الي في علي ثلاثا: انه سيد المسلمين، واهامر المتقين، وقائد الغر المحجلين.

”دعلی کے بارے میں میری طرف تین مرتبہ یہ بات وحی کی گئی: وہ مسلمانوں کا سردار ہے، پرہیزگاروں کا امام ہے اور روشنی

پیشانی والوں کا قائد ہے۔“

۹۶۰۰ - یحییٰ بن علی مصری

یہ عیشم کی مسجد کا امام تھا۔ اس نے ابن رفاعہ سعدی سے سیرت پڑھی تھی۔ ابن مفضل اور زکی عبد العظیم نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام

عائد کی ہے۔

۹۶۰۱ - یحییٰ بن علی (دُت'ق) بن یحییٰ بن خلاد بن رافع زرقی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل: تو ضا کما امرک اللہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم اُس طرح وضو کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔“

ابن قطان کہتے ہیں: یہ راوی صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ اسماعیل بن جعفر نے اس سے روایات نقل کی ہیں مجھے اس میں کسی کمزوری کا علم نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: تاہم اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۹۶۰۲ - یحییٰ بن عمارہ (ت'س)

(یا شاید یہ نام ہے: یحییٰ بن عباد یا شاید یہ نام ہے: عباد۔ اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں؛ اعمش اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۰۳ - یحییٰ بن عمرو (ت) بن مالک نکرری بصری

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے مالک، مسلم بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ حماد بن زید نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لو لم تذنبوا لجاہ اللہ بقوم یدنّبون فیغفر لهم' وکفارة الذنب الندم.

”اگر تم لوگ گناہ کا ارتکاب نہ کرو تو اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو گناہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے گا اور گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ ندامت ہو۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم کاتب یسمی السجل. ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کاتب تھا جس کا نام سجل تھا۔“

اس بارے میں یزید بن کعب عموزی نے عمرو بن مالک سے اس روایت کو نقل کرنے میں متابعت کی ہے اور یزید نامی راوی ”مجہول“ ہے۔ تاہم امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ضرب بعض الصحابة خباء علی قبر. ولا يعرف انه قبر. فاذا فيه انسان یقر ا تبارک... الحدیث.

”بعض صحابہ کرام نے قبر پر خیمہ لگوا لیا، انہیں یہ پتا نہیں تھا کہ یہ قبر ہے، تو اُس میں ایک انسان موجود تھا جو سورہ ملک کی

تلاوت کرتا تھا۔

۹۶۰۴ - یحییٰ بن ابوعمر و (دس ق) ابو زرعه شیبانی

یہ شامی ہے اور صدوق ہے مجھے اس کے بارے میں کسی تنقید کا علم نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے ثقہ ہے۔

۹۶۰۵ - یحییٰ بن عمران مدنی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے ابو مصعب اور ابراہیم بن حزمہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۶۰۶ - یحییٰ بن عمیر

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدود کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۶۰۷ - یحییٰ بن عنبسہ قرشی

اس نے حمید طویل سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دجال ہے اور بہت زیادہ حدیث ایجاد کرنے والا شخص ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور اس کا معاملہ پردے میں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ دجال ہے جو حدیث ایجاد کرتا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يتوضا احدكم في موضع استنجائه فان الوضوء يوضع مع الحسنات في الميزان.

”کوئی بھی شخص اُس جگہ وضو نہ کرے جہاں اُس نے استنجاء کیا تھا“ کیونکہ وضو کو نامہ اعمال میں نیکیوں کے ساتھ رکھا جائے گا۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

حسن الوجه مال، وحسن الشعر مال، وحسن اللسان مال، والبال مال كانه يعني في المقام.

”چہرے کا خوبصورت ہونا ایک مال ہے، بالوں کا خوبصورت ایک مال ہے اور زبان کا خوبصورت ہونا ایک مال ہے اور مال بھی ایک مال ہے، یوں لگتا ہے جیسے یہ بات خواب کے بارے میں ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

خدر الوجه بالسکر يهدر الحسنات.

”شکر کے ساتھ چہرے کو لپٹا لینا نیکیوں کو ختم کر دیتا ہے۔“

اس راوی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اُن کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا يجتمع علي مسلم خراج وعشر.

”مسلمانوں پر خراج اور عشر اکٹھے نہیں ہوں گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

امتی علی خمس طبقات.

”میری امت پانچ طبقتوں میں تقسیم ہوگی۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ساری کی ساری روایات اس سیانے آدمی کی ایجاد کردہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وقف بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشية عرفة فلما كان عند دفعة استنصت الناس فانصتوا فقال: ان ربكم قد تطول عليكم في يومكم هذا فوہب مسيئكم لمحسنكم وذكروا حديثاً طويلاً مكدوباً.

”عرفہ کی شام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وقوف کروایا، جب روانگی کا وقت آیا تو آپ نے لوگوں کو خاموش کرایا، آپ نے فرمایا: تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف بھرپور توجہ رکھی اور اُس نے تمہارے گناہ گار تمہارے نیک لوگوں کو بہہ کر دیئے“ اس کے بعد اس راوی نے ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

خطیب بغدادی کہتے ہیں: یحییٰ بن عنبہ اصل کے اعتبار سے بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اس نے حمید امام ابو حنیفہ سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یوسف بن معبد بن مسلم تمام اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں:

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تزال الملائكة تصلي على الغازی ما دام حائل سيفه في عنقه.

”فرشتے اُس وقت تک مجاہد کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی تلوار کو اپنی گردن میں لٹکائے رکھتا ہے۔“

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن عنبہ نامی راوی کذاب ہے۔

۹۶۰۸ - یحییٰ بن عیسیٰ (مذتق) رملی تمیمی نہشلی فاخوری

یہ کوفہ کا رہنے والا ہے جس نے رملہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اعمش اور مسعر سے نقل کی ہے، جبکہ اس سے محمد بن مصفیٰ علی بن محمد طنافسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اس کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ابو معاویہ کہتے ہیں: اس سے حدیث نوٹ کر لو کیونکہ میں نے اسے بڑا عرصہ اعمش کے پاس دیکھا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ اعمش کا یہ بیان نقل کیا ہے:

محمد بن مصفیٰ حدثنا یحییٰ بن عیسیٰ حدثنا الاعمش قال: اختلف اهل البصرة في القصص

فاتوا انس بن مالک فسألوہ: اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقصد؟ قال: لا! انما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسیف! ولكن سمعته یقول: لان اقعده مع قوم ینذرون اللہ بعد صلاة العصر حتی تغیب الشمس احب الی من الدنیا وما فیہا.

ایک مرتبہ کچھ واقعات کے بارے میں اہل بصرہ کے درمیان اختلاف ہو گیا، وہ لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قہے بیان کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلوار کے ہمراہ مبعوث کیا گیا تھا، تاہم میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں عصر کی نماز کے بعد کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، یہ عمل میرے نزدیک دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔“

احمد بن ابومریم بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ سے یحییٰ بن عیسیٰ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: تم اس کی حدیث کو نوٹ نہ کرو۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مقارب ہوتی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

النظر الی وجہ علی عبادۃ.
”علی کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔“

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ روایت ہارون ثامی راوی کی ایجاد کردہ ہے۔ ابن عدی نے یحییٰ کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۶۰۹ - یحییٰ بن غالب عیاشی

اس نے یحییٰ بن حمزہ کے حوالے سے نکاح کے بارے میں روایات نقل کی ہے جو مستند نہیں ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۹۶۱۰ - یحییٰ بن غالب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حسن بصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور پھر اس نے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔

۹۶۱۱ - یحییٰ بن فلان انصاری

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۶۱۲ - یحییٰ بن فیاض زمانی

اس نے ہمام بن یحییٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کے بارے میں یہ بات

بیان کی ہے: یہ روایت جھوٹی ہے۔

۹۶۱۳ - یحییٰ بن قیس (د) مارلی

یہ یہ باتی ہے اس کے حوالے سے ایک حدیث اس کے بیٹے محمد نے نقل کی ہے جو اس نے ثمامہ بن شراحیل سے نقل کی ہے جو مجہول ہیں اور انہوں نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ حضرت ابیض بن جمال مارلی سے نقل کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے کہ مارب کا نمکین حصہ انہیں جاگیر کے طور پر دیا گیا تھا۔

یہ ایک ایسی سند ہے جس کے ذریعے حجت ظاہر نہیں ہو سکتی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے اور اس کی مانند روایت فرج بن سعید بن ابیض نے اپنے چچا ثابت کے حوالے سے اپنے والد حضرت ابیض بن جمال رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

۹۶۱۴ - یحییٰ بن قیس ابو صصعہ

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللہم اذل قیسا فان ذلها عز الاسلام۔

”اے اللہ! قیس کو ذلیل کر دے کیونکہ اُن کی ذلت اسلام کی عزت ہے۔“

یہ روایت انتہائی غریب ہے اسے عبید اللہ بن سعید بن عفیر نے اپنے والد کے حوالے سے اس راوی سے نقل کیا ہے۔ اس کا ذکر ابواحمد حاکم نے کیا ہے۔

۹۶۱۵ - یحییٰ بن ابوکثیر یرامی

یہ جلیل القدر مثبت راویوں میں سے ایک ہے۔ عقلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے اسی لیے میں نے بھی کر دیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے: اس کا تدریس کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کرتا ہے حالانکہ اس نے اُن سے سماع نہیں کیا۔ نعیم بن حماد عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے ہمام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم یحییٰ بن ابوکثیر کو صحیح کے وقت روایات بیان کرتے تھے جب شام ہوتی تھی تو وہ انہیں اُلٹ کر ہمارے حوالے سے روایت کر دیتا تھا۔

حسین معلم بیان کرتے ہیں: ہم نے یحییٰ بن ابوکثیر سے کہا: یہ جو مرسل روایات ہیں یہ کس سے منقول ہیں؟ اُس نے کہا: تمہارے کیا خیال ہے! ایک شخص نے سیاہی اور کاغذ لیا ہوگا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کر دی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا: اگر ایسی صورت حال ہے تو تم ہمیں بتا دو! تو اُس نے کہا: جب میں یہ کہو کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تحریر سے پہنچی ہوگی۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر کی نقل کردہ مرسل روایات ہوا کی مانند ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) یہ اپنی ذات کے اعتبار سے عادل اور حافظ الحدیث ہے اور زہری کا ہم پلہ ہے لیکن زید بن سلام سے جو

روایات نقل کی ہیں وہ منقطع ہیں کیونکہ یہ ایک تحریر سے نقل کی گئی ہے جو اسے ملی تھی۔

۹۶۱۶ - یحییٰ بن کثیر صاحب بصری (ق)

اس نے ایوب اور ثمالیہ سے روایات نقل کی ہیں اس کی کنیت ابو مالک اور ایک قول کے مطابق ابو نصر ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ضعیف اور انتہائی ذاب الحدیث ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جو ان کی احادیث کا حصہ نہیں ہیں۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الشرك اخفى في اهتي من ديبب النمل على الصفا.

فقال ابو بكر: فكيف النجاة من ذلك؟ فقال: يا ابا بكر الا اعلمك شيئا اذا قلتك برئت من قلبه

وكتيبره قل: اللهم اني اعود بك ان اشرك وانا اعلم، واستغفرك مما لا اعلم.

”میری امت میں شرک اس سے زیادہ پوشیدہ ہوگا جتنی چیونٹی کی پوشیدہ چٹان پر ہوتی ہے“ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: تو اس سے نجات کیسے پائی جاسکتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں پڑھ لو گے تو تم تھوڑے اور زیادہ شرک سے لائق ہو جاؤ گے:

”اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں علم رکھتے ہوئے شرک کا مرتکب ہوں اور میں اس بات سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں کہ جس کا مجھے علم نہیں ہے۔“

فلاس کہتے ہیں: یحییٰ بن کثیر ابو نصر جان بوجہ کرم غلط بیانی نہیں کرتا تھا البتہ یہ غلطی کرتا تھا اور وہ ہم کا شکار ہو جاتا تھا۔

۹۶۱۷ - یحییٰ بن کثیر (د) کاہلی اسدی کوفی

اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے مسور بن یزید کاہلی اور دیگر حضرات سے نقل کی ہے جبکہ اس سے صرف مروان بن معاویہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

۹۶۱۸ - یحییٰ بن کثیر طائی

اس نے عبدالرحمن بن نجبرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے استاد کی طرح اس کا بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۶۱۹ - یحییٰ بن ابولیبہ مدنی

یہ ایک بزرگ ہے جس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔ وکیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابولیبہ ہے اور یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ یہ عبدالرحمن بن ابولیبہ کا بیٹا ہے تو اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۹۶۲۰ - یحییٰ بن مالک بن انس صحیحی

عقیلی کہتے ہیں: اس کی اپنے والد (امام مالک) سے نقل کردہ روایات منکر ہیں۔

۹۶۲۱ - یحییٰ بن مبارک دمشقی صنعانی

یہ ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حسنة الحر بعشرة وحسنة المملوك بعشرين.

”آزاد شخص کی ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوگا اور غلام کی ایک نیکی کا بدلہ بیس گنا ہوگا۔“

یہ روایت ایجاد کی ہوئی ہے اور اسماعیل بن موسیٰ عسقلانی اس راوی کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ دونوں مجہول ہیں۔

۹۶۲۲ - یحییٰ بن متوکل (د) ابو عقیل

اس نے بھیہ اور ابن منکدر سے جبکہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ، لوین اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مدنی ہے اور ایک قول کے مطابق کوئی ہے۔ ابن مدینی اور امام نسائی رحمہما نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہما کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد رحمہما کہتے ہیں: یہ وہابی ہے۔ امام ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے۔

(امام ذہبی رحمہما فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 167 ہجری میں ہوا یہ بات ابن قانع نے بیان کی ہے۔)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے زیر پرورش ایک یتیم لڑکی کے بارے میں یہ بات بتائی:

سعت عائشة تحدث عن يتيمة كانت في حجرها قالت: زوجناها من رجل من الانصار، وكنت فيمن اهداها الي زوجها، فلما رجعنا قال: ما قلتكم اقلت: سلينا ودعونا بالبركة، ثم انصرفنا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الانصار قوم غزل، افلا قلتكم: اتيناكم اتيناكم فحيونا نحيبكم. ”ہم نے اُس کی شادی ایک انصاری سے کر دی، میں اُن لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے اس کی رخصتی اس کے شوہر کی طرف کروائی تھی، جب ہم لوگ واپس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگوں نے رخصتی کے وقت دعا کے طور پر (کیا کہا؟) تو میں نے کہا: ہم نے یہ کہا کہ ہم سپرد کرتے ہیں اور برکت کی دعا کرتے ہیں، پھر ہم واپس آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصاری ایسے لوگ ہیں جو گیتوں کو پسند کرتے ہیں تو تم لوگوں نے یہ کیوں نہیں کہا (یعنی یہ گیت کیوں نہیں گایا) ہم تمہارے پاس آ رہے ہیں، ہم تمہارے پاس آ رہے ہیں، تم ہمیں خوش آمدید کہو، ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔“

اسی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے:

سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن ولدان المسلمين اين هم يوم القيامة؟ قال: في الجنة، وسألته

عن ولدان المشركين اين هم يوم القيامة قال: في النار.

فقلت: يا رسول الله لم يدركوا الاعمال ولم تجر عليهم الاقلام.

قال: ربك اعلم بما كانوا عاملين، والذي نفسي بيده لئن شئت لاسعنتك تضاعيمهم في النار.

”میں نے نبی اکرم ﷺ سے مسلمانوں کے بچپن میں فوت ہونے والے بچوں کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ قیامت کے دن کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ قیامت کے دن کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم میں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! انہوں نے تو اعمال کا زمانہ ہی نہیں پایا اور قسم اُن پر جاری ہی نہیں ہوا (یعنی شریعت کے احکام اُن پر لاگو ہی نہیں ہوئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے، اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم چاہو تو میں تمہیں جہنم میں اُن کے شور و غوغا کی آواز سنا سکتا ہوں۔“

۹۶۲۳ - یحییٰ بن ثنی

اس نے نعیم بن ابوبند سے جبکہ اس سے ابو مغیرہ حمصی سے یہ روایت نقل کی ہے جو اوٹ کے کنویں میں گرنے کے بارے میں ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ راوی کون ہے۔

۹۶۲۴ - یحییٰ بن محمد (م (متابعہ) 'ت' 'س' 'ق) بن قیس، ابوزکیر مدنی ثم بصری مؤدب

اس نے زید بن اسلم اور ابوحازم اعرج سے جبکہ اس سے ابن مدینی، فلاس، بندار اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ کوچ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: دو حدیثوں کے علاوہ اس کی نقل کردہ روایات مقارب ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ حسن الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كلوا البلح بالتمر فان الشيطان يغضب ويقول: عاش ابن آدم حتى اكل الجديد بالخلق.

”تم لوگ کچی کھجور کے ساتھ تیار کھجور کو ملا کر کھاؤ کیونکہ اس سے شیطان کو غصہ آتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے: ابن آدم اتنا عرصہ زندہ رہا ہے کہ وہ تازہ کے ساتھ پرانی کھانے لگ پڑا ہے۔“

یہ حدیث منکر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”لست من دد ولا الدد منی۔“ ”نہ کھیل تماشے سے مجھے کوئی لگاؤ ہے نہ کھیل کو میرا مشغلہ ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

شكى رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لدغة عقرب، فقال: اما انك لو قلت -حين امسيت: اعود بكلمات الله التامات من شر ما خلق -لم تضرك.

قال: فقلت هذه الكلمة ليلة من الليالي فلدغتنى فلم تضرنى.

”ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچھو کے ڈنگ مارنے کی شکایت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھے ہوتے تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچانا (وہ کلمات یہ ہیں):

”میں اللہ تعالیٰ کے اُن مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے۔“

راوی کہتے ہیں: میں نے ایک رات میں یہ کلمہ پڑھا تو مجھے ایک بچھو نے ڈنگ مارا لیکن مجھے اُس سے تکلیف نہیں ہوئی۔

یہ روایت کئی لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں اُسوائے اُن احادیث کے جن کی میں نے نشاندہی کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اُنہوں نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

آية المنافع ثلاث.

”منافع کی نشانیاں تین ہیں۔“

اور ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے۔

۹۶۲۵ - یحییٰ بن محمد (ذت اس) جاری

اس نے عبدالعزیز در اورودی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم غربت له الشمس بمكة فجمع بين المغرب والعشاء بسرف.

”مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورج غروب ہو گیا تو آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں سرف کے مقام پر ایک

ساتھ ادا کیں۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ در اورودی نامی راوی سے منقول ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: جاری نامی راوی کی حدیث میں کوئی

خرج نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من شرب في اناء من ذهب او فضة او اناء فيد شء من

ذلك فانما يجر جدر في بطنه نار جهنم.

”جو شخص سونے یا چاندی یا کسی ایسے برتن میں پئے جس میں سونا یا چاندی لگا ہوا ہو تو ایسا شخص اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو

ڈال رہا ہوتا ہے۔“

یہ روایت منکر ہے اسے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ زکریا نامی راوی مشہور نہیں ہے۔ ابن ابوفندیک نے بھی اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۹۶۲۶ - یحییٰ بن محمد (ت) بن عباد بن ہانی شجری ابو ابراہیم

اس نے ابن اسحاق سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں منکر ہونا اور غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ نیز مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے جس کے مطابق یہ نابینا تھا اور اسے تلقین کی جاتی تھی۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابی مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے پھر اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

اس سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلغہ ان امرأة من بنی فزارة یقال لها امر قرفة جهزت ثلاثین راکبا من ولدها وولد ولدها فقالت: اقدموا المدينة فاقتلوا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم فقال: اللہم اٹکلها ولدها. وبعث الیہم زید بن حارثة فقتل بنی فزارة وقتل ولد امر قرفة وبعث بدرعها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصبہ بین رمحین واقبل زید - قالت عائشة: ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلك الليلة فی بیتی - ففرد الباب فخرج الیہ یجر ثوبہ عریانا والذی بعثہ بالحق ما رایت عریته قبل ذلك ولا بعدها حتی اعتنقہ وقبلہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جس کا نام ام قرفہ ہے اس نے اپنی اولاد اور اپنی اولاد کی اولاد میں سے تیس سواری تیار کیے ہیں اور پھر یہ کہا: تم لوگ مدینہ جاؤ اور حضرت محمد کو شہید کر دو۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اُس کے بچوں کو رسوا کر دے! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کی طرف بھجوایا تو بنوفزارہ کے وہ لڑکے قتل کر دیئے گئے اور ام قرفہ کا ایک لڑکا بھی قتل ہوا تو اُس نے اپنی زرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی جسے آپ نے دو نیزوں کے درمیان نصب کر دیا پھر حضرت زید آئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے کو کھینچتے ہوئے اوپر کچھ پہنے بغیر باہر نکل گئے اُس ذات کی قسم جس نے حق کے ہمراہ آپ کو مبعوث کیا ہے میں نے اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی بھی آپ کو اوپر کچھ پہنے بغیر باہر جاتے ہوئے نہیں دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اُن کا بوسہ لیا۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔ ابراہیم نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں مضرب ہے۔)

۹۶۲۷ - یحییٰ بن محمد (م) بن معاویہ مروزی

اس نے بخارا میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے نصر بن شمیل سے جبکہ اس سے امام مسلم عمر بخیری اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں۔ مہدی بن سلیم بیان کرتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ جب بھی وہ اپنی تحریر میں یہ روایت نقل کرتے کہ یحییٰ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے، نضر بن شمیم نے اُسے حدیث بیان کی ہے، تو پھر وہ یہ کہتے تھے: اسے ایک طرف رکھ دو اور یہ روایت اس راوی کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر مجھ سے نہ سنو۔ حالانکہ انہوں نے نضر نامی راوی کے حوالے سے چار ہزار احادیث نوٹ کی ہوئی تھیں۔

۹۶۲۸ - یحییٰ بن محمد بن عبدالرحمن بن ابولیبہ

یہ بیچ کے استادہ میں سے ہے، یہ یحییٰ بن عبدالرحمن ہے۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔

۹۶۲۹ - یحییٰ بن محمد

یہ حرمہ نجفی کا بھتیجا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں، یہ ”ضعیف“ ہے۔ اس نے اپنے بچا کے حوالے سے اور ابن ابوسری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۶۳۰ - یحییٰ بن محمد ابوبشر

اس نے روح بن عبادہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ نے اس سے استادہ کرنے سے منع کیا ہے۔

۹۶۳۱ - یحییٰ بن محمد بن بشیر

یہ یحییٰ بن بشیر نامی وہ شخص ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ مطین نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حافظ ہے۔ اس نے ابوبکر بن عیاش اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اسحاق بن یحییٰ، داؤد بن یحییٰ اور عیسیٰ بن یحییٰ کا والد ہے۔

۹۶۳۲ - یحییٰ بن محمد بن یحییٰ بن خالد ذہلی

یہ اپنے والد کی طرح حافظ الحدیث ہے اور اس کا لقب حیکان ہے۔

۹۶۳۳ - یحییٰ بن محمد بن حشیش

اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ مراکش کا رہنے والا ہے اور منکر روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ اس نے قیردان کے رہنے والوں سے روایات نقل کی ہیں۔ ابوطالب احمد بن نصر نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من اکل طعاما وغیره ینظر الیہ فلم یطعمہ اصابہ داء یقال له النفس.

”جو شخص کھانا کھا رہا ہو اور کوئی دوسرا اُس کی طرف دیکھ رہا ہو اور وہ شخص اُسے کھانا نہ کھلائے تو اللہ تعالیٰ اُسے ایک بیماری لاحق کرے گا جس کا نام نفس ہے۔“

امام مالک کہتے ہیں: یہ ایک ایسی بیماری ہے جس کی کوئی دوا نہیں ہے۔ تو اس روایت کی امام مالک کی طرف نسبت جھوٹ ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لعنت القدرية على لسان اثنين وسبعين نبيا، اولهم نوح.

’مبتر انبیاء کی زبانی قدریہ فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے ان انبیاء میں سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔‘

۹۶۳۴ - یحییٰ بن محمد بزاز

اس کا لقب تشیلہ ہے، یہ فاسق ہے اور رافضی ہے۔ اس نے ایک جھوٹے محمد بن عبدالمالحق بن یوسف کی تحریر میں ابن بطی سے سماع کا دعویٰ کیا ہے اور یہ 600 ہجری کے بعد بھی موجود تھا۔

۹۶۳۵ - یحییٰ بن مساور

اس نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ’کذاب‘ ہے۔

۹۶۳۶ - یحییٰ بن مسلم

یہ بقیہ کے اساتذہ میں سے ایک ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس پر اعتقاد بھی نہیں کیا جاسکتا اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اكرم اخاه المسلم فانما اكرم الله عزوجل.

’جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت افزائی کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا احترام کرتا ہے۔‘

۹۶۳۷ - یحییٰ بن مسلم

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے روایت نقل کرنے میں عبدالمعمر بن نعیم منفرد ہے۔

۹۶۳۸ - یحییٰ بن مسلم

اس نے ابوادریس خولانی سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۹۶۳۹ - یحییٰ بن مسلم (ت ق) بکاء

اس کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یحییٰ بن ابوظلید ہے اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن سلیم بکاء ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے بھی کچھ اور ہے۔ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے اور ازد قبیلے کے موالیوں میں سے ایک ہے ایک قول کے مطابق یہ کوئی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، سعید بن مسیب اور ابوالعالیہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن زید، عبد الوارث، علی بن عاصم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نہ چاہا تو یہ ثقہ ہوگا۔ جہاں تک یحییٰ القطان کا تعلق ہے تو وہ اس سے راضی نہیں تھے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام

دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے معصل روایات نقل کرتا ہے اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: وکیع کہتے ہیں کہ اس نے اپنے ایک ضعیف استاد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جن کا نام یحییٰ بن مسلم کوئی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن عدی نے یحییٰ بکاء کے حالات میں اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ یحییٰ بکاء کا انتقال 130 ہجری میں ہوا تھا اور وکیع نے علم کے حصول کا آغاز 140 ہجری کے بعد کیا تو ان کا استاد بکاء نامی راوی نہیں ہوگا۔ احمد بن زہیر نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یحییٰ بکاء اتنے پائے کا نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یحییٰ بن مسلم بکاء بصرہ کا رہنے والا ہے اور متروک ہے۔

حماد بن زید نے یحییٰ بکاء کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ کہتا ہے: میں نے ایک شخص کو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا:

انی لاحبک فی اللہ. قال: وانا ابغضک فی اللہ. قال: لہم؟ قال: لانک تتغنی فی اذانک، وتاخذ علیہ اجرا. ”میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تم سے بغض رکھتا ہوں اس نے کہا: وہ کیوں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اذان کو گا کر دیتے ہو اور اس کا معاوضہ بھی وصول کرتے ہو۔“

۹۶۳۰ - یحییٰ بن مسلم کوئی، ابوضحاک

اس نے زید بن وہب اور امام شعیبی سے جبکہ اس سے وکیع نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی نے اس کی کثرت بیان کی ہے۔ امام ابو زرعہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۶۳۱ - یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب

یہ معنی کا بھائی ہے اس نے حماد بن زید سے روایات نقل کی ہیں۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ منکر احادیث روایت کرتا ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطلع علی احد من اہله کذب کذبة لہ یزل معرضا عنہ. ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوتا کہ آپ کے گھر والوں میں سے کسی نے جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا ہے تو آپ اس سے مسلسل کنارہ کشی فرماتے (جب تک وہ اس جھوٹ سے توبہ نہ ظاہر نہ کرے)۔“

۹۶۳۲ - یحییٰ بن معین مدنی

اس نے سعد بن شراحیل سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ مجہول ہے اسی طرح اس کا استاد بھی ”مجہول“ ہے۔

۹۶۳۳ - یحییٰ بن ابومطاع (ق)

اس نے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ دجیم کہتے ہیں: یہ ثقہ اور معروف ہے اور

دجیم نے اس بات کو بعید از امکان قرار دیا ہے کہ اس کی ملاقات حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی ہوگی۔ ہو سکتا ہے اس نے اُن کے حوالے سے مرسل روایت نقل کی ہو اور یہ بات اہل شام میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے کہ وہ اُن لوگوں کے حوالے سے روایات نقل کر دیتے ہیں جن سے اُن کی ملاقات بھی نہیں ہوتی۔

۹۶۴۴- یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ

یہ جلیل القدر اہل علم ہیں، مثبت اور حجت ہیں۔ ابن مقرئ کہتے ہیں: میں نے محمد بن عقیل بغدادی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابراہیم بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تو میں نے کہا: آپ یحییٰ جیسے بندے پر تنقید کر رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے دامن کھینچتا ہے، لوگ اُس کا دامن کھینچتے ہیں۔ محمد نامی راوی کے بارے میں پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایسے افراد سے روایات نوٹ کرنے کو ناپسند کرتا ہوں جنہوں نے آزمائش کے دوران غلط جواب دیا، جیسے یحییٰ ابوالنصر تمار۔ ایوب بن ابوشیبہ نے یحییٰ سے منقول اُس حدیث کو منکر قرار دیا ہے جو انہوں نے حفص بن غیاث سے نقل کی ہے اور میں نے ان کا ذکر اسی لیے کیا ہے تاکہ نصیحت ہو اور یہ بات پتا چل جائے کہ ایک بلند حافظ کے بارے میں جو کلام واقع ہوا ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی حوالے سے اس پر اثر انداز بھی ہو۔ جہاں تک یحییٰ کا تعلق ہے تو وہ بہت بڑے ماہر تھے اور انہوں نے مشرقی جانب سے مغربی جانب بہت سا علم منتقل کیا، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے!

۹۶۴۵- یحییٰ بن مقدم (د'س'ق) بن معدی کرب

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ صرف اُس حوالے سے ہو سکی ہے جو روایت اس کے بیٹے صالح نے اس کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۹۶۴۶- یحییٰ بن منذر کندی

اس نے اسرائیل سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۹۶۴۷- یحییٰ بن میمون (س'ق) ابو معلى عطار بصرى

یہ وہی ہے، اس نے سعید بن جبیر سے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالوں سے ایسی روایات نقل کرتا ہے جو ان کی احادیث میں شامل نہیں ہوتیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بلکہ یہ "صدوق" ہے۔ اس سے شعبہ اور ابن علیہ جیسے لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں، امام نسائی رضی اللہ عنہ

نے بھی اس سے استدلال کیا ہے۔ اس کا انتقال 132 ہجری میں ہوا۔

۹۶۴۸- یحییٰ بن میمون بن عطاء (د) ابوالیوب بصرى تمار

اس نے ثابت بنانی اور عاصم احول سے جبکہ اس سے حسن بن صباح بزاز علی بن مسلم طوسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی

ہیں۔ فلاں کہتے ہیں: میں نے اس سے روایات نوٹ کی تھیں، یہ ”کذاب“ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو پھاڑ دیا تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک نے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اختضبوا بالحناء فانہ یزید فی جمالکم و شبابکم و نکاحکم۔

”مہندی کے ذریعے خضاب لگاؤ کیونکہ یہ تمہاری خوبصورتی، جوانی اور نکاح کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 190 ہجری میں بغداد میں ہوا۔

۹۶۳۹ - یحییٰ بن میمون (دس) حضرمی

یہ مصر کا قاضی تھا، یہ تابعی ہے اور صدوق ہے۔ اس سے سہل بن سعد سے جبکہ اس سے عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ نے روایات نقل

کی ہیں۔ اس کا انتقال 114 ہجری میں ہوا۔

۹۶۵۰ - یحییٰ بن نصر بن حاجب القرشی۔

اس نے عاصم احوال بلال بن خباب اور ثور بن یزید نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا شمار مروکے رہنے والوں میں ہوتا ہے۔ ابراہیم بن سعید جوہری، احمد بن سیار اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کے حوالے سے حسن روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ مہنایان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ جہمی تھا اور ابو جہم کے سے نظریات رکھتا تھا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک لیٹن ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال بغداد میں 215 ہجری میں ہوا۔

۹۶۵۱ - یحییٰ بن ہاشم سمسار ابو زکریا غسانی کوفی

اس نے ہشام بن عروہ اور اعمش سے جبکہ اس سے تمام محمد بن یوبہ رازی اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجید کے جزء میں اس کی عالی سند کے ساتھ ایک روایت ہم تک پہنچی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ بغداد میں تھا، یہ حدیث ایجاد کرتا تھا اور اسے چوری بھی کر لیتا تھا۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

لا تاکلی الطین فانہ یعظم البطن، ویصفر اللون، ویذهب بہاء الوجه۔

”تم مٹی نہ کھانا کیونکہ یہ پیٹ کو بڑا کر دیتی ہے، رنگ کو زرد کر دیتی ہے اور چہرے کی چمک کو ختم کر دیتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اتی رجل فی قبرہ فقالوا: انا جالدوك ثلاث جلدات۔

قال: ولم؟ قيل: لانك صليت بغير طهور، ومردت بظلم فلم تنصره.

”ایک شخص کے پاس قبر میں فرشتے آئے اور بولے: ہم تمہیں تین کوزے لگائیں گے، اُس نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو اُسے بتایا گیا: کیونکہ تم وضو کے بغیر (یا باقاعدہ طہارت حاصل کیے بغیر) نماز ادا کرتے تھے اور تم ایک مظلوم کے پاس سے گزرے تھے لیکن تم نے اُس کی مدد نہیں کی تھی۔“

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

عند كل ختمة دعوة مستجابة.

”ہر مرتبہ قرآن کو (ختم کرنے کے وقت) ایک دعا ہوتی ہے جو مستجاب ہوتی ہے۔“

یہ روایت یزید رقاشی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یہ قاعدہ یا مسر کی نقل کردہ روایت نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نبات الشعر في الانف امان من الجذام.

”ناک میں بال اگنا جذام سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تستخدموا ارقاءكم بالليل، فان الليل لهم والنهار لكم.

”اپنے غلاموں اور کنیزوں سے رات کے وقت خدمت نہ لو، کیونکہ رات اُن کے لئے ہے اور دن تمہارے لیے ہے۔“

صالح جزرہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن ہاشم کو دیکھا ہے وہ حدیث بیان کرتے ہوئے جھوٹ بولتا تھا۔

۹۶۵۲ - یحییٰ بن واضح، ابوتیمیلہ مروزی

اس نے ابن اسحاق اور حسین بن واقد سے جبکہ اس سے امام احمد اسحاق اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے

ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا، مجھے یہی امید ہے، میں نے اس کے حوالے سے ہشیم کے دروازے پر روایات نوٹ کی

تھیں۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی اچھی چیز نقل نہیں کرتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات

نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کو یہ وہم ہوا کہ جو انہوں نے یہ کہا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے

اور اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے، حالانکہ میں نے یہ چیز نہیں دیکھی اور نہ ہی ایسا ہے کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس سے

استدلال کیا ہے، اگر ابن جوزی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس کا ذکر یہاں نہ کرتا۔

۹۶۵۳ - یحییٰ بن ولید (س) بن عبادہ بن صامت

اگر اللہ نے چاہا تو یہ ”صدوق“ ہوگا۔ مجھے ایک راوی کے علاوہ اور کسی کے بارے میں علم نہیں ہے کہ اُس نے اس سے روایت نقل کی

ہے اور وہ راوی جلد بن عطیہ ہے جو حماد بن سلمہ کا استاد ہے اور اس کی نقل کردہ روایت کا متن یہ ہے: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

من غزا ینوی عقلا فلہ ما نوی.

”جو شخص ایک رشی کے حصول کی نیت کے ساتھ جنگ میں حصہ لے گا تو اُسے صرف وہی چیز ملے گی جس کی اُس نے نیت کی تھی۔“

۹۶۵۴ - یحییٰ بن ولید (ذس ق) بن مسیر طائی شم سنہسی کونی

یہ ثقہ ہے اس کی کنیت ابو زعراء ہے۔ اس نے نخل بن خلیفہ سے جبکہ اس سے ابن مہدی اور ابو عاصم نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۶۵۵ - یحییٰ بن وہب کلبی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہیں۔

۹۶۵۶ - یحییٰ بن ابوزکریا یحییٰ غسانی واسطی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب اس نے ثقہ راویوں کے برخلاف بکثرت روایات نقل کیں جو روایات مثبت راویوں سے منقول ہیں تو پھر اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں رہا۔

۹۶۵۷ - یحییٰ بن یحییٰ (د) بن قیس غسانی

یہ اپنے زمانے میں اہل دمشق کا رئیس تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے سعید بن مسیب اور دیگر اکابرین سے استفادہ کیا ہے۔

۹۶۵۸ - یحییٰ بن ابویحییٰ (س)

یہ ایک بزرگ ہے جس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ورقاء بن عمر یشکری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ اس نے عمرو بن دینار سے سماع کیا ہے۔

۹۶۵۹ - یحییٰ بن یزید بن عبد الملک نوفلی مدنی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے مجھے نہیں معلوم کہ خرابی اس کی طرف سے ہے یا اس کے باپ کی طرف سے ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ العطسة الشدیدة فی المسجد.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں زور سے چھینکنے کو ناپسند کرتے تھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ لیعجب من مداعبة الرجل زوجته، ویکتب لهما بذلك الاجر، ویجعل لهما به رزقا.

”اللہ تعالیٰ آدمی کے اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلی کرنے کو پسند کرتا ہے اور اس وجہ سے اُن دونوں کے لئے اجر کو نوٹ کرتا ہے اور اس وجہ سے اُن کے لئے رزق نوٹ کرتا ہے (یعنی اولاد دیتا ہے)۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا ظهرت الفاحشة / كانت الرجفة. واذا جار الحکام قلوب البطر. واذا غدر باهل الذمة ظفر العدو.

”جب فحاشی ظاہر ہو جائے گی تو یہ رجفہ ہوگی اور جب حکمران ظلم کرنے لگیں گے تو بارش کم ہو جائے گی اور جب ذمیوں کے ساتھ وعدوں کی خلاف ورزی ہوگی اُس وقت دشمن کامیاب ہوگا۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کے باپ کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔

۹۶۶۰ - یحییٰ بن یزید (د) ابوشیبہ راوی

اس نے یزید بن ابوانیسہ سے جبکہ اس سے اسماعیل بن عیاش اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ یہ ”صدوق“ ہوگا۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۶۶۱ - یحییٰ بن یزید اہوازی

اس نے محمد بن زبرقان سے سنی کھانے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جو مستند نہیں ہے اور اس شخص کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔

۹۶۶۲ - یحییٰ بن یزید اشعری

اس نے ابن جریج سے روایات نقل کی ہیں۔ بعض حضرات نے اسی طرح بیان کیا ہے اور تصحیف کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ یہ یحییٰ بن یزید ہے۔

۹۶۶۳ - یحییٰ بن یزید (د) ہنائی

یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شعبہ اور ابن علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

۹۶۶۴ - یحییٰ بن یعقوب ابوطالب

یہ قصہ گو شخص ہے جس نے ابراہیم تمیمی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے اور کوئی ہے۔ اس نے عبدالاعلیٰ کے حوالے سے ابراہیم تمیمی سے روایات نقل کی ہیں اور یہ قاضی ابو یوسف کا ماموں ہے۔ ابوتیمیلہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

نعم الادم الحخل وکفی بالمرء اثما ان یسخط ما قرب الیہ.

”سرکہ بہترین سالن ہے اور آدمی کے گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اُس پر ناراضگی کا اظہار کرے جو اس کے

پاس ہے۔“

۹۶۶۵ - یحییٰ بن یعلیٰ (ت) اسلمی قطوانی

اس نے یونس بن خباب اور اعمش سے جبکہ اس سے قتیبہ ابو ہشام رفاعی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر علی الجنازة فرفع یدیه فی اول تکبیرة و وضع الیمنی علی الیسری.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے تکبیر کہی اور پہلی تکبیر میں دونوں ہاتھ بلند کیے اور پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیا۔“

امام ترمذی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں تو اس اعتبار سے یہ راوی سچا ہے اور ابو فروہ نامی راوی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۹۶۶۶ - یحییٰ بن یعلیٰ (م س) ابو محیاء تیمی

۹۶۶۷ - یحییٰ بن یعلیٰ (م س) محاربی

یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) ثقہ ہیں۔ اور اسلمی اور تیمی نامی ان دونوں راویوں سے روایات نقل کرنے میں کچھ لوگ مشترک ہیں کیونکہ یہ دونوں کوئی ہیں اور ایک ہی زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابو بکر بن ابوشیبہ اور دیگر حضرات نے ان دونوں سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۶۶۸ - یحییٰ بن یعمر (ع)

میں نے عثمان بن دحیہ کو پایا کہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ گمراہ تھا اور گمراہ کرنے والا تھا، یہ اللہ تعالیٰ کو عاجز قرار دیتا تھا اور یہ کہتا ہے: ہم اُس سے زیادہ قدرت رکھتے ہیں اور تمام قدر یہ فرقے کے لوگوں کا یہی قول ہے۔ انہوں نے اسی طرح بیان کی ہے لیکن امام ابو زرعة نامی ابو حاتم رضی اللہ عنہما اور امام نسائی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۶۶۹ - یحییٰ بن ییمان (م س) عجلی کوفی

اس نے ہشام بن عروہ اور منہال بن خلف سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے داؤد ابو کریب، علی بن حرب اور امک مخلوق نے روایات

نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حجت نہیں ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے اسے فالج ہوا تھا جس کے نتیجے میں اس کا حافظہ متغیر ہو گیا۔ وکیع کہتے ہیں: ہمارے اصحاب میں یحییٰ بن میمان سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں ہے۔ یہ ایک محفل میں پانچ سو احادیث یاد کر لیتا تھا اور پھر بھول بھی جاتا تھا۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: اس کا حافظہ بھی بہت تیز تھا اور بھولنے کی صلاحیت بھی بہت تیز تھی ویسے یحییٰ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا۔ ابو بکر بن عیاش نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ وہ شخص ہے کہ جس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان عمر من اهل الجنة.

”بے شک عمر اہل جنت میں سے ہیں۔“

یہ روایت اس سے جر جرائی نے نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ سفیان کے حوالے سے مسعر سے منقول ہے جبکہ یہ غلطی ہے کیونکہ درست یہ ہے کہ یہ عبدالملک کے حوالے سے مصعب بن سعد کے حوالے سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ موضوع حدیث نقل کی ہے:

كاد الحسد ان يغلب القدر، وكاد الفقر ان يكون كفرا.

”قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے اور قریب ہے کہ غربت کفر بن جائے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں اپنی ذات کے اعتبار سے یہ غلط بیانی جان بوجھ کر نہیں کرتا البتہ یہ غلطی کرتا ہے اور اسے شبہ لاحق ہو جاتا ہے۔ یحییٰ بن میمان نے منہال بن خلیفہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل قبر ا ليلا فاسرج له سراج.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت قبر میں داخل ہوئے تو آپ کے لئے چراغ روشن کیا گیا۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے باوجودیکہ اس کی سند میں تین راوی ضعیف ہیں تو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن قرار دینے کی وجہ سے کسی کو غلط فہمی نہ ہو کیونکہ محققین کے نزدیک اس کے زیادہ تر راوی ضعیف ہیں۔

۹۶۷۰ - یحییٰ بن توم

اس نے ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کی کنیت ابو یعقوب ہے اور اسم

منسوب بصری ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بال فاتبعه عمر بكون. فقال: ما هذا يا عمر؟ قال: ماء توحا يا

رسول اللہ. قال: ما امرت کلما بليت ان اتوضا' ولو فعلت کانت سنة.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے پیشاب کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک برتن میں پانی لے کر آپ کے پیچھے آئے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ پانی ہے تاکہ آپ وضو فرمائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو اسی وقت وضو بھی کر لوں، اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز سنت بن جائے گی۔“

۹۶۷۱ - یحییٰ کندی (خ ت)

اس نے شخصی کے حوالے سے وہ روایت نقل کی ہے جو ایک بچے کے بارے میں ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یحییٰ نامی راوی معروف نہیں ہے اور اس روایت کی متابعت نہیں کی گئی۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس سے صرف صلت بن حجاج نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ یحییٰ بن قیس نامی وہ راوی ہے جس سے ابو عوانہ، شریک اور سفیان ثوری نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۶۷۲ - یحییٰ انصاری (ق) سلمی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس کا بیٹا عبد اللہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۷۳ - یحییٰ اسود

یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۶۷۴ - یحییٰ

یہ یزید بن ابوزید کوفی کی اولاد میں سے ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے اس سے سماع کیا ہے یہ کذاب تھا۔

۹۶۷۵ - یحییٰ بکاء

یہ یحییٰ بن مسلم ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۶۷۶ - یحییٰ

اس نے عمیر کے حوالے سے حدود کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام یحییٰ بن عمیر ہے۔

(یزید)

۹۶۷۷ - یزید بن ابان (ت ق) رقاشی بصری

یہ ابو عمرو ہے جو صوفی اور عبادت گزار شخص ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، غنیم بن قیس اور حسن بصری رحمہ اللہ سے جبکہ اس سے حماد بن سلمہ معتمر بن سلیمان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ابان بن ابو عیاش سے زیادہ بہتر تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں زنا کر لوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں یزید رقاشی کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کروں پھر انہوں نے یہ کہا: یزید اُن کے نزدیک زنا سے کم ہلکا نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم تک یہ روایت ابان کے بارے میں بھی پہنچی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یزید منکر الحدیث تھا، سعید نے اس پر بڑی تنقید کی ہے یہ ایک قصہ گوشخص تھا۔ ابن دورق نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی حدیث میں ضعف پایا جاتا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: عبدالرحمن نے ربیع بن صبیح کے حوالے سے اس راوی سے حدیث ہمیں بیان کی ہے یہ راوی قوی نہیں ہے۔

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یصلی علی عبد اللہ بن ابی فاحذ جبرائیل بشوبہ و قال:
لا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ ادا کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت جبرائیل نے آپ کے کپڑے کو پکڑ لیا اور بولے: ان میں سے جو کوئی بھی مرجائے آپ اُس کی نماز جنازہ ادا نہ کریں اور نہ ہی اُس کی قبر پر کھڑے ہوں۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ”الضعفاء“ میں تعلق کے طور پر اس راوی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اعظم الناس ہما المؤمن الذی یہتم بامر دنیاہ و آخرتہ.

”لوگوں میں سب سے زیادہ پریشان مومن ہوتا ہے جسے اپنی دنیا اور آخرت دونوں کے معاملات کی پریشانی ہوتی ہے۔“

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

یشفع اللہ آدم فی مائة الف الف وعشرة آلاف الف.

”اللہ تعالیٰ ایک ہزار ہزار سو (یعنی دس کروڑ) اور دس ہزار افراد کے بارے میں حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت کو قبول کرے گا۔“

یہ روایت صرف تہوذ کی سے منقول ہے۔

۹۶۷۸ - یزید بن براہیم (ع) تستری

اس نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے ابن مہدی، عفان، ہدبہ اور ایک مخلوق سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مثبت ہے اور عفان اس کے معاملے کو بلند قرار دیتے تھے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: قتادہ کے بارے میں یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی اُن احادیث کو منکر قرار دیتا ہوں جو اس نے قتادہ کے حوالے سے نقل کی ہیں، یہ اُن لوگوں میں سے ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا

جائے گا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور مجھے یہ امید ہے کہ یہ ”صدوق“ ہوگا۔ یزید بن زریع کہتے ہیں: میں نے حسن کے شاگردوں میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو یزید بن ابراہیم سے زیادہ مثبت ہو۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن شقیق کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت لابی ذر: لو رايت النبي صلى الله عليه وسلم لسالته: هل راى ربه؟ فقال: قد سالته فقال لى: نورانى اراه مرتين او ثلاثا.

”میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوتی تو میں آپ سے سوال کرتا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے؟ تو حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک نور تھا، میں بھلا اُسے کیسے دیکھ سکتا تھا یہ بات آپ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔“

قائدہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں یہ راوی منفرد ہے اور اس راوی سے معتمر بن سلیمان کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يا ايها الناس احفظوا عليكم اموالكم لا تعبروا احدا شيئا، فمن اعمر احدا شيئا حيا ته فهو له حيا ته وبعد موته.

”اے لوگو! تم اپنے اموال اپنے لیے محفوظ رہنے دو اور تم کسی کو عمر کی کے طور پر کوئی چیز نہ دو اور جس شخص کو زندگی بھر کے لئے عمر کی کے طور پر کوئی چیز دی جائے تو اُس کی زندگی اور اُس کے مرنے کے بعد وہ چیز اُسی کی ہوگی۔“

اسی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے:

ان صلاة الخوف نزلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو بطن مكة، فقام النبي صلى الله عليه وسلم والبشر كون امامه واصطف اصحابه صفين، فذكرة.

نماز خوف کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس وقت نازل ہوا جب آپ مکہ کے نشیبی حصے میں تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جبکہ مشرکین آپ کے سامنے تھے تو آپ کے اصحاب نے دو صفیں بنالیں، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یزید بن ابراہیم کا انتقال 161 ہجری میں ہوا۔

۹۶۷۹ - یزید بن امیہ

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: عمر بن ذر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۸۰ - یزید بن انیس ہندی

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ مسلم بن جندب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۶۸۱ - یزید بن اوس (دُس) کوئی

ابراہیم نخعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ”مجهول“ ہے۔

۹۶۸۲ - یزید بن بابنوس (دُس)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”کان خلقه القرآن۔“

”نبی اکرم ﷺ کا اخلاق قرآن تھا۔“

اور یہ حدیث نقل کی ہے:

لما مرض قال: اني لا استطيع ان ادور بينكن۔

”جب آپ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا: اب میں تم ازواج کے گھروں تک جانے کی استطاعت نہیں رکھتا۔“

ابو عمران جوئی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔ دولابی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ اُن شیعوں

میں سے تھا جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کی تھی۔ ابن القطان نے یہ قول امام بخاری رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں نقل

کیا ہے۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ شیعہ تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث مشہور ہیں۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۶۸۳ - یزید بن بزیع

اس نے عطاء سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ اور یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ رملہ سے تعلق رکھتا

ہے۔

۹۶۸۴ - یزید بن بشر

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۶۸۵ - یزید بن بلال

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یزید بن بلال

بن حارث فزاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس سے کیسان ابو عمر ہجری نے روایت نقل

کی ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی بھی شناخت نہیں ہو سکی۔)

۹۶۸۶ - یزید بن بیان عقیلی بصری

یہ معلم ہے اور مؤذن تھا اور نابینا تھا اس کی کنیت ابو خالد ہے اس نے ابوہر حال سے جبکہ اس سے فلاس نے روایات نقل کی ہیں

انہوں نے اس کی تعریف بھی کی ہے اس کے علاوہ یعقوب فسوی اور ایک جماعت نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام

دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما اكرم شاب شيخا عند سنه الا قبض الله له من يكرمه عند سنة.

”جو نوجوان کسی عمر رسیدہ شخص کی عمر رسیدگی میں اُس کا احترام کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اُس شخص کو پیدا کر دے گا جو اُس کے بڑھاپے میں اُس کا احترام کرے گا۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

۹۶۸۷ - یزید بن حجر

یہ اسماعیل بن عیاش کا استاد ہے۔

۹۶۸۸ - یزید بن ابو حریز

یہ عبدالصمد بن عبدالنوار کا استاد ہے۔ یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۹۶۸۹ - یزید بن حصین بن نمیر

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔ محمد بن زبیر نے اس سے سماع کیا ہے۔

۹۶۹۰ - یزید بن حوثکیہ (س)

اس کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔ موسیٰ بن طلحہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۶۹۱ - یزید بن حیان (ت ق)

یہ مقاتل کا بھائی ہے، اس نے ابوجکول اور ابن بریدہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن سلیمان اور شبابہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یزید بن حیان خراسانی جو مقاتل کا بھائی ہے، اس نے مدائن میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس سے احمد بن عبداللہ بن یونس اور شبابہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ اس روایت کو نقل کرنے والا راوی ہے:

”لا یجتمع هؤلاء الاربعة فی مؤمن۔ یہ چار چیزیں مؤمن میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔“

یہ کم درجے کا صالح شخص ہے۔

۹۶۹۲ - یزید بن خالد

یہ بقیہ کا استاد ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۶۹۳ - یزید بن حمیر (م عو) رجبی

محمد شین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ عقیلی نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا

ہے: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ خطیب ابو بکر کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک یزید بن خمیر کی نقل کردہ روایت سے زیادہ محبوب ہیں۔

عقلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے یہ حدیث ذکر کی:

اسالوا اللہ العاقبة۔ ”تم اللہ تعالیٰ سے عاقبت مانگو۔“

۹۶۹۳ - یزید بن خمیر (د) حمصی یزنی

اس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ تو پھر تابعی ہوگا، یہ قدیم زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور کم درجے کا صالح شخص ہے۔

۹۶۹۵ - یزید بن درہم ابو العلاء

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ فلاس نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وجعلنا بينهم موبقا - قال: نهر في جهنم من قيح ودم.

”(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)“ اور ہم نے اُن کے درمیان نہلاکت کا سامان کر دیں گے۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ جہنم میں موجود ایک نہر ہے جو پیپ اور خون سے بنی ہوئی ہوگی۔

۹۶۹۶ - یزید بن ربیعہ رحبی دمشقی

اس نے ابوشعث صنعانی سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی کنیت ابو کامل ہے۔ اس سے ابونضر فرادسی اور ابوتوبہ حلبی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

خالفوا الناس باخلاقهم، وخالفوهم باعمالهم.

”لوگوں کے ساتھ اُن کے اخلاق کے مطابق برتاؤ کرو اور اعمال میں اُن کے برخلاف کرو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

يقبل الجبار فيثني رجله على الجسر فيقول: وعزتي وجلالي لا يجاوزني اليوم ظلم ظالم.

”ایک ظالم شخص آئے گا اور اپنا پاؤں اُن پر رکھے گا تو پروردگار فرمائے گا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! کہ میں آج کسی ظالم کے ظلم کو اس سے نہیں گزرنے دوں گا۔“

ابوسہر بیان کرتے ہیں: یزید بن ربیعہ ایک فقیہ تھا اور اس پر تہمت عائد نہیں کی گئی ہے۔ ہم اس کی روایات کو منکر قرار نہیں دیتے اس

نے ابواشعث کا زامانہ پایا ہے تاہم مجھے اس کے حوالے سے حافظے کی خرابی اور وہم کا شکار ہونے کا اندیشہ ہے۔ جو زانی کہتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس کی نقل کردہ احادیث موضوع ہوں گی۔ جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اس راوی سے ایک یہ روایت بھی منقول ہے جو اس نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:
 دلیل لاصتی من بنی العباس ... الحدیث. ”بنو عباس سے تعلق رکھنے والے میرے امتیوں کے لئے بربادی ہے۔“

۹۶۹۷ - یزید بن روح حمی

۹۶۹۸ - یزید بن زیاد حمیری

یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۹۶۹۹ - یزید بن زریج

یہ ایک رملی بزرگ ہے جس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ اس نے عطاء خراسانی سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۰۰ - یزید بن زمرہ

ابوزر عرازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۰۱ - یزید بن زیاد (ت)

اس نے محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے امام مالک اور ابن اسحاق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۷۰۲ - یزید بن زیاد (س ق) بن ابوالجعد

امام احمد اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس نے جامع بن شداد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے خرمی اور محمد بن بشر عبدی نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۷۰۳ - یزید بن ابوزیاد (م مقرون) کوفی

یہ کوفہ کے علماء میں سے اور وہاں کے مشاہیر میں سے ایک ہے باوجودیکہ اس کا حافظہ خراب تھا۔ یحییٰ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن مبارک کہتے ہیں: تم اسے پھینک دو۔ شعبہ کہتے ہیں: یزید بن ابوزیاد بہت زیادہ مرفوع روایات نقل کرتا تھا۔ علی بن عاصم کہتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے کہا: جب میں یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے کوئی روایت نوٹ کر لوں تو پھر اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں کسی اور کے حوالے سے اسے نوٹ کروں یا نہ کروں۔ وکیع کہتے ہیں: یزید بن ابوزیاد نے ابراہیم کے حوالے سے علقمہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے یعنی وہ حدیث جو جھنڈوں کے بارے میں ہے اور یہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث اتنے پائے کی نہیں ہے یعنی اس کی وہ حدیث جو اس نے

ابراہیم کے حوالے سے نقل کی ہے جو جھنڈوں کے بارے میں ہے تو یہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔
عقلمانی بیان کرتے ہیں: اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاءه فتية من قريش فتغير لونه فقلنا: يا رسول الله! انا لانزال نرى في وجهك الشء تكرهه.

فقال: انا اهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا، وان اهل بيتي سيلقون بعدى تطريدا وتشريدا حتى يبع قوم من ههنا - وادما بيده نحو المشرق اصحاب رايات سود - يسألون الحق ولا يعطونه مرتين او ثلاثا، فيقاتلون فيعطون ما سألوا فلا يقتلون حتى يدفعوها الى رجل من اهل بيتي يملؤها عدلا كما ملئت ظلما وجورا، فمن ادرك ذلك منكم فليأته ولو حبا على الثلج.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران قریش کے کچھ نوجوان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ کی رنگت تبدیل ہو گئی، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھ رہے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایک ایسے گھرانے کے لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو اختیار کر لیا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد ایک طرف کیے جانے اور ہٹا دیئے جانے کا سامنا کریں گے، یہاں تک کہ اس طرف سے ایک قوم آئے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔ وہ سیاہ جھنڈے والے ہوں گے، وہ حق مانگتے ہوں گے لیکن دوسرے لوگ انہیں نہیں دیں گے، وہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ ایسا کریں گے، پھر وہ جنگ کریں گے تو انہیں وہ چیز دے دی جائے گی جو وہ مانگ رہے تھے، اور وہ اُس وقت تک لڑائی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اس حق کو میرے اہل بیت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے سپرد کر دیں گے جو زمین کو عدل سے یوں بھر دے گا جس طرح پہلے یہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، تم میں سے جو شخص اُس کا زمانہ پائے وہ اُس کے پاس چلا جائے، خواہ وہ برف پر گھسٹ کر چلنا پڑے۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے یہ روایت کتنی اچھی ہے جسے ابوقدامہ نے روایت کیا ہے کہ میں نے یزید کی ابراہیم کے حوالے سے جھنڈوں کے بارے میں نقل کردہ روایت کے بارے میں ابواسامہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اگر قسمت والے پچاس افراد بھی میرے سامنے حلف اٹھالیں تو میں پھر بھی اُن کی تصدیق نہیں کروں گا، تو کیا یہ ابراہیم نخعی کا اپنا مسلک ہے، کیا یہ علقمہ کا مسلک ہے، کیا یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا مسلک ہے!

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور احمد بن منیع کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عما يقتل المحرم. قال: الحية والعقرب والفويسقة،
ویرمی الغراب ولا يقتله، والكلب العقور، والحداة، والسبع العادی.

”نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: احرام والا شخص کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سانپ، بچھو، چھوٹا فاسق (چوہا) اور وہ کتے کو کٹنری مارے گا اُسے قتل نہیں کرے گا اور پاگل کتا، چیل، جنگلی درندہ“۔

روایت کے یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

تغنی معاویة وعمرو بن العاص؛ فقال النبي صلى الله عليه وسلم: اللهم اركسهما في الفتنة ركسا ودعهما في النار دعا.

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے گانا گایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں آزمائش کا اچھی طرح سے شکار کر دینا اور انہیں جہنم میں چھوڑ دینا چھوڑنا کرنا“۔

یہ روایت غریب اور منکر ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من شرب الخمر لم تقبل له صلاة سبعا؛ فان مات فيهن مات كافرا؛ وان هي اذهبت عقله عن شيء من القرآن لم تقبل له صلاة اربعين يوما. وان مات فيهن مات كافرا.

”جو شخص شراب پیے گا اُس کی سات دن تک نماز قبول نہیں ہوگی، اگر وہ اس دوران مر گیا تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا اور اگر قرآن کے حوالے سے اُس کی عقل رخصت ہوگئی تو چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس دوران مر گیا تو کافر ہو کر مرے گا“۔

ابن عدی کہتے ہیں: یزید بن ابوزیاد بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام ہے، جس کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔

ابن فضیل بیان کرتے ہیں: یزید بن ابوزیاد شیعہ کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن فضیل نے بھی اس راوی کے حوالے سے روایت کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قال للمدينة يثرب فليستغفر الله؛ هي طابة.

”جو شخص مدینہ منورہ کے لیے یثرب لفظ استعمال کرتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے کیونکہ یہ طابہ (پاکیزہ اور صاف ستھرا) ہے“۔

یزید نامی اس راوی کا انتقال صحیح قول کے مطابق 136 ہجری میں ہوا، اُس وقت اس کی عمر 90 سال تھی یا اس سے کچھ کم تھی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جس میں ساتھ میں دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔

۹۷۰۲ - یزید بن ابوزیاد (ت'ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام یزید بن زیاد شامی ہے۔ اس نے زہری اور سلیمان بن حبیب بخاری سے جبکہ اس سے کعب بن العنیم

ابوالیمان اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”من اعان علی قتل مسلم بشرط کلمة لقی اللہ یوم القیامة مکتوب علی جہتہ: آیس من رحمة اللہ۔ جو شخص نصف کلمہ کے ذریعے کسی مسلمان کو قتل کرنے میں مدد کرتا ہے، جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کی پیشانی پر یہ لکھا ہوا ہوگا: یہ شخص اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔“

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ باطل ہے اور ایجاب کی ہوئی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة ولا مجلود فی حد ولا ظنین ولا ذی غم علی اخیه۔

”خیانت کرنے والے مرد خیانت کرنے والی عورت، حد میں سزایافتہ مرد اور متہم اور اپنے بھائی کے ساتھ دشمنی رکھنے والے شخص کی گواہی نہیں ہوتی۔“

۹۷۰۵ - یزید بن ابوزیاد بن سکس

اس نے شعی سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہوتی۔

۹۷۰۶ - یزید بن ابوزیاد

اس نے محمد بن مال کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”کانت یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا استغفر اللہ۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم یہ ہوتی تھی: جی نہیں! اور میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے اور یوں لگتا ہے کہ جیسے یہ روایت موضوع ہے۔

۹۷۰۷ - یزید بن زید

یہ ایک بزرگ ہے جس سے ابواسحاق سبعمی نے تفسیر کے بارے میں ایک کلمہ نقل کیا ہے۔ ہم اس سے واقف نہیں ہیں۔

۹۷۰۸ - یزید بن زید

اس نے ظہار کے بارے میں خولہ بنت صامت سے حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت کا مستند ہونا

محل نظر ہے۔ اس کا نام یزید بن یزید ہے، جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۹۷۰۹ - یزید بن سفیان (ذت) ابو مہرم

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے، محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے اور یہ اپنی کنیت کے

حوالے سے زیادہ مشہور ہے، ایک قول کے مطابق اس کا نام عبدالرحمن بن سفیان ہے۔ شعبہ نے اس سے روایات نقل کی تھیں، پھر انہوں

نے اسے ترک کر دیا۔ حسین معلم، عبدالوارث اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ مسلم بن ابراہیم نے شعبہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابوہریرہ کو ثابت کی مسجد میں ایک طرف کر دیا گیا تھا کیونکہ اگر کوئی شخص اسے ایک ٹکا بھی دیتا تھا تو یہ اُسے ستر حدیثیں بیان کر دیتا تھا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابوہریرہ کو دیکھا ہے اگر اُسے ایک درہم بھی دیا جاتا تھا تو وہ ایک حدیث ایجاد کر دیتا تھا۔ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر امر سلمة او فاطمة او تاجر ذیلها ذراعا.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے دامن کو ایک باشت تک اٹھ کر رکھیں۔“ اس راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

المؤمن اكرم على الله من الملائكة الذين عنده.

”مؤمن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی بارگاہ میں موجود فرشتوں سے زیادہ معزز ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

اول من يدخل النار من هذه الامة السواطون عامة.

”اس امت میں سے جہنم میں سب سے پہلے داخل ہونے والے لوگ کوڑے مارنے والے لوگ ہوں گے۔“

اس راوی کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں، یہ بات ابن عدی نے بیان کی ہے۔

۹۷۱- یزید بن سفیان

اس نے سلیمان تمیمی سے روایات نقل کی ہیں، اس سے ایک منکر نسخہ منقول ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ عبید اللہ بن محمد حارثی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ذنب لا يغفر، وذنب لا يترك، وذنب يغفر. فاما الذی يغفر فذنب العبد بينه وبين اللّٰه. واما الذی لا

يغفر فالشرك باللّٰه. واما الذی لا يترك فظلم العباد بعضهم بعضا.

”ایک گناہ وہ ہوتا ہے جس کی مغفرت نہیں ہوتی، ایک گناہ وہ ہوتا ہے جس کو ترک نہیں کیا جاتا، ایک گناہ وہ ہوتا ہے جس کی مغفرت ہو جاتی ہے، جہاں تک اُس گناہ کا تعلق ہے جس کی مغفرت ہو جاتی ہے تو اس سے مراد وہ گناہ ہے جو بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو، جہاں تک اُس گناہ کا تعلق ہے جس کی مغفرت نہیں ہوتی تو وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے، جہاں تک اُس گناہ کا تعلق ہے جسے چھوڑنا نہیں دیتا تو وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے۔“

۹۷۲- یزید بن ابوسلمہ ایلی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۱۲ - یزید بن سمط دمشقی فقیہ (ق)

اس نے نعمان بن منذر اور رضین بن عطاء سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوسہر مروان بن محمد اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابوعبداللہ حاکم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خلق اللہ جمجمة جبرائیل علی قدر الغوطة.

”اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کی کھوپڑی غوطہ (دمشق کا ایک بہت بڑا علاقہ جو ہرے بھرے درختوں اور پانی سے بھرا ہوا ہے) کہ برابر بنائی ہے۔“

یہ حدیث منکر ہے۔

۹۷۱۳ - یزید بن سنان (ت، ق) ابوفروہ رہاوی

یہ بنو تمیم کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے میمون بن مہران اور زید بن ابوانیسہ سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے محمد و کعب اور ابواسامہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مقارب الحدیث ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے کوفہ میں حدیث روایت کی تھیں اس کا انتقال 155 ہجری میں ہوا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللہم احیني مسکینا... الحدیث.

”اے اللہ! تو مجھے مسکین ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا۔“

اس سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے:

ما آمن بالقرآن من استحل محارمه.

”وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں لایا جو اس کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہو۔“

یہ روایت محمد بن یزید بن سنان نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے، وہ یہ کہتے ہیں: میں نے مجاہد بن جبر کو بھی سنا ہے، میں نے سعید بن مسیب کو بھی سنا ہے، وہ یہ کہتے ہیں: میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ما آمن... فذکرہ.

”وہ شخص ایمان نہیں لایا، اس کے بعد انہوں نے پوری روایت ذکر کی ہے۔

لیکن یہ دونوں روایات محفوظ نہیں ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبلؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى تبوك ونحن زيادة على ثلاثين الفا.
”ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تبوک کی طرف روانہ ہوئے، ہم اُس وقت تیس ہزار سے زیادہ لوگ تھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ضحك منكم في الصلاة فليعد الوضوء والصلاة.

”تم میں سے جو شخص نماز کے دوران ہنستا پڑتا ہے وہ وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ ادا کرے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

التبينة والشتيمة والحمية في النار ولا يجتمعن في صدر مؤمن.

”چغل خوری بُرا بھلا کہنا اور حمیت جہنم میں ہوں گے اور یہ کسی مؤمن کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ولد نوح ثلاثة: حام، وسام، ويافث، فولد ساهم العرب وفارس والروم والخير فيهم.

وولد يافث ياجوج وماجوج والترك والصقالبة ولاخير فيهم، وولد حاهم القبط وبربر والسودان.

”حضرت نوح علیہ السلام کے دوبارہ تین بیٹے ہوئے: حام، سام، یافث، تو سام سے عرب، فارس اور روم والے پیدا ہوئے اور

ان میں سب سے بہتر یہی لوگ ہیں جبکہ یافث کی اولاد میں یاجوج ماجوج، ترکی والے اور صقالبہ پیدا ہوئے ان میں کوئی

بھلائی نہیں ہے جبکہ حام کی اولاد میں سے قبلی، بربر اور سوڈانی (یا سیاہ فام لوگ) پیدا ہوئے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعبد الرحمن ابن عوف - وكان قد بعثه علي جيش فرأى

عليه عبامة قد لفها فنقضها ثم عبه بيده بعبامة سوداء .

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے فرمایا، جنہیں آپ ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے بھیج رہے تھے، آپ

نے انہیں عمامہ پہنے دیکھا کہ انہوں نے اسے سر پر لپیٹا ہوا ہے، تو آپ نے اُن کا عمامہ کھلوا دیا اور اپنے دست مبارک کے

ذریعے انہیں سیاہ عمامہ باندھا۔“

ابن حبانؒ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو درداءؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی

ہے:

خلق الله العن علي ثلاثة اصناف: صنف حيات وعقارب وخشاش الارض، وصنف كالريح في

الهواء، وصنف كابن آدم عليهم الحساب والعقاب، وخلق الله بني آدم علي ثلاثة اصناف: صنف

كالبهائم، قال الله تعالى: ان هم الا كالانعام، بل هم اضل سبيلا. وصنف اجسادهم اجساد بني آدم

دارواحہم ارواح الشیاطین. و صنف فی ظل اللہ یوم (القیامۃ یوم) لا ظل الا ظلہ.

”اللہ تعالیٰ نے جنوں کو تین قسموں میں پیدا کیا ہے ایک قسم سانپوں اور بچھوؤں کی اور زمین کے کیڑے مکوڑوں کی ہے ایک قسم فضاء میں چلنے والی ہوا کی ہے اور ایک قسم انسانوں کی طرح ہے جن سے حساب و کتاب ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی اولاد کو تین حصوں میں پیدا کیا ہے ان میں سے ایک قسم جانوروں کی طرح ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”یہ لوگ صرف جانوروں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں“۔ ایک قسم وہ ہے جن کے جسم اولاد آدم کے ہیں لیکن ان کی روئیں شیاطین کی روئیں ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے خاص سایہ رحمت میں ہوگی جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا“۔

۹۷۱۴ - یزید بن سنان (س) قرشی بصری قزاز

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی حاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ اس نے یحییٰ القطان سے سماع کیا ہے۔

۹۷۱۵ - یزید بن سہیل

یہ تابعی ہے اس نے ایک حدیث مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے عمرو بن حارث نے نقل کی ہے یہ راوی ”مجهول“ ہے۔

۹۷۱۶ - یزید بن شداد

اس نے معاویہ بن قرہ سے روایت نقل کی ہے یہ راوی ”مجهول“ ہے۔

۹۷۱۷ - یزید بن شیبان

اس نے ابن مریع سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۷۱۸ - یزید بن شریح (ذت ق) حمصی

یہ تابعی ہے اور صالح الحدیث ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۷۱۹ - یزید بن صالح

یاشہد یزید بن صالح یہ تابعی ہے اور حمصی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ حرز بن عثمان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۷۲۰ - یزید بن صالح

یہ وہ شخص ہے جس کے حوالے سے غلام خلیل نے حضرت ابو جحافہ رضی اللہ عنہ کا مخصوص ورد نقل کیا ہے اور یہ جھوٹا ورد ہے یوں لگتا ہے کہ یہ غلام خلیل کا ایجاد کردہ ہے اس سے اسے شعبہ نے نقل کیا ہے اور حیاء کی کمی کی وجہ سے مستند سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۹۷۲۱ - یزید بن صالح بشکری فراء نیشاپوری ابو خالد

اس نے ابراہیم بن طہمان اور امام مالک سے جبکہ اس سے محمد بن عبد الوہاب فراء حسن بن سفیان اور ایک جماعت نے روایات

نقل کی ہیں۔ یہ پرہیزگار شخص تھا، مجتہد تھا اور بلند شان کا مالک تھا۔ حسن بن سفیان کہتے ہیں: میں اپنی والدہ کی وجہ سے یحییٰ بن یحییٰ تک تو نہیں پہنچ سکا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے عوض میں شیخ ابو خالد فراء عطاء کردیئے (یعنی یہ راوی عطاء کر دیا)۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ رازی کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 229 ہجری میں ہوا۔)

۹۷۲۲ - یزید بن طلق (س ق)

اس نے ابن ہبلمانی سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے یعلیٰ بن عطاء نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۷۲۳ - یزید بن عبد اللہ (ع) بن خصیفہ

اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی جاتی ہے اور اسے یزید بن خصیفہ بھی کہہ دیا جاتا ہے۔ اس نے سائب بن یزید عروہ اور یزید بن عبد اللہ بن قسیط سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام مالک اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اسے ثقہ قرار دیا ہے جیسا کہ اثرم نے اُن سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ امام ابو حاتم، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۷۲۴ - یزید بن عبد اللہ

یہ بغداد کا رہنے والا ایک بزرگ ہے۔ ابن ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حالات نقل کیے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۷۲۵ - یزید بن عبد اللہ (ع) بن ہادی

یہ ثقہ تابعین میں سے اور اہل علم تابعین میں سے ایک ہے۔ میں نے اس کا ذکر صرف اس لیے کیا ہے کیونکہ ابو عبد اللہ بن حذاء نے ایک باب میں اس کا ذکر کیا ہے جس میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جن پر جرح کی گئی ہے اور جو موطا کے رجال میں سے ہیں تو اُس نے اس میں صرف یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ ہر ایک سے روایت نقل کر دیتا ہے تو یہ بات کوئی جرح نہیں ہے کیونکہ سفیان ثوری بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ حجت ہیں۔

۹۷۲۶ - یزید بن عبد اللہ (ق)

یہ محمول کے مشائخ میں سے ایک ہے یہ ”مجبول“ ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے صفوان بن امیہ سے نقل کی ہے۔

۹۷۲۷ - یزید بن عبد اللہ بن قسیط مدنی (ع) ابو عبد اللہ لیشی اعرج

اس نے حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن مسیب سے جبکہ اس سے امام مالک، ابن ابو ذئب اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: یزید بن قسیط نے مجھے حدیث بیان کی جو فقہ بھی ہے اور ثقہ بھی ہے عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے: یہ شخص صالح ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان عمر و عثمان رضی اللہ عنہما قضیا فی البلطاة - دہی السحاق - بنصف ما فی البوضحة.
”حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے سر کی ہڈی پر باریک جھلی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اس زخم کی دیت موضحة سے نصف ہوگی۔“

امام عبد الرزاق بیان کرتے ہیں: پھر سفیان ہمارے پاس آئے اور انہوں نے امام مالک کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں بیان کی پھر ابی ماتیات امام مالک سے ہوئی تو میں نے کہا: انہوں نے آپ کے حوالے سے اس طرح کی روایت ہمیں بیان کی ہے تو انہوں نے کہا: اُس نے سچ بیان کیا ہے میں نے اُسے یہ حدیث بیان کی تھی۔ میں نے کہا: آپ مجھے بھی بیان کیجئے! تو انہوں نے فرمایا: میں یہ حدیث اب بیان نہیں کروں گا۔ مسلم بن خالد نے اُن سے کہا: اے ابو عبد اللہ! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ یہ ضرور بیان کریں تو انہوں نے فرمایا: تم مجھے تم دے رہے ہو میں نے اگر آج کے دن تک کسی کو یہ حدیث بیان کی ہوتی تو میں اسے بیان بھی کر دیتا۔ میں نے کہا: پھر آپ یہ ہمیں کیوں بیان نہیں کرتے جبکہ آپ نے دوسرے لوگوں کو یہ بیان کی ہے تو ہمارے نزدیک اس کے علاوہ پر عمل ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن قسیط نامی راوی سے صحاح ستہ میں استدلال کیا گیا ہے۔ محمد بن بکر برسانی نے اس روایت کو ابن جریج کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔ ابن عدی نے بھی ابن قسیط کا ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے اس کے حالات میں اس حدیث کے علاوہ اور کوئی روایت نقل نہیں کی اور یہ روایت دور اوپوں کے حوالے سے رمادی سے منقول ہے۔ تو یہ ہم تک ایک عالی سند کے ساتھ پہنچی ہے۔

۹۷۲۸ - یزید بن عبد اللہ جعفی

اس نے ہاشم اوقص سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے اور وہ علی بن عیاش کے حوالے سے منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
من اشتری ثوبا بعشرة دراهم فی ثمنه درهم من حرام لم تقبل له صلاة ما كان عليه ثم ادخل اصبعه فی اذنيه وقال: نصتا ان لم اكن سعته من نبي الله صلى الله عليه وسلم مرتين ردها.
”جو شخص دس درہم کی قیمت میں کوئی کپڑا خریدے اور اُس میں ایک درہم حرام کا ہو تو اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں ہو گی جب تک وہ کپڑا اُس کے اوپر موجود رہے گا۔“ پھر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کیں اور یہ کہا:
اگر میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے دو مرتبہ نہ سنی ہو کہ آپ نے اسے ڈھرایا تھا تو یہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

۹۷۲۹ - یزید بن عبد اللہ بن عوف

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۷۳۰ - یزید بن عبد اللہ بیسری ابو خالد قرشی بصری

اس نے ابن جریج اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے قواریری ابوداؤد طیالسی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تبرز فخذك ولا تنظر الي فخذ حتى ولا ميت.
”نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے زانو سے کپڑا نہ ہٹانا اور کسی زندہ یا مردے کے زانو کی طرف نہ دیکھنا۔“

ابن عدی نے اس شخص کا تذکرہ کیا ہے اور اس کا ساتھ دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

جالسوا العلماء، وسائلوا الكبراء، وحاملوا الحكماء.

”علماء کی ہم نشینی اختیار کرو اور بزرگوں سے سوالات کرتے رہو اور دانشوروں کے ساتھ میل جول رکھو۔“

۹۷۳۱ - یزید بن عبدالرحمن (عمو) ابو خالد الدالانی

یہ مشہور محدث ہے۔ اس نے حکم اور قنادہ سے جبکہ اس سے شعبہ شجاع بن ولید، مہاربی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”یہ ”صدوق“ ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا وہم فحش ہے اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابو خالد سے کئی روایات منقول ہیں اور اس سے سب سے زیادہ روایات عبدالسلام بن حرب نے نقل کی ہیں اس کی نقل کردہ حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے تاہم اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ شریک بیان کرتے ہیں: ابو خالد الدالانی نے ہمیں حدیث بیان کی جو مرجمی اور چھوٹا شخص تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم نام حتى غط ونفخ ثم قام يصلي ولم يتوضأ قيل: يا رسول الله انك نبت اقال: انما الوضوء على من نام واضطجع فاذا اضطجع استرخت مفاصله.

”نبی اکرم ﷺ سو گئے یہاں تک کہ آپ خرانے لینے لگے، پھر آپ اٹھے اور نماز ادا کرنے لگے، آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ تو سو گئے تھے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وضو کرنا اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو لیٹ کر سو جائے، کیونکہ جب وہ سو جاتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔“

یہ روایت ابن ابوعروہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے حالانکہ اس کے راوی قنادہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات نہیں کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما من مسلم يمرض مرضا الا حط الله به خطايا.

”جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔“

۹۷۳۲ - یزید بن عبدالرحمن (د) بن علی بن شیبان

اس نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ محمد بن یزید یمامی نے اس سے روایت

نقل کی ہے۔

۹۷۳۳ - یزید بن عبدالعزیز رضینی

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ ابن لہیعہ اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”ایوم واللیلہ“ میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے:

اصرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرا المعوذات دبر کل صلاة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ روایت حسن غریب ہے۔)

۹۷۳۴ - یزید بن عبدالملک (ق) نوفلی مدنی

اس نے مقبری اور یزید بن رومان سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے یحییٰ عبدالعزیز اویسی اور خالد بن مخلد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ عثمان بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔ احمد بن صالح کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات محفوظ نہیں ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ یزید بن عبدالملک بن مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم مدنی ہے (یعنی یہ جناب عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہے)۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من انضی بیدہ الی ذکرہ ولیس بینہما ستر فلیتوضا.

”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اور اُن دونوں کے درمیان کپڑا نہ ہو (یعنی ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کپڑا نہ ہو) تو از سر نو وضو کرنا چاہیے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لسقط اقدمہ احب الی من فارس اخلفہ وراثی.

”ماکمل پیدا ہونے والا وہ بچہ جسے میں اپنے لیے آگے بھیج دوں وہ میرے نزدیک اُس شہسوار سے زیادہ بہتر ہے جسے میں اپنے پیچھے چھوڑ کر جاؤں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان سیبۃ بنت ابی لہب جاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: یا رسول اللہ! ان الناس یصبحون بی ویقولون: انت ابنة حمالة الحطب.

فقہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مغضبا، فقال: ما بال اقوام یؤذون نسبی و ذی رحمی، الا من آذی نسبی و ذوی رحمی فقد آذانی، و من آذانی فقد آذی اللہ.

”ابولہب کی صاحبزادی سبیحہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ! لوگ مجھے دکھ کر آوازیں نکالتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: تم لکڑیاں اٹھانے والی عورت کی بیٹی ہو (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔ تو نبی اکرم ﷺ غصے کے عالم میں کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ میرے نسب سے تعلق رکھنے والے لوگوں اور میرے رشتہ داروں کو ایذا پہنچاتے ہیں، خبردار! جو شخص میرے نسب سے تعلق رکھنے والے لوگوں اور رشتہ داروں کو اذیت پہنچاتا ہے، وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل علیہ فأسندہ (علی) الی صدرہ، فلم یسر عنہ حتی غابت الشمس، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اللهم اردد الشمس علی علی، فرجعت حتی صلی.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا اور نبی اکرم ﷺ یہ کیفیت اُس وقت ختم ہوئی جب سورج غروب ہو چکا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی کے لئے سورج کو لوٹا دے! تو سورج لوٹ آیا یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی۔“

اس روایت کی سند میں یحییٰ نامی راوی بھی دہی ہے۔ اس راوی کا انتقال 165 ہجری میں ہوا (یعنی وہ راوی جس کے حالات ذکر کیے جا رہے ہیں)۔

۹۷۳۵ - یزید بن عبد الملک نمیری

اس نے عائد سے جبکہ اس سے سلیمان شاذ کوفی نے تاریخ سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور وہ روایت منکر ہے۔

۹۷۳۶ - یزید بن عبید اللہ

اس نے عمرو کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۷۳۷ - یزید بن عبید (دس) ابو جزہ سعدی

یہ تھوڑی روایت نقل کرنے والا شخص ہے۔ محدثین نے اس کی توثیق یا تضعیف کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے۔ اس نے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس نے اُن سے سماع نہیں کیا۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے اس کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس راوی نے ہشام بن عمرو اور سلیمان بن بلال نے روایت نقل کی ہیں۔

۹۷۳۸ - یزید بن عدی بن حاتم طائی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے روزہ رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے، جو مستند نہیں ہے۔

۹۷۳۹ - یزید بن عطاء (د) - بشکری

یہ وہ شخص ہے جس نے ابو عوانہ و صاحب بن عبد اللہ کو آزاد کیا تھا۔ اس کی کنیت ابو خالد واسطی بزاز ہے۔ اس نے منصور علقمہ بن مرشد اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد الرحمن بن مہدی، یحییٰ و حاضی اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ مقارب الحدیث ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے۔ امام احمد نے یہ بھی کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انما جمع النبي صلى الله عليه وسلم بين الحج والعمرة لانه علم انه لا يحج بعدها.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو جمع کر لیا تھا کیونکہ آپ کو پتا تھا کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے۔“

۹۷۴۰ - یزید بن عطاء

یہ عطاء بن عبد الجبار کی کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے شاید یہ بشکری ہے۔

۹۷۴۱ - یزید بن عطار

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ (امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ ابو بزی ہے۔)

۹۷۴۲ - یزید بن عقبہ ابو محمد عتکی مروزی

سلیمانی کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس نے ابن بریدہ اور ضحاک سے جبکہ اس سے یحییٰ بن واضح اور نعیم بن حماد نے روایات نقل کی ہیں۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عکرمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قیل لابن عباس: هنا يهودى يتكهن. فبعث اليه ابن عباس فجاء فقال: بلغني انك تخبر بالغيب.
فقال: اما الغيب فلا. ولكن ان شئت اخبرتك. فقال: هات. قال: لك ابن ابن عشر؟ قال: نعم. قال:
فانه ياتي من الكتاب محموما ويموت يوم عاشوراء، وانت لا تموت حتى يذهب بصرك. قال:
فاخبرني عن نفسك. قال: اموت راس السنة، فاتفق ذلك كله.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: یہاں ایک یہودی ہے جو کہانت کرتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسے بلایا تو وہ آ گیا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم غیب کی خبریں دیتے ہو! اُس نے کہا: جہاں تک غیب کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں دیتا لیکن اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو کوئی اطلاع دے سکتا ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بتاؤ! اُس نے کہا: آپ کا ایک بیٹا ہے جو دس سال کا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جی ہاں! تو اُس یہودی نے کہا: وہ مدرسے سے آئے گا تو اُسے بخار ہوگا اور وہ عاشوراء کے دن انتقال کر جائے گا اور آپ کا

انتقال اُس وقت تک نہیں ہوگا جب تک آپ کی بینائی رخصت نہیں ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں بتاؤ! اُس نے کہا: میں سال کے آغاز میں انتقال کر جاؤں گا۔ تو یہ باتیں درست ثابت ہوئیں۔“

۹۷۴۳ - یزید بن عمر تمیمی

اس سے جمیع بن عمر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ عقلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی، اس کی متابعت صرف اُس شخص نے کی ہے جو اس سے بھی کم مرتبہ کا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سالت خالی ہند بن ابی ہالۃ عن صفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - وکان وصافا .

فقال : کان فحبا مفخما يتللا وجهه تلالو القمر ... و ذکر الحدیث .

”میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابوبالہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیے کے بارے میں دریافت کیا، کیونکہ وہ لفظوں میں حلیہ بہت اچھا بیان کرتے تھے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھاری بھر کم تھے، آپ کا چہرہ یوں چمکتا تھا جیسے چاند چمکتا ہے، اُس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔“

۹۷۴۴ - یزید بن عمر

یہ ایک بزرگ ہے جس نے مجالد بن سعید سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی، اس نے مجالد کے حوالے سے شععی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ حضرت صفوان بن امیہ بن خلف رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ یہ روایت اس سے یحییٰ بن واضح نے نقل کی ہے۔

۹۷۴۵ - یزید بن عمر واسلی

یہ تابعی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ حاتم بن اسماعیل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۷۴۶ - یزید بن عوانہ کلبی

اس نے محمد بن ذکوان سے روایت نقل کی ہے۔ عقلی کہتے ہیں: اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ پھر انہوں نے اس کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال : ما بال اقوال تبلفنی عن اقوام ان اللہ خلق سبع سموات فاختر العلیا فسکنها ... و ذکر الحدیث .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ مجھے کچھ لوگوں کے بارے میں یہ بات پتا چلی ہے کہ وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کیے اور پھر ان میں سے سب سے اوپر والے کو منتخب کر کے وہاں رہائش اختیار کر لی“ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔“

۹۷۴۷ - یزید بن عوف (ق)

یہ بقیہ کے ساتھ میں سے ہے جن کے بارے میں یہ پتا نہیں ہے کہ وہ کون ہیں۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابو زبیر سے نقل کی ہے۔

۹۷۴۸ - یزید بن عیاض (ت ق) بن یزید بن جعد بہ لیشی، حجازی

اس نے بصرہ میں نافع، ابن شہاب اور مقبری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے علی بن الجعد، شیبان اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: ”مکر الحدیث“ ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے امام مالک نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام عائد کیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ضعیف ہے۔ یزید بن یثیم نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ ابو احمد نے کنیت سے متعلق باب میں یہ کہا ہے: اس کی کنیت ابو حکم تھی اور یہ ابو ضمہ انس کا بھائی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الله خلق في الجنة ريحا يعد الريح بسبع سنين... الحديث.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ہوا پیدا کی ہے کہ جو سات سال کی ہوا شمار کی جاتی ہے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یزید بن جعد بن نامی راوی یزید بن عیاض ہے اور عمر و عمر میں اس سے بڑا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: میرا یہ خیال ہے کہ بعد والا شخص قدیم ہے شاید یہ اس راوی کا دادا ہے۔ اسی طرح

ابن مخرق تابعی ہے اور بڑی عمر کا ہے اور جس راوی کے حالات نقل کیے جا رہے ہیں وہ اس سے عمر میں چھوٹا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث محاملیات میں عالی سند کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ان من اعظم خطيئة عند الله ان يموت الرجل وعليه اموال الناسي دينا في عنقه لا يوجد لها قضاء

”اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں سب سے بڑی خطا یہ ہے کہ آدمی مر جائے اور اُس کے ذمے لوگوں کے مال قرض کے طور پر ہوں اور اُن کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان المؤمن لين حتى تخاله من اللين احب.

”مؤمن نرم خو ہوتا ہے یہاں تک کہ تم اُس کی نرمی کی وجہ سے اُسے احق محسوس کرو گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا احب ان یبیت المسلم جنبا، اخشى ان یموت فلا تحضر الملائكة جنازته.

”مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مسلمان جنابت کی حالت میں رات بسر کرے، کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ (اس رات کے دوران ہی جنابت کی حالت میں) فوت ہو جائے اور پھر ملائکہ اس کے جنازے میں شریک بھی نہ ہوں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

کان اذا دخل بيمته يقول السلام علينا من ربنا التحيات الطيبات المباركات لله. السلام عليكم.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تھے تو یہ کہتے تھے: ہم پر ہمارے پروردگار کی طرف سے سلام نازل ہوا! ہر طرح کی جسمانی اور مالی اور زبانی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں آپ لوگوں کو سلام ہوا!“

اس راوی کا انتقال خلیفہ مہدی کے زمانے میں ہوا تھا۔

۹۷۴۹ - یزید بن عیسیٰ بصری

اس نے حماد بن سلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۹۷۵۰ - یزید بن فراس

اس نے ابان بن عثمان سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابن ابوفندیک اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۷۵۱ - یزید بن کعب عموزی

یہ اس حدیث کو روایت کرنے والا شخص ہے:

ان السجل كتب الوحي للنبي صلى الله عليه وسلم.

”سجل نامی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی کی کتابت کرتا تھا۔“

یہ روایت امام نسائی رضی اللہ عنہ اور امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے اور یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ شخص اصل میں کون ہے۔ یہ روایت اس

نے عمرو بن مالک مکرری کے حوالے سے نقل کی ہے اور نوح بن قیس حدانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ابوداؤد اور امام

نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تھمیر نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

کا یہ بیان نقل کیا ہے:

السجل كتاب للنبي صلى الله عليه وسلم

”سجل نامی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کتابت کرتا تھا۔“

یہ روایت ابن جریر نے اپنی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ نوح نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور نوح نامی راوی صدوق ہے اور

صحیح مسلم کے رجال میں سے ہے۔

۹۷۵۲ - یزید بن کسیت کوفی

اس سے حسین قات نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۹۷۵۳ - یزید بن کيسان (م'عمو) یشکری کوفی

اس نے ابو حازم انجمی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے یحییٰ قطان یعلیٰ بن عبید اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یحییٰ بن سعید القطان کہتے ہیں: یہ درمیانے درجے کا نیک شخص ہے تاہم یہ ان افراد میں سے نہیں ہے جن پر اعتماد کیا جائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یزید بن کيسان ابو نین ہے اور ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابو اسماعیل ہے۔

۹۷۵۴ - یزید بن کيسان خلطانی

اس نے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو نعیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۷۵۵ - یزید بن ابوما لک (د'س'ق)

اس کے والد کا نام عبدالرحمن دمشقی قاضی ہے۔ یہ تابعین کے ائمہ میں سے ایک ہے۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سعید بن مسیب اور ابو اوریس خولانی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے خالد (اس کے علاوہ) سعید بن عبدالعزیز اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تہ لیس کرنے والا اور مرسل روایات نقل کرنے والا شخص ہے جو ان حضرات کے حوالے سے ارسال کرتا ہے جن کا زمانہ اس نے نہیں پایا۔ سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں: ہمارے نزدیک قضاء کے بارے میں یزید بن ابوما لک سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے نہ مکحول اور نہ ہی ان کے علاوہ کوئی اور۔ یعقوب فسوی کہتے ہیں: یزید بن ابوما لک میں کمزوری پائی جاتی تھی۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۹۷۵۶ - یزید بن محمد

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "مجهول" ہے۔

۹۷۵۷ - یزید بن محمد بن خثیم محاربی

اس نے محمد بن کعب سے روایت نقل کی ہے۔ ابن اسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۷۵۸ - یزید بن مروان خلطانی

اس نے امام مالک اور ابن ابوزناد سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "کذاب" ہے۔ عثمان داری کہتے ہیں: میں نے اس کا زمانہ پایا ہے "ضعیف" ہے اور اس چیز کے قریب ہے جس کا بیان یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔

۹۷۵۹ - یزید بن ابومریم دمشقی

اس نے مجاہد اور متعدد افراد سے جبکہ اس سے ولید اور ابن شایبہ نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے

اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۹۷۶۰ - یزید بن مسہر

یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۷۶۱ - یزید بن معاویہ ابو شیبہ

اس نے عطاء سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ نیک ہے۔ سعید بن منصور نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۷۶۲ - یزید بن معاویہ بن ابوسفیان اموی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے خالد (اس کے علاوہ) عبدالملک بن مروان نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے عادل ہونے پر تنقید کی گئی ہے اور یہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے۔

۹۷۶۳ - یزید بن مغلص باہلی

اس نے امام مالک بن انس اور ہشام بن سعد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے البتہ ثانوی شواہد کے طور پر ایسا کیا جاسکتا ہے۔ فلاس نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۹۷۶۴ - یزید بن مقدم (دس ق) بن شریح

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ عبدالحق نے کسی حجت کے بغیر اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۶۵ - یزید بن مہران کوفی خباز

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۶۶ - یزید بن میمون

اس نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے جبکہ اس سے ابوسلمہ تبوذکی نے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۷۶۷ - یزید بن ابوشبہ (د)

جعفر بن برقان اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں منفر د ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث یہ ہے:

ثلاث من اصل الایمان.

”تین چیزیں اصل ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔“

۹۷۶۸ - یزید بن ہرمز مدنی فقیہ

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہی نام بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ شخص فقیہ عبداللہ بن یزید کا والد ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے زہری اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۷۶۹ - یزید بن شیب

اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ابواسحاق سبعمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۷۷۰ - یزید بن یحییٰ بن صباح

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۷۷۱ - یزید بن یزید بلوی موصلی

اس نے ابواسحاق فزاری کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جسے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مستدرک میں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزل منزلاً، فإذا رجل في الوادي يقول: اللهم اجعلني من أمة محمد البرحومة، فأشرفت فإذا رجل طوله ثلاثمائة ذراع، فقال: من انت؟ قلت: انا انس خادم رسول الله.

فقال: واين هو؟ قلت: هو ذا يسمع كلامك.

قال: فاته واقرئه مني السلام، وقل له: اخوك الياس يقرئك السلام.

فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فأخبرته فجاء حتى عانقه وقعدا يتحدثان، فقال: يا رسول الله، اني انبا آكل في السنة يوماً وهذا يوم فطري فأكل انا وانت، فنزلت عليهما مائدة من السماء عليها خبز وحوث وكرفس، فأكلا واطعنا، وصليا العصر، ثم ودعه.

ثم رايته مر على السحاب نحو السماء فبا استحيى الحاكم من الله يصحح مثل هذا.

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے آپ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو وادی کے نشیبی علاقے میں سے ایک آدمی نے یہ کہا: اے اللہ! مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل کر لے جس پر رحمت کیا گیا ہے! میں نے جھانک کر دیکھا تو وہ ایک لمبا شخص تھا جو تقریباً تین سو باشت لمبا ہوگا، اُس نے کہا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں اللہ کے رسول کا خادم ہوں، اُس نے کہا: وہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: وہ وہاں تمہارا کلام سن رہے ہیں، اُس نے کہا: تم اُن کے پاس جاؤ اور انہیں میری طرف سے سلام پیش کرو اور انہیں کہنا: آپ کا بھائی الیاس آپ کو سلام کہہ رہا ہے! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا، پھر وہ شخص آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گلے ملا پھر وہ دونوں حضرات بیٹھ کر بات چیت کرتے رہے، اُس نے کہا: یا رسول اللہ! میں سال میں ایک دن کھانا کھاتا ہوں اور آج میری افطاری کا دن

تھا تو آج میں اور آپ اکٹھے کھانا کھاتے ہیں پھر ان دونوں حضرات کے لئے آسمان سے ایک دسترخوان اُترا جس پر روٹی اور مچھلی اور کرفس تھا۔ ان دونوں حضرات نے کھایا اور مجھے بھی کھلایا پھر ان دونوں حضرات نے عصر کی نماز ادا کی پھر نبی اکرم ﷺ نے اُسے رخصت کیا پھر میں نے اُسے دیکھا کہ وہ آسمان کی سمت بادل پر نرزا۔
امام حاکم رحمہ اللہ کو شرم نہیں آئی کہ انہوں نے اس جیسی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۹۷۷۲ - یزید بن یزید (د) رقی

اس نے یزید بن اسم سے روایت نقل کی ہے یہ معروف نہیں ہے۔ ابولخ رقی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۷۷۳ - یزید بن یزید

ابن مدنی کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔ ابواسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۷۷۴ - یزید بن یزید

اس نے سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ظہار سے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کے مستند ہونے میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۹۷۷۵ - یزید بن یزید (م) ذق (بن جابر)

یہ اہل دمشق کا عالم ہے اور کھول کا شاگرد ہے۔ کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے ابن قانع نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۹۷۷۶ - یزید بن یعفر

اس نے حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے یہ حجت نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

۹۷۷۷ - یزید بن یوسف مصری

اس نے تابعین سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔ عبداللہ بن مسیب بلوی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۷۷۸ - یزید بن یوسف صنعانی شامی (ت)

اس نے امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایات نقل کی ہیں جی نہیں! بلکہ اس نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کے مشائخ سے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے قاسم بن خمیر، حسان بن عطیہ اور دیگر اکابرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بقیہ ابو مسہر اور منصور بن ابومزاحم نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوزرعہ نصری کہتے ہیں: امام اوزاعی رحمہ اللہ کے بعد دو آدمی اہل دمشق کے عالم ہوئے ہیں: یزید بن سمط اور یزید بن یوسف۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے میں نے اسے دیکھا ہوا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: امام اوزاعی رحمہ اللہ کا شاگرد یزید بن یوسف، یہ بغداد میں ہوتا تھا ابو مسہر نے اس کی تعریف کی ہے حالانکہ یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ صالح جزره کہتے ہیں: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق نہیں ہے ابن عدی نے اس کے حوالے سے بغوی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی

ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ بیان کی ہے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

لہ یبق من الدنيا الا بلاء وفتنة فاعدوا للبلاء صبرا.

”دنیا میں سے اب صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گئے ہیں تو تم آزمائش کے لئے صبر کی تیاری کر لو۔“

یہ روایت امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ حدیث سند کے اعتبار سے صالح ہے۔ یزید بن یوسف نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرذ نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بارے میں ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

وكان تحته كنز لهما - قال: ذهب وفضة.

”اُس کے نیچے اُن دونوں کا خزانہ ہے“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سونا اور چاندی تھا۔“

جہاں تک اس روایت کے راوی عبدالوہاب بن ضحاک کا تعلق ہے تو وہ بلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے اُس نے یہ روایت ولید بن مسلم سے نقل کی ہے اور اُس کے الفاظ یہ ہیں:

وكان تحته كنز لهما - قال: صحف علم خباها لهما ابوہما.

”اُس کے نیچے اُن دونوں کا خزانہ تھا“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ علم کے کچھ صحیفے تھے جنہیں اُن دونوں کے والد نے

اُن دونوں کے لئے چھپا دیا تھا۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یہ دونوں روایات غیر محفوظ ہیں۔

۹۷۷۹ - یزید ابو حسن مؤذن

اس نے حازم بن جبلة اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل کی ہے جو طویل حدیث ہے اور کراس کے بارے میں ہے یہ روایت موضوع ہے۔ اس کے آغاز میں مغرب سے سورج نکلنے کا ذکر ہے اور اس میں اور بھی بہت سی قیامتیں ہیں جو طرق کے اختلاف سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ روایت اس سے حسن بن عرفہ نے نقل کی ہے اور اس روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابن عرفہ سے نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اس کا ذکر ”طولات“ میں کیا ہے۔

۹۷۸۰ - یزید ابو خالد سراج

اس نے مکحول سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مکر الحدیث“ ہے۔

۹۷۸۱ - یزید ابو خالد

یہ طیالسی کا استاد ہے۔ اس نے طلحہ بن عمرو سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۷۸۲ - یزید ابو سلیمان

یا شاید ابو سلیمان مسعر نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۷۸۳ - یزید ابو طلحہ

اس نے عبدالرحمن بن خیار سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۹۷۸۴ - (صح) یزید رشک (ع) ضبعی

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اور اس کا اسم منسوب بصری بھی ہے۔ اس نے مطرف بن شحیر اور سعید بن مسیب سے جبکہ اس سے شعبہ ابن علیہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ثقہ تھا عبادت گزار تھا۔ امام ابو زرعد اور امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابو احمد حاکم یہ کہنے میں منفرد ہیں کہ محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔ تو یہاں ابو احمد نے غلطی کی ہے۔

(سیار)

۹۷۸۵ - سیار بن زید (ذت)

(یہ زید) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ اس راوی نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے بلال نے روایت نقل کی ہے یہ معروف نہیں ہے۔

۹۷۸۶ - سیار مدنی (ذت ق)

اس نے اپنے آقا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ معروف نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام ابو علقمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے تاہم امام ابو زرعد نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۷۸۷ - سیار معلم (د) مروزی

اس سے ایک ایسی روایت منقول ہے جو اس نے یزید نحوی سے نقل کی ہے۔ ابو تمیلہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۷۸۸ - سیار بنانی

اس نے ثابت بنانی سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(یسر)

۹۷۸۹ - یسر بن براہیم

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے یہ 200 ہجری کے آس پاس سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے اور اس کی سند مجہول ہے اور وہ روایت یہ ہے:

محاش النساء حرامہ .

”عورتوں کی پچھلی شرمگاہ حرام ہے۔“

۹۷۹۰۔ یسر بن عبداللہ

اس نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جھوٹی اور تباہ کن روایات نقل کی ہیں جبکہ خرابی کی جڑ اس کے بعد والا راوی ہے یا پھر اس راوی کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ حسن بن خارجہ نے اس سے روایت نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ مصر میں تھا اور اس کی عمر 300 سال تھی جبکہ ابن خارجہ تک جانے والی سند بھی تاریکیوں پر مشتمل ہے۔ اس کی احادیث کو ابوالقاسم بن عساکر نے نقل کیا ہے۔

۹۷۹۱۔ یسر، مولیٰ انس

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے تاہم یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ سلفی نے اپنی مجہم میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان ذاكر الله يوم القيامة وله نور كنور الشمس.

”اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا شخص جب قیامت کے دن آئے گا تو اُسے ایسا نور حاصل ہوگا جیسا سورج کا نور ہوتا ہے۔“

(یسع)

۹۷۹۲۔ یسع بن اسماعیل بغدادی

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے، امام دارقطنی رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۷۹۳۔ یسع بن اسہل زہبی

اس نے ابن عیینہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، میں نے محدثین کا اس کے بارے میں کوئی کلام نہیں دیکھا اور یہ وہ آخری شخص ہے جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اُس نے سفیان سے سماع کیا ہے۔ اس کا انتقال 280 ہجری کے لگ بھگ ہوا تھا۔

۹۷۹۴۔ یسع بن طلحہ

اس نے عطاء بن ابورباح سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: نعیم بن حماد اور دیگر حضرات نے اس سے روایت نقل کی ہے، اس سے روایت کرنے والا آخری شخص اس کا پوتا عبدالوہاب بن فلیح مکی ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من قرأ قل هو الله احد - فقد قرأ ثلث القرآن.

”جو شخص سورہ اخلاص کی تلاوت کرتا ہے وہ ایک تہائی قرآن پڑھ لیتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو آخذ بعضا دتی الباب، فقال: الا لا صلاة بعد العصر الا بکفة.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے خانہ کعبہ کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا ہوا تھا اور آپ نے یہ فرمایا کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی، البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے۔“

یہ روایت محمد بن موسیٰ حرشی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے، ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما نے کرتے ہیں:

روایت رسول اللہ، وهو آخذ بحذقتی الکعبۃ یقول ثلاثا: لا صلاة بعدن العصر الا بکعبۃ... الحدیث.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے خانہ کعبہ کے حلقوں کو پکڑا ہوا تھا، آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا: عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی، البتہ مکہ کا حکم مختلف ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ مجاہد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لقط القذی من المسجد مهر حور العین.

”مسجد سے گندگی کا نکال دینا، حور عین کا مہر ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلسن حتی یرکم رکعتین.

”جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعت ادا کرنے سے پہلے ہرگز نہ بیٹھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاءت امر قیس بنت محصن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصبی لها لم یاکل الطعام، فقالت: یا

رسول اللہ، برك علیہ، فأجلسه فی حجرہ، فبال علیہ الصبی، فدعا بقاء فصبه علی البول ولم یغسله.

”سیدہ ام قیس بن محصن رضی اللہ عنہا اپنا ایک چھوٹا بچہ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جو ابھی کچھ کھا تا نہیں تھا،

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اس کے لئے برکت کی دعا کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے اپنی گود میں بٹھالیا، اُس

بچے نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے یا نبی منگوا اور اُس پیشاب پر چھڑک دیا، آپ نے

اُسے دھویا نہیں۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس راوی کی نقل کردہ روایات غیر محفوظ ہیں۔

۹۷۹۵۔ یسع بن عیسیٰ بن حزم عافقی، ابویحییٰ

اس کی نقل کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس کی حجرت سے مجازفت ظاہر ہوتی ہے، اس کی کچھ تاویلات بھی ہیں، یہ ادب اور

فنون میں درج رکھنا تھا، یہ سلفی کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۷۹۶۔ یسع بن عیسیٰ

اس نے ابوظبیر سے جبکہ اس سے مبارک بن ہمام نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجمول“ ہے۔

۹۷۹۷ - سیح بن محمد

اس نے ابوسلیمان ایلی سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۷۹۸ - سیح بن مغیرہ مخزومی

اس نے ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”صدوق“ ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(یسیر)

۹۷۹۹ - یسیر بن جابر (س'م'ج)

ایک قول کے مطابق اس کا نام اسیر ہے، یعنی الف کے ساتھ ہے۔ یہ اُس واقعہ کو نقل کرنے والا شخص ہے جس میں حضرت اویس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہے، یہ ”صدوق“ ہے۔ ابو محمد بن حزم بیان کرتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ اہل کوفہ نے اس کا نام اسیر بن عمرو بیان کیا ہے۔ اس نے حضرت عمرو اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ایک جماعت نے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۰۰ - یسیر بن سباع

یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس نے ابن ابوملیکہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب لگاتے تھے۔ یہ روایت منکر ہے۔

۹۸۰۱ - یسیر بن عمیلہ (س'ت)

اس نے خرم بن فاکک سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے اس کے بھائی ربیع نے روایت نقل کی ہے۔

(یعقوب)

۹۸۰۲ - یعقوب بن ابراہیم قاضی

اس نے عطاء بن سائب اور ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ فلاس کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہیں لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرتے ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے۔ عمرو ناقد کہتے ہیں: یہ سنت کے عالم تھے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ مزنی کہتے ہیں: یہ حدیث کے سب سے زیادہ پیرو کار تھے۔ محمود بن غیلان کہتے ہیں: میں نے یزید بن ہارون نے کہا: آپ قاضی ابویوسف کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں اُن سے روایات نقل کرتا ہوں۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: یحییٰ بن آدم نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ ابویوسف کے پاس شریک آئے تو انہوں نے انہیں واپس کر دیا اور کہا: میں ایسے شخص سے روایت قبول نہیں کروں گا جو یہ گمان رکھتا ہے کہ نماز ایمان کا حصہ نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت منقول کی گئی ہے کہ انہوں نے قاضی ابویوسف کو کمزور قرار دیا ہے۔ جہاں تک امام طحاوی کا تعلق ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: میں نے ابراہیم بن الوداؤد رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اصحاب رائے میں قاضی

ابویوسف سے زیادہ حدیث روایت کرنے والا اور زیادہ مثبت شخص اور کوئی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اصحاب رائے میں اُن سے زیادہ حدیث نقل کرنے والا شخص اور کوئی نہیں تھا، تاہم وہ حسن بن عمارہ اور اُن جیسے دیگر بہت سے راویوں سے روایات نقل کرتے تھے اور وہ ایسی بہت سی روایات نقل کرتے ہیں کہ جو اُن کے اصحاب کے برخلاف ہیں اور وہ آثار کی پیروی کرتے ہیں جب کوئی ثقہ راوی اُن سے روایت نقل کرے اور انہوں نے بھی کسی ثقہ راوی سے روایت نقل کی ہوئی ہو تو پھر اُس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹۸۰۳ - یعقوب بن ابراہیم جرجانی

یہ حافظ الحدیث ہے۔ سلمیٰ کہتے ہیں: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ ایک مدت تک مکہ میں مقیم رہے، پھر رملہ میں، پھر مصر میں مقیم رہے یہ حافظان حدیث میں سے ہیں، مصنفین میں سے ہیں، مخرجین میں سے ہیں اور ثقہ ہیں، تاہم ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُخلاف پایا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنے دروازے پر محمد شین کو اکٹھا کیا اور پھر مرغی حلال کر کے اُن کو کھانا کھلایا۔

۹۸۰۴ - یعقوب بن ابراہیم زہری مدنی

اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تحتبوا بالعقیق فانہ مبارک.

”عقیق کی انگوٹھی پہنو، کیونکہ یہ برکت والا ہے۔“

یہ روایت صلت بن مسعود نے اس سے روایت کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔

۹۸۰۵ - یعقوب بن ابراہیم نیلی

اس نے ابن عجلان سے روایت نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کی اس حوالے سے متابعت نہیں کی گئی۔ اس سے عبداللہ بن حرب لٹھنے حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے ایک ایسی حدیث ذکر کی ہے جس کا متن صحیح ہے۔

۹۸۰۶ - یعقوب بن ابراہیم (ع) بن سعد زہری

یہ ثقہ ہے، مشہور ہے، بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔ اس کا انتقال 208 ہجری میں ہوا۔

۹۸۰۷ - یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن مجمع

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یعقوب بن محمد زہری نے اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث نقل کی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یعقوب بن محمد نامی راوی بھی ”منکر الحدیث“ ہے۔)

۹۸۰۸ - یعقوب بن اسحاق النزاری ابوعمارہ

اس نے یونس بن عبید سے جبکہ اس سے حسن بن عرفہ نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

۹۸۰۹ - یعقوب بن اسحاق بن تجمہ واسطی

اس نے یزید بن ہارون سے روایت نقل کی ہے، یہ ثقہ نہیں ہے، اس پر تہمت عائد کی گئی ہے۔ یہ کہتا ہے: یزید بن حمید نے حضرت انس

بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہمیں بیان کیا ہے:

ان من اجلالی توقیر المشایخ من امتی.

”میرے احترام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میری امت کے بوزھوں کا احترام کیا جائے۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو ایجاد کرنے کا الزام اس راوی کے سر ہے۔

۹۸۱۰ - یعقوب بن اسحاق واسطی مؤدب

میرا اس کے بارے میں یہ گمان ہے کہ یہ ابن تمیمہ ہے۔ اس نے عمرو بن عون سے روایت نقل کی ہے، یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۸۱۱ - یعقوب بن اسحاق ضعیف بیہسی

اس نے عفان بن مسلم سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۱۲ - یعقوب بن اسحاق عسقلانی

یہ کذاب ہے کیونکہ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من حفظ علی امتی اربعین حدیثاً.

”جو شخص میری امت کے لئے چالیس احادیث یاد کر لے۔“

۹۸۱۳ - یعقوب بن بکیر

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اعمش اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اهدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقحۃ فامرنی ان احلبها، فحلبتها فجهدت حلبها، فقال:

دع داعی اللبن.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی تحفہ کے طور پر دیا گئی تو آپ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں اُس کا دودھ دوہ لوں، میں نے اُس کا

دودھ دوہ لیا، اُس کا دودھ دوہنے میں مجھے مشکل کا سامنا کرنا پڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچے کے لئے دودھ

چھوڑ دینا۔“

یہ روایت غریب ہے اور منفرد ہے۔ اعمش نامی تدلیس کرنے والا ہے، اُس نے سماع کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی یعقوب بن بکیر نامی

راوی نے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے اس کے سماع کا تذکرہ کیا ہے اور میرے علم کے مطابق حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے علاوہ اور

کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔ یہ جنگ یمامہ کے دن شہید ہو گئے تھے یہ بات واقدی نے بیان کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اجنادین کی

جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ اور ایک قول کے مطابق یہ دمشق کی فتح میں شریک ہوئے تھے، پھر انہوں نے حران میں رہائش اختیار کی تھی۔

ایک قول کے مطابق ان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کوفہ میں انتقال ہوا تھا۔ ایک قول کے مطابق دمشق میں انتقال ہوا تھا اور یہ مشرقی

دروازے کے قریب دفن ہوئے تھے، یہ بڑے بہادر لوگوں میں سے ایک تھے۔ یہ روایت ابو معاذیہ رضی اللہ عنہ کی ہے اور دیگر حضرات نے اعمش سے نقل

کیا ہے۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثوری نے یہ روایت اعمش سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ عبد اللہ بن سنان کے حوالے سے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۹۸۱۴ - یعقوب بن بشیر حذاء

امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۱۵ - یعقوب بن تجیبہ

یہ یعقوب بن اسحاق ہے، جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۹۸۱۶ - یعقوب بن جبیر

زکریا بن اسحاق نے اس سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۸۱۷ - یعقوب بن جہم محمسی

اس نے علی بن عاصم کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس میں خرابی کی جڑ یہ شخص ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم نخعی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما خلق الله آدم وزوجته بعث اليه ملكا وامره بالجماع ففرغ فقالت حواء: هذا طيب زدنا منه.
”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی اہلیہ کو پیدا کیا تو ان کی طرف ایک فرشتے کو بھیجا اور انہیں صحبت کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہوئیں تو سیدہ حوا نے کہا: یہ کام تو بہت عمدہ ہے، ہمیں مزید یہ کرنا چاہیے۔“
یہ روایت احمد بن ابوروح بغدادی نے نقل کی ہے اور علی بن عاصم کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر یہ معروف نہیں ہے۔ ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من افتري علي الله كذبا قتل ولا يستتاب. ومن سبني قتل ولا يستتاب. ومن سب ابا بكر قتل ولا يستتاب. ومن سب عمر قتل ولا يستتاب. ومن سب عثمان وعلياً جلد الحد. قيل: يا رسول الله ولم ذاك؟ قال: لان الله خلقني وخلق ابا بكر وعمر من تربة واحدة وفيها ندفن.

”جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اُسے توبہ نہیں کروائی جائے گی (یعنی توبہ کرنے کی صورت میں معاف نہیں کیا جائے گا) اور جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اُسے توبہ نہیں کروائی جائے گی اور جو شخص ابو بکر کو بُرا کہتا ہے اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اُسے توبہ نہیں کروائی جائے گی اور جو شخص عمر کو بُرا کہتا ہے اُسے قتل کر دیا جائے گا اور اُسے توبہ نہیں کروائی جائے گی اور جو شخص عثمان اور علی کو بُرا کہتا ہے تو اُس کو حد کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے ابو بکر اور عمر کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا ہے اور ہم اُسی میں دفن ہوں گے۔“

یہ حدیث موضوع ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس میں خرابی کی جڑ یعقوب نامی راوی ہے۔

۹۸۱۸ - یعقوب بن حمید (ق) بن کاسب مدنی

اس نے ابراہیم بن سعد ابن وہب اور ایک مخلوق سے جبکہ اس سے امام ابن ماجہ، امام بخاری، امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے عبداللہ اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم صرف بھلائی کی رائے رکھتے ہیں اصل میں یہ ”صدوق“ ہے اور مضر بن محمد اسدی نے یہ شاذ رائے اختیار کی ہے کہ انہوں نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے تو میں نے دریافت کیا: اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر حد جاری ہوئی تھی۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ اپنے سماع میں ثقہ نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! امام ابو زرہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اپنے سر کو حرکت دی اور یحییٰ اور امام نسائی رضی اللہ عنہما نے یہ بھی کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ حدیث کے علماء میں سے تھا تاہم اس سے منکر اور غریب روایات منقول ہیں اس کی نقل کردہ حدیث صحیح بخاری میں دو مقام پر منقول ہے ایک صلح کے بیان میں اور ایک اُن افراد کے باب میں جن کو غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔)

نظا ہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابن کاسب ہے اور ایک شخص نے یہ کہا ہے: یہ یعقوب بن ابراہیم دورقی ہے۔ تو جس شخص نے اپنی معرفت کی کمی کی وجہ سے یہ کہا ہے کہ یہ یعقوب بن محمد بن سعد ہے یا یہ یعقوب بن محمد زہری ہے تو اُس نے غلطی کی ہے۔

عبداللہ بن اسحاق مدائنی نے مضر بن محمد اسدی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ سے ابن کاسب کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ثقہ ہے۔ قاسم بن عبداللہ بن مہدی کہتے ہیں: میں نے ابو مصعب سے کہا: میں مکہ میں کس سے احادیث نوٹ کروں؟ انہوں نے کہا: تم پر لازم ہے کہ ہمارے استاد ابو یوسف یعقوب بن حمید بن کاسب کے پاس جاؤ۔ ابن عدی کہتے ہیں: یعقوب نامی راوی میں اور اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بکثرت احادیث نقل کرنے والا شخص ہے اور اس نے بہت سی غریب روایات بھی نقل کی ہیں میں نے اس کی مسند میں قاسم بن مہدی کے حوالے سے نوٹ کیا ہے جسے اس نے ابواب پر مرتب کیا ہے اس میں غریب اور منسوخ اور عزیز روایات ہیں۔ یہ اہل مدینہ کا شیخ ہے اور اُن افراد سے روایات نقل کرتا ہے جن سے اس کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ عقیلی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یعقوب بن کاسب مکہ میں ہوتا تھا۔ زکریا بن یحییٰ حلوانی کہتے ہیں: میں نے ابو داؤد جستانی کو دیکھا کہ انہوں نے یعقوب بن کاسب کی روایات کو اپنی کتابوں کی پشت پر محفوظ روایات کے طور پر نقل کیا ہے میں نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہم نے اس کی مسند میں ایسی احادیث دیکھی ہیں جنہیں ہم منکر قرار دیتے ہیں تو ہم نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اصول دکھائے! تاکہ ہم اُس کا جائزہ لیں پھر اس نے کچھ عرصے بعد اسے دکھایا تو ہم نے وہ احادیث اصول میں پائیں کہ انہیں تازہ تحریر میں تبدیل کر دیا گیا تھا یہ مرسل روایات تھیں جنہیں اس نے مسند روایات کے طور پر نقل کیا تھا اور ان میں اضافے بھی نقل کیے تھے۔

عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی نے اپنی مسند کے ساتھ حضرت صحیح غامدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِامْتِي فِي بَكْوَرِهَا.

”اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں اُن کے لئے برکت رکھ دے۔“

یعقوب نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ روایت شعبہ اور ہشیم نے یعلیٰ کے حوالے سے عمارہ بن حدید نامی راوی سے نقل کی ہے۔ ابن کاسب کا انتقال 241 ہجری میں ہوا۔

۹۸۱۹ - یعقوب بن خرقہ دباغ

اس نے سفیان بن عیینہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے شاید یہ اس کے وہم کا نتیجہ ہے۔

۹۸۲۰ - یعقوب بن دینار

اس نے منبہ بن عثمان سے روایات نقل کی ہیں اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ بعض حضرات نے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام لگایا ہے۔

۹۸۲۱ - یعقوب بن ابوزینب

اس نے بعض تابعین سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۸۲۲ - یعقوب بن سلمہ (دق) لیشی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه.

”اُس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو (اس کے آغاز میں) اللہ کا نام نہیں لیتا۔“

یہ ایک بزرگ ہے جو عمدہ نہیں ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اپنے والد سے اور اس کے والد سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن موسیٰ فطری اور ابو عقیل یحییٰ نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۸۲۳ - یعقوب بن عبد اللہ (خت، عمو) اشعری قمی

یہ اہل قم کا عالم ہے۔ اس نے جعفر بن ابومغیرہ اور لیث بن ابوسلمہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے تعلق کے طور پر روایت نقل کی ہے۔ اس سے ہشیم بن خارجہ ابو الریح زہرائی

اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 174 ہجری میں ہوا۔

۹۸۲۴ - یعقوب بن عبد اللہ بن بحر

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حزم ظاہری کہتے ہیں: یہ مجهول الحال ہے۔

۹۸۲۵ - یعقوب بن عبد اللہ

اس نے فرقد سے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

خليفة بن خياط نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تکون زاہدا حتی تکون متواضعا.

”تم اُس وقت تک زاہد نہیں بن سکتے جب تک تم تواضع کرنے والے نہیں ہوتے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یعقوب نامی راوی کے حوالے سے اس کے علاوہ کسی اور روایت کا مجھے علم نہیں ہے اور یہ راوی بصری ہے۔

۹۸۲۶ - یعقوب بن عبد اللہ مدینی

یہ بقیہ کے مشائخ میں سے ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے۔

۹۸۲۷ - یعقوب بن عبد الرحمن بھصا ص دعاء واعظ

اس سے دو جزء منقول ہیں جو معروف ہیں۔ اس نے ابن عرفہ اور حفص ربالی سے جبکہ اس سے امام دارقطنی رضی اللہ عنہ اور ابن جمیع

صیداوی نے روایات نقل کی ہیں۔ ابوبکر خطیب کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں بہت زیادہ وہم پایا جاتا ہے۔ اس کا

انتقال 331 ہجری میں ہوا۔ حافظ ابو محمد حسن بن غلام زہری کہتے ہیں: یہ پسندیدہ شخصیت نہیں ہے۔

۹۸۲۸ - یعقوب بن عبید بن شیط

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے یہ مجہول ہے۔

۹۸۲۹ - یعقوب بن عطاء (س) بن ابی رباح کلبی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں

ہے۔ معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کننا ننکح علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالقبضة من الطعام.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم مٹھی بھرانا ج کے عوض میں نکاح کر لیتے تھے۔“

اس راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاءت امر سلیم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: حج ابو طلحة وابنه وترکانی، فقال:

یا امر سلیم عمرة فی رمضان تجزئک عن حجة.

”سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: حضرت ابو طلحہ اور ان کے صاحبزادے حج کے

لئے چلے گئے ہیں اور مجھے چھوڑ گئے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا تمہارے لیے حج کے لئے کافی ہو

۹۸۳۰ - یعقوب بن عوذ بن سماک الانصاری

یہ مجہول ہے۔

۹۸۳۱ - یعقوب بن فضالہ

سلیمان نے اس سے حدیث روایت کی ہے جو شراحیل کا نواسا ہے یہ مجہول ہے۔

۹۸۳۲ - یعقوب بن مجاہد (مؤد) ابوحرزہ

یہ قصہ گو شخص ہے، عقلی نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: حدیث میں کم درجے کا صالح شخص ہے۔ اس نے قاسم بن محمد سے سماع کیا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے اور یحییٰ القطان جیسے لوگوں نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

۹۸۳۳ - یعقوب بن محمد

اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں یہ مشہور نہیں ہے۔ امام ابو زرعد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۳۴ - یعقوب بن محمد (خت ق) بن عیسیٰ بن عبد الملک بن حمید بن عبد الرحمن بن عوف ابو یوسف زہری مدنی

اس نے ابراہیم بن سعد، منکر راور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ اُس شخص نے غلطی کی ہے جس نے یہ کہا ہے کہ اس نے ہشام بن عروہ سے روایات نقل کی ہیں، کیونکہ اس کی تو ان سے ملاقات ہی نہیں ہوئی اس کی پیدائش ہشام کے انتقال کے بعد ہوئی تھی۔ عباس دوری حارث بن محمد تمیمی اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ علماء میں محفل میں بیٹھتا رہا ہے یہ حافظ الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثقہ راویوں کے حوالے سے یہ جو حدیث نقل کرے اُسے نوٹ کر لو۔ امام ابو زرعد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یہ واقفی کے قریب کا آدمی ہے۔ حجاج بن شاعر کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ عادل ہاتھوں پر تھا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ مرہ یہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ ساجی کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ ابن عدی نے دو سطروں میں اس کا تذکرہ کرنے کے بعد یہ کہا ہے: یعقوب زہری مدنی معروف نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن عدی کی اس کے بارے میں عدم معرفت کا سبب یہ ہے کہ وہ نہ تو کبھی اس کے شاگردوں سے ملے اور نہ ہی شاگردوں کے شاگردوں کے حوالے سے انہوں نے روایات نوٹ کیں ورنہ یہ شخص مشہور ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے والا شخص ہے اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سب سے زیادہ ردی روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من لم یکن عنده صدقة فلیعن الیہود.

”جس شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو، وہ یہودیوں پر لعنت کرے۔“

عقلی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں بہت زیادہ وہم پایا جاتا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما هاجرت الى المدينة وجدت في نفسي على اخواني بكفة: شيبه بن ربيعة وعتبة بن ربيعة وامية

ابن خلف فانزل الله: ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن ودا.

”جب میں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو میرے ذہن میں اپنے اُن بھائیوں کے حوالے سے پریشانی ہوئی جو مکہ میں

تھے یعنی شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اللہ تعالیٰ اُن کے لیے (تم لوگوں کے دلوں میں) محبت ڈال

دے گا۔“

اس راوی کا انتقال 213 ہجری میں ہوا۔

۹۸۳۵ - یعقوب بن مسعود

۹۸۳۶ - یعقوب بن موسیٰ

اس نے مسلمہ سے روایت نقل کی ہے یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۹۸۳۷ - یعقوب بن ولید (ت'ق) ابو یوسف ازدی مدنی

اس نے ابو حازم اور ہشام بن عروہ سے جبکہ اس سے احمد بن منبج، ابن عرفہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں: ہم نے اس کی حدیث کو مٹا دیا تھا۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ اور یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ اور

دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام احمد نے یہ بھی کہا ہے: یہ بڑے کذابوں میں

سے ایک ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے اس نے ابو حازم کے حوالے سے حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ياكل البطيخ بالرطب.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ساتھ تر بوز کھایا کرتے تھے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

تختنوا بالعقيق فانه مبارك.

”تم لوگ عقیق کی انگٹھی پہنو کیونکہ یہ برکت والا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سبع لم تفارق رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر ولا حضر: القارورة والبسط والمكحلة

والمقراض والسواك والابرة والمرآة.

”سات چیزیں ایسی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر یا حضر کے دوران کبھی ترک نہیں کیں: قارورہ، کنگھی، سرمہ دانی، قینچی،

سواک، سوئی اور آئینہ۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

”الشیطان جساس نخاس، فاحذروه علی انفسکم: من نام وفي يده ريح غبر فلا يلومن الا نفسه.
“شیطان ڈھونڈتا پھرتا ہے اور سونگھتا پھرتا ہے تو تم اپنے آپ کی حفاظت کرو جو شخص سونے اور اس کے ہاتھ میں کسی چیز کی ہو تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو تمت البقرة ثلاثمائة آية لتكلمت البقرة مع الناس.
”اگر سورہ بقرہ کی تین سو آیات پوری ہو جائیں تو وہ گائے لوگوں کے ساتھ کلام کرتی۔“

۹۸۳۸ - یعقوب بن یحییٰ بن زبیر

یہ معروف نہیں ہے۔ صالح بن عبداللہ بن صالح عامری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۸۳۹ - یعقوب ابو یوسف اعشی

اس نے اعشش سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے اور زرا آدی ہے۔
(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے ابوبکر بن عیاش سے علم قرأت سیکھا تھا اور یہ قرأت میں قابل تعریف ہے
یہ یعقوب بن محمد بن عبید کوفی ہے۔ اس کا انتقال 200 ہجری کے آس پاس ہوا تھا۔

۹۸۴۰ - یعقوب

اس نے محمد بن سیرین سے جبکہ اس سے سلیمان جری نے روایات نقل کی ہیں، یہ مجہول ہے۔

(یعلیٰ)

۹۸۴۱ - یعلیٰ بن ابراہیم غزالی

میں اس سے واقف نہیں ہوں، اس کے حوالے سے ایک جمہوری روایت منقول ہے جو اس نے ایک وہابی شیخ سے نقل کی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمر بعباء فاذا ظبية مشدودة فقالت: يا رسول الله ان هذا الاعرابي صادني ولي خشقان وتعدد اللبن في اخلافي فلا هو يدعني فاستريح ولا يذبحني. فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان تركتك ترجعين؟ قالت: نعم، والا عذبنى الله عذاب العشا. فاطلقها فلم تلبث ان جاءت تلمظ، فشدّها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى العباء وجاء الاعرابي فقال: اتبيعهما؟ فقال: هي لك يا رسول الله. قال زيد: اما والله لقد رايتها تسبح في البرية

تقول: لا اله الا الله محمد رسول الله.

”ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک خیمہ کے پاس سے ہوا، جس میں ایک ہرن باندھا ہوا تھا، اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس دیہاتی نے مجھے شکار کیا ہے، میرے دو بچے ہیں دودھ پیتے، تو یہ نہ تو مجھے چھوڑتا ہے کہ مجھے سکون ملے اور نہ ہی مجھے ذبح کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کیا تم واپس چلے جاؤ گے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! اور نہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ عذاب دے جو شام کا عذاب ہوتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے چھوڑ دیا، کچھ ہی دیر بعد وہ لوٹ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے پھر خیمہ کے ساتھ باندھ دیا اسی دوران وہ دیہاتی آ گیا، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہوا، تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اُس ہرن کو دیکھا ہے کہ وہ جنگل میں یہ تسبیح پڑھتے ہوئے کبہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

۹۸۴۲ - یعلیٰ بن اشدق عمیلی، ابو الہیشم جزری حرانی

یہ ہارون الرشید کے زمانے میں زندہ تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے اپنے چچا عبد اللہ بن جراد سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ اس کے چچا صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، پھر اس نے بہت سی منکر احادیث نقل کی ہیں، یہ اور اس کا چچا دونوں غیر معروف ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ ابن حبان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس کے لئے احادیث ایجاد کی تھیں اور اس نے انہیں بیان کر دیا اور اسے اُن کا پتہ بھی نہیں چلا۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے اور یہ صحیح نہیں بولتا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے رقاد بن ربیعہ، کلیب بن جری کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ دونوں صحابی ہیں۔ اس نے ایک طویل عرصے تک رقبہ میں رہائش اختیار کیے رکھی، ویسے یہ طائف کے نواحی علاقے سے تعلق رکھتا تھا۔ داؤد بن رشید، ابوب بن محمد وزان، ہاشم بن قاسم حرانی اور ایک جماعت نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

ابو عمرو کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن جراد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا ابتغيتهم المعروف فاطلبوه عند جبال الوجوه.

”جب تم بھلائی کی تلاش کر رہے ہو تو اسے خوبصورت چہرے والوں کے پاس ڈھونڈو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے جو مرفوع حدیث کے طور پر ہے:

قطع العروق مسقمة والحجامة خير منه.

”رگ کو کاٹ دینا بیماری کو پھیلاتا ہے اور بچھنے لگوانا اس سے زیادہ بہتر ہے۔“

اس راوی نے عبد اللہ بن جراد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتوشح ببردته فیعقدھا من وراء ظهره، ثم یصلی فیھا.

”نبی اکرم ﷺ تو شیخ کے طور پر اپنی چادر کو لپیٹتے تھے اور اپنی پشت کے پیچھے اسے باندھ لیتے تھے اور پھر اس میں نماز ادا

کرتے تھے۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: ابو مسہر کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یعلیٰ بن اشدق سے کہا: آپ کے چچا نے نبی اکرم ﷺ سے کس چیز کا سماع کیا ہے؟ تو اُس نے جواب دیا: سفیان کی جامع کا، امام مالک کی موطا کا اور کچھ مزید فوائد کا۔

۹۸۴۳۔ یعلیٰ بن شداد (دُق)

بعض ائمہ نے اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنے میں توقف سے کام لیا ہے اور وہ روایت یہ ہے: صلوا فی النعال، خالفوا اليهود۔ ”جو قوتوں میں نماز ادا کرو اور یہودیوں کے برخلاف کرو۔“

یعلیٰ نامی یہ راوی ایک ایسا بزرگ ہے جس کی حالت مستور ہے اور اس کا محل صدق ہے۔ اس نے اپنے والد حضرت شداد بن اوس، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں یہ راوی مقدسی ہے۔ سلیمان بن یسیر، ابوسنان عیسیٰ بن سنان اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۹۸۴۴۔ یعلیٰ بن عبادہ کلانی

اس نے شعبہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۴۵۔ یعلیٰ بن عباس

یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۸۴۶۔ (صحیح) یعلیٰ بن عبید (ع) طنافسی، ابو یوسف کوفی

یہ حافظ الحدیث ہے، یہ عمر اور محمد کا بھائی ہے۔ اس نے اعمش، یحییٰ بن سعید انصاری اور متعدد افراد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد بن حمید، محمد بن یحییٰ، ابن الفرات اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے نیک ہے۔ کونج نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ سعید بن ایوب بخاری بیان کرتے ہیں: یعلیٰ کو زیادہ تر احادیث یاد تھیں، بلکہ تمام احادیث یاد تھیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اپنے تمام بھائیوں سے زیادہ ثقہ ہے۔ احمد بن یونس کہتے ہیں: میں نے اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا، یہ اپنے علم کے ذریعے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا طلبگار تھا۔ احمد بن فرات کہتے ہیں: میں نے اسے کبھی ہنتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان ثوری سے روایت کرنے میں یہ ”ضعیف“ ہے اور دیگر راویوں کے بارے میں یہ ثقہ ہے۔ یہ روایت عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔ اس راوی کا انتقال 209 ہجری میں ہوا۔

۹۸۴۷۔ یعلیٰ بن مرہ کوفی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چوسر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شاخت نہیں ہو سکی۔ اس سے صرف یعلیٰ بن عبید کے والد نے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۴۸۔ یعلیٰ بن مملک (ذت س)

اس نے ابوسلمہ سے روایت نقل کی ہے ابن ابوملیکہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۹۸۴۹۔ یعلیٰ بن ابویحییٰ (د)

اس نے سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ راوی ”مجهول“ ہے۔
(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: مصعب بن محمد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔)

(یعیش)

۹۸۵۰۔ یعیش بن اجہم

اس نے عبداللہ بن نمیر سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس سے ایسی احادیث منقول ہیں جو محفوظ نہیں ہیں۔ محمد بن ہارون حضرمی اور حسن بن محمد بن شعبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۵۱۔ یعیش بن ہشام قرسانی

اس نے امام مالک کے حوالے سے ایک موضوع روایت نقل کی ہے۔ ابن عساکر نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔
(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس سے روایت نقل کرنے والا شخص بھی مجہول ہے اور ان دونوں میں سے کسی نے وہ حدیث ایجاد کی ہے جو امام مالک اور نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهدى له سفرجل فاعطى اصحابه واحدة واحدة.
وفي لفظ اعطاهن معاوية وقال: تلقاني بهن في الجنة.

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ کو تحفہ کے طور پر سفرجل دی گئی تو آپ نے اپنے اصحاب کو ایک ایک کر کے دی۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دی اور یہ فرمایا: تم ان کے ہمراہ جنت میں مجھ سے ملاقات کرنا۔“

۹۸۵۲۔ یعیش

یہ ایک بزرگ ہے جس سے حارث بن مرہ نے روایات نقل کی ہیں یہ مجہول ہے۔

(یعنم)

۹۸۵۳۔ یعنم بن سالم بن قنبر

(قنبر نامی شخص) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں

یہ امام مالک کے زمانے تک زندہ رہا تھا۔ اس سے محمد بن مخلد یعنی احمد بن عیسیٰ تستری، عبد الغنی بن رفاعہ اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کرتا تھا۔ ابن یونس کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اور جھوٹ بولا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات غیر محفوظ ہیں۔

امام طحاوی بیان کرتے ہیں: یونس بن عبدالاعلیٰ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یغظم بن سالم ہمارے پاس مصر آئے، میں اُن کے پاس آیا تو میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے جنات سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پاس شادی کر لی۔ اُس کے بعد میں پھر کبھی ان کے پاس نہیں گیا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابن طلایہ کے جزء میں ان کے حوالے سے ایک حدیث ہم تک پہنچی ہے، جس کا متن یہ ہے:

من قاد اعمی اربعین خطوة لمد تمس وجہہ النار.

”جو شخص چالیس قدم تک کسی تاجینا کو ساتھ لے کے چلے تو اُس کے چہرے کو آگ نہیں چھوئے گی“۔

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

طوبی لمن رانی وآمن بی، ومن رانی من رانی، ومن رانی من رانی من رانی.

”اُس شخص کو مبارک ہو جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا، اور اُس شخص کو بھی مبارک ہو جس نے اُس کو دیکھا

جس نے میری زیارت کی اور اُس کو بھی مبارک ہو جس نے اُس کو دیکھا، جس نے اُس کو دیکھا ہوا تھا جس نے میری زیارت

کی ہوئی تھی“۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ دونوں روایات حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

من تقلد شیئاً من الخراج فقد تقلد ذلاً، ومن تقلد ذلاً فلیس منی.

”جو شخص خراج میں سے کوئی بھی چیز اپنے گلے میں لٹکا تا ہے، تو وہ ذلت کو گلے میں لٹکا تا ہے اور جو شخص ذلت کو گلے میں لٹکا تا

ہے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے“۔

(یمان)

۹۸۵۴ - یمان بن حذیفہ ابو حذیفہ

اس نے عمرہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ ابن مغیرہ ہے، جس کا ذکر آگے آئے گا، اس کے باپ کے نام کے بارے میں

اختلاف کیا گیا ہے۔

۹۸۵۵ - یمان بن رباب خراسانی

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے اور خارجیوں سے تعلق رکھتا ہے۔

۹۸۵۶ - یمان بن سعید مصیعی

اس نے کعب سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے تاہم اسے متروک قرار نہیں دیا گیا۔

۹۸۵۷ - یمان بن عدی (ق) حمصی

اس نے زبیدی اور برد بن سان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابراہیم بن موسیٰ فراء، عمرو بن عثمان اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الرجل لیدرک بحسن خلقه درجة الساهر الظمان بالنهار.

”ایک شخص اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو جاگنے والے اور دن کو پیا سارہنے والے (یعنی نوافل ادا کرنے والے اور نقلی روزہ رکھنے والے) کے درجے تک پہنچ جاتا ہے“۔

یہ روایت اس سے زیادہ عمدہ سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

اس راوی کے حوالے سے ایک اور روایت بھی منقول ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ذؤیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے:

ادفنوا شعورکم واطفارکم ودعاءکم لا تلعب بها السحرة.

”اپنے بالوں (کٹے ہوئے) ناخنوں اور (نکلے ہوئے) خون کو دفن کر دیا کرو تا کہ جادو گراؤں کے ساتھ نہ کھیلیں۔“

۹۸۵۸ - یمان بن معن مدنی

اس نے..... سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۸۵۹ - یمان بن مغیرہ (ت) ابو حذیفہ عنزی

اس نے عبدالکریم ابوامیہ سے جبکہ اس سے حجاج بن نصیر نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ اس سے عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے عطاء بن ابی رباح سے نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ جہاں تک ابن عدی کا تعلق ہے تو وہ

یہ کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اور اس نے سالم بن عبداللہ اور نافع کے حوالے سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۸۶۰ - یمان بن نصر

یہ مجہول ہے اس کے حالات نقل کیے گئے ہیں۔

۹۸۶۱ - یمان بن ہارون

یہ ایک ضعیف بزرگ ہے جس سے معتمر بن سلیمان نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجہول“ ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۹۸۶۲ - یمان بن یزید

اس نے محمد بن حمیر حمصی سے ایک طویل روایت نقل کی ہے جو فاسقوں کو ہونے والے عذاب کے بارے میں ہے اور اس کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

(یوسف)

۹۸۶۳ - یوسف بن ابراہیم (ت ق) تمیمی ابوشیبہ لآل جوہری

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ان کی حدیث میں شامل نہیں ہیں تو اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے اس سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں یہ بات بیان کی ہے: اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

احب اہلی الی الحسن والحسین.

”میرے اہل خانہ میں میرے سب سے زیادہ محبوب حسن اور حسین ہیں۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یوسف نامی راوی ابوشیبہ ہے اور اس سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں۔

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا یجتمع فی منافع حسن سبت وفقہ فی دین.

”منافع شخص میں اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ بوجھ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔“

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا احب السائل المختال ولا الظلوم ولا الشیخ الجھول.

”میں مغرور سوال کرنے والے اور ظالم شخص اور جاہل بوڑھے سے محبت نہیں کرتا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:

ثلاث اجهن ويكرههن الناس: الموت، والفاقة، والمرض.

”تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں میں پسند کرتا ہوں اور لوگ انہیں ناپسند کرتے ہیں: موت، فاقہ اور بیماری۔“

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

إذا قالت المرأة لزوجها: واللہ ما رايت منك خيرا قط فقد حبط عملها.

”جب کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ کہے: اللہ کی قسم! میں نے کبھی تمہارے طرف سے کوئی بھلائی نہیں دیکھا، تو اس عورت کا

عمل ضائع ہو جاتا ہے۔“

ابو احمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔

۹۸۶۴ - یوسف بن اسباط شیبانی

یہ زاہد اور واعظ ہے۔ اس نے محل بن خلیفہ اور سفیان ثوری سے جبکہ اس سے مسیب بن واضح اور عبد اللہ بن ضعیق انطاکی نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی کتابیں دفن کر دی گئی تھیں تو یہ حدیث کو اس طرح نقل نہیں کرتا جس طرح نقل کیا جانا چاہیے۔

۹۸۶۵ - یوسف بن اسحاق (ع) بن ابواسحاق سبعمی

عقلمندی کہتے ہیں: اس کی حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔ شاید منصور بن وردان عطار نے اسی سے روایات نقل کی ہیں۔ (امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: جی ہاں! کیونکہ یوسف نامی راوی مثبت اور حجت ہے اور آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ابن عیینہ یہ کہتے ہیں کہ ابواسحاق کی اولاد میں اس سے زیادہ بڑا حافظ اور کوئی نہیں ہے۔ بعض اوقات اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کرتے ہوئے اسے یوسف بن ابواسحاق کہہ دیا جاتا ہے۔ اس نے اپنے دادا اور شعیب سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے ابراہیم اور اس کے دو بیچازاد بھائیوں اسرائیل اور عیسیٰ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 157 ہجری میں ہوا۔

۹۸۶۶ - یوسف بن اسحاق حلبی

اس نے محمد بن حماد ظہرانی کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے، اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من لم یرعو عند الشیب، ولم یستح من العیب، ومن لم یحش الله بالعیب، فلیس الله فیہ حاجة.

”جو شخص بڑھاپے کے وقت ڈرتا نہیں ہے اور عیب والی چیز سے شرم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ سے غیب کے طور پر ڈرتا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں ہے۔“

اس میں خرابی کی جڑ یوسف نامی راوی ہے کیونکہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

۹۸۶۷ - یوسف بن محرمی ساحلی

یہ حمص کا قاضی تھا۔ اس نے یزید بن ہارون اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں، اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: حدیث میں یہ قوی نہیں ہے، یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کرتا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: النبیذ وضوء من لم یجد الباء۔

”نبیذ اس شخص کے لئے وضو کرنے کا ذریعہ ہے جسے پانی نہیں ملتا۔“

یہ راوی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتا ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

انما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الحج والعمرة لانه علم انه لا یحج یعدھا۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ ایک ساتھ اس لیے کیا تھا، کیونکہ آپ کو پتا تھا کہ آپ اس کے بعد حج نہیں کریں گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لیسن لقاتل من توبة۔

”قاتل کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔“

امام حاکم رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ کنیت سے متعلق باب میں کیا ہے اور اس کی کنیت ابو القاسم بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: اس کی حدیث

محدثین کے نزدیک متین نہیں ہے، اس سے ایسی روایات منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ انہوں نے اس کا تذکرہ سنن کے حاشیہ میں کیا ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۸۶۸ - یوسف بن جعفر خوارزمی

یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھنے والا ایک بزرگ ہے۔ ابو سعید نقاش کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ ابن جوزی کہتے ہیں: اس

کی ایجاد کردہ روایات میں یہ روایت بھی ہے:

لما عرج بی قلت: اللہم اجعل الخلیفة من بعدی علیا۔

قال: فارتجت السوات وھتفت بی البلائكة: اقرا: وما تشاء ون الا ان یشاء اللہ۔

وقد شاء اللہ ابا بکر۔

”جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں نے دعا کی: اے اللہ! میرے بعد علی کو خلیفہ بنا دے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو

آسمان بند ہوا اور فرشتوں نے مجھے پکار کر کہا: آپ یہ پڑھیں: ”جو تم چاہتے ہو وہ نہیں ہوتا، ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے“ اور

اللہ ابو بکر کو چاہتا ہے۔“

۹۸۶۹ - یوسف بن خطاب مدنی

بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ لفظ خطاب ”خ“ کے ساتھ ہے۔

۹۸۷۰ - یوسف بن حوشب

اس سے عبداللہ بن عمر مشکہ اندہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۹۸۷۱ - یوسف بن خالد (ق) سمتی فقیہ

اس نے عاصم احوول اور اسماعیل بن ابو خالد جبکہ اس سے نصر بن علی زید بن حریش اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے جبکہ ابن سعد نے اسے ضعیف قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ رائے دینے میں اور فتویٰ دینے میں بصیرت رکھتا تھا لیکن ویسے ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے ایک تحریر دیکھی ہے جسے اس نے جہمیہ فرقے کے نظریات کے بارے میں تحریر کیا تھا اور اس میں اس نے میزان اور قیامت کا انکار کیا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام طحاوی نے امام مزنی اور امام شافعی کے حوالے سے یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: بتی نامی راوی ثقہ ہے اور سمتی نامی راوی کذاب ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من توضا بعد الغسل فلیس منا .

”جو شخص غسل کے بعد وضو کرتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ابان نامی راوی وہی ہے۔)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من رهن ارضا بدین علیہ فانه یقضى من ثمرتها ما فضل من نفقتها، فیقضى من ذلك دینہ بعد ان یحتسب الذی ہو عنده عبلہ ونفقته بالعدل .

”جو شخص اپنے ذمے لازم قرض کے عوض میں زمین کو گروی رکھو ادے تو اس کے خرچ میں سے جتنا پھل بچے گا وہ اُسے ادا کرے گا اور اس میں سے اپنا قرض ادا کر لے گا، اس کے بعد اس کے کام کاج اور اس کے خرچ کا انصاف کے مطابق حساب لگایا جائے گا۔“

یہ متن منکر ہے جسے نقل کرنے میں یوسف بن خالد نامی راوی منفرد ہے۔ اس کا انتقال 189 ہجری میں ہوا۔

۹۸۷۲ - یوسف بن خطاب مدنی

شبابہ بن سیار نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۸۷۳ - یوسف بن ابو ذرہ

اس نے جعفر بن عمرو بن امیہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من بلغ اربعین سنة صرف عنه الجنون، "حذام والبرص" فاذا بلغ الخمسین لین الله علیه

الحساب، فاذا بلغ الستين رزقه الله الانابة، فاذا بلغ السبعين احبه الله واهل السماء، فاذا بلغ الثمانين قبل الله حسناته وتجاوز عن سيئاته، فاذا بلغ التسعين غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر، وسمي اسير الله في ارضه، وشفع لاهل بيته.

”جو شخص چالیس سال تک پہنچ جائے تو اُس سے جنون، جذام اور برص کو پھیر دیا جاتا ہے اور جب وہ شخص پچاس سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے حساب کو آسان کر دیتا ہے اور جب وہ ساٹھ سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے رجوع کی توفیق عطا کرتا ہے اور جب وہ ستر سال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اور اہل آسمان اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب وہ اسی سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کی نیکیاں قبول کر لیتا ہے اور اُس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور جب وہ نوے سال کا ہو جائے تو اُس کے گزشتہ گناہوں کی اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اُس کا نام یہ رکھا جاتا ہے کہ یہ اللہ کی زمین میں اللہ کا قیدی ہے اور اُس کے گھر والوں کے بارے میں اُسے شفاعت کا حق دیا جاتا ہے۔“

یہ روایت انس بن عیاض لیشی نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے، یہ روایت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی سند میں اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے، اس کے حوالے سے ایک روایت عالی سند کے ساتھ ”خلعیات“ کے چوتھے حصے میں بھی منقول ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یوسف بن ابو ذر کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس سے کسی بھی صورت میں استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۹۸۷۴ - یوسف بن زبیر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے مسروق سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ اپنے والد کی طرح ”مجبول“ ہے۔

۹۸۷۵ - یوسف بن زبیر (س) قرشی

یہ عبدالملک بن مروان کا دودھ شریک بھائی ہے اور صالح الحال ہے۔ اس سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابن زبیر اور دیگر حضرات سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے مجاہد اور بکر مزنی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے ایک حدیث سنن نسائی رحمہ اللہ میں منقول ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كانت لزمعة جارية يطؤها، وكانت تظن برجل يقع عليها، فبات زمعة وهي حبلى فولدت غلاما يشبه الرجل الذي كانت تظن به، فذكرته سودة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: اما الميراث فله، واما انت فأحتجبي منه فإنه ليس لك باخ.

”زمعد کی ایک کنیز تھی جس کے ساتھ وہ صحبت کرتا تھا اور اُس عورت کا یہ کہنا تھا کہ ایک اور شخص نے بھی اُس کے ساتھ صحبت کی ہے، جب زمعد کا انتقال ہوا تو وہ کنیز حاملہ تھی، اُس نے ایک ایسے بچے کو جنم دیا جو اُس آدمی کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا جس آدمی کے بارے میں اُس عورت کا یہ بیان تھا (کہ اُس آدمی نے بھی اُس کے ساتھ صحبت کی ہے)۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے

اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک میراث کا تعلق ہے تو وہ اُس لڑکے کو ملے گی؛ البتہ تم اُس سے پردہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔“

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

۹۸۷۶ - یوسف بن زیاد بصری ابو عبد اللہ

اس نے ابن انعم افریقی اور ابن ابو خالد سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ باطل روایات کے حوالے سے مشہور ہے۔ یہ بغداد میں ہوتا تھا یہ بات امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے یہ بھی کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے؛ جبکہ بعض حضرات نے ابن ابو خالد کے حوالے سے روایات نقل کرنے والے شخص اور افریقی کے حوالے سے روایات نقل کرنے والے راوی کے درمیان فرق کیا ہے۔

۹۸۷۷ - یوسف بن سعد (ت'س)

اسے اُن سے نسبت ولاء حاصل ہے۔ اس نے حسن بن علی اور حارث بن حاطب سے جبکہ اس سے حماد بن سلمہ یونس بن عبید قاسم حدانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ایک مجہول شخص ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: اسے یوسف بن مازن بھی کہا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ دو الگ آدمی ہیں۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) امام ترمذی رحمہ اللہ نے قاسم بن فضل کے حوالے سے یوسف کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا:

یا مسود وجوه المؤمنین... الحدیث۔ ”اے مؤمنوں کے چہروں کو سیاہ کرنے والے شخص“۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے اس راوی کے حوالے سے حارث بن حاطب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلص فقال: اقتلوه... الحدیث۔

”نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دو“ الحدیث۔

۹۸۷۸ - یوسف بن سعید جدانی

اس نے عبد الملک بن مروان سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجہول“ ہے۔

۹۸۷۹ - یوسف بن سفر ابو الفیض دمشقی

یہ امام اوزاعی رحمہ اللہ کا سیکرٹری ہے۔ اس نے امام اوزاعی رحمہ اللہ اور امام مالک سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں جو اس سے مقدم ہیں اس کے علاوہ ہشام بن عمار محمد بن مصفیٰ اور ایک جماعت نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس نے باطل روایات نقل کی ہیں۔ بیہوشی کہتے ہیں: اس کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔ امام ابو زرعہ اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ابن عدی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل

کی ہے:

شراذم عزا بکم، رکعتان من متاہل خیر من سبعین رکعة من غیر متاہل۔
 ”تمہارے سب سے بڑے لوگ تمہارے کنوارے ہیں، شادی شدہ شخص کا دو رکعت ادا کرنا، غیر شادی شدہ شخص کے ستر رکعت ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

درہم فی الصحة خیر من عتق رقبة عند الموت۔

”تندرستی کے دوران ایک درہم صدقہ کر دینا مرنے کے قریب غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ینزل علی هذا البيت كل يوم وليلة عشرون ومائة رحمة، ستون للطائفین، واربعون للبصلین، وعشرون للناظرین۔

”اس گھر پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، جس میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں اور چالیس نماز ادا کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں اور بیس اُن لوگوں کے لیے ہوتی ہیں جو اس کی زیارت کر رہے ہوتے ہیں۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء بلال الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو يتغدى، فقال: ان.

فقال: انی صائم۔

فقال: ناکل رزقنا ورزق بلال فی الجنة، یا بلال اعلمت ان عظام الصائم تسبح مادام یؤکل عنده -

یا بلال اعلمت ان الصیام فی سبیل اللہ یدنی المصیر ویباعد من عذاب السعیر

یا بلال اعلمت ان اللہ اعد للصائمین فی سبیلہ فی الجنة مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی

قلب بشر۔

”ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اُس وقت کھانا کھا رہے تھے، آپ نے

ارشاد فرمایا: آگے آ جاؤ! انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم جنت میں اپنا

اور بلال کا رزق کھائیں گے، اے بلال! کیا تمہیں یہ بات پتا ہے کہ روزہ دار شخص کی ہڈیاں اُس وقت تک تسبیح پڑھتی رہتی ہیں

جب تک اُس کی موجودگی میں کھانا کھایا جاتا رہتا ہے، اے بلال! کیا تمہیں پتا ہے کہ اللہ کی راہ میں روزہ رکھنا ٹھکانے کو

قریب کر دیتا ہے (یعنی جنت کو قریب کر دیتا ہے) اور جہنم کے عذاب کو دور کر دیتا ہے، اے بلال! کیا تمہیں پتا ہے کہ اللہ

تعالیٰ نے اپنی راہ میں روزہ رکھنے والوں کے لئے جنت میں ایسی چیزیں تیار کی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان

نے اُن کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اُن کا خیال بھی نہیں آیا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الرزق مقسوم، وهو آت ابن آدم علی ای سیرة سارها... الحدیث.

”رزق کی تقسیم طے ہو چکی ہے اور یہ انسان کے پاس آ کے رہے گا، خواہ وہ کچھ بھی کرے۔“

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الضعفاء“ میں تعلق کے طور پر اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

كانت المرأة اذا اتاها زوجها اعدت خرقاً، فاذا قضى حاجته فسمح عنه الاذى ثم رد عيها.

”جب کسی عورت کا شوہر اُس کے پاس (صحبت کرنے کے لئے) آنے لگے تو اُسے پہلے سے ایک کپڑا تیار رکھنا چاہیے، جب وہ شخص اپنی حاجت پوری کر لے تو عورت وہ کپڑا اُسے دے تاکہ وہ اپنے جسم سے گندگی کو پونچھ لے اور پھر اُس عورت کو وہ کپڑا واپس کر دے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے:

كان عليه السلام يكره البول في الهواء.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھلی جگہ پر پیشاب کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔“

۹۸۸۰ - یوسف بن شعیب

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں، میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”العلل“ میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۸۸۱ - یوسف بن طہمان

یہ وہابی ہے۔ موسیٰ بن عبیدہ نے مسجد قباء کی فضیلت کے بارے میں اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے، جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن کے والد سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من تواضاً فی منزله ثم اتى مسجد قباء فصلى فيه اربع ركعات كان كعدل عمرة.

”جو شخص اپنی رہائشی جگہ پر وضو کرنے کے بعد مسجد قباء میں آئے اور وہاں چار رکعت ادا کرے تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہو گا۔“

اس کی مانند ایک روایت صالح سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

اس شخص کے حوالے سے ایسی حدیث بھی منقول ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہوئی ہے جسے اس راوی سے محمد بن عبید اللہ بن مویب نے نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس راوی کا ذکر کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔

۹۸۸۲ - یوسف بن عبداللہ ابو شعیب

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۹۸۸۳ - یوسف بن عبدالرحمن

یہ ایک بزرگ ہے جس سے عیسیٰ رکی نے دو موضوع حدیثیں روایت کی ہیں۔

۹۸۸۴ - یوسف بن عبدہ (ت)

اس نے ثابت بنانی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حماد بن سلمہ کا داماد ہے۔ اصمعی کہتے ہیں: حماد بن سلمہ نے مجھے یوسف بن عبدہ کے پاس دیکھا تو وہ بولے: یہ کون سا باغ ہے جس کے پاس تم گئے ہوئے تھے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں جو اس نے حمید اور ثابت سے نقل کی ہیں۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

انه اوصى اذا مات ان يوضع في فبه شعر من شعر النبي صلى الله عليه وسلم.

”انہوں نے یہ وصیت کی تھی کہ جب ان کا انتقال ہو جائے تو ان کے منہ پر نبی اکرم ﷺ کے بال مبارک رکھ دیئے جائیں۔“

راوی کہتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اسے منکر قرار دیا ہے اور اپنے سر کو حرکت دیتے ہوئے یہ کہا: جب اس طرح کے مشائخ ثابت کے حوالے سے کوئی چیز نقل کریں تو تم ان مشائخ پر تہمت عائد کرو۔ اس راوی نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مثل امتی مثل المطر لا يدري اوله خير او آخره.

”میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے کہ یہ پتا نہیں چل سکتا کہ اس کا ابتدائی حصہ زیادہ بہتر ہے یا آخری حصہ۔“

۹۸۸۵ - یوسف بن عطیہ بصری صفار

یہ انصار کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے قتادہ اور ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ فلاس کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں یہ علم نہیں ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے، تاہم یہ وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس کی کنیت ابوہل بیان کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ منکر الحدیث ہے۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

الخلق كلهم عيال الله فأحب الخلق اليه انفعهم لعياله.

”ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی زیر کفالت ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اُس کے زیر کفالت لوگوں کے لئے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ذکر رجل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاشنى عليه خيرا وقال: كيف ذكره للموت؟ قالوا: ما نسعه يذكره.

قال: ما صاحبكم هناك.

”نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا اور اس کی تعریف کی گئی تو آپ نے فرمایا: اس کا ذکر کرنے کے لئے کیا جارہا ہے تو لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے یہ بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ ساتھی وہاں نہیں ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

وعظ النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه فرفع رجل صوته بالبكاء.

فقال: من هذا الذي قد لبس علينا، ان كان صادقا فقد شهر نفسه، وان كان كاذبا محقه الله.

”نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کو وعظ کر رہے تھے کہ اسی دوران ان میں سے ایک شخص کی رونے کے دوران آواز بلند ہو گئی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کون ہے جس نے ہمارے لیے الجھن پیدا کر دی ہے اگر وہ سچا ہے تو وہ مشہور ہو جائے گا اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے مٹا دے گا۔“

عبدالمتعالی نامی راوی ثقہ ہے اور حدیث کو ایجاد کرنے کا الزام یوسف نامی راوی کے سر ہے۔

ایک جماعت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

كيف اصبحت يا حارثة؟ قال: اصبحت مؤمنا حقا.

قال: فان لكل قول حقيقة... الحديث.

”اے حارثہ! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ حال ہے کہ میں حقیقی مؤمن ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔“

اس راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يكون في آخر الزمان عباد جهال وقراء فسقة.

”آخری زمانے میں کچھ جاہل عبادت گزار ہوں گے اور فاسق قاری ہوں گے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

جاء شاب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله، انى اريد سفر اذاع الله لى.

فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ادع حتى اؤمن.

وقال: اللهم وفقه.

فقال الشاب: اللهم اجمع على الهدى امرنا، واجعل التقوى زادنا، واجعل الجنة ماوانا.

”ایک نوجوان نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانا چاہ رہا ہوں تو آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے“ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دعا کرو تا کہ میں آمین کہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! تو اسے (اچھی دعا کرنے کی) توفیق دینا۔ تو اُس نوجوان نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو ہمارے معاملے کو ہدایت پر جمع رکھنا اور تقویٰ کو ہمارا زادِ سفر بنانا اور جنت کو ہمارا ٹھکانا بنانا۔“

یہ بات بھی منقول ہے کہ یوسف بن عطیہ نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہوا ہے۔ جبکہ اسحاق بن راہویہ زعفرانی اور ایک مخلوق نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا انتقال 187 ہجری میں ہوا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر اوایات غیر محفوظ ہیں۔

۹۸۸۶ - یوسف بن عطیہ بابلی کوئی وراق ابو منذر

فلاس بیان کرتے ہیں: یہ بصری سے زیادہ بڑا جھوٹا ہے یہ ہمارے پاس آیا تھا اور اس نے مربد میں پڑاؤ کیا تھا تو میں نے اسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا اذنت فتمرسل، واذا اقبلت فاحدر.

”نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کے دو اور جب اقامت کہو تو تیزی سے کلمات پڑھو۔“

عمر و بن شمر نامی راوی واہی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یا ابی، هذا جبرائیل یقرئک السلام، ویقول: ان اللہ یقرئک السلام، ویامرنی ان اقر اعلیک.

فقلت: بابی و امی یا رسول اللہ! وعلیک انزل، وعلیک نقرأ؟ قال: ہکذا امرنی ربی.

فقراہ علی فی السنة التی توفی فیہا مرتین.

”نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابی! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سلام کہا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے تو ہم آپ کے سامنے اسے پڑھیں گے! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار نے مجھے یہی حکم دیا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس سال میرے سامنے قرآن پڑھا جس سال میں آپ کا انتقال ہوا اور نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ اسے پڑھا۔“

یہ روایت سلام طویل نے ہارون بن کثیر کے حوالے سے جبکہ قاسم بن حکم نے بھی ہارون کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ ہارون نامی راوی ”مجهول“ ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب يوم الخميس ويحب ان يسافر فيه.

”نبی اکرم ﷺ جمعرات کے دن کو پسند کرتے تھے اور اس دن میں سفر پر روانہ ہونا بھی پسند کرتے تھے۔“

دیگر راویوں نے اسے خالد بن الیاس سے نقل کرتے ہوئے درمیان میں منکر رثا می راوی کا ذکر نہیں کیا۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابن عطیہ نامی اس راوی کی احادیث محفوظ نہیں ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۹۸۸۷ - یوسف بن غرق

اس نے ہشام دستوائی اور اُن کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ابن غرق بن لہازہ جو اہواز کا قاضی تھا۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔ حافظ ابوبلی کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من سعادة البرء خفة عارضیه.

”آدمی کی سعادت مندی میں یہ بات شامل ہے کہ اس کے رخسار اندر دھنسے ہوئے ہوں۔“

محمود بن خراش نے یوسف کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں اس کی متابعت کی ہے اور دونوں رخساروں کی جگہ داڑھی کا ذکر کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

لما مات ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان له لمرضعتين في الجنة.

ولو عاش كان صديقا نبيا، ولو عاش لاعتقت اخواله القبط، وما استرق قبطی.

”جب نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا: جنت میں اس کے لئے دودھ

پلانے والی دو خواتین ہیں۔ اگر یہ زندہ رہ جاتا تو یہ صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہ جاتا تو میں اس کے نھیالی عزیزوں یعنی

قبطی قبیلے کے لوگوں کو آزاد کر دیتا اور پھر کبھی کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاسکتا۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من اصيب ببصيبة فليذكر مصيبته بي.

”جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو مجھے لاحق ہونے والی مصیبت کو یاد کر لے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یوسف نے جو روایات نقل کی ہیں اُن میں احتمال پایا جاتا ہے کیونکہ اس نے ضعیف راویوں کے حوالے سے

روایات نقل کی ہیں جیسے عثمان بن ابوشیبہ، ابراہیم، سکین، یہ راوی معروف نہیں ہے۔

۹۸۸۸ - یوسف بن قزغلی

یہ واعظ ہے، مؤرخ ہے، اس کا لقب شمس الدین ہے اور کنیت ابو مظفر ہے، یہ ابن جوزی کا پوتا ہے۔ اس نے اپنے دادا اور ایک گروہ

سے روایات نقل کی ہیں اور اس نے ایک کتاب مراۃ الزمان تالیف کی تو آپ اُسے دیکھیں گے کہ اس نے اُس میں منکر حکایات نقل کی ہیں تو میں اسے ثقہ شمار نہیں کرتا جو اس نے نقل کی ہے بلکہ یہ حد سے آگے گزر جاتا ہے اور پھر رافضی بھی بن گیا ہے۔ اس بارے میں اس کی ایک اور تالیف بھی ہے تو ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ اس کا انتقال 654 ہجری میں دمشق میں ہوا۔ شیخ محی الدین سوسی کہتے ہیں: جب میرے دادا کو ابن جوزی کے پوتے کے انتقال کی اطلاع ملی تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے! یہ رافضی تھا۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ وعظ کرنے کا بڑا ماہر تھا اور حنفیہ کا مدرس تھا۔)

۹۸۸۹ - یوسف بن ابوکثیر (ق)

یہ بقیہ کا استاد ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے دو ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے نوح بن ذکوان سے نقل کی ہیں۔

۹۸۹۰ - یوسف بن مبارک بغدادی خیاط مقری

ابن نجار نے تاریخ میں اسے وہی قرار دیا ہے اور اسے متروک قرار دیا ہے کیونکہ اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اس نے ابوطاہر بن سوار سے صباح قرأت کا سماع کیا ہے تو اسے رسوائی اور ندامت کا شکار ہونا پڑا۔

۹۸۹۱ - یوسف بن محمد (دس) بن ثابت بن قیس النصاری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۹۲ - یوسف بن محمد (ق) بن منکدر تمیمی

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے کئی حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان فقال: الصبر والسباحة.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: صبر اور نرمی۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای الرجل مغبیر الخلق خر ساجدا.

واذا رای القرد خر ساجدا، واذا قام من منامہ خر ساجدا شکرا للہ عزوجل.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی ایسا شخص دیکھتے جس کی شکل و صورت بگڑی ہوئی ہوتی تو آپ سجدے میں گر جاتے تھے اور جب

آپ بندر دیکھتے تھے تو سجدے میں چلے جاتے تھے جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدے میں چلے جاتے تھے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

ما اوذی احد ما اوذیت.

”کسی کو بھی اتنی اذیت نہیں دی گئی جتنی مجھے دی گئی ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

مداراة الناس صدقة.

”لوگوں کے ساتھ حسن سلوک صدقہ ہے۔“

امام ابو یعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السوق اذا امرآة

قد اخذت بعنان حمارہ فقالت: ان زوجی لا یقرنی ففرق بینی وبینہ.

فدعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: مائلک ولہا؟ جاءت تشکو منک، حقا انک لا تقربہا؟ قال:

یا رسول اللہ! والذی اکرمتک ان عہدی بہا لہذہ اللیلۃ، فبکت وقالت:

کذب! ففرق بینی وبینہ، فأنہ من ابغض خلق اللہ الی.

فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اخذ براسہ وراسہا، فجمع بینہما، وقال: اللہم ادن کل

واحد منہما من صاحبہ.

قال جابر: فلدبنا ما شاء اللہ ان نلبث مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالسوق، فاذا نحن

بالبراة تحبل ادما، فلما راتہ طرحت الادم، واقبلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقالت:

والذی بعثک بالحق ما خلق اللہ من بشر احب الی منہ الا انت.

”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بازار میں موجود تھے اسی دوران ایک عورت نے ایک گدھے کی لگام پکڑی ہوئی تھی

اُس نے کہا: میرا شوہر میرے قریب نہیں آتا تو آپ میرے اور اُس کے درمیان علیحدگی کروا دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے

اُس کے شوہر کو بلوایا اور دریافت کیا: تمہارا اور اس عورت کا کیا معاملہ ہے؟ یہ تمہاری شکایت کرنے کے لئے آئی ہے کیا یہ

بات ٹھیک ہے کہ تم اس کے قریب نہیں جاتے؟ اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت عطا

کی ہے! میں ابھی گذشتہ رات اس کے ساتھ تھا۔ تو وہ عورت رو پڑی اور بولی: اس نے جھوٹ کہا ہے آپ میرے اور اس

کے درمیان علیحدگی کروا دیجئے کیونکہ یہ میرے نزدیک اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ

مسکرا دیئے پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس مرد کا سر اور اُس عورت کا سر پکڑا اور اُن دونوں کو جمع کیا اور فرمایا: اے اللہ! ان دونوں

میں سے ہر ایک کو دوسرے کے قریب کر دے! حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر جتنا بھی عرصہ اللہ کو منظور تھا اتنا عرصہ گزر

گیا۔ ایک مرتبہ ہم پھر بازار میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس سے وہی عورت گزری اُس نے چڑا اٹھایا ہوا

تھا جب اُس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو اُس نے وہ چڑا ایک طرف رکھا اور نبی اکرم ﷺ کی طرف آئی اُس نے عرض

کی: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! اب اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی انسان میرے نزدیک اُس شخص سے زیادہ محبوب نہیں ہے البتہ آپ کا معاملہ مختلف ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث بھی منقول ہے:

ان الله حبي كريم... الحديث.

”بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور کرم کرنے والا ہے۔“

ابن عدی کہتے ہیں: یوسف نامی راوی کے حوالے سے میرے علم کے مطابق اس کے علاوہ اور کوئی احادیث منقول نہیں ہیں جو میں نے ذکر کی ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

قالت ام سليمان بن داود له: يا بني لا تكثر النوم بالليل فانه يترك العبد فقيرا يوم القيامة.
”حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے اُن سے کہا: اے میرے بیٹے! تم رات کے وقت زیادہ نہ سونا، کیونکہ یہ چیز قیامت کے دن آدمی کو غریب کر دے گی۔“

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سنید نامی راوی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک راوی کے حوالے سے سنید سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۹۸۹۳ - یوسف بن محمد بن علی مؤدب

اس نے حارث بن ابواسامہ اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوالقاسم بن ثلاج اس سے دو منکر حدیثیں نقل کی ہیں یہ بات خطیب بغدادی نے بیان کی ہے۔

۹۸۹۴ - یوسف بن محمد (قی) صہیبی

یہ یوسف بن محمد بن یزید بن صہیب بن سنان ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الثقات“ میں کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ادان ديناً وهو مجتم على الا يقضيه لقي الله سارقاً.

ومن اصدق امرأة صداقاً وهو مجتم على الا يؤديه لقي الله زانياً.

”جو شخص قرض لے اور اُس کا پکا ارادہ یہ ہو کہ وہ اُسے واپس نہیں کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چور کے طور پر حاضر ہوگا اور جو شخص کسی عورت کا مہر مقرر کرے اور اُس کا پختہ ارادہ یہ ہو کہ وہ اسے ادا نہیں کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زانی کے طور پر حاضر ہوگا۔“

اس راوی سے ہشام بن عمار نے بھی روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرہ رازی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ اس کے دادا حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من كان يؤمن بالله فليحب صهيبا حب الوالدة لولدها.

”جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو وہ صہیب کے ساتھ اس طرح محبت کرے جس طرح ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔“

۹۸۹۵ - یوسف بن مسعود زرقی

امام حاکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ (امام ذہبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بلکہ عبید اللہ بن عمر نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۸۹۶ - یوسف بن مہران (ت'خ)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ علی بن جدعان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ وہ یہ کہتے ہیں: اس کا حافظہ عمرو بن دینار کے حافظے سے مشابہت رکھتا ہے۔

میمونی نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور ابن جدعان کے علاوہ مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: شعبہ نے علی بن زید کے حوالے سے یوسف بن مہربان کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ راوی یوسف بن مہران ہے یعنی شعبہ کو اس کے بارے میں وہم ہوا ہے۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یوسف بن مہران کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اور اس کے ذریعے مذکورہ کیا جائے گا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لما اغرق الله فرعون قال: آمنت انه لا اله الا الذي آمنت به بنو اسرائيل.

فقال جبرائيل: يا محمد! لو رايتني وانا آخذ من حال البحر ادسه في فيه مخافة ان تدركه الرحمة.

”جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کر دیا تو وہ بولا: میں اُس ذات پر ایمان لاتا ہوں کہ اُس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ تو حضرت جبرائیل کہتے ہیں: اے حضرت محمد! کاش آپ مجھے دیکھتے کہ میں اُس وقت سمندر کے کنارے سے مٹی پکڑ کر اُس کے منہ میں ٹھونس رہا تھا اُس اندیشے کے تحت کہ کہیں رحمت اُس تک نہ پہنچ جائے۔“

۹۸۹۷ - یوسف بن میمون (ق) ابو خزیمہ صباح کوفی

یہ حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ عنہ کی آل کے غلاموں میں سے ایک ہے۔ اس نے عطاء اور حسن سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے قطبہ بن عبدالعزیز اور ابو یحییٰ حمانی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ انتہائی ”منکر الحدیث“ ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ قدر یہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ علی بن مسہر اور وکیع نے اس سے روایات نقل کی ہیں یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ دوسری جگہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
من راى ربه فى المنام دخل الجنة.

”جو شخص خواب میں اپنے پروردگار کا دیدار کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
من باع دارا ولم يجعل ثمنها فى مثلها لم يبارك له فيه.

”جو شخص کوئی گھر فروخت کرے اور اُس کی قیمت اُس کی طرح کے (کسی دوسرے گھر) پر خرچ نہ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی۔“

۹۸۹۸- (صحیح) یوسف بن یزید (مُخ) ابو معشر براء

یہ ”صدوق“ اور بکھرا ہے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اس نے یوسف بن عبید اور حنظلہ سدوسی سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن ابوبکر مقدی اور ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے کسی وجہ کے بغیر اسے ثقہ قرار دیا ہے اور کئی حضرات نے اس کی تعریف کی ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے۔

۹۸۹۹- یوسف بن یعقوب نیشاپوری

اس نے ابوبکر بن ابوشیبہ کے حوالے سے اُن کی تاریخ روایت کی ہے۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ برقانی کہتے ہیں: یہ کسی چیز کے برابر نہیں ہے۔ خطیب کہتے ہیں: اس کی کنیت ابوعمر ہے۔ اس نے بغداد نے سکونت اختیار کی تھی۔ اس نے محمد بن بکار بن ریان ابن ابوشیبہ اور فلاس نے جبکہ اس سے امام دارقطنی، ابن شاہین اور معانی نے روایات نقل کی ہیں یہ ”ضعیف“ ہے۔ عبد الغنی کہتے ہیں: یہ ابوبکر بن ابوشیبہ سے نقل ہونے والی روایت کی طرف موثوب تھا۔ اس کا انتقال 320 ہجری میں ہوا۔

۹۹۰۰- یوسف بن یعقوب ابوعمران

اس نے ابن جریج کے حوالے سے ایک طویل جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ اس سے ایک مجہول شخص نے روایت نقل کی ہے جس کا نام محمد بن عبدالرحمن سلمیٰ ہے۔ امام طبرانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان خزيمه ابن ثابت الانصاري كان فى عير لحديجة وان النبى صلى الله عليه وسلم كان معه فى تلك العير ...

”حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قافلے میں تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ اُس قافلے میں تھے۔“

اس کے بعد اس نے طویل حدیث ذکر کی ہے جسے ابوموسیٰ نامی محدث نے ”طولات“ میں ذکر کیا ہے اور اس کا کچھ حصہ عبدان ابوازی نے سلمیٰ نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

۹۹۰۱ - یوسف بن یعقوب یمانی قاضی

اس نے طاؤس سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح کہا ہے اور کہا ہے: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ صنعاء کا قاضی اور وہاں کا مفتی تھا اس نے عمر بن عبدالعزیز سے بھی استفادہ کیا ہے۔ اس سے ہشام بن یوسف سفیان ثوری امام عبدالرزاق اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ ”صدوق“ ہو گا۔

۹۹۰۲ - یوسف بن یونس افسس

اس نے سلیمان بن بلال اور امام مالک نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے حوالے سے جو بھی روایت نقل کرتا ہے وہ منکر ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الاخصاء .

وقال : فیہ نساء الخلق .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی کروانے سے منع کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: اس میں خلق کی نشوونما ہوتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان اللہ یدعو بالعبد فیسالہ عن جاہہ کما یسالہ عن مالہ .

”بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو پٹائے گا اور اس سے اس کے مرتبہ و مقام کے بارے میں بھی حساب لے گا جس طرح وہ اس

بندے سے اس کے مال کے بارے میں حساب لے گا۔“

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے طور پر اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور افسس نامی راوی سے استدلال کرنا جائز

نہیں ہے جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفر دہو۔ ابن جوزی بیان کرتے ہیں: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: (حج نہیں!) بلکہ جو شخص اس طرح کی دو روایات نقل کرنے والا شخص ہو وہ نہ تو ثقہ ہوگا اور نہ ہی مامون ہوگا۔

۹۹۰۳ - یوسف ابو خزیمہ

وکیع نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں یہ یوسف بن میمون ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ تاہم ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ان

دونوں آدمیوں کے درمیان فرق کیا ہے اسی لیے اس کا ذکر بارہ کیا ہے ویسے یہ دونوں ایک ہی آدمی ہیں اور یہ راوی ضعیف ہے۔

۹۹۰۴ - یوسف اموی (س ق)

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے اس کے بیٹے محمد نے روایت نقل کی ہے۔

(یونس)

۹۹۰۵ - یونس بن احمد بن یونس

اس نے ابوخلیفہ نجی کے حوالے سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

ان الله ليتجلى لابي بكر خاصة.

”بے شک اللہ تعالیٰ ابو بکر کے لئے خاص تجلی کرے گا۔“

تو اس روایت کی ابوخلیفہ کی طرف نسبت کرنے کے حوالے سے الزام اسی راوی پر عائد کیا گیا ہے۔

۹۹۰۶ - یونس بن ارقم

اس نے یزید بن ابوزیاد اور ان کے طبقے کے افراد سے جبکہ اس سے عبید اللہ قواریری نے روایات نقل کی ہیں۔ عبدالرحمن بن خراش نے اسے کزور قرار دیا ہے۔

۹۹۰۷ - یونس بن ابواسحاق

اس کا ذکر عنقریب آئے گا۔

۹۹۰۸ - یونس بن بکیر (مُتَّبِعاً دُتُّق) بن واصل شیبانی

اس کی اُن کے ساتھ ولاء کے ساتھ ہے یہ کوئی اور بوجھ اٹھانے والا شخص ہے۔ یہ آثار اور سیرت کے ائمہ میں سے ایک ہے۔ اس نے اعمش، ہشام بن عروہ اور ابن اسحاق سے روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے یحییٰ بن معین، شیخ احمد عطار دی اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: جہاں تک حدیث کا معاملہ ہے تو مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے کہ اس کی کسی روایت کو منکر قرار دیا گیا ہو۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ حجت نہیں ہے یہ ابواسحاق کا کلام لیتا تھا تو اُسے حدیث کے ساتھ ملا دیتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے تاہم یہ مرجئی تھا اور حاکم وقت کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ جوزجانی کہتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ اس کے معاملہ کو مثبت قرار دیا جائے۔ عبید بن یعیش بیان کرتے ہیں: یونس بن بکیر شیبانی ابو بکر نے ہمیں یہ کہا ہے جو ایک ثقہ راوی ہے کہ ابراہیم بن ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن عبید اللہ بن نمیر سے اس راوی کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ثقہ ہے۔ علی کہتے ہیں: یونس نامی یہ راوی جعفر بن برمک کا مظالم کا نگران تھا اور یہ ضعیف الحدیث ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ علی کہتے ہیں: یہ اور اس کا بیٹا بکر بعض حضرات نے ان دونوں کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ مضر بن محمد اور عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: میں نے اس سے روایت نوٹ کی تھی لیکن میں اس سے حدیث روایت نہیں کرتا۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: یحییٰ حمانی نے مجھ سے کہا: میں اس سے روایت کرنے کو حلال قرار نہیں دیتا۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ حمانی سے کہیں زیادہ ثقہ ہے۔)

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ينزل ابن مريم فيمكث في الناس اربعين سنة.

قال: يا ابا هريرة سنة كسنة.

قال: هكذا قال.

”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نزول کریں گے اور لوگوں کے درمیان چالیس سال تک رہیں گے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اُن میں سے ایک سال ایک سال کی طرح ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اُنہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه قال: يا رسول الله آخيت بيني وبين حمزة بن عبد المطلب.

”حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے میرے اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے۔“

عمر و نامی راوی ابواسحاق عطار دی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان اهل تهامة يقدون الغنم كما يقدون الابل.

”اہل تہامہ اپنی بکریوں کے گلے میں بھی اسی طرح ہار ڈالتے تھے جس طرح وہ اونٹوں کے گلے میں ہار ڈالتے تھے۔“

ایک جماعت نے یہ روایت ابواسحاق کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے اُن کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ

نے یونس نامی اس راوی کے حوالے سے شواہد کے طور پر روایات نقل کی ہیں، اصول کے طور پر نقل نہیں کی ہیں۔ اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ

نے اس کا ذکر اس کے ذریعے استشہاد کے طور پر کیا ہے ویسے یہ حسن الحدیث ہے۔ اس کا انتقال 199 ہجری میں ہوا۔ ابراہیم حلی بیان

کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یونس ثقہ ہے۔ یہ جعفر بن یحییٰ کے ساتھ ہوتا تھا، یہ خوشحال شخص تھا۔ ایک

شخص نے اس سے کہا کہ وہ لوگ اُس پر زندیق ہونے کا الزام عائد کرتے ہیں تو اُنہوں نے کہا: یہ جھوٹ ہے، میں نے ابو شعبہ کے دونوں

صاحبزادوں کو دیکھا ہے کہ وہ دونوں اس کے پاس آئے اور اُس نے ان دونوں کے ساتھ بیٹھ کر اس بارے میں بات چیت کی۔

۹۹۰۹ - یونس بن تمیم

اس نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے، آپ نے فرمایا ہے:

من البسه الله نعبته فليكثر من الحمد لله، ومن كثرت همومه فليستغفر الله، ومن ابطا عنه

الرزق فليكثر من لاحول ولا قوة الا بالله، ومن دخل دار قوم فليجلس حيث امره.

ومن الذنب الحقد في الحسد.

”جیسے اللہ تعالیٰ نعمتیں عطاء کرے اُسے کثرت کے ساتھ الحمد للہ پڑھنا چاہیے اور جس شخص کی پریشانیوں زیادہ ہوں اُسے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنی چاہیے اور جس شخص کے رزق میں تاخیر ہوتی ہو تو اُسے کثرت کے ساتھ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھنا چاہیے اور جو شخص کسی قوم کے گھر میں داخل ہو تو اُسے وہیں بیٹھنا چاہیے جہاں وہ اُسے بیٹھنے کے لئے کہیں اور گناہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی حسد میں کینہ رکھے۔“

اس کے بعد راوی نے حدیث نقل کی ہے جسے طبری نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اور یہ روایت یونس نامی راوی کے حوالے سے معجم اوسط میں منقول ہے۔

۹۹۱۰ - یونس بن حارث (ذت س) طاہی

اس نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابو بردہ اور دیگر حضرات سے روایت نقل کی ہیں۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ اسی طرح امام نسائی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ وکیع اور ابو عاصم نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستحب ان یصلی علی فردۃ مدبوغة او حصیر.
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات پسند کرتے تھے کہ آپ دباغت شدہ کھال پر یا چٹائی پر نماز ادا کریں۔“

اس روایت کو امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ ابن المدینی سے یونس بن حارث کے بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: ہم اسے انتہائی ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۹۹۱۱ - یونس بن خباب اسیدی (عو)

اس کی اُن کے ساتھ نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے اور اس کا دوسرا اسم منسوب کوئی ہے۔ اس نے طاؤس اور مجاہد سے جبکہ اس سے شعبہ معتمر بن سلیمان اور متعدد افراد نے روایات نقل کی ہیں یہ رافضی تھا۔ اس نے عباد بن عباد سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں کو قتل کیا تھا تو میں نے اس سے کہا: جب ایک قتل ہوگی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری کا نکاح اُن کے ساتھ کیوں کیا؟ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ کذاب تھا۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بُرا شخص تھا اور ضعیف تھا۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بُرا شخص تھا جس میں انتہاء پسندانہ شیعہ نظریات تھے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ عباد بن عباد بیان کرتے ہیں: میں یونس بن خباب کے پاس آیا اور اُس سے عذاب قبر سے متعلق حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے مجھے بتایا اور پھر بولا: یہاں ایک کلمہ ہے جسے ناصی لوگ چھپا کر رکھتے ہیں میں نے دریافت کیا ہے؟ وہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا: قبر میں یہ بھی دریافت کیا جائے گا کہ تمہارا ولی

کون ہے؟ اگر مردہ جواب دے گا کہ وہ حضرت علیؑ ہیں تو وہ نجات پالے گا۔ تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تو اپنے بڑوں سے یہ بات کبھی نہیں سنی، تو اُس نے مجھ سے کہا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: اہل بصرہ سے، تو اُس نے کہا: تم عثمانی ہو اور رضیث ہو، تم حضرت عثمانؓ سے محبت رکھتے ہو جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دو صاحبزادیوں کو قتل کر دیا تھا۔ تو میں نے کہا: اگر ایک قتل ہو گئی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے دوسری صاحبزادی کی شادی اُن کے ساتھ کیوں کی تھی اس پر وہ خاموش ہو گیا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو درداءؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلنا یا رسول اللہ، ذهب اهل الاموال بالاجر... الحدیث.

”ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! مالدار لوگ اجر لے گئے ہیں۔“

امام ابو داؤدؒ اور دیگر حضرات نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

الساعة التي في الجمعة بعد العصر.

”جمعہ کے دن میں موجود مخصوص گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرجت وعلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حيطان المدينة فبررنا بحديقة، فقال علي: ما احسن هذه الحديقة! فقال النبي صلى الله عليه وسلم: حديقتك في الجنة احسن منها، حتى مر بسبع حدائق ويقول مثلها.

وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يبكي، فقال علي: ما يبكيك؟ قال: ضعائن في صدور قوم لا يبديونها لك حتى يفقدوني.

”میں اور حضرت علیؑ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے، ہمارا گزرا ایک باغ کے پاس سے ہوا تو حضرت علیؑ نے عرض کی: یہ باغ کتنا خوبصورت ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں موجود تمہارا باغ اس سے بھی زیادہ اچھا ہے، یہاں تک کہ آپ کا گزرا سات باغات کے پاس سے ہوا تو آپ اس کی مانند کلمات کہتے رہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ رونے لگے تو حضرت علیؑ نے دریافت کیا: آپ کیوں رورہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس بغض کی وجہ سے جو کچھ لوگوں کے دل میں ہوگا وہ تمہارے لیے اسے اُس وقت ظاہر ہوگا جب لوگ مجھے غیر موجود پائیں گے۔“

یہ روایت عبد الرحمن بن صالح اور ابو بکر بن ابوشیبہ نے یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ مفضل بن صالح نے یونس بن خباب کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: یہ عثمان بن حاضر کے حوالے سے حضرت انسؓ سے منقول ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ما من عبد يستجير بالله من النار في كل يوم سبعا الا اجاره الله منها.

”جو شخص روزانہ سات مرتبہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ جہنم سے اُسے پناہ عطا کر دیتا ہے“۔
اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الا ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر۔

”خبردار! اس اُمت کے نبی کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر حضرت ابو بکر ہیں اور پھر حضرت عمر ہیں“۔

۹۹۱۲ - یونس بن راشد (د) جزری

یہ حران کا قاضی ہے۔ اس نے عطاء خراسانی اور نصیف سے جبکہ اس سے نقلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زرعد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ مرجمی تھا۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے مزید یہ کہا ہے: یہ داعی بھی تھا۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا تجوز وصیة لو ارث۔

”وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے“۔

یہ روایت مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے، لیکن اس کا موصول ہونا زیادہ عمدہ سند کے ساتھ ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ نے اسے نقل کیا ہے۔

۹۹۱۳ - یونس بن سعید

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۹۱۴ - یونس بن سلیم (ت، س) صنعانی

امام عبدالرزاق نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے اور اس کے بارے میں کلام کیا ہے تاہم یہ روایت میں جان بوجھ کر (غلط بیانی) نہیں کرتا دیگر حضرات نے اُن کا ساتھ دیا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یونس بن سلیمان صنعانی کی روایت کی متابعت نہیں کی جاتی اور وہ روایت صرف اسی کے حوالے سے منقول ہوتی ہے اور وہ روایت امام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ نے اس سے نقل کی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان اذا نزل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم الوحي يسمع عند وجهه كدوى النحل ...
الحدیث۔

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہو رہی ہوتی تو آپ کے چہرے کے پاس سے یوں آواز سنائی دیتی تھی جیسے شہد کی مکھی جھنجھناہٹ ہوتی ہے“۔

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

۹۹۱۵ - یونس بن شعیب

اس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ ابن عدی نے اس کا

تذکرہ اپنی کتاب ”اکامل“ میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: امام ابو یعلیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان الله زوجني في الجنة مريم بنت عمران، وكلثم اخت موسى، وآسية امرأة فرعون.
فقلت: هنيئا لك يا رسول الله.

”اللہ تعالیٰ نے جنت میں میری شادی عمران کی صاحبزادی سیدہ مریم اور حضرت موسیٰ کی بہن کلثم سے اور فرعون کی اہلیہ آسیہ سے کر دی ہے۔ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو!“

۹۹۱۶ - یونس بن عبداللہ بن ابوفروہ

یہ اسحاق کا بھائی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن عدی نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

۹۹۱۷ - یونس بن عبدالاعلیٰ (م، س، ق) ابو موسیٰ صدیقی

اس نے ابن عیینہ اور ابن وہب سے جبکہ اس سے ابن خزیمہ، ابو عوانہ اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے حفظ اور عقل کے حوالے سے اس کی صفت بیان کی ہے تاہم یہ امام شافعی سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفر د ہے:

لا مہدی الا ابن مریم.

”مہدی سے مراد صرف عیسیٰ بن مریم ہی ہیں۔“

یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۹۹۱۸ - یونس بن عبد ربہ جزری

سلم بن قتیبہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۹۹۱۹ - یونس بن عبدالرحیم عسقلانی

اس نے ضمیرہ سے روایت نقل کی ہے، امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۹۹۲۰ - یونس بن عبید (د، ت، س) کوفی

اس نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ”اشقات“ میں کیا ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے ذکر میں ہے کہ وہ سیاہ رنگ کا تھا اور چوکور تھا اور چمڑے بنا ہوا تھا۔

یہ حدیث حسن ہے۔

۹۹۲۱ - یونس بن عطاء صدائی

اس نے حمید طویل کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

كان معاوية كاتب النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا راى من النبي صلى الله عليه وسلم غفلة وضع القلم في فيه فقال: يا معاوية اذا كتبت كتاباً فضع القلم على اذنك فانك اذكر لك.

”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے کاتب تھے جب وہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دیکھتے کہ آپ کی توجہ نہیں ہے تو اپنا قلم اپنے منہ میں رکھ لیتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاویہ! جب تم کوئی لکھو تو قلم اپنے کان پر رکھا کرو اس طرح تمہاری یادداشت بہتر رہے گی۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

لا يحبس الانسان في الدين اكثر من اربعين يوماً.

”کسی بھی شخص کو قرض کے معاملے میں چالیس دن سے زیادہ قید نہیں رکھا جاسکتا۔“

یہ دونوں روایات اس راوی کے حوالے سے سلمہ بن سلیمان نے نقل کی ہیں جو سلمہ بن شیبہ کا استاد ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

من طلب العلم تكفل الله برزقه.

”جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے رزق کا کفیل ہو جاتا ہے۔“

میں نے سفیان ثوری کے دادا کا ذکر اس حدیث کے علاوہ اور کہیں نہیں دیکھا۔

ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: یونس بن عطاء نے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں اُس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۹۹۲۲ - یونس بن ابواسحاق (م' عمو) عمرو بن عبد اللہ ہمدانی سبعی کوفی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، ناصیہ بن کعب اور مجاہد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اسراہیل کے دونوں صاحبزادوں عیسیٰ اور

القطان اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مہدی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ ابن خراش کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ابن حزم نے اپنی کتاب ”المحلی“ میں یہ بات بیان کی ہے: یحییٰ القطان اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اسے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: بلکہ یہ ”صدوق“ ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ یہ شعبہ اور مسعر کے پائے کا نہیں ہے۔ لیکن پھر علی نے یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں غفلت پائی جاتی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث مضطرب ہے۔ عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے یونس بن ابواسحاق کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ ایسا ہے اور ایسا ہے۔)

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبد اللہ یہ عبارت زیادہ تر اُس وقت نقل کرتے ہیں

کہ جب اُن کے والد نے انہیں یہ جواب دیا ہوتا ہے تو عام طور پر یہ کنایہ ہوتا ہے کہ یہ راوی کمزور ہے۔ ابن ابومریم اور داری نے ابن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یونس نامی اس راوی کا انتقال 159 ہجری میں 90 برس کے لگ بھگ عمر میں ہوا۔ اگرچہ یہ 90 سال سے زیادہ کا نہیں ہو سکا تھا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال بلال: اتيمت النبي صلى الله عليه وسلم اودنه بالصلاة الغداة وهو يريد الصيام فعدا بباء فشرب ثم ناولني فشربت ثم خرج الي الصلاة.

”حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ کو نماز یعنی صبح کی نماز کے لئے بلاؤں تو آپ کا روزہ رکھنے کا ارادہ تھا آپ نے پانی منگوایا اور پی لیا پھر میری طرف بڑھایا تو میں نے بھی پی لیا پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے آئے۔“

یہ روایت انتہائی غریب ہے اور اسے نقل کرنے میں خلاد نامی راوی مفرد ہے۔

۹۹۲۳ - یونس بن ابوعیزار

ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے ”مجهول“ ہے۔

۹۹۲۴ - یونس بن ابوالقرات (خ، ت، س) اسکاف بصری

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور قتادہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے محمد بن بکر برسانی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات غالب ہوتی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: بلکہ اس کے ثقہ ہونے کی وجہ سے اس سے استدلال کرنا واجب ہے۔

۹۹۲۵ - یونس بن ابوفروہ

یہ مروان بن معاویہ کا استاد ہے۔

۹۹۲۶ - یونس بن ابوالعمان

اس نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں۔

۹۹۲۷ - یونس بن واقد

اس نے سعید بن ابوعروہ سے روایات نقل کی ہیں یہ تینوں راوی مجهول ہیں۔

۹۹۲۸ - یونس بن قاسم یمامی

یہ عمر کا والد ہے۔ اس نے عطاء اور عکرمہ بن خالد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے اور مسدد نے روایات نقل کی ہیں۔

ہیں۔ یہ راوی ثقہ ہے لیکن بردعی نے کتاب ”معرفة الحديث“ میں یہ بات نقل کی ہے: میرے نزدیک یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۹۹۲۹ - یونس بن نافع (دس) ابو غانم

سلیمانی بیان کرتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔ اس سے ابو تمیلہ اور عبدان نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۹۳۰ - یونس بن ہارون

اس نے امام مالک سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ عجیب و غریب روایات نقل کرتا ہے اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے پھر انہوں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ثلاث يفرح بهن البدن ويروى عليه: الثوب اللين والطيب وشرب العسل.

”تین چیزیں ایسی ہیں جس کے ذریعے جسم خوش ہوتا ہے اور اس کے ذریعے صحت مند ہوتا ہے: نرم کپڑا، خوشبو اور شہد پینا۔“
یہ روایت امام مالک کے حوالے سے یونس کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کی۔

۹۹۳۱ - یونس بن یحییٰ ہاشمی قصار

یہ مکہ میں مقیم رہا ہے اور اس نے ارموی، شیخ ابوالوقت اور ایک گروہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن نجار کہتے ہیں: اپنی روایت میں یہ تساہل کا شکار ہو جاتا ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ ”صدوق“ ہے اور اچھی حالت والا ہے۔)

۹۹۳۲ - (صح) یونس بن یزید (ع) ایلی

یہ امام زہری کا شاگرد ہے ثقہ ہے اور جت ہے۔ ابن سعد نے یہ مختلف رائے اختیار کی ہے جو یہ کہا ہے کہ یہ حجت نہیں ہے اور کعب نے بھی یہ مختلف رائے رکھی ہے اور یہ کہا ہے: اس کا حافظہ بُرا ہے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول کچھ روایات کو منکر قرار دیا ہے۔ اثر م بیان کرتے ہیں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یونس کے معاملے کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۹۳۳ - یونس بن ابویعفور (مق) عبدی کوفی

اس نے اپنے والد وقدان کے حوالے سے اور عون بن ابوحنیفہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن منصور، عثمان بن ابوشیبہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح الحدیث ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۳۴ - یونس

یہ جھوٹا ہے، بعض حضرات نے اس کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ ”صدوق“ ہے تو یہ مذاق اڑانے کے طور پر ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابراہیم بن سعد کے پاس دیکھا تو اس سے فائدہ کے بارے میں دریافت کیا۔ عقلی نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے۔

باب:

کنیتوں کا بیان

(ابو ابراہیم)

۹۹۳۵ - ابو ابراہیم (ت، س) اشہلی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے نماز جنازہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کا باپ کون ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: وہ شخص وہم کا شکار ہوا ہے جس نے یہ کہا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابوقتاہ ہے اُن کا تعلق تو بنو سلمہ سے تھا۔

۹۹۳۶ - ابو ابراہیم

یہ مصر کا رہنے والا ایک بزرگ ہے جس نے نافع سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ سعید بن ابویوب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ام ابان)

۹۹۳۷ - ام ابان بنت وازع بن زارع

اس نے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی اور قدم بوسی کی تھی۔ اس خاتون سے اس روایت کو نقل کرنے میں مطرا عنق نامی راوی منفرد ہے۔

(ابوالا برد ابو احمد)

۹۹۳۸ - ابوالا برد (ت، ق)

اس نے حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے مسجد قباء کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ عبدالحمید بن جعفر کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۹۹۳۹ - ابو احمد (ق) کلاعی

اس نے کھول سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے۔ اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے اس نے ایک مکرر روایت نقل کی ہے۔

(ابواحوص، ابواخضس)

۹۹۳۰ - ابواحوص (عو)

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ بعض اکابرین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یہ بات عباس دوری نے اُن سے نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: اس کی حالت کی شناخت نہیں ہو سکی اور نہ ہی کسی نے اس کے ثقہ ہونے کا فیصلہ دیا ہے۔ میں نے ابواحوص کو سعید بن مسیب کی محفل میں یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس کے حوالے سے کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور اُسے صحیح قرار نہیں دیا بلکہ یہ کہا ہے: یہ حسن ہے۔ اس کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی منقول ہے جس میں نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کی ممانعت مذکور ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں: سعد بن ابراہیم زہری نے غصے کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا: ابواحوص کون ہے؟ پھر انہوں نے کہا: تم اسے جانتے ہو! یہ بنو غفار کا غلام ہے اور یہ باغ کے پاس نماز پڑھا کرتا تھا، پھر انہوں نے اس کی صفت بیان کرنا شروع کی، لیکن سعد اس سے واقف نہیں تھے۔ تو یہ بات بیان کی گئی ہے: امام زہری نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۹۳۱ - ابواخضس

یہ جعفر بن برقان کا استاد ہے۔ اس کا نام فروخ ہے اور یہ وابصہ بن معبد کا غلام ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابو آدم، ابوادریس)

۹۹۳۲ - ابو آدم

یہ سلیمان بن زید ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۳۳ - ابوادریس (س) بصری

اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۳۴ - ابوادریس سکونی (د) حمصی

اس نے جبیر بن نفیر کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

اوصانی خلیلی بثلاث منها الضحیٰ.

”میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین چیزوں کی تلقین کی تھی جن میں سے ایک چاشت کی نماز ہے۔“

یہ روایت اس راوی سے صفوان بن عمرو نے نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: اس کی حالت ”مجہول“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) صفوان کے علاوہ راویوں نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے اور یہ ایک ایسا بزرگ ہے جس کا محل صدق ہے اور اس کی حدیث عمدہ ہے۔

۹۹۳۵- ابوادریس

اس نے ایک بزرگ سے روایت نقل کی ہے جس کا اس نے نام بھی ذکر کیا ہے؛ جبکہ اس سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(ابوارطاة ابوازہر ابواسباط)

۹۹۳۶- ابوارطاة (س)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ حبیب بن ابوثابت نے اس سے دو چیزیں ملا کر (نیذ تیار کرنے) کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۹۹۳۷- ابوازہر خراسانی

اس نے عبداللہ بن عبد بن عمیر سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۹۹۳۸- ابواسباط

حاتم بن اسماعیل اس سے حدیث روایت کی ہے۔ دولابی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(ابواسحاق)

۹۹۳۹- ابواسحاق

یہ ایک حجازی بزرگ ہے جس نے موسیٰ بن ابوعائشہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر خطبہ خطبہا فقال: من صلی العس فی جماعۃ حیث کان واین کان جاز الصراط کالبروق اللامع وجاء وجہہ کالقبر، وکان لہ بکل یوم ولیلۃ حافظ علیہا کاجر الف شہید.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سب سے آخری خطبہ ارشاد فرمایا، اُس میں آپ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص پانچ نمازیں باجماعت ادا کرے، خواہ نماز کا وقت جہاں کہیں بھی آئے اور وہ شخص جہاں کہیں بھی ہو، تو وہ شخص بوقریٰ کی طرح پل صراط سے گزر جائے گا اور اُس کا چہرہ چاند کی طرح ہوگا اور اُسے ہر ایک دن اور ہر ایک رات کے عوض میں جس میں اُس نے نمازوں کی حفاظت

کی تھی ایک ہزار شہیدوں کا سا اجر ملے گا۔“

اس کے بعد راوی نے ایک طویل موضوع حدیث ذکر کی ہے۔

۹۹۵۰ - ابواسحاق دوسی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۹۵۱ - ابواسحاق کوفی

یہ ہشیم کا استاد ہے اسے ابو یسلی بھی کہا گیا ہے۔ از دی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۹۹۵۲ - ابواسحاق (س) اجمعی

اس نے عمرو بن قیس ملائی سے روایت نقل کی ہے۔ میرے علم کے مطابق ابونضر ہاشم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں

کی۔

۹۹۵۳ - ابواسحاق سبعی

یہ عمرو بن عبد اللہ ہے (جس کا ذکر ہو چکا ہے)۔

۹۹۵۴ - ابواسحاق بجمری

اس نے ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من احسن الصلاة حيث يراه الناس.

”جو شخص اُس جگہ اچھی نماز ادا کرے جہاں لوگ اُسے دیکھ رہے ہوں۔“

یہ ابراہیم بن مسلم ہے جسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۹۹۵۵ - ابواسحاق قنسرینی

اس نے فرات بن سلمان کے حوالے سے محمد بن علوان سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابن حبان رضی اللہ عنہ نے روایت نقل کی

ہے۔ یہ واہ ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۹۵۶ - ابواسحاق حمیسی

اس کا نام خازم ہے۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس نے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن عدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام

ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس نے ثابت اور مالک بن دینار سے جبکہ اس سے احمد بن یونس، جبارہ بن مغلس

اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا ذکر راویوں کے ناموں کے تحت گزر چکا ہے۔

۹۹۵۷ - ابواسحاق

اس نے عطاء بن ابی رباح سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ضمیر بن ربیعہ نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۹۵۸ - ابواسحاق خوارزمی

اس نے عاصم احوال سے روایت نقل کی ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۹۵۹ - ابواسحاق

اس سے ابو حویرث نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عقدی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۹۶۰ - ابواسحاق جرشی

اس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے اس کی مانند ایک منکر شخص نے نقل کی ہے یہ بقیہ کے مجازی اساتذہ میں سے ایک ہے۔

۹۹۶۱ - ابواسحاق ہاشمی

یہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل کا غلام ہے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۹۶۲ - ابواسحاق

یہ بنو ہاشم کا غلام ہے اس نے ابوسعید سے روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے بکیر بن اشج نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی بظاہر یہی لگتا ہے کہ یہ پہلے والا شخص ہے۔ اس نے ایک روایت ابویوب انصاری سے روایت نقل کی ہیں جبکہ اس سے مقبری اور صفوان بن سلیم نے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۶۳ - ابواسحاق

یہ ایک آزاد کردہ غلام ہے جس نے عمرو بن العاص سے روایات نقل کی ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ پہلے والا شخص ہے۔ محمد بن زید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۶۴ - ابواسحاق

یہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل کا غلام ہے جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ شاید یہ تینوں راوی ایک ہی شخص ہیں۔

(ابو اسرائیل)

۹۹۶۵ - ابو اسرائیل (ت'ق) ملانی کوفی

یہ اسماعیل بن ابواسحاق خلیفہ ہے۔ محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے بغض رکھنے والا غالی شیعہ ہے اور ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبد العزیز ہے۔ اس نے حکم بن عتیہ اور عطیہ عوفی سے جبکہ اس سے ابو نعیم اسماعیل بن عمرو بکلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر یہ بڑا احسان کیا ہے کہ ابو اسرائیل کا حافظ خراب ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یہ حسن الحدیث ہے تاہم اس سے غلطیاں منقول ہیں۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: یہ "صدوق" ہے لیکن عقائد میں غلو پایا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے

ہیں: ابن مہدی نے اسے ترک کر دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے، ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے۔ البتہ محدثین اس کی حدیث کو نوٹ نہیں کرتے ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ثقہ راویوں کے برخلاف نقل کرتا ہے۔ فلاس کہتے ہیں: یہ جھوٹے راویوں میں سے نہیں ہے۔ بہز بن اسد کہتے ہیں: میں نے اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہوئے سنا، وہ یہ کہہ رہا تھا کہ انہیں کافر ہونے کے عالم میں قتل کیا گیا، اُس نے یہ بات ڈہرائی تو عفان نے یہ بات بہز کی زبانی سن لی۔

قاضی سلیمان نامی راوی نے اپنی سند کے ساتھ عفان کا یہ بیان نقل کیا ہے: بہز نے مجھ سے کہا کہ ابواسراہیل ملائی نے مجھ سے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس چیز کا انکار کر دیا تھا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ ایک اور سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے:

وجد قتیل او میت بین فریقین، او قال بین قریتین، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قیسوا ما بینہما، فکانی انظر الی شبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”ایک مرتبہ دو فریقوں کے درمیان ایک شخص کو مقتول یا میت کے طور پر پایا گیا“ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: دو بستیوں کے درمیان، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان ماپ لو، تو گویا کہ میں اُس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باشت کو دیکھ رہا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زیادہ قریب ہو، ان کی طرف منسوب کر دو۔“

(ابواسماء، ابواسماعیل)

۹۹۶۲ - ابواسماء صیقل (س)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ابواسحاق سمعی کے اساتذہ میں سے ہے۔

۹۹۶۷ - ابواسماعیل مؤدب (ق)

یہ ابراہیم بن سلیمان ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ کم درجے کا صالح الحدیث ہے۔ ایک جماعت نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قلت: یا رسول اللہ ما ادخل بہ الجنة؟ قال: لا تغضب.

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کس چیز کے ذریعے جنت میں داخل ہو سکتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا۔“

۹۹۶۸ - ابواسماعیل کوفی

یہ علی بن جعد کا استاد ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی نقل کردہ روایت غریب ہے۔

۹۹۶۹ - ابواسامعیل سکونی

اس نے مالک بن ادی سے روایت نقل کی ہے 'یہ 'مجهول' ہے۔

۹۹۷۰ - ابواسامعیل قتاد (ت'س) ابراہیم بن عبدالمملک

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میں نے علی بن مدینی سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: ہمارے نزدیک یہ 'ضعیف' ہے۔

۹۹۷۱ - ابواسامعیل عہدی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(ابواسود)

۹۹۷۲ - ابواسود غفاری

اس نے نعمان غفاری کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ احمد بن یونس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۹۹۷۳ - ابواسود مالکی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ما عدل وال تجر فی رعیتہ.

'ایسا دالی انصاف سے کام نہیں لیتا جو اپنی رعایا میں گھل مل جاتا ہے۔'

ابو احمد حاکم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔

(ابواشرس، ابواشعث)

۹۹۷۴ - ابواشرس کوفی

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے شریک سے موضوع روایات نقل کی ہیں، جنہیں شریک نے کبھی بیان نہیں کیا۔ اس کا ذکر کتابوں میں کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اس کے بارے میں متنبہ کرنے کے بارے میں کیا جاسکتا ہے۔

اس راوی نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کسرة ملقاة فقال: یا حبیراء! احسنی جوار نعم اللہ علیک! فبالخبز انزل اللہ المطر، وبالخبز انبت النبات، وبالخبز صننا وصلینا وحججنا وجاهدنا، ولولا الخبز ما عبد اللہ فی الارض. و ذکر بالسند حدیثاً آخر کذبا.

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر روٹی کے ایک ٹکڑے کے پاس سے ہوا جو ایک جگہ پھینکا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اے حمیراء! (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کیا) تم اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر ہونے والی نعمتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو روٹی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بارش نازل کرتا ہے اور روٹی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نباتات اگاتا ہے اور روٹی کے ذریعے ہی ہم روزہ رکھتے ہیں اور اس کی مدد سے نماز پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں اور جہاد میں حصہ لیتے ہیں، اگر روٹی نہ ہوتی زمین میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی جاتی۔“

پھر اس نے اسی سند کے ساتھ ایک اور جھوٹی حدیث بھی نقل کی ہے۔

۹۹۷۵ - ابواشعث جرمی

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابو قلابہ اس سے وہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۹۹۷۶ - ابواشعث حضرمی

اس نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے استیفاء کے دوران ڈھیلے کرنے کے بارے میں روایت کی ہے، یہ راوی ”مجهول“ ہے۔

(ابواشهب، ابواصفر)

۹۹۷۷ - ابواشهب نخعی

یہ جعفر بن حارث ہے، محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۹۷۸ - ابواصفر

اس نے حصصہ بن معاویہ سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے کسی حجت کے بغیر اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔ اس راوی نے حصصہ بن معاویہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کان اویس بن عامر رجلا من قرن، وكان من اهل الكوفة... الحدیث بطولہ.

”حضرت اویس بن عامر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ) قرن سے تعلق رکھنے والے ایک شخص تھے جو کوفہ میں رہتے تھے۔“

(ابو اعین)

۹۹۷۹ - ابو اعین

اس نے ابواحوص عوف سے روایت نقل کی ہے، یہ کوفی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ اور ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: من قتل حية فکانما قتل مشرکا. ”جو شخص سانپ کو ماروے تو گویا اُس نے ایک مشرک کو قتل کر دیا۔“

یہ روایت داؤد بن ابوفرات نے محمد بن زید کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔ اُس نے اس راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ کچھ اور احادیث بھی نقل کی ہیں ان میں سے زیادہ تر کی کوئی ایسی اصل نہیں ہے جس کی طرف رجوع کیا جائے یہ بات ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

(ابو اویس، ابوامیہ)

۹۹۸۰ - ابو اویس (دس) ہمدانی

اس نے عبد اللہ بن زریر کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سونے اور ریشم کے حرام ہونے کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۹۸۱ - ابوامیہ بن یعلیٰ

اس کا نام اسماعیل ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے البتہ خواص کا حکم مختلف ہے۔ ہشام بن عروہ اور ابو زناد کے حوالے سے جبکہ اس سے صلت بن مسعود اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔

۹۹۸۲ - ابوامیہ

امام عبدالرزاق نے ابوامیہ کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من احتجم يوم الاربعاء واطلى يوم السبت فلا يلومن الا نفسه.

”جو شخص بدھ کے دن پچھنے لگواتا ہے اور ہفتہ کے دن جللی کرتا ہے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔“

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں ابوامیہ سے واقف نہیں ہوں اور حسین نامی راوی متروک الحدیث ہے۔

۹۹۸۳ - ابوامیہ مخط

یہ شخص ہے جس نے طرسوس جب آباد ہوا تھا تو وہاں آبادی کی نشاندہی کی تھی (یعنی اُس کا نقشہ بنایا تھا)۔ اس نے امام مالک اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔

(ابو اویس، ابویوب)

۹۹۸۴ - ابو اویس (م، عو)

اس نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایات نقل کی ہیں اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۸۵ - ابو یوب (دس)

یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس نے جمیر بن مطعم سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۹۸۶ - ابوایوب

اس نے ربطہ کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے حدیث نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۹۹۸۷ - ابوایوب

اس نے عبداللہ بن عمرو سے جبکہ اس سے صرف اعمش نے روایت نقل کی ہے جو قنفذ کے بارے میں ہے۔

۹۹۸۸ - ابوایوب تمار

اس نے ثابت بنانی سے روایات نقل کی ہیں۔ دولابی کہتے ہیں: عبداللہ بن احمد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ) سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ کوئی چیز نہیں ہے یہ احادیث کو اُلٹ پلٹ دیتا تھا ہم نے اس کی حدیث کو پھاڑ دیا تھا۔

۹۹۸۹ - ابوایوب مراغی (خ، م، د، س، ق) ازدی

اس کا ثقہ ہے اس کا نام یحییٰ بن مالک ہے اور ایک قول کے مطابق حبیب بن مالک ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہیں جو اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور ایک جماعت سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے قتادہ اور ثابت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(ابو بحر، ابو خثری، ابو بردہ)

۹۹۹۰ - ابو بحر

اس نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابوالحکم زید نے روایات نقل کی ہیں یہ مجهول ہے۔

۹۹۹۱ - ابو بحر بکراوی

اس نے عبدالرحمن بن عثمان سے روایت نقل کی ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۹۲ - ابو خثری

یہ ایک بزرگ ہے جو ”صدید“ میں ہوتا تھا۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ دجیم نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۹۹۹۳ - ابو خثری قاضی

یہ وہب بن وہب ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۹۴ - ابو خثری (ع) طائی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”صدوق“ ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس کا نام سعید بن فیروز ہے۔ ابوالحکم نے کنیت سے متعلق باب میں اس کی روایات کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابرین کے حوالے سے مرسل روایات نقل کرتا ہے۔ ابن

سعد کہتے ہیں: ابن ادریس نے شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حکم سے زاذان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اُس میں بہت زیادہ (ضعیف روایات نقل کی ہیں)۔

میں نے سلمہ بن کہیل سے دریافت کیا تو وہ بولے: ابو نضری کثیر الحدیث ہے اور یہ حدیث کو مرسل روایت کے طور پر نقل کرتا ہے۔ اس نے صحابہ سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ اس نے اُن میں سے کسی بھی بڑے صحابی سے سماع نہیں کیا۔ جس حدیث کا اس نے سماع کیا ہوا ہو گا وہ حسن ہوگی اور جو کسی راوی سے ”عن“ کے صیغہ کے ساتھ منقول ہوگی تو وہ ضعیف ہوگی۔

۹۹۹۵ - ابو بردہ (ق) تمیمی

اس نے عمرو بن یزید سے روایات نقل کی ہیں اُس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۹۹۹۶ - ابو بردہ

اس کا نام برید ہے اُس کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔

(ابو برہسم، ابو بریدہ، ابو بزری)

۹۹۹۷ - ابو برہسم زبیدی شامی

اس کا نام عمران بن عثمان ہے۔ اس کے حوالے سے ایک شاذ قرأت منقول ہے جس میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جنہیں منکر قرار دیا گیا

ہے۔

۹۹۹۸ - ابو بریدہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں اُس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۹۹۹۹ - ابو بزری (ت)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام یزید بن عطار ہے۔

عمران بن حدیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(ابو بسرہ، ابو بشر)

۱۰۰۰۰ - ابو بسرہ (ذت) غفاری

اس نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں اُس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ صفوان بن سلیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد

ہے۔

۱۰۰۰۱ - ابو بشر (ت، خ) بصری

اس نے ابن ابوملیکہ سے روایات نقل کی ہیں اُس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عبداللہ بن مبارک نے اس سے روایت نقل کی ہے تو اس

بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ بکر بن حکم مزلق یا مفضل بن لاحق ہو۔

۱۰۰۰۲ - ابو بشر (ت)

اس نے زہری سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ حسن بن صالح بن جی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۰۳ - ابو بشر (ت)

اس نے ابو داؤد سے روایات نقل کی ہیں۔ اگر تو یہ جعفر بن ایاس ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ بلال بن مقلاص نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۰۴ - ابو بشر (ت)

یہ جعفر بن ابو شیبہ ہے، یہ ”صدوق“ اور معروف ہے۔ یحییٰ القطان نے اس کی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے جو بطور خاص اس نے حبیب بن سالم سے نقل کی ہے۔

۱۰۰۰۵ - ابو بشر مصعفی مروزی

یہ احمد بن محمد ہے اور کذاب ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۰۶ - ابو بشر

اس نے ابو زہریرہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے، یہ بات یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ اصغ نے اس سے

حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۰۰۷ - ابو بشر مزلق

یہ بکر بن احکم ہے، جس نے ثابت سے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابو زہریرہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

(ابو بکر)

۱۰۰۰۸ - ابو بکر مدنی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۰۰۹ - ابو بکر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بصری ہے، جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۰۱۰ - ابو بکر مدنی (ق)

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ فضل بن بمشر ہے اور ضعیف ہے۔ یعلیٰ بن عبید نے اس کا زمانہ پایا ہے۔

۱۰۰۱۱ - ابو بکر

یہ تابعی ہے، یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس نے اس روایت کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتكلم بكلام يوم الجمعة قد كاد الناس يعرفونه يسي
القصص قال: فقال يوماً ما شبهه المعتذر انه لم يبعث نبي الا مبلغاً وان تشقيق الكلام من الشيطان.
”نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایسی گفتگو کیا کرتے تھے جس سے لوگ مانوس تھے اور انہیں قصص کا نام دیا جاتا تھا راوی بیان
کرتے ہیں: تو ایک دن نبی اکرم ﷺ نے گویا کہ عذر پیش کرتے ہوئے یہ کہا: ہر نبی کو مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہے اور گفتگو کو بنا
سنوار کے پیش کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔“

۱۰۰۱۲ - ابو بکر نہشلی (مءت س) کوئی

اس کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ہیں اور اس کی شناخت صرف اس کی کنیت کے حوالے سے ہی ہو سکی ہے۔ اس نے ابو بکر
بن ابوموسیٰ اشعری اور حبیب بن ابوثابت سے جبکہ اس سے ابن مہدی، جبارہ بن مغلس اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام
احمد، یحییٰ بن معین، عیسیٰ اور علی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبان، عیسیٰ اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ وہ شخص
ہے جس کے بارے میں وکیع نے یہ کہا ہے: ابو بکر بن عبد اللہ بن ابو عطف نے ہمیں حدیث بیان کی۔ درست یہ ہے کہ اس کا نام عبد اللہ
ہے۔ ابن حبان، عیسیٰ کہتے ہیں: یہ ایک نیک شخص ہے جس پر تصوف کا غلبہ تھا جس کے نتیجے میں یہ وہم کا شکار ہونے لگا اور اسے علم نہیں ہوتا
تھا اور یہ غلطی کر جاتا تھا اور اسے سمجھ نہیں ہوتی تھی تو اس کے ذریعے استدلال باطل ہوا۔ پھر ابن حبان، عیسیٰ نے ایک طویل ثقیل عبارت
بیان کی ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ کہتے ہیں: اگر کوئی اعتبار کرنے والا اس چیز کا اعتبار کر سکتا ہو کہ جس میں یہ ثقہ راویوں کے موافق ہے
تو پھر اس کے فعل میں حرج نہیں ہوگا۔ عون بن سلام نے ابو بکر نہشلی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود کے حوالے
سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اکثر خطایا ابن آدم فی لسانہ.

”اولاد آدم کی زیادہ تر خطائیں اُس کی زبان کے حوالے سے ہوتی ہیں۔“

امام ابو حاتم، عیسیٰ، ازلی کہتے ہیں: یہ روایت جھوٹی ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ عید الفطر کے دن 166 ہجری میں انتقال کر گیا تھا۔ یہ حسن الحدیث اور صدوق ہے۔)

۱۰۰۱۳ - ابو بکر ہذلی (ق)

اس کا نام سلمیٰ بن عبد اللہ بن سلمیٰ بصری ہے یہ تاریخی روایات نقل کرنے والا بڑا عالم ہے اور حدیث میں کمزور ہے۔ اس نے حسن
بصری، عیسیٰ، عکرمہ اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے عبد اللہ بن المبارک، مسلم بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔
امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ غندر اور ابن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ یزید بن زریع کہتے ہیں: میں نے جان
بوجھ کر اس سے عدول کیا ہے۔ امام ابو حاتم، عیسیٰ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے لیکن اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی، عیسیٰ کہتے ہیں:
یہ ثقہ نہیں ہے۔ امام بخاری، عیسیٰ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ حافظ نہیں ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

افضل الصدقة الشفاعة بها يحقن الدم، وبها يفك الاسير.

”سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ سفارش کرنا ہے، جس کے ذریعے خون کا الزام ختم ہو جائے یا جس کے ذریعے قیدی کو رہائی مل جائے۔“

۱۰۰۱۳ - ابو بکر بن عبد اللہ (ذت ق) بن ابومریم غسانی حمصی

ایک قول کے مطابق اس کا نام بکر ہے اور ایک قول کے مطابق بکیر اور ایک قول کے مطابق عمرو اور ایک قول کے مطابق عامر اور ایک قول کے مطابق عبدالسلام ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ”ضعیف“ ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اخبر نقله وثق بالناس رویدا.

امام احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی سند میں اس راوی کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

من سره ان ينظر الي هدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فلينظر الي هدى عمرو بن الاسود.

”جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقوں کو دیکھنا چاہتا ہو وہ عمرو بن اسود کے طور طریقوں کو دیکھ لے۔“

اور ایک قول کے مطابق ان صاحب کا نام عمیر بن اسود ہے جو حکیم ابواحوص کے والد ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ عبادت گزار لوگوں میں سے ایک تھا۔ اس سے ایسی روایت منقول ہیں جو اس نے راشد بن سعد اور

خالد بن معدان سے جبکہ اس سے بقیۃ ابوالیمان اور ایک گروہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے اس کی غلطیوں

کی کثرت کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے ورنہ یہ ایک بڑا عالم تھا۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب تھا جب یہ کسی

روایت کو نقل کرنے میں منفر دہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ بقیہ کہتے ہیں: ابوبکر کے محلے میں ایک شخص نے ہمیں بتایا جہاں

زیتون کے درخت کثرت سے تھے کہ اس بستی میں جو بھی درخت سے ہے ابوبکر رات کے وقت اُس کے پاس جاتا ہے اور ایک اور شخص نے یہ

کہا ہے: یہ بہت زیادہ رونے والا شخص تھا۔ جوڑ جانی کہتے ہیں: یہ تماسک تھا۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث صالح ہوتی

ہیں، البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ یزید بن عبد ربہ کہتے ہیں: اس کا انتقال 156 ہجری میں ہوا تھا۔ اس کے حوالے سے ایک

اور انتہائی منکر حدیث منقول ہے

امام احمد رضی اللہ عنہ نے اپنی سند میں حمزہ بن عبد کلال کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سأر عمر الي الشام بعد سيرة الاول اليها حتى اذا شارفها بلغه ان الطاعون فيها فقال له اصحابه:

ارجع ولا تقحم عليها فلو نزلتها وهو بها لم نر لك الشخوص عنها. فانصرف فعرس من ليلته وانا

اقرب القوم منه فسعته يقول: ردوني عن الشام، وما منصرفي عنه بؤخر اجلي، الا ولو قدمت

المدينة ففرغت من حاجات لا بد لي فيها. لقد سرت حتى اصل بالشام ثم انزل حصص، فاني سمعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليبعثن الله تعالى منها يوم القيامة سبعين الفا لا حساب

ولا عذاب عليهم، مبعثهم ما بين الزيتون وحائطها في البرث الاحمر منها.

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کا ایک سفر کرنے کے بعد دوبارہ شام کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ شامی علاقے کے قریب پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ وہاں طاعون پھیل چکا ہے تو آپ کے ساتھیوں نے آپ سے کہا: آپ واپس چلیں اور اس علاقے میں داخل نہ ہوں کیونکہ اگر آپ نے اس علاقے میں پڑاؤ کیا اور وہاں طاعون ہوا تو پھر ہم نہیں لگتا کہ آپ وہاں سے بچ کے آسکیں گے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے واپس مڑ گئے اُس رات انہوں نے جس جگہ پڑاؤ کیا تو میں اُن جگہ اُن کے سب سے زیادہ قریب تھا میں نے اُنہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ان لوگوں نے مجھے شام سے واپس کروا دیا ہے اور میرا اس سے واپس جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ابھی میری موت نہیں آئی، خبردار! اگر میں مدینہ منورہ آیا تو وہاں کے ضروری کام سے فارغ ہوا تو میرے لیے وہاں جانا بہت ضروری ہوگا اور میں پھر سفر کروں گا یہاں تک کہ شام جاؤں گا اور محص میں پڑاؤ کروں گا کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ اُس جگہ سے قیامت کے دن ستر ہزار ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن سے کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور جنہیں کوئی عذاب نہیں ہوگا اور اُن کے زندہ اٹھائے جانے کی جگہ زیتون اور سرخ برس میں اُس کے باغات ہوں گے۔“

حمرہ نامی لفظ ابن ابوقحام رضی اللہ عنہ کی کتاب میں راء کے ساتھ اسی طرح مختصر طور پر منقول ہے اور ابن حبان رضی اللہ عنہ کی کتاب ”الثقات“ میں بھی یہ اسی طرح ہے تاہم انہوں نے اس کا ذکر اُن لوگوں کے نام میں کیا ہے جن کا نام حمزہ ہے اور یہ غیر معروف ہے۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس نے ابو بکر بن ابومریم کا زیور چرایا تھا اس کے نتیجے میں اس کی عقل خراب ہوگئی۔ میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۰۱۵ - ابو بکر غنسی

یہ بقیہ کا استاد ہے اُس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ یحییٰ وحاضی نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں اس سے منکر روایات منقول ہیں۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہا ہے: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وسلم مر برجل يحتجم في رمضان، فقال: افطر الحاجم والمحجوم.

فقلت: يا رسول الله، افلا آخذ بعنقه. قال: ذره، فما لزمه من الكفارة اعظم. قلت: وما كفارة ذلك

اليوم؟ قال: يوم قبله. قلت: اذا لا يجده. قال: اذا لا ابالي.

”نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینے میں ایک شخص کے پاس سے گزرے جو پھینچنے لگوارہا تھا، آپ نے فرمایا: پھینچنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا، میں نے عرض کی: کیا میں اسے گردن سے نہ پکڑ لوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کرنے دو کیونکہ اسے جو کفارہ لازم ہوا ہے وہ زیادہ بڑا ہے، میں نے عرض کی: اس کا کفارہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے پہلے کا ایک دن، میں نے عرض کی: پھر تو یہ اسے نہیں پائے گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر میں بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ روایت مستند نہیں ہے۔

۱۰۰۱۶ - ابو بکر عیسیٰ

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۰۱۷ - ابو بکر حکمی (ق)

یہ تابعی ہے اس کے حوالے سے اذان کے بارے میں ایک حدیث منقول ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۰۱۸ - ابو بکر مدنی

یہ فضل ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہما کا شاگرد ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت نقل کی ہیں جبکہ اسحاق اعمور نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ دونوں راوی مجهول ہیں۔

۱۰۰۱۹ - ابو بکر بن احمر (دس)

اس کا نام جبریل ہے۔

۱۰۰۲۰ - (صح) ابو بکر بن ابوموسیٰ (ع) اشعری

یہ ”صدوق“ ہے قابل اعتماد ہے اور مشہور ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کسی کلام کا علم نہیں ہے، صرف ابن سعد نے یہ کہا ہے کہ اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۰۲۱ - ابو بکر داہری

یہ عبداللہ بن حکیم ہے یہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون ہے۔

۱۰۰۲۲ - ابو بکر بن شعیب

یہ ثقہ نہیں ہے کیونکہ زہیر بن عباد روایں نے اس کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من تحتہ بالعقیق لہ یزل یری خیرا۔

”جو شخص عقیق کی انگلی پہنے گا وہ مسلسل بھلائی دیکھے گا۔“

تو امام مالک اس روایت سے بری الذمہ ہیں۔

۱۰۰۲۳ - ابو بکر بن مقاتل

یہ ایک فقیہ ہے جس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے امام مالک سے نقل کی ہے وہ ایک ایسی روایت ہے جسے اس نے ایجاد کیا ہے یا پھر اس کے شاگرد شجاع بن اسلم نے ایجاد کیا ہے۔

۱۰۰۲۴ - ابو بکر بن عیاش (خ، عمو) کوفی مقری

یہ جلیل القدر اہل علم ائمہ میں سے ایک ہے۔ قرأت میں یہ ”صدوق“ اور ثبت ہے تاہم حدیث میں یہ غلطی کرتا ہے اور وہ ہم کا شکار ہو

جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے یہ صالح الحدیث ہے، لیکن محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں: ہمارے مشائخ میں اس سے زیادہ غلطیاں کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے لیکن بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے۔ یہ قرآن و سنت کا عالم ہے، یحییٰ بن سعید اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے، جب اُن کے سامنے اس کا ذکر ہوتا تو اُن کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار آ جاتے تھے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی کہا ہے: جیسا کہ حناء نے اُن سے سماع کیا ہے یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور اس کی کتابوں میں غلطیاں نہیں ہیں۔

محمد بن ثنی بیان کرتے ہیں: میں نے عبد الرحمن بن مہدی کے سامنے ابوبکر بن عیاش کی نقل کردہ حدیث رکھی جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

لا تقطع الخمس الا فی خمس۔

”پانچ کو صرف پانچ کے بدلے میں کاٹا جائے گا۔“

جبکہ مطرف نے شعی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

لا یرث قاتل خطا ولا عمدا۔

قتل خطاء یا قتل عمد کے طور پر قتل کرنے والا شخص وارث نہیں بنے گا۔“

ابوبکر بن عیاش نے یہ دونوں روایات نقل کی ہیں تو آپ کے نزدیک ان دونوں میں سے زیادہ منکر کون سی ہے؟ تو انہوں نے کہا: مطرف کی نقل کردہ روایت میرے نزدیک زیادہ منکر ہے، پھر انہوں نے کہا: جہاں تک منصور کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے تو عبد الرحمن نے یہ کہا ہے: میں نے چالیس سال پہلے یہ روایت اُس سے سنی تھی۔

ابن المدینی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: لیکن ابوبکر بن عیاش میرے پاس ہوتا تو میں اُس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہ کرتا۔ پھر انہوں نے کہا: اسرائیل ابوبکر پر فوقیت رکھتا ہے۔

محمد بن عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن عیاش ایک جگہ موجود تھے جہاں شریک بھی تھے، تو انہوں نے اُن کی طرف سے یوں محسوس کیا جیسے وہ انہیں کمتر سمجھ رہے ہیں، تو ابوبکر بن عیاش نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بلند و برتر سمجھوں۔ اس پر شریک نے کہا: میں یہ گمان نہیں کر رہا تھا کہ یہ جنوط کرنے والا شخص اتنا احمق ہوگا۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

اتمی رجل اہلہ فرای ما بہم من الحاجۃ فخرج الی البریۃ فقالت امراتہ: اللہم ارزقنا ما؟ عتجن

و؟ ختبز۔ قال: اذا الجفنة ملای عجینا، واذا الریحی تطحن، واذا التنور ملای جنوب شواء۔

فجاء زوجها فقال: عندکم شء؟ قالت: نعم، رزق اللہ، فجاء فکنس ما حول الریحی۔

فذکر ذلك لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: لو ترکھا لدارت او لطحنت الی یوم القیامة۔

”ایک شخص اپنے گھر آیا، اُس نے دیکھا کہ گھر والوں کو بھوک لگی ہوئی ہے تو وہ ایک ویرانے میں گیا اور اُس عورت نے کہا:

اے اللہ! ہمیں وہ رزق عطا کر جسے ہم بھون بھی لیں اور روٹی بھی پکالیں۔ جب اُس شخص نے دیکھا تو برتن آٹے سے بھرا ہوا تھا اور چکی آٹا پیس رہی تھی اور تنور بھی ایک طرف سے بھرا ہوا تھا پھر اُس عورت کا شوہر آیا اُس نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اُس عورت نے کہا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ کا عطاء کردہ رزق ہے پھر وہ شخص آیا اور اُس نے چکی کے ارد گرد جھاڑو دی۔ اُس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ عورت اسے ترک کر دیتی تو قیامت کے دن تک بچی اسی طرح گھومتی رہتی (یعنی آٹا پیست رہتی)۔“

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے ابو بکر بن عیاش کی حدیث کو منکر قرار دیا ہے جو اس نے ابو اسحاق کے حوالے سے عبد الرحمن بن یزید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو لوگوں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! وہ پہلے غسل کرے گی پھر وہ وضو کرے گی تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ میرے پاس ہوتی تو وہ ایسا نہ کرتی۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ راوی ابو اسحاق کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں منفرد ہے اور ہم اسے وہم سمجھتے ہیں کیونکہ اعمش نے اسے ابراہیم کے حوالے سے علقمہ سے نقل کیا ہے۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں: میں نے ابو بکر بن عیاش سے زیادہ تیزی سے سنت کی طرف جانے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ محمد بن عثمان بن ابوشیبہ کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ رشید ابو بکر بن عیاش کے پاس آیا وہ تھا اُس کے ساتھ کعب تھا اُن کی بیٹائی کی کمزوری کی وجہ سے اُن کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا پھر اُس نے انہیں رشید کے قریب کیا اور اُسے کہا: آپ نے بنو امیہ کا زمانہ بھی دیکھا اور ہمارا زمانہ بھی دیکھا ہے تو ان میں سے کون سا زیادہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ لوگوں کے لئے زیادہ فائدہ مند تھے اور تم لوگ نماز زیادہ اچھے طریقے سے پڑھتے ہو۔ تو ہارون الرشید نے انہیں واپس بھجواتے ہوئے چھ ہزار دینار دیئے اور کعب کو تین ہزار دینار دیئے۔

ابو بکر بن عیاش بیان کرتے ہیں: ہارون الرشید نے مجھ سے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کیسے خلیفہ منتخب کیا گیا تھا؟ میں نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے بھی خاموشی اختیار کی اُس کے رسول نے بھی خاموشی اختیار کی اور اہل ایمان نے بھی خاموشی اختیار کی۔ ہارون نے کہا: اس سے میں اور زیادہ حیران ہو گیا ہوں (یعنی اپنی بات کی وضاحت کرو)۔ میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ آٹھ دن بیمار رہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آٹھ دن تک لوگوں کو نماز پڑھائی اس دوران وحی بھی نازل ہوتی رہی لیکن نبی اکرم ﷺ خاموش رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خاموش رہا تھا (یعنی اُس نے اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں کی) اور نبی اکرم ﷺ کے خاموش رہنے کی وجہ سے مؤمنین بھی خاموش رہے۔ تو ہارون الرشید کو یہ بات بڑی پسند آئی اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ مزید برکتیں عطاء کرے!

ابو بکر بن عیاش کے صاحبزادے ابراہیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہارون الرشید نے میرے والد کو بلوایا میرے والد اُس کے پاس گئے ہارون نے کہا: ابو معاویہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے:

يكون قوم بعدى يذبون بالرافضة فاقتلوهم فانهم مشركون، فوالله ان كان حقا لاقتلنهم فلما

رایت ذلك خفت، فقلت: يا امير المؤمنين لئن كان ذلك فانهم ليحبونكم اشد من بنى امية، وهم اليكم اميل، فسرى عنه ثم امر لي باربع بدر فاخذتها.

”میرے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو رافضہ کے نام سے بچانے جائیں گے تو تم انہیں کر دینا کیونکہ وہ مشرک ہوں گے“ (اس پر ہارون نے کہا:) اللہ کی قسم! اگر تو یہ درست ہے تو میں اُن کے ساتھ ضرور لڑائی کروں گا۔ ابو بکر بن عیاش کہتے ہیں: جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو خوفزدہ ہو گیا، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر اس طرح کی صورت حال ہے تو وہ لوگ بنو امیہ کے مقابلے میں آپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور وہ آپ کی طرف زیادہ میلان رکھتے ہیں، اس کے نتیجے میں ہارون الرشید کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور پھر اُس نے مجھے چار بدر (تھیلیاں) دینے کا حکم دیا جو میں نے لے لیں۔“

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: محمد بن عبداللہ نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں اور یہ واقعہ درست نہیں ہے۔ ابو سعید اشج بیان کرتے ہیں: جریر بن عبدالحمید آئے تو انہوں نے ابو بکر کی محفل کو خالی کر دیا تو ابو بکر نے کہا: اللہ کی قسم! اکل میں اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر ضرور نکلوں یہاں تک کہ جریر کے پاس کوئی شخص نہیں رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: تو پھر انہوں نے ابو اسحاق اور ابو حصین کو باہر نکالا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو بکر بن عیاش عمر میں ثوری سے ایک سال بڑے تھے۔ اُحسی کہتے ہیں: میں نے ابو بکر بن عیاش سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں: ابو بکر بن عیاش محدثین کے چہروں پر تھوک دیتا تھا۔

ابو حاتم کہتے ہیں: حسن بن عاصم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ ابو بکر کی گلی میں کتا تھا، جب وہ ایسے شخص کو دیکھتا جس نے چادر نہی ہوئی ہوتی تو وہ اُس پر بھونکتا تھا تو محدثین نے (یا علم حدیث کے شاگردوں نے) یہ حیلہ کیا کہ انہوں نے اُسے کوئی ایسی چیز کھلائی کہ وہ مر جائے، ابو بکر اُس کتے کے پاس سے گزرے تو وہ ایک طرف پڑا ہوا تھا تو ابو بکر نے کہا: وہ شخص مر گیا جو نیکی کا حکم دیتا تھا اور بُرائی سے منع کرتا تھا۔

ابو بکر بن عدی نے اس کی تعریف کی ہے اور یہ کہا ہے: میں نے اس کے حوالے کوئی ایسی منکر حدیث نہیں دیکھی جو کسی ثقہ راوی نے اس سے نقل کی ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: ابو بکر ایک بہترین فاضل شخص تھا، چالیس سال تک اُس نے اپنا پہلو زمین کے ساتھ نہیں لگایا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پچاس سال تک اُس کے لئے بستر نہیں بچھایا گیا۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں: ابو بکر بن عیاش نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک رات میں آب زمزم کے پاس آیا تو میں نے اُس میں سے دودھ اور شہد کا ایک ڈول پیا۔ یہ روایت بشر بن ولید نے ابو بکر سے نقل کی ہے۔ ابو ہشام رفاعی کہتے ہیں: میں نے ابو بکر بن عیاش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مخلوق چار طرح کی ہیں: وہ لوگ جو معذور ہے، وہ لوگ مجبور ہیں، وہ لوگ جو مجبور ہیں اور وہ لوگ جو مشور (راندہ درگاہ) ہیں، تو معذور جانور ہیں، مجبور آدمی ہیں، مجبور فرشتے ہیں اور راندہ درگاہ ابلیس ہے۔ ابو بکر بن عیاش نے یہ بھی کہا ہے: خاموشی کا سب سے پہلا فائدہ سلامتی ہے اور عافیت کے لئے یہ کافی ہے جبکہ گویائی کا اس سے پہلا نقصان مشہوری ہے اور آزمائش کا شکار ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔

ابوداؤد نے حمزہ مروزی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے ابو بکر بن عیاش سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: جو لوگ یہ گمان رکھتا ہو کہ

قرآن مخلوق ہے تو وہ ہمارے نزدیک کافر اور زندیق ہوگا۔ ابو عباس بن سروق نے یحییٰ حمانی کا بیچ قول نقل کیا ہے: جب ابو بکر بن عیاش کا آخری وقت قریب ہوا تو اُن کی بہن رونے لگی، اُس نے کہا: تم کیوں رو رہی ہو؟ تم اُس کو نے کی طرف دیکھو اُس کو نے کی طرف دیکھو میں نے اُس کو نے میں اٹھارہ ہزار مرتبہ (قرآن مجید) ختم کیا ہے۔

اس راوی کا انتقال جمادی الاول کے مہینے میں 173 ہجری میں ہوا اُس وقت اس کی عمر 97 برس تھی۔ اس کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ہیں جن میں زیادہ مشہور شعبہ اور ابو بکر ہے۔

۱۰۰۲۵ - ابو بکر بن عیاش حمصی

اس نے جعفر بن عبد الواحد ہاشمی کے حوالے سے جبکہ اس سے عثمان بن شباک سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۰۲۶ - ابو بکر بن عیاش سلمی

اس کے حوالے سے غریب الحدیث کے بارے میں ایک تصنیف منقول ہے۔ اس نے جعفر بن برقان اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا تذکرہ خطیب نے کیا ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے۔

۱۰۰۲۷ - ابو بکر بن شعیب

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ زہیر بن عباد نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من تختم بالعقیق لہ یزل یری خیبراً۔
”جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہن کر رکھے گا وہ مسلسل بھلائی دیکھے گا۔“

یہ روایت جھوٹی ہے۔

۱۰۰۲۸ - ابو بکر بن ابوشیخ (س)

یہ یکیر بن موسیٰ ہے جس نے سالم سے روایات نقل کی ہیں یہ معروف نہیں ہے۔ نافع بن عمر جمحی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۲۹ - ابو بکر (خ، م، ذق، س) بن ابواولیس مدنی

یہ عبد الحمید بن عبد اللہ ہے جو ثقہ ہے اور اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۳۰ - ابو بکر بن شیبہ (خ، س) حزامی

یہ عبد الرحمن بن عبد الملک ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۳۱ - ابو بکر بن اسحاق (ق) بن یسار مخزومی

یہ مغازی نقل کرنے والا شخص ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یزید بن ابوحیب اس سے مقدم ہونے کے باوجود اس سے روایت نقل کی ہے اور اس کا بھائی محمد بن اسحاق ہے۔

۱۰۰۳۲ - ابو بکر بن عبد اللہ (ق) بن ابوسبرہ مدنی

یہ قاضی ہے اور فقیہ ہے۔ اس نے اعرج اور عطاء بن الوریاح سے جبکہ اس سے امام عبدالرزاق، ابو عاصم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادوں عبداللہ اور صالح نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ راوی حدیث ایجاد کرتا تھا۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اہل مدینہ کا مفتی تھا۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ یہاں آیا تھا لوگ اس کے ارد گرد اکٹھے ہوئے تو اس نے بیان کیا کہ میرے پاس ستر ہزار احادیث ہیں، اگر تم مجھ سے استفادہ کرو گے تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا جس طرح ابن جریج نے مجھ سے استفادہ کیا اور اگر نہیں کرو گے تو نہیں ہوگا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ عراق کا قاضی بنا تھا اور اس کے مرنے کے بعد قاضی ابو یوسف قاضی بنے تھے۔ یہ ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن ابوسبرہ بن ابورہم عامری ہے۔ اس میں محمد بن ابوسبرہ کو غزوہ اُحد میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من ذکر رجلا بما فيه فقد اغتابه، ومن ذکره بما ليس فيه فقد بهته.

”جو شخص کسی دوسرے شخص کے بارے میں کوئی ایسی چیز ذکر کرے جو اُس میں موجود ہو تو اُس نے اس کی غیبت کی اور جو شخص کوئی ایسی چیز ذکر کرے جو اُس دوسرے شخص میں موجود نہیں تو اس نے اُس پر بہتان لگایا۔“

امام عبدالرزاق اور دیگر حضرات نے اس راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

إذا كان ليلة النصف من شعبان قوموا ليئها و صوموا نهارها، فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء فيقول: الامستغفر فاغفر له، الامسترزق فارزقه حتى يطلم الفجر.

”جب پندرہ شعبان کی رات آئے تو تم اس کی رات میں نوافل ادا کرو اور اس کے اگلے دن روزہ رکھو، کیونکہ اس میں سورج غروب ہونے سے لے کر اگلے دن سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ (آسمان دنیا پر) نزول کرتا ہے اور یہ فرماتا رہتا ہے: کیا کوئی مغفرت کرنے والا ہے کہ میں اُس کی مغفرت کر دوں! کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اُسے رزق عطاء کروں، ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔“

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

شراء امتی اجروهم على صحابتي.

”میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے جو میرے اصحاب کے بارے میں جرأت کا مظاہرہ کریں گے (یعنی اُن پر تنقید

کریں گے۔“

ابوبکر کا انتقال 162 ہجری میں ہوا تھا۔ یہ ابن حسن کے منصور کے پاس گیا تھا، ابن حسن صدقات کا نگران بھی تھا تو ابن حسن نے چوبیس ہزار دینار بڑھائے تو ابوبکر کو قید کر دیا گیا، پھر چند مہینے کے بعد مدینہ منورہ میں قتل عام ہوا تو مدینہ منورہ کے غلاموں نے جیل کو توڑا اور اُسے باہر نکال لیا، وہ اُسے قید سے چھڑانا چاہتے تھے تو اس نے کہا: یہ تو فوت نہیں ہوگا۔ پھر وہ کھڑا ہوا اور اُس نے منبر کے نیچے والی میزھی پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور لوگوں کو اطاعت اور فرمانبرداری کی ترغیب دی اور اُس شخص کو نہنچنے کے لئے کہا جو عصا کو توڑتا ہے تو منصور کے لئے اُن سب کو تیار کیا تو اُس نے کہا: اس نے پہلے خرابی کی تھی پھر اچھائی کی ہے تو اُس نے پھر اسے قاضی بنا دیا۔

۱۰۰۳۳ - ابوبکر بن عوفان

یہ مہدی بن حفص کا داماد ہے۔ اس نے ابواسحاق فزاری سے روایات نقل کی ہیں۔ ابراہیم بن عبد اللہ بن جنید کہتے ہیں: میں نے یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ کذاب ہے، میں نے اس کے حوالے سے جھوٹی احادیث دیکھی ہیں۔

۱۰۰۳۴ - ابوبکر بن نافع (مؤذت)

یہ نافع حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام ہے۔ اس راوی (ابوبکر) نے اپنے والد اور سالم سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام مالک بن انس اور دروردی نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نافع کی اولاد میں یہ سب سے زیادہ ثقہ ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس کے دو بھائی بھی تھے: عمر بن نافع اور عبد اللہ بن نافع۔ جہاں تک عبد اللہ کا تعلق ہے تو وہ ضعیف ہے اور جہاں تک عمر کا تعلق ہے تو بظاہر یوں لگتا ہے کہ یہ تمام بھائیوں میں سب سے زیادہ ثقہ ہے کیونکہ صحیحین میں اس کے حوالے سے احادیث منتقلی ہیں اور مجھے اس کے بارے میں کسی کے کلام کا علم نہیں ہے، اور جہاں تک ابوبکر کا تعلق ہے تو اس میں کچھ کمزوری پائی جاتی ہے، تاہم یہ "صدوق" ہے۔ بعض حافظان حدیث کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: وہ یہ کہتے ہیں: ابوبکر بن نافع کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یحییٰ سے دریافت کیا گیا: کیا یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا غلام نہیں تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

موطا امام مالک میں اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث منقول ہے:

امرونا باحفاء الشارب، واعفاء اللحی.

”ہمیں مونچھیں پست کرنے اور داڑھی بڑھانے کا حکم دیا گیا ہے۔“

ابن عدی بیان کرتے ہیں: امام مالک کے علاوہ دیگر حضرات نے اس سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو غیر محفوظ ہیں۔

۱۰۰۳۵ - ابوبکر بن نافع (تسخ)

یہ بغداد کا قاضی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک ہے۔ اس نے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے دو صاحبزادوں عبد اللہ اور محمد سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن منصور، محمد بن صباح، جریرائی اور ایک جماعت نے روایات نقل

کی ہیں۔ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ یہ 180 ہجری تک زندہ رہا تھا، البتہ میں نے ابو محمد بن حزم کو دیکھا ہے کہ اُس نے سعید بن منصور کے استاد کا ذکر کرتے ہوئے اُسے ضعیف قرار دیا ہے، انہوں نے پہلے اُس کا ذکر کر کے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الادب المفرد“ میں دوسرے کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بات بعید بھی نہیں ہے کہ یہ دونوں حالات ایک ہی راوی کے ہوں۔ تو پہلے کے حوالے سے سالم اور نافع اور ابو بکر بن حزم سے روایات منقول ہیں اور اُس سے جریر بن حازم، مالک، در اور دی، یحییٰ بن عبد اللہ بن سالم نے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ دوسرا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے وہ بغداد کا قاضی رہا تھا اُسے زید بن خطاب کا غلام بھی کہا گیا ہے اُس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے محمد اور عبد اللہ یعنی حضرت ابو بکر بن حزم کے دو صاحبزادوں سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن منصور، قتیبہ، جریرائی اور ابو عمر ہذلی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کے بارے میں ابو احمد حاکم نے کہا ہے: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے حوالے سے صرف ایک ہی حدیث منقول ہے:

اقبلوا ذوی الھیآت زلاتھم۔

”صاحب حیثیت لوگوں کی کوتاہیوں سے درگزر کرو۔“

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) بعد میں میرے سامنے یہ بات آئی کہ پہلے والا شخص اعمش کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرے والا شخص ہشیم کے مرتبے کا ہے۔

۱۰۰۳۶ - ابو بکر بن ابوازہر

اس نے ابوبکر بن ابوازہر سے روایات نقل کی ہیں، خطیب کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۱۰۰۳۷ - ابو بکر اعشی

یہ عبد الحمید بن ابواولس عبد اللہ مدنی ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۰۳۸ - ابو بکر بن عوض بغدادی غراہ

اس نے ابن شاتیل سے سماع کیا ہے۔ ابن نقطہ نے اسے فاسق قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ بُرا بوڑھا تھا، یہ دین میں کم تھا، یہ مال اور عزت کو حلال سمجھتا تھا۔

۱۰۰۳۹ - ابو بکر عمری

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس کے حوالے سے مسند بزار میں ایک منکر روایت منقول ہے جو سعید بن سلمہ نے ابو بکر نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے، جو اس کی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

ان رجلا سلم علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یصلی فردا، وقال: خشیت ان یقول لم یرد علی.

”ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ اُس وقت نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے اُسے سلام کا جواب دیا اور فرمایا:

مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ کہیں یہ نہ سوچے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا۔

تو یہ روایت اُس کے برخلاف ہے جسے ضحاک بن عثمان نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو جواب نہیں دیا تھا جیسا کہ امام مسلم رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔

۱۰۰۴۰ - ابو بکر بن عبداللہ ثقفی

اس نے محمد بن مالک کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی ہے:

ان ابواب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقرر بالاظافیہ۔

”نبی اکرم ﷺ کے دروازے ناخنوں کے ذریعے کھٹکھٹائے جاتے تھے۔“

اصہبانی نامی راوی غیر معروف ہے۔ صرف مطلب بن زیاد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۴۱ - ابو بکر (س) بن نصر بن انس

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ عبداللہ بن عبید اللہ مؤذن اس سے روایت نقل کرنے میں منفر د ہے۔

۱۰۰۴۲ - ابو بکر (س) مقر ونا) بن ولید زبیدی

یہ محمد بن ولید کا بھائی ہے، اس نے اپنے بھائی سے روایات نقل کی ہیں، بقیہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔ امام نسائی رضی اللہ عنہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس میں ساتھ دوسرے راوی کا بھی ذکر ہے۔

۱۰۰۴۳ - ابو بکر عبسی (ق)

اس نے یزید بن ابوجیب اور ابو قبیل سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے بقیہ اور وحاظی نے روایت نقل کی ہے، یہ ”ضعیف“ ہے۔

۱۰۰۴۴ - ابو بکر بن یحییٰ بن نصر سلمی (ق)

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے حاتم بن اسماعیل اور واقدی نے روایات نقل کی ہیں۔ اسے نہ تو ثقہ قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی ضعیف قرار دیا گیا ہے اور نہ ہی یہ ایسا ہے کہ اسے قوی قرار دیا گیا ہو۔

(ابو بلج، ابوالبلاد، ابوبلال، ابوالبیاع)

۱۰۰۴۵ - ابو بلج فزاری

یہ یحییٰ بن ابوسلیم ہے۔ جس نے شادی کے موقع پر دف بجانے والی روایت نقل کی ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۴۶ - ابوالبلاد

محمد بن عبید طائفی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۰۴۷ - ابوبلال عجمی

اس نے حضرت حدیث بقیہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔ اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۴۸ - ابوبلال اشعری کوفی

اس نے ابوبکر نیشلی اور مالک بن انس سے جبکہ اسے احمد بن ابوغرزہ مہین اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام مرداس بن محمد بن حارث بن عبد اللہ بن ابوبردہ بن ابوموسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا نام محمد اور ایک قول کے مطابق عبد اللہ ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا انتقال 222 ہجری میں ہوا۔

۱۰۰۴۹ - ابوالبیاع

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عکرمہ بن عمار نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

(ابوالنجیب، ابوتمیم)

۱۰۰۵۰ - ابوالنجیب (دس)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے بکر بن سوادہ نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوالنجیب ہے یعنی نون کے ساتھ ہے۔

۱۰۰۵۱ - ابوتمیم

اس نے ابونضر ہمنذر عبدی سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابوتوبہ، ابو ثفال)

۱۰۰۵۲ - ابوتوبہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام صدقہ رہا وہی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ معاویہ بن صالح اس سے حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۵۳ - ابوتوبہ

یہ ایک قصہ گو شخص ہے جو بصرہ کارہنے والا بزرگ ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ میں یہ نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۰۵۴ - ابوتوبہ جزری

اس نے علی بن بذیمہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام بشر ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۰۵۵ - ابو ثفال (تق) مری

یہ شاعر ہے مدینہ منورہ کارہنے والا ہے۔ یہ ثمامہ بن حصین ہے۔ عبد الرحمن بن حرمہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام

بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی حدیث محل نظر ہے۔ عقیلی نے یہ بات آدم بن موسیٰ کے حوالے سے امام بخاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اثرم کہتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ سے وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث اس بارے میں سب سے بہترین ہے۔ میں نے کہا: جو روایت عبد الرحمن بن حرملة نے نقل کی ہے وہ؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ثبت نہیں ہے۔

وہیب اور بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن حرملة کے حوالے سے ابو ثمال کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے رباح بن عبد الرحمن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میری دادی نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ اُس نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

لا صلاة لمن لا وضوء له ولا وضوء لمن لم يذكر (اسم) الله عليه ولا يؤمن (بى) من لا يحب الانصار.

”اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو اور اُس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اُس کے شروع میں اللہ کا نام نہ لے اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہ رکھتا ہو۔“

وہیب کے الفاظ یہ ہیں: یہ روایت ابو ثمال کے حوالے سے ابن حرملة اور صدقہ جوزیر کا غلام ہے اور سلیمان بن بلال دروردی اور ایک جماعت نے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس راوی کا نام شامہ بن وائل ہے۔ نہ تو یہ راوی قوی ہے اور نہ ہی اس کی سند عمدہ ہے۔

(ابو شامہ، ابو ثوابہ، ابو الثورین)

۱۰۰۵۶ - ابو شامہ (د) حناط

یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اس نے کعب بن عجرہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔

اس نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

اذا توضا احدكم ثم خرج الى الصلاة فلا يشبك بين اصابعه فانه في صلاة.

”جب کوئی شخص وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے نکلے تو وہ اپنی انگلیوں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے کیونکہ وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔“

۱۰۰۵۷ - ابو ثوابہ زبیدی

یہ بقیہ کا استاد ہے یہ معروف نہیں ہے اور اس کی نقل کردہ بھی منکر ہے۔ جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے:

قالت الصبا للشمال يوم الاحزاب: تعالیٰ نصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

فقالت: ان الحرائر لا یسرین باللیل، فغضب اللہ علیہا فجعلها عقیما.

”غزوہ احزاب کے موقع پر صبا نے شمال سے کہا: تم آگے آؤ تاکہ ہم اللہ کے رسول کی مدد کریں! تو اُس نے جواب دیا:

آزاد عورتیں رات کے وقت نہیں چلتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کو اُس پر غضب آیا، تو اللہ تعالیٰ نے اُسے عقیم بنا دیا۔“

اس راوی سے یہ روایت بقیہ نے سنی ہے۔

۱۰۰۵۸ - ابوالشورین (ق)

یہ محمد بن عبدالرحمن ہے اور صدوق ہے۔ دیگر راوی اس سے زیادہ ثقہ ہے۔

(ابوجابر، ابوجبیر، ابوالجانبیہ)

۱۰۰۵۹ - ابوجابر

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علیؑ سے روایت نقل کی ہے، یہ معروف نہیں ہے۔

۱۰۰۶۰ - ابوجابر بیاضی

یہ محمد بن عبدالرحمن ہے۔ اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۰۶۱ - ابوجبیرہ النصاری

اس نے اپنے والد کے حوالے سے ایک صحابی سے روایت نقل کی ہے، جس کی سند ”مجهول“ ہے۔ ابن المدینی کہتے ہیں: لیث بن

سعد کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں: اس کے والد بھی مجهول ہیں۔

۱۰۰۶۲ - ابوجبیر (ت)

اس نے اپنے آقا حکم بن عمرو غفاری سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۰۶۳ - ابوالجانبیہ

ایک قول کے مطابق اس کا نام مسلم ہے۔ ابوزکریا خواص نے اس سے حدیث روایت کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

(ابوالجارود، ابوالجاریہ، ابوالحجاف)

۱۰۰۶۴ - ابوالجارود (ت) اعمیٰ

یہ زیاد بن منذر ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۰۶۵ - ابوالجاریہ عبدی (دت)

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے شعبہ سے نقل کی ہے، یہ مجهول ہے، یہ بات امام

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔ اس راوی سے امیہ بن خالد نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۶۶ - ابو الجحاف (ت'س'ق)

یہ داؤد بن ابو عوف ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(ابو الجراح، ابو جرو، ابو جریر، ابو جعفر)

۱۰۰۶۷ - ابو الجراح مہری (ت)

اس نے جابر بن صبیح سے روایت نقل کی ہے یہ معروف نہیں ہے۔ ابو عاصم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۱۰۰۶۸ - ابو الجراح (ذ'س)

یہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا غلام ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۰۶۹ - ابو جرو مازنی بصری

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۰۷۰ - ابو جریر

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۰۰۷۱ - ابو جعفر (ذ'ت) بن محمد بن رکانہ مطلی

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تھی۔ یہ راوی معروف نہیں ہے۔ ابو الحسن عسقلانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے، لیکن ابو الحسن کون ہے؟ لولوی نے سنن کی جو روایت کیا ہے اس میں یہ روایت منقول ہے کہ ابو جعفر بن محمد بن علی بن رکانہ نے یہ روایت نقل کی ہے اور ایک قول کے مطابق ابو جعفر محمد بن یزید بن رکانہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۷۲ - ابو جعفر (س)

اس نے سوید بن مقرن سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ سوادہ جعفی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۰۷۳ - ابو جعفر رازی (عو)

یہ عیسیٰ بن ماہان ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ سلمہ بن ایرش نے ابو جعفر رازی کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے اخف کے حوالے سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لو دلیتمہ الحبل الی الارض السابعة ... ”اگر تم کسی رسی کو ساتویں زمین تک لٹکاؤ“۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے اور یہ روایت منکر ہے کیونکہ قتادہ نے اخف سے ملاقات نہیں کی۔

۱۰۰۷۴ - ابو جعفر حنفی یمامی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عثمان بن ابوعاتکہ نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۰۷۵ - ابو جعفر (ذت ق)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے میرے خیال میں یہ سابقہ راوی ہی ہے۔ صرف یحییٰ بن ابوکثیر نے اس سے روایت نقل کی یہ ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب انصاری مؤذن ہے۔ اس کے حوالے سے حدیث نزول منقول ہے اور تین دعاؤں والی حدیث بھی منقول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب مدنی ہے۔ شاید یہ محمد بن علی بن حسین ہے (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ ہیں) اور ان کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث نقل کرنا ارسال کے طور پر ہوگا کیونکہ ان کی ان دونوں سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔

۱۰۰۷۶ - ابو جعفر قاری

یہ طویل القدر اہل علم میں سے ایک ہے۔ یہ یزید بن قعقاع ہے جو تابعین میں سے ہیں۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کی قرأت کے ثبوت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جمہور نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۰۷۷ - ابو جعفر مدائنی

یہ عبداللہ بن مسور ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(ابو الجمل، ابو جمیع)

۱۰۰۷۸ - ابو الجمل یمامی

ایک قول کے مطابق اس کا نام ایوب ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۰۷۹ - ابو جمیع کجیمی (د)

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام سالم بن دینار ہے اور جو کبھی ہو بہر حال اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

(ابو جناب، ابو جنادہ)

۱۰۰۸۰ - ابو جناب (ذت ق) کلبی

اس کا نام یحییٰ ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۸۱ - ابو جناب قصاب

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اس کا نام عمون بن ذکوان ہے۔

۱۰۰۸۲ - ابو جنادہ

اس نے اعمش سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حصین بن مئارق ہے جس پر جھوٹا ہونے کا الزام ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کا ذکر ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کنیت سے متعلق باب میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ پھر انہوں نے اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

يؤمر بناس الى الجنة حتى اذا دنوا منها واستنشقوا رائحتها نودوا ان اصرفوهم عنها لا نصيب لهم فيها فيرجعون بحسرة فيقول: انكم كنتم اذا خلوتهم بارزتموني بالعظائم، واذا لقيتم الناس لقيتموهم محبتين... الحديث.

”لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ہوگا یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب ہوں گے تو انہیں اس کی خوشبو محسوس ہوگی تو یہ پکار کر کہا جائے گا: انہیں جنت سے پھیر دو! کیونکہ ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے تو وہ حسرت کے ساتھ واپس آئیں گے اور یہ کہیں گے: جب تم لوگ تنہائی میں ہوتے تھے تو تم میرے بارے میں بڑی بڑی چیزیں ظاہر کیا کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے ملاقات کرتے تھے تو دھوکہ دیتے ہوئے ان سے ملتے تھے۔“

(ابو الجحوب، ابوالجنيذ، ابو جهضم)

۱۰۰۸۳ - ابو الجحوب (ت)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ عقبہ بن علقمہ ہے۔ ابوالحسن دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۰۸۴ - ابوالجنيذ ضرير

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔ (امام ذہبی فرماتے ہیں: یہ خالد بن حسین ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔)

۱۰۰۸۵ - ابو جهضم

یہ موسیٰ بن سالم ہے اور ثقہ ہے اس کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔

(ابو الجهم، ابوالجوزاء، ابو حاتم)

۱۰۰۸۶ - ابوالجهم اياوي

اس نے زہری سے جبکہ اس سے ہشیم نے شاعروں کے جھنڈے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام ابو زرعہ کہتے ہیں: یہ وہی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے زہری سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو ان کی حدیث میں شامل نہیں ہیں۔

۱۰۰۸۷ - ابوالجوزاء ربیع اوس (ع)

یہ تابعی ہے اور مشہور ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۱۰۰۸۸ - ابو حاتم مسلم بن حاتم انصاری بصری

اس نے انصاری سے جبکہ اس سے ابن صاعد نے ایک طویل اور انتہائی منکر حدیث نقل کی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ہونے والی وصیت کے بارے میں ہے اور یہ ابن ابی اسحاق میمی کے فوائد میں بھی مذکور ہے۔ اس راوی نے ابن عیینہ سے ملاقات کی تھی جبکہ اس سے امام ابوداؤد اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔

(ابوحاضر، ابوالحارث)

۱۰۰۸۹ - ابو حاضر

اس نے وضین بن عطاء سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۰۹۰ - ابوالحارث

یہ نصر بن حماد ہے اور وہابی ہے۔

(ابوحازم، ابو حذیفہ)

۱۰۰۹۱ - ابو حازم قرظی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے:

قضى في السيل ان يحبس في كل حائط حتى يبلغ الكعبين.

”انہوں نے پانی کے بارے میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ ہر باغ میں اُسے اتارو کا جائے گا کہ وہ ٹخنوں تک پہنچ جائے۔“

یہ روایات امام عبدالرزاق نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ابن القطان کہتے ہیں: نہ تو یہ راوی معروف ہے اور نہ اس کا

والد معروف ہے اور نہ ہی اس کا دادا معروف ہے۔

۱۰۰۹۲ - ابو حذیفہ کنڈی

یہ یحییٰ الجلیح ہے۔

۱۰۰۹۳ - ابو حذیفہ بصری

اس نے داؤد بن ابو ہند سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے مروان بن معاویہ نے روایت نقل کی ہے۔

(ابو حرب ابو حبیب ابو حبیبہ)

۱۰۰۹۳ - ابو حرب بن زید بن خالد جہنی

یکیر بن ارج نے اس سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۰۹۵ - ابو حرب

اس نے اپنے آقا ابن شہاب زہری سے روایت نقل کی ہے۔ ابن طاہر مقدسی نے اسے واہی قرار دیا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام ابو جریر بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس نے اپنے آقا سے مقلوب اور نامانوس روایات نقل کی ہیں۔ اس سے روایت نقل کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے، البتہ ثانوی شواہد کے طور پر ایسا کیا جاسکتا ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لقنوا موتاكم شهادة ان لا اله الا الله فانها خفيفة على اللسان ثقيلة في الميزان... الحديث.

”اپنے قریب المرگ لوگوں کو اس بات کی گواہی دینے کی تلقین کرو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے، کیونکہ اسے زبان سے پڑھنا آسان ہے اور یہ نامیہ اعمال میں وزنی ہوگا۔“

۱۰۰۹۶ - ابو حبیب بن یعلیٰ بن منبہ تمیمی (ق)

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ مصعب بن شیبہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۰۹۷ - ابو حبیبہ (ذت س) طائی

اس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں، یہ صبیعی کے مشائخ میں سے ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(ابو حتروش ابو حریز)

۱۰۰۹۸ - ابو حتروش

یہ شملہ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۰۹۹ - ابو حریز

ایک قول کے مطابق اس کا نام ابو جریر ہے۔ جس نے اپنے آقا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۱۰۰ - ابو حریز

اس نے وائل بن حجر سے روایت نقل کی ہے، یہ معروف نہیں ہے۔ جابر ہعصی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۰ - ابو حریز

یہ بختان کا قاضی تھا، اس کا نام عبداللہ بن حسین ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۰۲ - ابو حریز موقی مصری

اس کی نسبت موقف الدوات کی طرف ہے۔ ابن وہب اور دیگر حضرات نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

(ابو حرہ، ابو الحزم، ابو الحسن)

۱۰۱۰۳ - ابو حرہ رقاشی

یہ واصل بن عبدالرحمن ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۰۴ - ابو الحزم

اس کا نام عبید ہے۔ یہ محمد بن بکر برسانی کا استاد ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۰۵ - ابو الحسن اسدی

ابو کریب نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۱۰۶ - ابو الحسن (س)

اس نے طاؤس سے جبکہ اس سے شعبہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

(امام زہبی فرماتے ہیں:) تاہم شعبہ نامی راوی لوگوں کے لئے کسوٹی ہیں۔

۱۰۱۰۷ - ابو حسن (دس ق)

یہ عبداللہ بن نوفل کا غلام ہے۔ زہری کے علاوہ اور یزید بن قسیط کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔ یا ایک شخص نے نقل کی ہے جس کا نام عمر بن معتب ہے۔ اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت شاذ ہے جسے امام ابوداؤد، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ بنو نوفل کا غلام ابو حسن بیان کرتا ہے:

استفتینا ابن عباس فی مملوک کانت تحتہ مملوكة فطلقها تطليقتين ثم عتقا بعدا فهل يصح له ان يخطبها؟ قال: نعم، قضی بذلك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

”ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے غلام کا مسئلہ دریافت کیا جس کی بیوی کسی کی کنیز ہو اور پھر وہ اس عورت کو دو طلاقیں دیدے اور اس کے بعد وہ دونوں میاں بیوی آزاد ہو جائیں تو پھر کیا اس مرد کے لئے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اس کو نکاح کا پیغام بھیجے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں! یہ فیصلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا

ہے۔

یہ روایت منکر ہے۔

عبداللہ بن مبارک نے معمر سے دریافت کیا: ابو الحسن نامی یہ راوی کون ہے؟ اس نے ایک بڑا بھاری پتھر اٹھایا ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: زہری نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ فقہاء میں سے ایک تھا۔ پھر امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: اس روایت پر عمل نہیں کیا جاتا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کے راوی عمر بن مقب کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

۱۰۱۰۸ - ابوالحسن (س)

اس نے ہلال بن عمرو کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

يخرج رجل من وادي النهر يقال له الحارث .

”ما واء انهر سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام حارث ہوگا۔“

مطرف بن طریف اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۰۹ - ابوالحسن بن نوفل راعی

اس نے یہ بیان نقل کی ہے کہ جس رات چاند دو ٹکڑے ہوا تھا اُس رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا ہوا تھا۔

علی بن غوث تیسری کہتے ہیں: میری اس سے ترکستان میں ملاقات ہوئی تھی لیکن یہ ۵۵۰ ہجری کی بات ہے تو اللہ تعالیٰ اس جھوٹے

پر لعنت کرے۔

۱۰۱۱۰ - ابوالحسن

یہ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔ اس نے اُن سے میت کو ٹھنڈے پانی کے ذریعے غسل دینے کے بارے میں روایت

نقل کی ہے اور یہ صرف اسی روایت کے حوالے سے معروف ہے۔ یزید بن ابوجیب کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۱۱۱ - ابوالحسن جزری (ذت)

اس نے مقسم سے روایت نقل کی ہے۔ علی بن حکم بنانی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۱۲ - ابوالحسن عسقلانی (ذت)

اس نے ابن رکانہ سے روایت نقل کی ہے محمد بن ربیعہ کلابی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۱۳ - ابوالحسن بلدی

اس کا ذکر موضوع حدیث کی سند میں ہے۔ خطیب کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

(ابوالحسناء ابوالحسین)

۱۰۱۱۴ - ابوالحسناء (ذت)

شریک نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ معروف ہے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حکم بن عتیبہ سے نقل کی ہے۔

۱۰۱۱۵ - ابوالحسین

اس نے حکم بن عبداللہ سے سجدہ سہو کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابوالحسین؛ ابو حفص؛ ابو حفصہ)

۱۰۱۱۶ - ابوالحسین

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے عثمان بن واقد نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۱۱۷ - ابوالحسین فلسطینی

اس نے ابوصالح اشعری سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ ابو غسان محمد بن مطرف اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۱۸ - ابو حفص (ق)

اس نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ دمشق ہے۔ اس کی شناخت کبھی نہیں ہو سکی۔ اسحاق بن اسید نے اس

سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۱۹ - ابو حفص عبدی

اس نے ثابت سے روایت نقل کی ہے۔ یہ عمر بن حفص ہے اور وہی ہے۔

۱۰۱۲۰ - ابو حفص بصری (س)

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ابورافع صانع کے حوالے سے نبیذ کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے سری بن یحییٰ

نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲۱ - ابو حفصہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲۲ - ابو حفصہ

یہ علی بن ابوجملہ کا استاد ہے۔ ان دونوں راویوں کی شناخت حاصل نہیں ہو سکی۔

(ابوالحکیم، ابوالحکم)

۱۰۱۲۳ - ابوالحکم

یہ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اس سے عبداللہ بن عیسیٰ نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۲۴ - ابوالحکیم ازدی

اس نے عباد بن منصور کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہیں۔ محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ان الارض لتعجب الی ربها من الذین یلبسون الصوف ریاء .

”زمین اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اُن لوگوں کی شکایت کرتی ہے جو اونی کپڑے کو ریاکاری کے طور پر پہنتے ہیں۔“

عبداللہ بن احمد حداد نامی راوی یزید سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۲۵ - ابوالحکیم بارتی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے صدی نے روایت نقل کی ہے یہ مہجول ہے۔

۱۰۱۲۶ - ابوالحکم (س ق)

یہ بنو لیث کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہو

سکی ہے جو محمد بن عمرو بن علقمہ نے اس سے نقل کی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

لا سبق (الافی خف او حافر) .

”مقابلہ صرف اونٹ اور گھوڑے کا ہو سکتا ہے۔“

۱۰۱۲۷ - ابوالحکم عنزی (د)

اس کا اسم منسوب بصری ہے۔ اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابولج فزاری نے اس

سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲۸ - ابوالحکم عنزی واسطی

یہ ثقہ ہے اس کا نام سیار ہے۔ یہ شعبہ کے اساتذہ میں سے ہے۔

۱۰۱۲۹ - ابوالحکیم (ت)

یہ اسماعیل کا والد ہے اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ محمد

بن ثابت نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

(ابو حلیس، ابو حماد ابو حمزہ)

۱۰۱۳۰ - ابو حلیس (ق)

ایک قول کے مطابق اس کا نام ابن حلیس ہے۔ یہ مجہول راویوں میں سے ایک ہے۔ اس نے خلید بن ابولید سے روایت نقل کی ہے جبکہ بقیہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۳۱ - ابو حماد کوفی

یہ مفضل بن صدقہ ہے اور ضعیف ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۳۲ - ابو حمزہ شمالی (ت)

یہ ثابت بن ابوصفیہ ہے۔ اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۳۳ - ابو حمزہ عطار

یہ اسحاق بن ربیع ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۳۴ - ابو حمزہ (ق د)

یہ سوار بن داؤد ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام داؤد بن سوار ہے۔ اس کا ذکر بھی گزر چکا ہے۔

۱۰۱۳۵ - ابو حمزہ کوفی (ت ق)

اس نے ابراہیم نخعی سے روایت نقل کی ہے۔ یہ میمون قصاب اعمور ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۳۶ - ابو حمزہ صیرفی (ذ ق)

یہ اٹلی (نامی کتاب کا مصنف ہے یا یہ زیورات فروخت کرنے والا شخص ہے) یہ سوار بن داؤد ہے جس کا گزر چکا ہے کہ اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

۱۰۱۳۷ - ابو حمزہ قصاب

یہ بانس بیچا کرتا تھا۔ یہ عمران بن ابوعطاء ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابو حمید)

۱۰۱۳۸ - ابو حمید ریحی (د)

اس نے یزید و مصر سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ثور بن یزید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابوحمیدہ ابوحنیفہ ابوحرمل)

۱۰۱۳۹ - ابوحمیدہ طاغی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عبیدہ بن ابورائطہ نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام علی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی کہ یہ کون ہے۔

۱۰۱۴۰ - ابوحنیفہ (ق)

اس نے سلیمان بن صدوسے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے اس کے بیٹے عبدالاکرم نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۴۱ - ابوحنیفہ

یہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا تھا۔ مغیرہ بن مقسم نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔ یہ معروف نہیں ہے۔

۱۰۱۴۲ - ابوحرمل عامری (د)

یہ اسرائیل بن یونس کا استاد ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے قیص پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوحرمل ہے۔

(ابوالحورث ابوحنیان)

۱۰۱۴۳ - ابوالحورث (ذق)

یہ عبدالرحمن بن معاویہ ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے۔

۱۰۱۴۴ - ابوالحورث

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اگر تو یہ پہلے والا راوی ہے تو اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔

۱۰۱۴۵ - ابوحنیان توحیدی

یہ علی بن محمد بن عباس ہے جو فارس کے نواحی علاقوں میں رہتا تھا۔ یہ زندقہ کا راوی تھا اور صاحب انحلال ہے۔ یہ 400 ہجری تک زندہ رہا تھا۔

جعفر بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ابونصر شحری نے مجھ سے کہا کہ اُس نے مالینی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ایک خط پڑھا، یعنی وہ خط جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے کہ وہ خط ان دونوں حضرات نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا، میں نے یہ رسالہ ابوحنیان کے سامنے پڑھا تو اُس نے یہ کہا: میں نے یہ رسالہ رافضیوں کی تردید کے لئے تیار کیا ہے

اس کا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ بعض وزراء کی محفل میں شامل ہوتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حالت کے بارے میں غلو کا اظہار کرتے ہیں تو میں نے یہ رسالہ تیار کیا۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے اسے خود ایجاد کرنے کا اعتراف کیا تو وزیر مہلمی نے اسے بغداد سے جلا وطن کر دیا کیونکہ اس کا عقیدہ خراب تھا یہ فلسفیانہ نظریات رکھتا تھا۔ ابن رمانی نے اپنی کتاب ”الفریدہ“ میں یہ بات بیان کی ہے: ابو حیان کذاب تھا دین اور پرہیزگاری میں بہت تھوڑا سا تھا، الزام لگانے کا ماہر تھا اور اس نے کچھ ایسے امور کی طرف توجہ کی جو شریعت میں بڑا جرم سمجھے جائیں اور اس نے ایسا نظریہ رکھا جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا معطل قرار دینا لازم آتا ہے۔ جوڑی کہتے ہیں: یہ زندیق تھا۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ 400 ہجری تک زندہ رہا تھا اور فارس کے مختلف علاقوں میں رہا۔

(ابوحیہ ابو خالد)

۱۰۱۳۶ - ابو حیہ (عمو) بن قیس خارنی وادعی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابو اسحاق اس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے: بوضوء علی فمسح راسه ثلاثا وغسل رجلیه الی الکعبین ثلاثا ثلاثا۔

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کیا تھا اور دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک تین تین مرتبہ دھویا تھا۔“

یہ روایت اس سے زہیر اور ابو احوص نے نقل کی ہے۔ امام احمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابو حیہ ایک بزرگ ہے۔ ابن مدینی اور ابو الولید فرضی کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: اس کا نام پتا نہیں ہے، البتہ انہوں نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے جو ابن السکن اور دیگر حضرات نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۰۱۳۷ - ابو حیہ (ق)

یہ ابو جناب کلبی کا والد ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت منقول ہے۔

۱۰۱۳۸ - ابو خالد (د)

یہ جعدہ بن ہبیرہ کی آل کا غلام ہے۔ اس کے حوالے سے ایک ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۳۹ - ابو خالد (د)

اس نے حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جریج اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۵۰ - ابو خالد واسطی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو ہے۔ اس نے حضرت امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ نے اسے

ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۱۵۱ - ابو خالد

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۵۲ - ابو خالد دالانی

یہ یزید بن عبدالرحمن ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۵۳ - ابو خالد سقاء

یہ ایک اجنبی پرندہ ہے۔ 209 ہجری میں اس نے لوگوں سے یہ کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے اور میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان ان روایتوں کا سماع کیا ہے۔ محمد بن عبد الوہاب فراء کہتے ہیں: ہم لوگ ابو نعیم کے پاس موجود تھے لوگوں نے اس شخص کا ذکر کیا تو ابو نعیم بولے: اس کی عمر تقریباً کتنی ہوگی؟ تو لوگوں نے بتایا: تقریباً 125 سال ہوگی۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کے بیان کے مطابق تو اس کی پیدائش حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انتقال کے پچاس سال بعد ہوئی ہوگی۔

۱۰۱۵۴ - ابو خالد (ذت ق)

یہ اسماعیل بن ابو خالد کا والد ہے اس کے حوالے سے اس کے بیٹے کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۰۱۵۵ - ابو خالد قرشی

اس نے اسرائیل سے روایت نقل کی ہے یہ وہی ہے۔ یہ راوی عبدالعزیز بن ابان ہے۔

(ابو خراش، ابو خزیمہ)

۱۰۱۵۶ - ابو خراش رعینی (ق)

اس نے فیروز دہلی سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابو وہب چیشانی اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد

ہے۔

۱۰۱۵۷ - ابو خزیمہ

یہ یوسف بن میمون ہے۔

(ابوالخصیب، ابوالخطاب، ابوخفاف)

۱۰۱۵۸ - ابوالخصیب (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام زیاد

بن عبد الرحمن عیسیٰ ہے۔ عقیل بن طلحہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث اس چیز کی ممانعت کے بارے میں ہے کہ آدمی اُس شخص کی جگہ پر بیٹھ جائے جو اس کے لئے کھڑا ہوا ہو۔

۱۰۱۵۹ - ابوالخطاب (س)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابوالخیر محمد یزنی نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۱۶۰ - ابوالخطاب (ت)

اس نے ابوزرعة بن عمرو بن جریر بن جلی سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۱۶۱ - ابوالخطاب دمشقی (ق)

اس کا نام حماد ہے۔ اس نے رزیق الہانی سے جبکہ اس سے ہشام بن عمار اور مسلمہ ششبی نے روایت نقل کی ہے۔ یہ ”مجهول“ ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

صلاة الرجل في المسجد الاقصى بخسين الف صلاة.

”آدمی کا مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنا دوسرے کسی جگہ کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے“۔ یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۱۰۱۶۲ - ابوالخطاب دمشقی خياط

یہ معروف شخص ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے۔

۱۰۱۶۳ - ابو خفاف

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

(ابو خلف، ابو خنساء، ابو خیرہ)

۱۰۱۶۴ - ابو خلف (ق) اعمیٰ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام حازم ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۱۰۱۶۵ - ابو خلف

یہ بیان کرتا ہے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

۱۰۱۶۶ - ابو خلف

یہ عیسیٰ بن یونس کا استاد ہے۔

۱۰۱۶۷ - ابو خلف

یہ شبل بن عباد کا استاد ہے۔

۱۰۱۶۸ - ابو خلف تمیم

اس نے امام شعیبی سے روایت نقل کی ہے۔ ان تمام راویوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۶۹ - ابو خساء

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالعزیز بن صالح کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۱۰۱۷۰ - ابو خیرہ

اس نے موسیٰ بن وردان سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابوالخیر، ابوداؤد)

۱۰۱۷۱ - ابوالخیر

اس نے ابوالخیر بن وہب بن وہب سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ایک کذاب ہے جس نے ایک کذاب سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۷۲ - ابوداؤد

یہ تابعی ہے، عکرمہ بن عمار نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۱۷۳ - ابوداؤد (س)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ریشم کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس سے صرف قتادہ نے روایت نقل کی ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ داؤد سمران ہے۔

۱۰۱۷۴ - ابوداؤد

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۷۵ - ابوداؤد

یہ شعبہ کا استاد ہے یہ واسط کارہنے والا ہے۔ یہ دونوں راوی (یعنی یہ اور سابقہ راوی) مجہول ہیں۔

۱۰۱۷۶ - ابوداؤد

یہ ابوکمل کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”یہ منکر الحدیث“ ہے۔ عبداللہ بن مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

فضلت النساء علی الرجال بتسع وتسعين جزءا من الشهوة ولكن الله القى عليهم / الحياء .
 ”عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں ننانوے گنا زیادہ شہوت دی گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر حیاء ڈال دی ہے۔“
 سعید بن یعقوب طالقانی نے اس راوی سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۱۰۱۷۷ - ابوداؤد اعمی

اس کا نام نفع ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۷۸ - ابوداؤد نخعی

یہ سلیمان بن عمرو ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

لا خیر فی صحبۃ من لا یری لك من الحق مثل الذی یری له.

”ایسے شخص کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں ہے جو تمہارے ساتھ ایسے حق کی رائے نہ رکھتا ہو جو وہ اپنے لیے رکھتا ہے۔“

(ابودراس ابوالدرء)

۱۰۱۷۹ - ابودراس

یاشاید ابودراس۔ عبدالصمد بن عبدالوارث نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۱۸۰ - ابوالدرء رباوی

اس نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اتقوا الدنیا فلہی اسحر من ہاروت وماروت.

”تم لوگ دنیا سے بچ کے رہو کیونکہ یہ ہاروت وماروت سے بڑی جا دو گر ہے۔“

یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ یہ روایت منکر ہے اور اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(ابوالدنیا ابوالدہماء)

۱۰۱۸۱ - ابوالدنیا اشع مغربی

یہ کذاب ہے اور طرق ایجاد کرنے والا شخص ہے، طرقتی ہے۔ یہ 300 ہجری کے بعد کا ہے، اس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے سماع کا دعویٰ کیا تھا جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کا نام عثمان بن خطاب ابو عمرو ہے۔ محمد بن احمد نے اس سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جن میں سے ایک روایت یہ ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

لما نزلت : وتعیها اذن واعیة - قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : سالت اللہ تعالیٰ ان یجعلها اذنک یا علی.

”جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اور محفوظ کرنے والے کان اُسے محفوظ کر لیں گے“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ اے علی! تمہارے کان بنا دے“ (یا تمہارے کانوں کو ایسا بنا دے)۔

اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات معروف متون ہیں جو حضرت علیؓ کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہیں۔ بعض حضرات نے اس کا نام ابو الحسن علی بن عثمان بلوی بیان کیا ہے، بہر حال ہر صورت میں یہ شیخ معمر کذاب ہے جو تن ہندی دجال، جعفر بن مسطور، حواش اور ربیع بن محمود ماردینی جیسے جھوٹوں کے طبقے سے تعلق رکھتا ہے اور اس طرح کی روایات لایعنی ہیں اور ان کی عالی سند کے ساتھ صرف کوئی جاہل ہی خوش ہو سکتا ہے۔

۱۰۱۸۲ - ابوالدہماء

اس نے محمد بن عمرو سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن حبانؒ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالے سے نبی اکرمؐ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ان اعجل الطاعات ثواباً صلة الرحم، وان اهل البيت ليكونون فجارا فتنوا اموالهم ويكثر عددهم اذا وصلوا ارحامهم، وان اعجل البصيبة عقوبة البغي والخيانة وبين الغموس: تذهب المال، وتدع الدار بلاقع.

”جس نیکی کا سب سے زیادہ جلدی ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے اور گھر کے رہنے والے لوگ گناہگار ہوں اور پھر ان کے مال زیادہ ہو جائیں اور ان کی تعداد ہو جائے گی جبکہ وہ صلہ رحمی کرتے ہوں اور سب سے زیادہ جلدی مصیبت جو سزا کے اعتبار سے لاحق ہوتی ہے وہ سرکشی ہے، خیانت ہے اور جھوٹی قسم ہے، یہ مال کو رخصت کر دیتی ہے اور گھر کو ویران کر کے چھوڑتی ہے۔“

۱۰۱۸۳ - ابوالدہماء

یہ حضرت انس بن مالکؓ کا خادم ہے۔ خلف بن عقبہ نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام دارقطنیؒ کہتے ہیں: ”یہ مجہول“ ہے۔

(ابو ذکوان، ابوراشد)

۱۰۱۸۴ - ابو ذکوان

یہ منکر ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکتی، اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ان الله خلق قضيبياً من نور قبل الدنيا باربعين الف عام، خلقني من نصفه وعلياً من نصفه.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے نور کے ذریعے ایک شاخ پیدا کی، یہ دنیا کی پیدائش چالیس ہزار سال پہلے پیدا کی اور اس کے نصف حصے سے مجھے بنایا اور نصف حصے سے علی کو بنایا۔“

یہ روایت حسین بن صفوان نے محمد بن اہل کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

۱۰۱۸۵ - ابوراشد

یہ مغازی نقل کرنے والا شخص ہے، میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ اس نے ابن اسحاق کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ یہ بات نقل کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے عقبہ بن ربیعہ کے سامنے تم السجدہ کی تلاوت کی تھی۔
یہ روایت اس راوی سے داؤد بن عمرو ضعیف نے نقل کی ہے۔ یہ روایت غریب ہے راویوں نے یہ روایت ابن اسحاق کے حوالے سے محمد بن کعب قرظی سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

۱۰۱۸۶ - ابوراشد (د)

اس نے عمار سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے عدی بن ثابت نے روایت نقل کی ہے۔

(ابورافع، ابوالربیع)

۱۰۱۸۷ - ابورافع

حبان بن علی عنزی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۱۸۸ - ابوالربیع سمان

اس کا نام اشعث ہے، اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۱۸۹ - ابوالربیع

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابوشعبہ طحان نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”مجهول“ ہے۔

(ابوربیعہ، ابورجاء، ابوالرحال)

۱۰۱۹۰ - ابوربیعہ ایادی (ذت ق)

یہ عمر بن ربیعہ ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے کہ اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ شریک نے اس سے ملاقات کی تھی۔

۱۰۱۹۱ - ابورجاء حنفی

اس نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مکاتب کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: ”مجهول“ ہے۔

۱۰۱۹۲ - ابورجاء جزری (ق)

اس نے فرات بن سائب سے جبکہ اس سے عبیدہ بن سلیمان اور اسماعیل بن زکریا نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام محرز ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے فرات اور اہل جزیرہ سے بہت سی منکر روایات نقل کی ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی۔

جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اُس میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

ما صبر اهل البيت على ضر ثلاثا الا اناهم الله برزق۔

”جب کسی گھر کے لوگ تین دن تک کسی پریشانی پر صبر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں برزق عطاء کرتا ہے۔“

۱۰۱۹۳ - ابورجاء خراسانی

اس نے ہشام بن حسان سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا نام عبداللہ بن فضل ہے۔ اس کے حوالے سے ایک منکر حدیث منقول ہے۔

۱۰۱۹۴ - ابورجاء خراسانی (ق)

اس نے عبداللہ بن واقد سے روایت نقل کی ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۱۹۵ - ابوالرحال طائی (خ ت)

اس کا نام عقبہ ہے۔

۱۰۱۹۶ - ابوالرحال انصاری (ت)

یہ خالد بن محمد ہے ان دونوں کا ذکر بھی ہو چکا ہے۔ تاہم پہلا راوی زیادہ قوی ہے۔

(ابورزین ابورزیق ابوالرقاد)

۱۰۱۹۷ - ابورزین (دس)

ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابوزریر ہے۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۱۹۸ - ابورزیق

یہ حجازی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ معن بن عیینی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۱۹۹ - ابوالرقاد نخعی

اس نے علقمہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ حنیف بن رستم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابورملہ ابوروح ابوریحانہ)

۱۰۲۰۰ - ابورملہ

اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ شامی ہے اسے ترک کر دیا گیا تھا۔

۱۰۲۰۱ - ابوروح

یہ یزید بن ہارون کا استاد ہے۔ یہ خالد بن معدون ہے اور ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۱۰۲۰۲ - البوروح

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔ علی بن مجاہد جو خود ایک ضعیف راوی ہے اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ شاید یہ راوی معاویہ بن یحییٰ ہے۔

۱۰۲۰۳ - البوریحانہ (مُذْتَق)

اس نے سفینہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ راوی عبد اللہ بن مطر ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ ابن علیہ اور ایک جماعت نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی جو میں اس کا ذکر کروں۔

(ابوزبان، البوزرعہ، ابوالزعراء)

۱۰۲۰۴ - ابوزبان

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے یہ مجهول ہے۔

۱۰۲۰۵ - البوزرعہ

اس نے ابوادریس سے روایت نقل کی ہے یہ بھی اسی طرح (مجهول ہے)۔ اس سے ابوالخطاب نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۰۶ - البوزرعہ حضرمی

یہ ابن لہیعہ کا استاد ہے۔ یہ عمرو بن جابر ہے اور کمزور ہے۔

۱۰۲۰۷ - ابوالزعراء (ت)

اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ عبد اللہ بن ہانی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(ابوالزعریزہ، البوزکیر)

۱۰۲۰۸ - ابوالزعریزہ

اس نے مکحول سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ اس کا شمار اہل شام میں کیا گیا ہے۔

۱۰۲۰۹ - البوزکیر (ذْتَسُق)

یہ یحییٰ بن محمد بن قیس مدنی ہے یہ صالح الحدیث ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوالزناد ابو زیاد ابو زید)

۱۰۲۱۰ - ابوالزناد

یہ عبداللہ بن ذکوان ہے۔ یہ ثقہ اور مشہور ہے۔ اس کے بارے میں ربیعہ کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۲۱۱ - ابو زیاد

اس نے ابوسلام ممتور کے حوالے سے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سورہ بقرہ کی فضیلت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس سے محمد بن ابوالزعمیر نے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور ابو زیاد نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

۱۰۲۱۲ - ابو زیاد طحان

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے شعبہ نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے دو حدیثیں منقول ہیں جو امام نسائی رضی اللہ عنہ کی کتاب ”اعراب شعبہ“ میں منقول ہیں۔

۱۰۲۱۳ - ابو زیاد تمیمی

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۲۱۴ - ابو زیاد

یہ آل دراج کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اسے متروک قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۲۱۵ - ابو زیاد (دس) شامی

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ خالد بن معدان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام خیار بن سلمہ یا شاید خیار بن سلامہ ہے۔

۱۰۲۱۶ - ابو زیاد شامی

یہ حریز اور صفوان بن عمرو کا استاد ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا نام یحییٰ بن عبید ہے اس نے تھوڑی روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۲۱۷ - ابو زیاد (دس) ق

یہ عمرو بن حریت کا غلام ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابو فرارہ نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت صحیح نہیں ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ ”الضعفاء“ میں کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث کا متن یہ ہے:

ان نبی اللہ توحا بالنبیذ.

”نبی اکرم ﷺ نے نیند کے ذریعے وضو کیا۔“
ابو احمد حاکم کہتے ہیں: یہ ایک مجہول شخص ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کے حوالے سے ایک حدیث کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

۱۰۲۱۸ - ابوزید (س)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۱۹ - ابوزید (ق)

اس نے ابو مغیرہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں، جہاں تک پہلے راوی کا تعلق ہے تو مطرف بن طریف کا استاد ابو جہم اُس سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے جس میں عورت کے لیے سونے کا زیور پہننے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ایہی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعة حتی یدع بدعته.

”اللہ تعالیٰ بدعتی شخص کا عمل اُس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ اپنی بدعت چھوڑ نہیں دیتا۔“

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں ابوزید یا اُس کے استاد یا بشران میں سے کسی سے بھی واقف نہیں ہوں۔

۱۰۲۲۰ - ابوزید

اس نے رزق سے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں مجہول ہیں، یہ بات امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۱۰۲۲۱ - ابوزید انصاری نحوی

یہ 200 ہجری کے بعد کا ہے۔ اس کا نام سعید بن اوس ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ کئی حضرات نے اس کی تعریف کی ہے، یہ حدیث کی سند میں وہم کا شکار ہوا ہے۔ محمد بن عبداللہ انصاری کسی حجت کے بغیر اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

(ابوساسان ابوالسائب)

۱۰۲۲۲ - ابوساسان

اس نے ضحاک سے روایت نقل کی ہے۔ ہمشیم اور شعبہ اس کی طرف گئے تھے اور انہوں نے اس سے سماع کیا تھا۔ ابن عدی نے اس کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اس کے حوالے سے یوم عقیم کی تفسیر بھی نقل کی ہے، وہ یہ کہتے ہیں: اس سے مراد ایسا دن ہے جس کی رات نہ ہو اور انہوں نے کوئی ایسی چیز ذکر نہیں کی جو اس کے کمزور ہونے پر دلالت کرتی ہو۔

۱۰۲۲۳ - ابوساسان (م’ د’ س’ ق)

یہ ھشیم رقاشی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے، اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۲۲۳ - ابوالسائب مخزومی

اس نے اپنی دادی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے حسین بن زید بن علی نے روایت نقل کی ہے یہ راوی ”مجهول“ ہے۔

(ابوسباع، ابوسبرہ)

۱۰۲۲۵ - ابوسباع

اس نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے یزید بن ابوما لک نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۲۲۶ - ابوسبرہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام سالم بن سبرہ ہڈی ہے۔

۱۰۲۲۷ - ابوسبرہ (ذت ق) نخعی

یہ کوئی ہے اس کا نام عبداللہ بن عالمس ہے۔ اس نے فروہ بن مسیک اور قرظی سے جبکہ اس سے اعمش اور حسن بن حکم نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ ”الثقات“ میں کیا ہے۔ اس کی سند ”حاملیات“ میں عالی سند کے ساتھ ہم تک پہنچی ہے۔

(ابوسراج، ابوسعبد)

۱۰۲۲۸ - ابوسراج

اس نے جریر بن عبداللہ سے جبکہ اس سے عمران بن حدیر نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۲۲۹ - ابوسعبد (ق) ساعدی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: رواد بن جراح نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ عمدہ نہیں ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک کبوتر کے پیچھے جاتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے جا رہا ہے۔ احمد بن علی سلیمان نے اس کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے اور عباس ترقمی کے جزء کے آغاز میں رواد نامی راوی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے جس کا متن یہ ہے:

من القی جلاباب الحیاء عن وجهه فلا غیبة له.

”جو شخص اپنے چہرے سے حیاء کی چادر کو ہٹا دے تو پھر اس کی غیبت نہیں ہوتی۔“

۱۰۲۳۰ - ابوسعید

اس نے ابوعون سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۲۳۱ - ابوسعید بقال

یہ سعید بن مرزبان ہے جس کا ذکر گزر چکا ہے۔

۱۰۲۳۲ - ابوسعید

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے آدمی کے خدر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ ابواسحاق سمیعی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۲۳۳ - ابوسعید غفاری

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ابوبانی خولانی کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۱۰۲۳۴ - ابوسعید کوفی

اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابن ابی ابروہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب "الضعفاء" میں کیا ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے: قطان کہتے ہیں: میں نے ابی ابروہ سے دریافت کیا: ابوسعید الکوفی کون ہے؟ تو وہ بولے: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے ویسے یہ بڑی عمر کا شخص ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: اس نے یہ نہیں کہا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو سنا ہے یعنی اس حدیث کے بارے میں یہ نہیں کہا جو اس نے روایت کی ہے۔

۱۰۲۳۵ - ابوسعید صنعانی (ت)

یہ محمد بن میسر ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۳۶ - ابوسعید

یہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا خادم ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت جھوٹی ہے۔ جو اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر نقل کی ہے:

من ابغض عبد فقد ابغضنی - ان اللہ باہی بالناس عشیة عرفة عامة وباہی بعبر خاصة.

”جو شخص عمر سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور عرفہ کی شام اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں پر عمومی طور پر فخر کا اظہار کیا اور عمر پر بطور خاص فخر کا اظہار کیا۔“

یہ روایت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

۱۰۲۳۷ - ابوسعید (د) حمیری

یہ حمصی ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ فرج بن فضالہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۲۳۸ - ابوسعید (ق)

یہ مدنی ہے اس نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جو صحابی ہیں۔ اس راوی کی شناخت نہیں ہو سکی۔ محول بن راشد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۳۹ - ابوسعید اعمیٰ

یہ مدنی ہے اس نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے عقبہ بن عامر کی طرف جانے کا واقعہ نقل کیا ہے۔ ابن جریج اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(ابوسعید)

۱۰۲۴۰ - ابوسعید (د) ازدی

اس نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے جو قتادہ نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۰۲۴۱ - ابوسعید (ذق) حمرانی

یہ حمصی ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوسعید انماری ہے بظاہر یہ دو الگ افراد ہیں۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اس سے حصین حمرانی نے نقل کی ہے۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۰۲۴۲ ابوسعید (ق)

یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس نے عبد الملک زبیری کے حوالے سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے سفر جمل کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ نقیب بن حاجب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۲۴۳ - ابوسعید (س)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عمرو بن دینار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۴۴ - ابوسعید (م)

اس نے وراثی سے روایت نقل کی ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ابن عون اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۲۴۵ - ابوسعید حمیری (د)

اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے پانی کے گھاٹ کی جگہ پر پاخانہ کرنے کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ پتانہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ حیوۃ بن شریح مصری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۴۶ - ابوسعید عقیصا

جو زبانی کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے انہوں نے اس کا ذکر عین سے متعلق باب میں کیا ہے۔

۱۰۲۴۷ - ابوسعید حبرانی (ذق)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرنے اور سرمد لگانے کی روایت نقل کی ہے۔ حصین حمیری حبرانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ ابوسعید الخیر ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”الثقات“ میں اس کا یہی نام بیان کیا ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور نہ یہ پتا چل سکا ہے کہ حصین کون ہے۔

۱۰۲۴۸ - ابوسعید بن جعفر

یہ اباء بن جعفر ہے، ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب نے مسند ابوضیفہ میں اجازت کے طور پر اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۴۹ - ابوسعید رقاشی

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے سلیمان تمیمی نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

۱۰۲۵۰ - ابوسعید (ق)

اس نے کھول سے جبکہ اس سے عقبہ بن یقظان نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۲۵۱ - ابوسعید بن عوذ مکتب

اس نے بعض تابعین سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا نام رجاہ بن حارث ہے، اسے ضعف قرار دیا گیا ہے۔ احمد بن ابومریم نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ دیگر حضرات نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عثمان بن عبد اللہ ثقفی کے حوالے سے اُن کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قرا القرآن في المصحف يكتب له الف الف حسنة، ومن قرا في غير المصحف فالف الف حسنة.

”جو شخص قرآن کو دیکھ کر اُس کی تلاوت کرتا ہے تو اُسے دس لاکھ نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص قرآن کو دیکھے بغیر اُس کی تلاوت کرتا ہے تو اُسے بھی دس نیکیاں ملتی ہیں۔“

روایت کے یہ الفاظ سلیمان بن عبد الرحمن نے مروان بن معاویہ سے نقل کیے ہیں۔ جہاں تک دجیم کے اس کے حوالے سے نقل کردہ الفاظ کا تعلق ہے تو وہ یہ ہیں:

قراءة الرجل القرآن في المصحف الف درجة، وفي غير المصحف الف الف درجة.

”آدمی قرآن کو دیکھ کر پڑھے تو اُسے ایک ہزار درجے ملتے ہیں اور اگر قرآن کو دیکھے بغیر پڑھے تو اُسے دس لاکھ درجے ملتے ہیں۔“

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: دجیم نامی راوی سلیمان سے زیادہ متقن ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ابوسعید بن عوذ نے جو روایات نقل کی ہیں اُن کی مقدار محفوظ نہیں ہے۔

(ابوسفیان)

۱۰۲۵۲ - ابوسفیان (دس) بن سعید ثقفی

اس نے اپنی خالہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۲۵۳ - ابوسفیان سعدی (ت ق)

یہ طریف ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۵۴ - ابوسفیان (ع)

اس نے حضرت بابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ مشہور تابعی ہے اور صدوق ہے۔ یہ طلحہ بن نافع ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۲۵۵ - ابوسفیان صیرنی

اس نے ابن عون سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ اسی طرح یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ (یعنی اس کا لقب) صواف ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق یہ دو مختلف آدمی ہیں صواف کا نام عبید اللہ ہے اور صیرنی کو ابن رواحہ کہا جاتا ہے۔ یہ ابن عون کا شاگرد ہے۔ ازدی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

۱۰۲۵۶ - ابوسفیان (د)

اس نے عمرو بن حریش کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۲۵۷ - ابوسفیان

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے واصل بن سیف نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۲۵۸ - ابوسفیان حمیری (خ ت)

یہ ”صدوق“ اور مشہور ہے اس کا نام سعید بن یحییٰ ہے یہ اہل واسط سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے عوام بن حوشب، معمر اور عوف سے جبکہ اس سے یعقوب دورقی، محمد بن یحییٰ ذہلی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: اس کا انتقال 220 ہجری میں ہوا۔

۱۰۲۵۹ - ابوسفیان انماری

اس نے حبیب بن ابوکبشہ سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ تباہ کن روایات نقل کرتا ہے جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرہ ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حبیب بن عبد اللہ کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه النظر الى الاترج والحمام الاحمر.
”نبی اکرم ﷺ کو اترج پھل اور سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا پسند تھا۔“

۱۰۲۶۰ - ابوسفیان بن عبد ربہ

اس نے عمر بن نبھان سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۲۶۱ - ابوسفیان

اس نے سالم خیاط سے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں مجہول ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ان میں سے پہلے شخص نے عمر بن نبھان کے حوالے سے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے

حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

وجدت للحسنة نورا في القلب وزيينا في الوجه وقوة في العمل. ووجدت للخطيئة سوادا في القلب
وشينا في الوجه.

”میں نے نیکی کا نور دل میں محفوظ کیا اور اس کی خوبصورتی چہرے میں محسوس کی اور اس کے نتیجے میں عمل میں قوت محسوس کی

اور میں نے یہ بات پائی ہے کہ گناہ کی سیاہی دل میں ہوتی ہے اور اس کی رسوائی چہرے پر ہوتی ہے۔“

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس روایت کو عمرو بن ابوقیس نے اس سے نقل کیا ہے۔

(ابوالسکن، ابوسلمان، ابوسلمہ)

۱۰۲۶۲ - ابوالسکن ہجری

اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے شعر کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت

منکر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے۔ صدقہ دہلی نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۶۳ - ابوالسکن

اس نے امام شعمی سے روایت نقل کی ہے، یہ مشہور نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔

۱۰۲۶۴ - ابوسلمان

اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت

جنازہ پر پانچ تکبیریں پڑھنے کے بارے میں ہے۔

۱۰۲۶۵ - ابوسلمہ

اس نے شہر بن حوشب سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۲۶۶ - ابوسلمہ بن ندیب (د)

اس نے ایک تابعی سے روایت نقل کی ہے جو منکر ہے۔

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

الجمعة علی من سبم النداء .

”جمعہ پڑھنا اُس شخص پر لازم ہوتا ہے جو اذان کی آواز سنتا ہے۔“

محمد بن سعید طاغی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۲۶۷ - ابوسلمہ خواص

اس نے ایوب سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت قائم نہیں ہے۔

۱۰۲۶۸ - ابوسلمہ عالمی (ق)

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: اس کا نام حکم بن عبداللہ بن خطاف ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: غزوہ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا۔

عشر مباحة لكم في المغازی: العسل والباء والزبيب والعسل والملح والشراب والحجر والعود ما لم ينحت والجلد الطری والطعام یخرج به.

”دس چیزیں جنگ کے دوران تمہارے لیے مباح ہیں: شہد پانی، کشمش، سرکہ، نمک، مشروب، پتھر اور لکڑی جو چھلی نہ ہو اور تازہ کھال اور وہ کھانا جو اس کے ساتھ نکلتا ہے۔“

امام طبرانی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اس روایت کو نقل کرنے میں ہشام نامی راوی منفرد ہے۔

۱۰۲۶۹ - ابوسلمہ واسطی

اس نے امام فضلی سے جبکہ اس سے شعبہ بن حجاج نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۲۷۰ - ابوسلمہ (ق)

یہ بنو لیت کا غلام ہے۔ دارمی نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

۱۰۲۷۱ - ابوسلمہ حمصی

اس نے حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے عبدالعزیز بن ابورواد نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۷۲ - ابوسلمہ کندی (ت)

اس نے فرقہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ زید بن حباب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ بظاہر یہ عثمان بری

ہے جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔

۱۰۲۷۳ - ابوسلمہ جہنی

فضیل بن مرزوق نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

لا یدری من ہو۔

(ابوسلیمان)

۱۰۲۷۴ - ابوسلیمان فلسطینی

اس نے قاسم بن محمد سے جبکہ اس سے اسماعیل بن ابوزیاد نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ایک طویل حدیث ہے جو قصوں کے بارے میں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ماضی بن محمد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔)

۱۰۲۷۵ - ابوسلیمان ہمدانی

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے باپ کی طرح اس کے بارے میں بھی پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۷۶ - ابوسلیمان

اس نے ابو جہر کے حوالے سے اعمش سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(ابوالسماں؛ ابوسمیہ)

۱۰۲۷۷ - ابوالسماں عدوی مقبری

یہ بھری ہے اس کے حوالے سے شاذ حروف منقول ہے اس کی نقل پر اعتماد نہیں کیا گیا اور اسے ثقہ قرار نہیں دیا گیا۔ اس کا نام معتب بن ہلال ہے۔

۱۰۲۷۸ - ابوسمیہ

اس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

(ابوسنان؛ ابوالسندی)

۱۰۲۷۹ - ابوسنان قسملی (تق) فلسطینی

یہ عیسیٰ بن سنان ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ یحییٰ حمانی کہتے ہیں: اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

ایسا ناشء نشا علی طاعہ اللہ حتی یموت اعطاه اللہ اجر تسعة وتسعين صدیقاً۔
 ”نشوونما پانے والا جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے نشوونما پاتا ہے یہاں تک کہ (وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہوئے) فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ننانوے صدیق لوگوں کا ثواب عطا کرے گا۔“
 یہ روایت انتہائی منکر ہے۔

۱۰۲۸۰ - ابوسنان (مؤدّت س) شیبانی برجمی کوفی

اس نے رے (تبران) میں رہائش اختیار کی تھی۔ اس نے امام شعبی اور ضحاک سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام سعید بن سنان ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۲۸۱ - ابوسنان عجمی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سحری کے بارے میں روایت نقل کی ہے یہ ”مجمول“ ہے۔

۱۰۲۸۲ - ابوسنان دمشقی

اس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس تک جانے والی سند بھی تاریک ہے۔

۱۰۲۸۳ - ابوسنان (مؤدّت س) شیبانی کوفی

اس کا نام ضرار بن مرہ ہے یہ ثقہ اور کھمدار ہے عبادت گزار اور رونے والا شخص ہے۔ اس سے تقریباً تیس احادیث منقول ہیں۔ اس نے سعید بن جبیر ابوصالح سمان اور ایک جماعت نے جبکہ اس سے عبد اللہ بن مبارک اور کعب نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کوفی ہے اور ثبت ہے۔

۱۰۲۸۴ - ابوالسندی

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا نام سہیل بن ذکوان ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوسہیل ابوسیف)

۱۰۲۸۵ - ابوسہیل خراسانی

اس نے ہشام کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے۔
 لا يزال السروق في تهمة من هو براء حتى يكون اعظم اثما من السارق۔
 ”جس شخص کی چوری ہوئی ہو اور وہ جھوٹا الزام لگادے کسی ایسے شخص پر جس کا چوری سے کوئی تعلق نہ ہو تو اُس کا گناہ چوری کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے۔“

یہ روایت منکر ہے ابو نضر ہاشم نے اس راوی سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۸۶ - ابوہبل

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔ حافظ ابوالحسن بن قطان فاسی کہتے ہیں: یہ ذاتی اعتبار سے بھی اور اپنی حالت کے اعتبار سے بھی مجبول ہے اور ضعیف الحدیث ہے۔ ویسے ہر ضعیف الحدیث شخص مجبول نہیں ہوتا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۰۲۸۷ - ابوہبل (ذت ق)

یہ کثیر بن زیاد ہے۔

۱۰۲۸۸ - ابوالسوار

اس نے اپنے ایک ماموں سے روایت نقل کی ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سمیط سدوسی نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۲۸۹ - ابوسورہ (ذت س)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے مطعم بن مقدم نے روایت نقل کی ہے یہ مجبول ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۲۹۰ - ابوسورہ (ذت س)

اس نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے منکر روایت منقول ہیں۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ایک قول کے مطابق یہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بھتیجا ہے۔ واصل بن السائب اور دیگر حضرات کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی ہے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ستفتح علیکم الامصار وتكونون جنودا... الحدیث.

”عنقریب تمہارے لیے شہر فتح ہوں گے اور تم لوگ لشکروں میں تبدیل ہو جاؤ گے۔“

یحییٰ بن جابر طائی نے یہ روایت اس راوی سے نقل کی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان الجنة فيها خيل.

”بے شک جنت میں گھوڑے ہوں گے۔“

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے داڑھی کے خلال کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۲۹۱ - ابوسیف مخزومی

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابوشجاع، ابوشداد، ابوشراع، ابوالشمال)

۱۰۲۹۲ - ابوشجاع

یہ منکر ہے، معروف نہیں ہے۔ اس نے ابوظبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من قرا الواقعة كل ليلة لم تصبه فاقه ابدا.

”جو شخص رات کے وقت سورہ واقعہ کی تلاوت کر لے گا، اُسے کبھی فاقہ لاحق نہیں ہوگا۔“

یہ روایت ربیع بن طارق اور ابن وہب نے سری بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ اُس نے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ابن وہب نے اپنی جامع میں نقل کی ہے جبکہ ابوعبید نے فضائل قرآن میں نقل کی ہے سری نامی راوی ثقہ ہے۔

۱۰۲۹۳ - ابوشجاع اسکندرانی

یہ سعید بن یزید ہے۔

۱۰۲۹۴ - ابوشداد

اس نے مجاہد سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جریر کے علاوہ اور کسی نے بھی اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۲۹۵ - ابوشراع

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ تاہم داؤد بن عبد الجبار نے اس سے روایت نقل کی ہے جو خود ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔ اس کے حوالے سے سیاہ جھنڈوں کے بارے میں روایت منقول ہے۔

۱۰۲۹۶ - ابوالشمال بن ضباب (ت)

مکحول نے اس کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں۔ یہ راوی صرف اس حدیث کے حوالے سے معروف ہے، یہ بات امام ابوزرعہ نے نقل کی ہے۔

(ابوشعبہ، ابوشہاب)

۱۰۲۹۷ - ابوشعبہ طحان

یہ اعمش کا پڑوسی تھا۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابواحمد زبیری نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔)

۱۰۲۹۸ - ابوشہاب

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے، ابن ابوحاتم رحمہ اللہ نے اس کا تذکرہ مختصر طور پر کیا ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۲۹۹ - ابوشہاب حناط (خ، م، د، س، ق)

یہ عبد رب بن نافع ہے اور صحیحین کے رجال میں سے ایک ثقہ شخص ہے۔ علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حافظ الحدیث نہیں ہے۔ یحییٰ اس کے معاملے سے راضی نہیں تھے۔

۱۰۳۰۰ - ابوشہاب حناط کبیر (خ، م، س)

اس کا نام موسیٰ بن نافع ہے اس نے مجاہد سے سماع کیا ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(ابوشہر، ابوشیبہ، ابوشیبان)

۱۰۳۰۱ - ابوشہر

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابن ابی خالد نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو منکر اور نکیر کے بارے میں ہے۔ اس کا ذکر مفضل بن صالح کے تحت گزر چکا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق مصحف ابوشہم اور ایک قول کے مطابق ابوشہر اور ایک قول کا مطابق ابوسہیل ہے۔

۱۰۳۰۲ - ابوشیبہ جوہری (ت، ق)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ یہ یوسف بن ابراہیم ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۰۳ - ابوشیبہ (ت، ق) عبسی

یہ ابن ابوشیبہ کا دادا ہے اور یہ ابراہیم بن عثمان ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۱۰۳۰۴ - ابوشیبہ قاضی

اس نے آدم بن علی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

تقوم الساعة في آذار.

”قیامت آذار میں قائم ہوگی۔“

محمد بن سلیمان باغندی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۱۰۳۰۵ - ابوشیبہ (ذ، ت)

اس نے نعمان بن سعد سے روایت نقل کی ہے یہ عبدالرحمن بن اسحاق ہے۔

۱۰۳۰۶ - ابوشیبہ خراسانی

اس نے ایک منکر روایت نقل کی ہے جو اس سے سعدویہ نے نقل کی ہے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

لا كبيرة مع الاستغفار ولا صغيرة مع الاصرار .

”استغفار کے ساتھ کبیرہ باقی نہیں رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ باقی نہیں رہتا۔“

۱۰۳۰۷ - ابوشیبان

اس نے ایک منکر روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ علی بن جدعان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابوصادق، ابوصالح)

۱۰۳۰۸ - ابوصادق ازدی (ق)

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبد اللہ بن ناجد ہے۔ محمد بن سعد کہتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ جبکہ ایک اور صاحب نے یہ کہا ہے: اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔ اس نے ربیعہ بن ناجد سے روایت نقل کی ہے۔ یعقوب بن شیبہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۳۰۹ - ابوصادق (ص)

اس نے مخنف بن سلیم سے جبکہ اس سے حارث بن حصیرہ نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی سند تاریک ہے یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۱۰۳۱۰ - ابوصالح (عو)

یہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام ہے۔ اس کا نام باذام ہے۔ ابن مہدی نے متروک قرار دیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے۔ ابواحمد کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے، یحییٰ القطان نے اس کا ساتھ دیا ہے اور یہ کہا ہے: میں نے اپنے اصحاب میں کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جس نے اسے ترک کیا ہو اور نہ ہی ہم نے کسی ایسے شخص کے بارے میں سنا ہے کہ اس نے اس کے بارے میں کچھ کہا ہو۔

۱۰۳۱۱ - ابوصالح (ت)

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ شاید یہ ذکوان سماں ہے، جی نہیں! بلکہ یہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان ہے۔ جس کے حوالے سے ایک منفرد روایت منقول ہے جو ابو حمزہ میمون القصاب سے منقول ہے اور وہ راوی خود ضعیف ہے۔ اس راوی نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

یا افلح ترب وجهك - یعنی اذا سجدت .

”اے افلح! تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم سجدے میں جاؤ (تو ایسا کرو)۔“

۱۰۳۱۲ - ابوصالح خوزی (ت ق)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث یہ

ہے:

من لم يدع الله يغضب عليه.

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس پر غضب ناک ہوتا ہے۔“

یہ روایت یحییٰ بن ائیم نے نقل کی ہے جو اُس نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

۱۰۳۱۳ - ابوصالح اشعری

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب انصاری ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے اس نے حضرت ابوامامہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابو حصین فلسطینی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۱۴ - ابوصالح اشعری (ق) ازدی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ثقہ ہے ابو سلام اسود نے اس سے روایت نقل کی ہے جو اس کے معاصرین میں سے ہے۔ اُن کے علاوہ حسان بن عطیہ، عبدالرحمن بن یزید بن تمیم اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایت نقل کی ہیں۔

۱۰۳۱۵ - ابوصالح

اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ اسحاق بن کحج ہے۔

۱۰۳۱۶ - ابوصالح حمسی

اس نے مرموزن کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے نعمان بن زبیر نے روایت نقل کی ہے۔ ان راویوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۳۱۷ - ابوصالح

یہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ ابو زبیر نے اس سے حدیث روایت کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابوہم کے نسخے میں اس کی حدیث عالی سند کے ساتھ منقول ہے جس کا متن یہ ہے:

ابدا بن تعول.

”اپنے زیر کفالت لوگوں پر خرچ سے آغاز کرو۔“

۱۰۳۱۸ - ابوصالح حارثی

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابو قلابہ کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۳۱۹ - ابوصالح سمان زیات

۱۰۳۲۰ - ابوصالح حنفی

۱۰۳۲۱ - ابوصالح

یہ ضاعہ کا آزاد کردہ غلام ہے اور کوفہ کے تابعین میں سے ایک ہے یہ تمام راوی ثقہ ہے۔ ایک جماعت نے ان کا ذکر اسی طرح کنیت کے ساتھ کیا ہے ان راویوں میں کمزوری نہیں ہے۔

(ابوالصباح، ابوصحار، ابوصدیق)

۱۰۳۲۲ - ابوالصباح نخعی

اس نے ہمام بن حارث سے روایت نقل کی ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام سلیمان بن بشیر ہے۔ یحییٰ القطان نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۳۲۳ - ابوصحار

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔
(امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: یہ پتا نہیں چل سکا کہ اس کا والد کون ہے اور اس کا نقل کردہ متن منکر ہے۔

۱۰۳۲۴ - ابوصدیق (ع) ناجی

یہ ”صدوق“ ہے اس کا نام بکر بن عمرو ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں: محدثین نے اس کی نقل کردہ حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے اور انہوں نے ان روایات کو منکر قرار دیا ہے۔ دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے تابعی ہے اور صحاح ستہ میں اس سے استدلال کیا گیا ہے۔

(ابوصفوان، ابوصلت، ابوصنی)

۱۰۳۲۵ - ابوصفوان

اس نے عطاء بن ابورباح سے روایت نقل کی ہے امام ابو حاتمؒ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۳۲۶ - ابوصفوان

یہ کہتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ بات بیان کی ہے۔ اشعث بن سوار نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ راوی ”مجهول“ ہے۔

۱۰۳۲۷ - ابوصفوان

اس نے محمد بن عبید سے روایت نقل کی ہے عطاء بن خالد نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابو حاتمؒ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۳۲۸ - ابوصلت

یہ بزرگ ہے ابورجاء نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۳۲۹ - ابوصلت

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ علی بن جدعان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۳۰ - ابوصلت

یہ ابواسحاق کا استاد ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۳۳۱ - ابوصلت (ق) ہروی شیبی

یہ عبدالسلام بن صالح ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۳۲ - ابوصنی

اس نے مجاہد بن جبر سے روایت نقل کی ہے۔ احمد بن احمد اور ابو داؤد سجزی کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ

بشیر ہے۔

(ابوالضحاک، ابوطارق، ابوطالب)

۱۰۳۳۳ - ابوالضحاک

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے شعبہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ تاہم شعبہ

کے اساتذہ عمدہ ہوتے ہیں۔

۱۰۳۳۴ - ابوطارق سعدی (ت)

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ جعفر ضعی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۳۵ - ابوطالب

یہ ابوقمیلہ کا استاد ہے۔ اس کا نام یحییٰ بن یعقوب ہے۔ اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ابوالاحمد حاکم نے اس پر تنقید کی ہے۔

(ابوطالوت، ابوالطیب)

۱۰۳۳۶ - ابوطالوت

اس نے ابولیح حسن بن عمر سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ مجهول ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۱۰۳۳۷ - ابوطالوت (ت)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ معاویہ بن صالح نے اس سے دباء

کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۳۸ - ابو الطیب حربی

اس نے محمد بن عبد اللہ شیبانی سے روایت نقل کی ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس نے عبد العزیز بن ابورواد کے حوالے سے عجیب و غریب روایات نقل کی ہیں اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من قرأ القرآن فلم يعر به وكل به ملك يكتب له بكل حرف عشرين حسنة ومن قرأه فاعر به كله وكل به اربعين من الملائكة يكتبون له بكل حرف سبعين حسنة.

”جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے حروف کی ادائیگی ٹھیک کرے تو اس پر ایک فرشتے کو مقرر کیا جاتا ہے جو اس کے ہر ایک حرف کے عوض میں بیس نیکیاں نوٹ کرتا ہے اور جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے اعراب ٹھیک پڑھے (یعنی اس کے حروف کی ادائیگی میں غلطی نہ کرے) تو اس پر چالیس فرشتوں کو مقرر کیا جاتا ہے جو اس کے لیے ہر ایک حرف کے عوض میں ستر نیکیاں نوٹ کرتے ہیں۔“

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو الطیب حربی نے معمر سے سماع کیا ہے۔ یہ کذاب اور خبیث ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابو الطیب کا تعلق انبار سے ہے اور حدیث میں یہ ”کذاب“ ہے۔

(ابو طریف، ابو طعمہ)

۱۰۳۳۹ - ابو طریف

یہ تابعی ہے اس نے یہ مرسل روایت نقل کی ہے:

سالت ربي اللاهين.

”میں نے اپنے پروردگار سے لہو کا شکار ہونے والوں کے بارے میں دریافت کیا۔“

اس راوی کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔

۱۰۳۴۰ - ابو طعمہ (ذوق)

یہ عمر بن عبد العزیز مرقی اور قصہ گو کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے اپنے آقا سے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد العزیز بن عمر اور ابن لہیعہ نے روایت نقل کی ہے۔ ابواحمد حاکم کہتے ہیں: مکحول نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن عمار کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا نام ہلال ہے۔)

(ابوطیبہ، ابوظبیاں، ابوظلال)

۱۰۳۴۱ - ابوطیبہ

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابوشجاع سعید نے روایت نقل کی ہے یہ "مجبول" ہے۔

۱۰۳۴۲ - ابوطیبہ دارمی جرجانی

اس کا نام عیسیٰ بن سلیمان ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۴۳ - ابوطیبہ (ذت اس) مروزی

یہ عبداللہ بن مسلم ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۴۴ - ابوظبیاں قرشی

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ سلمہ بن کہیل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۴۵ - ابوظبیاں جنبی (ع)

یہ ثقہ ہے اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔ اس کا نام حصین بن جندب ہے۔

۱۰۳۴۶ - ابوظلال قسملی

اس کا نام ہلال ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ایک مرتبہ اسے وہی قرار دیا گیا ہے۔

(ابوعاتکہ، ابوغازب، ابوعمام)

۱۰۳۴۷ - ابوعمام (ت)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے تاہم اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ حسن بن عطیہ، عسان بن عبید اور ایک جماعت نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ "مفکر الحدیث" ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام طریف بن سلمان ہے۔ سلیمان نے اس کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرنے کے حوالے سے معروف ہیں۔

۱۰۳۴۸ - ابوغازب (ق)

اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کا نام مسلم بن عمرو ہے۔ جابر جعفی نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ قابل اعتماد نہیں ہے۔ اس سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہے:

لا قود الا بالسيف.

”قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جائے گا۔“

مبارک بن فضالہ نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۴۹ - ابو عاصم غوثی (د)

اس نے ابو طفیل سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ حماد بن سلمہ کے علاوہ اُس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۱۰۳۵۰ - ابو عاصم

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ایک مجہول بزرگ ہے۔ اس کا نام رافع ہے۔ ابو حصین کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۳۵۱ - ابو عاصم عبادانی (ق)

اس نے فضل رقاشی سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ اور ایک قول کے مطابق عبید اللہ ہے یہ جہت نہیں ہے۔ یہ عجیب و غریب روایات نقل کرتا ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

(ابوالعالیہ، ابو عامر، ابو عائشہ)

۱۰۳۵۲ - ابوالعالیہ ریاحی رفیع

یہ جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں سے ایک ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: ان کے بارے میں اُس حدیث کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے جو نماز کے دوران ہنسنے پر (نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جانے کے بارے میں ہے)۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: ثقہ راوی ہمیشہ منفرد روایات نقل کرتے آئے ہیں۔

۱۰۳۵۳ - ابوالعالیہ (خ، س، م) براء

اس کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ یہ ثقہ ہے اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے۔ امام ابو زرہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال 90 ہجری میں ہوا۔

۱۰۳۵۴ - ابوالعالیہ

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ شریک کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۳۵۵ - ابو عامر

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابراہیم بن زیاد نے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں مجہول ہیں۔

۱۰۳۵۶ - ابو عامر صائغ

اس نے ابو خلف کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۱۰۳۵۷ - ابو عامر

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔
(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ پہلے والا راوی ہے۔)

۱۰۳۵۸ - ابو عامر خزازی (م'عو)

یہ صالح بن رستم ہے، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۵۹ - ابو عاتشہ (د)

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہم نشین ہے۔ یہ معروف نہیں ہے، کھول نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابو عباد ابو العباس)

۱۰۳۶۰ - ابو عباد زاہد

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ جھوٹی روایت نقل کی ہے، جس کا متن یہ ہے:
المرجئة والقدرية والخوارج والروافض يسلب منهم (ربع) التوحيد فيلقون الله كفارا مخلدين في النار.

”مرجئہ، قدریہ، خوارج اور روافض (فروقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں) سے توحید کا چوتھائی حصہ سلب کر لیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ لوگ کافر ہونے کے طور پر حاضر ہوں گے اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔“
مجھے نہیں معلوم کہ یہ روایت اس نے ایجاد کی ہے یا اس سے روایت نقل کرنے والے محمد بن رزین نے ایجاد کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تذکرہ اپنی کتاب ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور یہ کہا ہے: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۰۳۶۱ - ابو العباس بن اعین

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے۔

۱۰۳۶۲ - ابو العباس سندی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔ یہ فضل بن خثیمہ ہے۔

(ابو عبد اللہ)

۱۰۳۶۳ - ابو عبد اللہ

اس کا نام غلام خلیل ہے اور احمد بن محمد بن غالب صوفی ہے۔ اس کا ذکر ہو چکا ہے کہ یہ ”کذاب“ ہے۔

۱۰۳۶۴ - ابو عبد اللہ ترمذی

یہ ایک بزرگ ہے جس نے 200 ہجری کے بعد احادیث روایت کی تھیں۔ ابن جوزی کہتے ہیں: اس پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔

۱۰۳۶۵ - ابو عبد اللہ جدلی (ذت)

یہ شیعہ ہے اور بغض رکھنے والا شخص ہے۔ جو زجانی کہتے ہیں: یہ مختار کے جھنڈے کا نگران ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۳۶۶ - ابو عبد اللہ شامی

اس نے ابو ملیکہ ذماری سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی نے اسے واپسی قرار دیا ہے۔ شاید یہ محمد سعد مصلوب ہے۔

۱۰۳۶۷ - ابو عبد اللہ شامی

اس نے تمیم داری سے جبکہ اس سے ضرار بن عمر مطلق سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۳۶۸ - ابو عبد اللہ قہستانی

اس نے ابو اسحاق سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ازدی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۳۶۹ - ابو عبد اللہ عذری

اس نے یونس بن یزید کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبد الرحیم بن مطرف نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۷۰ - ابو عبد اللہ دوسی (ق و)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ بشر بن رافع کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل کی نہیں۔

۱۰۳۷۱ - ابو عبد اللہ بکاء

اس نے ابو خلف اعمی سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۱۰۳۷۲ - ابو عبد اللہ

یہ بصری ہے یہ حماد بن زید کا پڑوسی تھا۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

انه كان اذا راى الشاب قال: مرحباً بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم، امرنا ان نحفظكم ونوسع لكم في المجالس ...

”انہوں نے ایک نوجوان کو دیکھ کر یہ فرمایا: اس شخص کو خوش آمدید ہے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی، آپ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم تمہاری حفاظت کریں اور تمہارے لیے مجالس کو کشادہ رکھیں۔“

یہ روایت انتہائی غریب ہے اور جریری کے حوالے سے مختصر طور پر منقول ہونے کے طور پر محفوظ ہے اور وہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے بارے میں تلقین کی تھی۔

۱۰۳۷۳ - ابو عبد اللہ (س) مدنی

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن ابراہیم تمیمی نے معوذتین کے بارے میں روایت

نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۳۷۳ - ابو عبد اللہ قرشی

ایک قول کے مطابق اس کی کنیت ابو سعید اللہ ہے یہ مصری ہے۔ اس نے حضرت ابو بردہ کے حوالے سے اُن کے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے صرف سعید بن ابویوب نے روایت نقل کی ہے جو یہ ہے:

من اعظم الذنوب بعد الكبائر ان يموت الرجل وعليه دين لا يدع له وفاء .

”کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی مر جائے اور اُس کے ذمے قرض ہو جس کی ادائیگی کے لئے اُس نے کچھ نہ چھوڑا ہو۔“

۱۰۳۷۵ - ابو عبد اللہ (د)

اس نے عطاء بن یسار سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ بکر بن سوادہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۷۶ - ابو عبد اللہ تمیمی (د)

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مسح کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۳۷۷ - ابو عبد اللہ (د)

اس نے سعید بن ابوالحسن سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبد ربہ بن سعید نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۳۷۸ - ابو عبد اللہ بکری

اس نے سعید مقبری سے جبکہ اس سے ہشیم نے روایت نقل کی ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن حبان رضی اللہ عنہ نے اس پر تنقید کی ہے۔

۱۰۳۷۹ - ابو عبد اللہ حنسی (د)

مجھے جریری کے علاوہ ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے حدیث روایت کی ہو۔

۱۰۳۸۰ - ابو عبد اللہ

یہ ایک مدنی بزرگ ہے۔ جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیز لیلیٰ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۳۸۱ - ابو عبد اللہ قزاز

اس نے سالم بن عبد اللہ سے جبکہ اس سے دراوروی نے روایت نقل کی ہے یہ مجهول ہے۔

۱۰۳۸۲ - ابو عبد اللہ کی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت منقول ہے جو ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ درج ذیل ہے:

لا تاكل باصبع فانه اكل للملوك، ولا باصبعين فانه اكل للشياطين.

”تم ایک انگلی کے ذریعے نہ کھاؤ کیونکہ یہ بادشاہوں کا طریقہ ہے اور دو انگلیوں کے ساتھ نہ کھاؤ کیونکہ یہ شیاطین کا طریقہ ہے۔“

رشدین اس راوی کے حوالے سے یہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(ابوعبدالحمید، ابو عبدالرحمن)

۱۰۳۸۳ - ابو عبدالحمید

یہ پچاس چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سلام بن مسکین نے اس راوی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور یہ کہا ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”مسجد ہر پرہیزگار شخص کا گھر ہے۔“

المسجد بیت کل تقی۔

اس روایت کو ابو احمد حاکم نے نقل کیا ہے۔

۱۰۳۸۴ - ابو عبدالرحمن مسعودی

اس کا نام عبداللہ بن عبدالملک ہے اس کے حوالے سے فتنہ کے بارے میں ایک روایت منقول ہے جو اس نے عباد و اجنی اور ان جیسے افراد نے نقل کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت میں غور و فکر کی گنجائش ہے یہ شیعہ تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ زید بن وہب جہنی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بينما نحن حول حديفة اذ قال: كيف انتم لو قد خرج اهل بيت نبيكم فرقتين يضرب بعضهم وجوه بعض بالسيف؟ فقلنا: يا ابا عبد الله ان ذلك لكائن؟ قال: اي والذي بعث محمدا بالحق.

فقلت له: فما اصنع؟ قال: انظروا الى الفرقة التي تدعو الى علي رضي الله عنه فالزموها.

”ایک مرتبہ ہم حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران انہوں نے فرمایا: اُس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا کہ اگر تمہارے نبی کے گھر والے دو گروہوں میں تقسیم ہو کر نکلیں اور پھر ایک دوسرے کو تلوار کے ذریعے ماریں تو ہم نے کہا: اے ابو عبداللہ! کیا ایسا ہوگا؟ تو حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اُس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر میں کیا کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم اُس گروہ کا جائزہ لو جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بلا رہا ہو اور اُسے لازم پکڑ لو۔“

عمرو نامی راوی مجہول ہے اور یہ روایت جھوٹی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۰۳۸۵ - ابو عبدالرحمن (د)

اس نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسیح کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس سے ابو عبداللہ

نے روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی کی مانند ہے (یعنی اُس کی بھی شناخت پتا نہیں چل سکی)۔

۱۰۳۸۶ - ابو عبد الرحمن خراسانی (ذق)

اس کا نام اسحاق ہے اور اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو سنن ابوداؤد میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اذا تبايعتم بالعينة واخذتم اذنان البقر وتركتهم الجهاد سلط الله عليكم ذلا لا ينزعه حتى ترجعوا الى دينكم.

”جب تم بیع عینہ کی خرید و فروخت کرو گے اور گائے کی دُموں کو پکڑ لو گے اور جہاد ترک کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت کو مسلط کر دے گا اور وہ تم سے اُس وقت تک الگ نہیں ہوگی جب تک تم اپنے دین کی طرف پلٹ نہیں آتے۔“

یہ راوی اسحاق بن سید ہے جس نے مصر میں سکونت اختیار کی تھی، حیوۃ بن شریح نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابن ابوحاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ مشہور نہیں ہے۔ ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا۔

۱۰۳۸۷ - ابو عبد الرحمن شامی

اس نے عمادہ بن نسی سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔

(امام ذہبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: شاید یہ وہ راوی (جس کا لقب) مصلوب ہے۔

۱۰۳۸۸ - ابو عبد الرحمن

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بقیہ کے اُن مشائخ میں سے ایک ہے جو کسی منکر روایت کے حوالے سے معروف نہیں ہیں۔

۱۰۳۸۹ - ابو عبد الرحمن شافعی

یہ علم کلام کا ماہر ہے یہ احمد بن یحییٰ بن عبد العزیز ہے۔ اس نے ولید بن مسلم سے روایت نقل کی ہے یہ امام شافعی کے ساتھ رہا ہے اور اکابر علماء میں سے ایک ہے۔ تاہم پھر اسے ادبار لاحق ہوا تو یہ احمد بن ابوداؤد کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے لگا اور اس نے اُس کی رائے کو اختیار کر لیا۔ مطین اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ ابو ثور کہتے ہیں: ہم شافعی کے پاس آتے جاتے رہے ہیں ہمارے ساتھ ابو عبد الرحمن ہوتا تھا امام شافعی ہم سے کہتے تھے: تم ابو عبد الرحمن کی طرف نہ آیا جایا کرؤ کیونکہ تمہارے سامنے روایت پیش کرتا ہے اور اس میں غلطی کرتا ہے اس کی بیانی کمزور ہے۔

۱۰۳۹۰ - ابو عبد الرحمن

اس نے اعمش سے جبکہ اس سے جرول بن جلیفل نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

(ابو عبد الرحیم)

۱۰۳۹۱ - ابو عبد الرحیم

یہ کوئی ہے اور زندقہ ہے۔ حاکم نے اس کا ذکر اپنی کتاب ”الاکلیل فی زمن التابعین“ میں کیا ہے۔

(ابو عبد السلام، ابو عبد الصمد، ابو عبد العزیز)

۱۰۳۹۲ - ابو عبد السلام

اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق ابو عبد السلام کا نام ابو عبد السلام زبیر ہے اور ایک قول کے مطابق ایوب ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت یہ ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتمد ويرخي طرفها من خلفه وبين يديه ويفرزها خلفه -
”نبی اکرم ﷺ عمامہ باندھتے تھے اور اُس کے ایک کنارے کو اپنے پیچھے یا اپنے آگے کی طرف لٹکا لیتے تھے اور آپ اپنے پیچھے اُسے دبا دیا کرتے تھے“۔

یہ روایت ابو معشر نے نقل کی ہے، یہی روایت براء نے اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۱۰۳۹۳ - ابو عبد السلام و حاطی

یہ بقیہ کے مشائخِ آساتذہ میں سے ایک ہے اور اسکی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۱۰۳۹۴ - ابو عبد الصمد

اس نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

كان ابو الدرداء اذا تحدث تبسم.

”حضرت ابو درداء جب بات کرتے تھے تو مسکراتے تھے“۔

یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۳۹۵ - ابو عبد العزیز

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ابو جمرہ نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔ اس سے حکومت کی مذمت کے

بارے میں روایت منقول ہے۔

(ابو عبد الغفار ابو عبد الملک ابو عبس)

۱۰۳۹۶ - ابو عبد الغفار ازدی

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے یحییٰ بن ایوب مصری نے روایت نقل کی ہے۔ یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۳۹۷ - ابو عبد الملک

یہ اُم مسکین کا غلام ہے اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے یہ ”مجهول“ ہے۔ علی بن العطاء نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۹۸ - ابو عبس

اس نے ہارون تمیمی سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ رازی کہتے ہیں: ان دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(ابو عبیدہ ابو عبیدہ)

۱۰۳۹۹ - ابو عبیدہ

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

۱۰۴۰۰ - ابو عبیدہ باجی

یہ بکر بن اسود ہے یہ وہی ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۰۱ - ابو عبیدہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ حید طویل ہے۔

۱۰۴۰۲ - ابو عبیدہ

اس نے حسن بصری رحمہ اللہ سے جبکہ اس سے محمد بن طلحہ نے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۰۳ - ابو عبیدہ

اس نے یزید رجبی سے جبکہ اس سے محمد بن حمیر تمیمی نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۰۴ - ابو عبیدہ

اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: فراء اور صبن کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۰۵ - ابو عبیدہ

اس نے ابو حزرہ سے جبکہ اس سے عثمان بن عبد الرحمن طرائفی نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۰۶ - ابو عبیدہ (عمو) بن محمد بن عمار بن یاسر

اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اگر اللہ نے چاہا تو یہ ”صدوق“ ہوگا۔ اس نے اپنے والد سے اس کے علاوہ حضرت جابر بن عبد اللہ سیدہ ربیع بنت معوذ اور ولید بن ولید رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں؛ جبکہ اس سے ابن اسحاق، یعقوب بن ماحون، سعد بن ابراہیم اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۴۰۷ - ابو عبیدہ بن فضیل بن عیاض

اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اس لیے ابن جوزی کے کلام کی التفات نہیں کیا جائے گا۔

(ابو عتبہ ابو عثمان)

۱۰۴۰۸ - ابو عتبہ (س)

یہ معمر کا استاد ہے۔ اس کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یا ایک شخص کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔

۱۰۴۰۹ - ابو عثمان بن یزید

اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے؛ جو اس سے ابن جریج نے نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۴۱۰ - ابو عثمان (س) بن سنہ خزاعی

اس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جنوں کی حاضری والی رات سے متعلق روایت نقل کی ہے۔ میرے علم کے مطابق زہری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۴۱۱ - ابو عثمان خراسانی

اس کا پتا نہیں چل سکا۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے اس سے عمارہ بن ابو حفصہ نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۱۲ - ابو عثمان (دس ت)

اس نے اپنے والد سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: سلیمان تمیمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: جہاں تک نہدی کا تعلق ہے تو وہ ثقہ ہے اور امام ہے۔

۱۰۴۱۳ - ابو عثمان

اس نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا استاد ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۴۱۴ - ابو عثمان (دس ت)

اس نے جبیر بن نفیر سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے متابعت کے

طور پر روایت نقل کی ہے۔ معاویہ بن صالح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۱۵ - ابو عثمان ازدی

اس نے سعید بن ابو عمرو بہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۱۶ - ابو عثمان (ذت) انصاری

یہ مرو کا قاضی ہے اس نے قاسم بن محمد سے جبکہ اس سے مہدی بن میمون اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اس کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو بن سالم ہے۔ اس نے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

کل مسکر حرام و ما اسکر منه الفرق فداء الكف منه حرام.

”ہر نشہ آور چیز حرام ہے جس چیز کا ایک پیالہ نشہ کر دے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے“۔

۱۰۴۱۷ - ابو عثمان (ذس)

ایک قول کے مطابق اس کا نام سعد ہے۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اقرأوا "يس" على موتاكم.

”اپنے قریب المرگ لوگوں پر سورہ یسین کی تلاوت کرو“۔

اس کی یا اس کے والد کی شناخت نہیں ہو سکی۔ سلیمان تمیمی کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

(ابوالعجفاء)

۱۰۴۱۸ - ابو العجفاء سلمی (عو)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام ہرم ہے۔ ابو احمد حاکم کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث قائم نہیں ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کی حدیث میں غرور و فکر کی گنجائش ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بھری ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

”لا تغالوا بصدقات النساء۔“
”خواتین کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو“۔

(ابوالعجلان، ابو العدیس، ابو عدبہ)

۱۰۴۱۹ - ابو العجلان محاربی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: حمید بن ابوغنیہ اور دیگر حضرات نے اس سے روایت نقل کی ہیں۔

۱۰۴۲۰ - ابوالعدس (ذق)

اس نے ابومرزوق سے روایت نقل کی ہے۔ یہ تمیج بن سلیمان ہے جس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ اور ابوالعدس نامی یہ راوی ابوالعنس کا استاد ہے۔

۱۰۴۲۱ - ابوالعدس اکبر

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ عامم قاری اور عامم احول نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۴۲۲ - ابو عذیبہ

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے:

اللہم عجل علیہم بالغلام الثقی.

”اے اللہ! ان پر جلد ثقی نو جوان کو مسلط کر دے۔“

یہ روایت ”مجہول“ ہے۔

۱۰۴۲۳ - ابو عذیبہ

اس نے نافع سے غسل کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔

(ابوالعذرہ ابوعذرہ)

۱۰۴۲۴ - ابوالعذرہ (د)

اس نے سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے عمیر بن ہانی نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجہول“ ہے۔

۱۰۴۲۵ - ابوعذرہ (ذت)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔

(ابوعروہ ابوالعشرہ)

۱۰۴۲۶ - ابوعروہ

اس نے زیاد بن فلان سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجہول“ ہے۔ اسی طرح اس کا استاد (بھی مجہول ہے)۔

۱۰۴۲۷ - ابوالعشرہ (عمو)

ایک قول کے مطابق اس کا نام اسامہ بن مالک اور ایک قول کے مطابق عطار بن مجلہ ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی نقل

کردہ حدیث اور اس کے اپنے والد سے سماع کے بارے میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔
 (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور نہ ہی یہ پتا چل سکا ہے کہ یہ اس کا باپ کون ہے۔ حماد بن سلمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفر دہے اور اس کی نقل کردہ روایت درج ذیل ہے جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

قلت: يا رسول الله! اما تكون الذكاة الامن اللبنة والحلق؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
 لو طعنت في فخذها لاجزا عنك.

”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا صرف لبہ اور حلق میں ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اُس کے زانوں پر نیزہ چھو دو تو تمہاری طرف سے یہ بھی کافی ہوگا۔“

یہ روایت امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے احمد بن یونس سے جبکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ہناد سے جبکہ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابوشیبہ سے نقل کی ہے اور ان دونوں صاحبان نے اسے وکیع سے نقل کیا ہے جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دورق کے حوالے سے ابن مہدی سے نقل کیا ہے اور ان تینوں راویوں نے اسے حماد سے نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوالعشراء اپنے والد کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کسی حدیث کا ہمیں علم نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) عبدالرحمن بن قیس زعفرانی نے حماد کے حوالے سے اُس کی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن العتيرة فحسنها.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمیرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے اسے حسن قرار دیا۔“

(ابوعصام، ابوعصمہ)

۱۰۳۲۸ - ابوعصام (ق)

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ خالد بن عبید ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۳۲۹ - ابوعصام (ذت س م)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور وہ روایت شعبہ نے اس سے نقل کی ہے۔ یہ دوسرے والا راوی صدوق ہے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے استدلال کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان فرق کرنا کچھ مشکل ہے۔ جو راوی ثقہ ہے اُس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تین روایات نقل کی ہیں اور یہ روایات اُس راوی سے ہشام دستوائی، شعبہ اور عبدالوارث بن سعید نے نقل کی ہیں۔ اس کی نقل کردہ حدیث برتن میں تین مرتبہ سانس لینے کے بارے میں ہے۔ ایک قول کے مطابق اُس کا نام شامہ ہے جبکہ ایک قول کے مطابق یہ دونوں راوی ایک ہی ہیں اور بصرہ کا رہنے والا ہے۔ جو بعد میں مرو میں منتقل ہو گیا تھا تو اُس سے ابوتیمیلہ ابن مبارک اور ابن سینانی نے استفادہ کیا ہے۔ ابن عدی نے ان دونوں کو ایک ہی شخص کے طور پر ذکر کیا ہے۔ اور خالد بن عبید اپنے نام کے حوالے سے مشہور ہے جبکہ

دوسرے والا راوی اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہے۔

۱۰۴۳۰ - ابو عصمہ مروزی (ت)

یہ نوح الجامع ہے۔ جس کا ذکر ہو چکا ہے کہ اس اختلاق (یعنی ایجاد کرنے) کا مرتکب ہوتا تھا۔ اس کی حدیث کو ترک کر دیا گیا تھا۔

(ابوالعطاف، ابوالعطوف، ابو عطیہ)

۱۰۴۳۱ - ابوالعطاف

ابن مدینی بیان کرتے ہیں: جریر کے علاوہ مجھے اور کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہو۔

۱۰۴۳۲ - ابوالعطوف

یہ جراح بن منہال ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۴۳۳ - ابو عطیہ (ذت س)

اس نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ بدیل بن میسرہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۳۴ - ابو عطیہ وادعی (خ، ت، ذ، س، م)

یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے یہ ثقہ اور قدیم ہے۔

(ابوعفان، ابوعقال، ابو عقبہ، ابو عقیل)

۱۰۴۳۵ - ابوعفان اموی

اس نے عبدالرحمن بن ابوزناد سے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”منکر الحدیث“ ہے۔

۱۰۴۳۶ - ابوعقال (د)

اس کا نام بلال ہے اس پر حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۳۷ - ابو عقبہ (ت، خ)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے عبدالعزیز بن مختار نے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۱۰۴۳۸ - ابو عقیل

اس نے ایک شخص کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجہول“ ہے۔

(ابوعکاشہ، ابوعلقمہ)

۱۰۴۳۹ - ابوعلقمہ (ق)

اس نے رفاعہ بجلی سے روایت نقل کی ہے۔ اس نے مختار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس وقت حضرت جبرائیل یہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ ابوہلیلی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۴۰ - ابوعلقمہ فروی صغیر

یہ عبد اللہ بن ہارون بن موسیٰ بن ابوعلقمہ کبیر عبد اللہ بن محمد ہے۔ اس نے زعنبی اور دیگر حضرات سے جبکہ اس سے ابن صاعد نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ یہ بات ابو احمد حاکم نے بیان کی ہے۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ اس کا والد ہارون بن موسیٰ صدوق ہے۔

۱۰۴۴۱ - ابوعلقمہ (م' د' س) کبیر

یہ ثقہ ہے اس نے زعنبی اور دیگر حضرات سے سماع کیا ہے۔

۱۰۴۴۲ - ابوعلقمہ

یہ ایک بزرگ تھا جو جامع رصافہ میں ہوتا تھا۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(ابوعلی، ابو العلاء)

۱۰۴۴۳ - ابوعلی (ذت) ابلی

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے اس سے اس کے بھائی یونس بن یزید ابلی نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۴۴ - ابوعلی صیقل

یہ بنو اسد کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس نے جعفر بن تمام کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مسواک کا حکم ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے منصور نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ثوری نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابوعلی بن سکن اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۴۵ - ابو العلاء (ت' س)

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ شامی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۴۴۶ - ابو العلاء

اس نے نافع کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تنقید کی ہے اور یہ کہا ہے: اس نے نافع کے حوالے سے ایسی روایت نقل کی ہے جو ان کی حدیث میں شامل نہیں ہے۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے نافع کے حوالے سے حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من کفن میتا فان له بكل شعرة تصيب كفنه عشر حسنة.
 ”جو شخص کسی مردے کو کفن دیتا ہے تو اُسے اُس کفن کے نیچے آنے والے ہر بال کے عوض میں دس نیکیاں ملتی ہیں۔“
 ابن حبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے۔
 (امام ذہبی فرماتے ہیں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔)

(ابوعمار ابوعمارہ)

۱۰۴۳۷ - ابوعمار

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے نافع بن یزید نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۳۸ - ابوعمار اسدی

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عثمان بن زافر نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۳۹ - ابوعمارہ

یہ محمد بن احمد ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوعمر)

۱۰۴۵۰ - ابوعمار شحجی

اس نے سالم بن ابو جعد سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۵۱ - ابو عمر

اس نے حسن بصری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے اسماعیل بن عبدالملک بن ابوصفیراء نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۴۵۲ - ابو عمر جدلی

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے داؤد بن ابو ہند نے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۴۵۳ - ابو عمر (دس) غدانی

ایک قول کے مطابق یہ ابو عمرو ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ قنادہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کے حوالے سے زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کو ہونے والے عذاب کے بارے میں روایت نقل کی ہے جسے ہم نے دینی کی امالی میں روایت کیا ہے۔

۱۰۴۵۴ - ابو عمر منہبی (ق)

اس نے نجفی کے حوالے سے ابو جحیفہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ شریک اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۴۵۵ - ابو عمر شامی

اس نے کحول سے روایت نقل کی ہے۔ از دی کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۰۴۵۶ - ابو عمر صفار

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ”ضعیف“ ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: ابو عمر حفص بن سلیمان ایک طویل عرصے سے اس سے فارغ ہے۔

۱۰۴۵۷ - ابو عمر بزاز (ت)

یہ دینار بن عمر ہے جس کا ذکر کمزور ہونے کے حوالے سے کیا گیا ہے۔

۱۰۴۵۸ - ابو عمر بزاز (ت ق)

یہ دوسرا شخص ہے اس کا نام حفص بن سلیمان مقرئ غاضری ہے۔ یہ وہی الحدیث ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۵۹ - ابو عمر (ت ق) بصری

اس نے ابن ابیہرہ سے روایت نقل کی ہے، نعیم نے اس کے حوالے سے فتنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔ اس سے عجیب و غریب روایات منقول ہیں یہ وہ شخص ہے جسے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۴۶۰ - ابو عمر (س) دمشقی

اس نے عبید بن خشاش سے جبکہ اس سے مسعودی اور حسین جعفی نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ ابو عمرو ہے۔

۱۰۴۶۱ - ابو عمر ضریر

اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔ علی بن مدینی نے اس پر طعن کیا ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حوضی کے علاوہ کوئی اور شخص ہے۔

۱۰۴۶۲ - ابو عمر دوری ضریر

یہ بغداد میں قاریوں کا استاد تھا۔ یہ حفص بن عمر ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کی حدیث میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ بعض حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۴۶۳ - ابو عمر

مسعودی نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۰۳۶۳ - ابو عمر

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۳۶۵ - ام عمر بنت حسان بن زید

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(ابو عمرو)

۱۰۳۶۶ - ابو عمرو بن العلاء مازنی مرقی

یہ امام ہے اور اہل بصرہ کا عالم ہے اور قرأت میں حجت ہے۔ جہاں تک حدیث کا تعلق ہے تو اس میں اس کی نقل کردہ روایات کم ہیں۔ اس نے مجاہد اور ان کے طبقے کے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ قرأت میں اس کی امامت کے باوجود یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ روایات کا ماہر نہیں تھا۔ ایوب بن متوکل کہتے ہیں: یہ قرآن کا حافظ نہیں تھا۔ امام ابو داؤد نے سوالات میں یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ ابو عمرو نامی یہ شخص آگے بڑھاتا کہ لوگوں کو نماز پڑھانے تو اس نے یہ سورت پڑھی: ”اذا زلزلت“ تو اس پر کچھ طاری ہو گئی۔

۱۰۳۶۷ - ابو عمرو

مسعودی نے اس سے حدیث روایت کی ہے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۰۳۶۸ - ابو عمرو بجلی

ایک قول کے مطابق اس کا نام عبیدہ بن عبد الرحمن بن عمر بجلی ہے۔ حری بن حفص نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ ابن بان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۰۳۶۹ - ابو عمرو (ذق) بن محمد بن حریر

اس نے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۳۷۰ - ابو عمرو جمہلی

اس نے زاذان سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۳۷۱ - ابو عمرو داری

اس نے ابن عجلان سے روایت نقل کی ہے یہ دونوں مجهول ہیں۔

۱۰۳۷۲ - ابو عمرو ندبی

یہ بشر بن حرب تابعی ہے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۴۷۳ - ابو عمرو بن حماس

اس نے حمزہ بن ابواسید سے روایت نقل کی ہے ”مجبول“ ہے۔

۱۰۴۷۴ - ابو عمرو سدوسی (د)

یہ ابو عامر عقدی کا استاد ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ سعید بن سلمہ بن ابوحسام ہو۔

۱۰۴۷۵ - ابو عمرو (س)

اس نے ایک شخص کے حوالے سے یعلیٰ بن مرہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بتائیں چلے گا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۴۷۶ - ابو عمرو (م) شیبانی کوفی نحوی

یہ لغت کا عالم ہے اس نے بغداد میں رہائش اختیار کی تھی اور وہاں لسانیات کے علم کو پھیلا یا۔ اس کا نام اسحاق بن مرار ہے۔ اس نے ابو عمرو بن العلاء رکیں شامی اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بن سلمہ بن عاصم ابو عبید احمد دورقی اور ایک قول کے مطابق احمد بن ثعلب نے روایات نقل کی ہیں اور یہ بات غلط ہے کیونکہ اس کے ثعلب کے درمیان ایک اور شخص بھی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ شخص شیبانی نہیں ہے بلکہ اس نے بنوشیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص شیبہ کی تربیت کی تھی تو اس کی نسبت ان لوگوں کی طرف کر دی گئی۔ خطیب بغدادی کہتے ہیں: یہ لغت کا سب سے بڑا عالم تھا اور لغت کے بارے میں قابل اعتماد ہے لیکن عربی شاعری کے بارے میں قابل اعتماد نہیں ہے۔ اس کے بیٹے عمرو کا یہ بیان منقول ہے کہ جب اس نے جمع کرنا شروع کیا تو عربوں کی شاعری کی طرف آیا تو اسی سے زیادہ قبیلے تھے تو جب بھی یہ کسی قبیلے پر کام کرتا تھا تو ایک پوری کتاب لکھ لیتا تھا اور اُسے کوفہ کی مسجد میں رکھ دیتا تھا۔ ثعلب کہتے ہیں کہ وہ ابو عمرو شیبانی کے ہمراہ علم اور سماع میں اُس سے زیادہ مرتبہ داخل ہوئے جتنے وہ ابو عبیدہ کے ساتھ داخل ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ ابو عمرو ویرانے میں چلا گیا اور اُس نے عربوں کے حوالے سے بہت سی چیزیں نوٹ کیں اُس کی عمر انتہائی طویل ہوئی تھی یہاں تک کہ یہ نوے سال کے لگ بھگ ہو گیا تھا۔ وہ یہ کہتے ہیں: عام علماء کے نزدیک اس کی حیثیت کم اس وجہ سے ہے کیونکہ یہ بنیذ پینے کے حوالے سے مشہور تھا۔ ابن انباری کہتے ہیں: اسے ابو عمرو بھی کہا جاتا ہے یہ لغت اور شعر کے دیوان کا مرتب ہے یہ بھلا اور صدوق آدمی ہے۔ عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں: میرے والد ابو عمرو کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور اُس کی املاء کو نوٹ کیا کرتے تھے۔ حنبل کہتے ہیں: اس کا انتقال 210 ہجری میں ہوا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس سے سب سے زیادہ حقیر نام کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولا: یعنی وہ نام جو سب سے زیادہ ہلکا ہو۔ یہ روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور صحیح مسلم میں اس راوی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

۱۰۴۷۷ - ابو عمرو شیبانی کوفی اکبر

یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے اس کا نام سعید بن ایاس ہے۔

۱۰۴۷۸ - ابو عمرو سبانی (ت، خ) فلسطینی

اس کا نام زرعہ ہے اس نے حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے اس کے بیٹے یحییٰ بن ابو عمرو سبانی اور

ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس نے تھوڑی روایت نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تھی۔ یعقوب فسوی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۴۷۹ - ابو عمرو (س) قاص ملانی

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

”افطر الحاجم والمحموم۔“
”چھپنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔“

سلیمان تمیمی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ ابو احمد حاکم کہتے ہیں: یہ اسباط بن محمد بن عبد الرحمن قرشی کا والد ہے۔ ابن صاعد نے

بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۰۴۸۰ - ابو عمرو ندبی (س ق)

یہ بشر بن حرب ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے یہ کمزور ہے۔

(ابو عمران، ابو عمرہ، ابو عمیر)

۱۰۴۸۱ - ابو عمران حرانی

یہ یوسف بن یعقوب ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۴۸۲ - ابو عمرہ (دس ق)

اس نے اپنے آقا زید بن خالد سے روایات نقل کی ہیں۔ محمد بن یحییٰ بن حبان کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۴۸۳ - ابو عمرہ (د)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہیں جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے (وہ روایت یہ ہے):

للفرس سہبان۔

”گھوڑے کو دو حصے ملتے ہیں۔“

مسعودی نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں علت پائی جاتی ہے۔

۱۰۴۸۴ - ابو عمیر بن محمد

اس کا نام عبدالکبیر ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۴۸۵ - ابو عمیر

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۰۴۸۶ - ابو عمیر (دس ق) بن انس بن مالک

اس نے اپنے چچاؤں کے حوالے سے زوال کے بعد عید کے ثابت ہونے کی صورت میں اگلے دن نماز عید ادا کرنے کی روایت نقل

کی ہے یہ شخص صرف اسی حدیث کے حوالے سے یا ایک اور حدیث کے حوالے سے معروف ہے۔ ابو بشر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ابن قتان کہتے ہیں: اس کی عدالت ثابت نہیں ہو سکی۔ ابن منذر، ابن حزم اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اسی لیے اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۰۳۸۷ - ابو عمیر انسی

یہ مصر میں ہوتا تھا اس نے دینار کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہوں نے ایک رومال آگ میں ڈالا تو وہ سفید ہو گیا، ہم نے اُن سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ بولا: آگ کسی ایسی چیز کو نہیں جلاتی ہے جسے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک نے چھوا ہو۔ یہ روایت ابو علی بن شاذان نے عبد الرحمن بن نصر شاعر کے حوالے سے اس راوی سے نقل کی ہے۔

(ابو العنابس)

۱۰۳۸۸ - ابو العنابس

اس نے عطیہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ عبد اللہ بن صہبان ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۳۸۹ - ابو العنابس (د) کوئی اکبر

اس کا نام بیان نہیں ہوا۔ ایک قول کے مطابق یہ عبد اللہ بن مروان ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے ابو شعاع سے نقل کی ہے جبکہ اس سے شعبہ نے نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ایک ایسا بزرگ ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔ مسعر نے بھی اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس راوی کے حوالے سے ابو شعاع کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

جعل النبي صلى الله عليه وسلم فداء اهل بدر اربع مائة.

”نبی اکرم ﷺ نے اہل بدر کا فدیہ چار سو مقرر کیا تھا۔“

۱۰۳۹۰ - ابو العنابس ثقفی

اس نے اپنے والد سے اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے عبد الملک بن عمیر اور عمر بن ذر اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام محمد بن عبد اللہ بن قارب ہے۔

۱۰۳۹۱ - ابو العنابس کوئی ملائی اصغر

یہ سعید بن کثیر ہے اس نے اپنے والد کے حوالے سے جبکہ اس سے عبد الواحد بن زیاد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ یہ تھوڑی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۱۰۳۹۲ - ابو العنابس نخعی کوئی اوسط

یہ عمرو بن مروان ہے جس نے ابو وائل اور امام شعی سے جبکہ اس سے وکیع اور جعفر بن عون نے روایت نقل کی ہے یہ نیک شخص ہے۔

۶۶۳۸۔ عیسیٰ ملانی

اس نے امام زین العابدین سے روایات نقل کی ہیں ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

۶۶۳۹۔ عیسیٰ

اس نے اپنے آقا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

(عین القضاة، عینہ)

۶۶۴۰۔ عین القضاة ہمدانی

یہ عبد اللہ بن محمد ہے جو اولاد آدم کے سمجھدار ترین لوگوں میں سے ایک ہے، تصوف کے بارے میں اس کا کلام کچھ بدعتیانہ اور کچھ فلسفیانہ ہے، اس کے کلام اور اس کی گمراہی کی وجہ سے اسے پکڑا گیا اور پانچ سو ہجری کے بعد اسے مصلوب کر دیا گیا، ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سنت پر گامزن رکھے۔

۶۶۴۱۔ عیینہ بن حمید

اس نے یزید بن ابویحییٰ سے روایات نقل کی ہیں امام بخاری کہتے ہیں: یہ ایک مجہول شخص ہے، جس نے ایک مجہول شخص سے روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ مجہول اور منکر الحدیث ہے۔

۶۶۴۲۔ عیینہ بن عبد الرحمن

اس نے عبید اللہ بن عمری سے روایت نقل کی ہے امام ابو حاتم رازی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۴۳۔ عیینہ بن عبد الرحمن (عو) بن جوشن غطفانی بصری

اس نے اپنے والد نافع ابو زبیر سے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے۔ ابن علیہ یزید بن زریع، یحییٰ قطان اور ایک مخلوق نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

﴿ حرف الغین ﴾

(غازی، غاضرہ)

۶۶۴۴- غازی بن جبلة

یحییٰ و حاطی نے اس سے حدیث روایت کی ہے امام بخاری فرماتے ہیں: زبردستی دلوائی جانے والی طلاق کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ لفظ غازی ”ز“ کے ساتھ ہے، بعض حضرات نے اسے ”ز“ سے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۶۶۴۵- غازی بن عامر

اس نے عبدالرحمن بن مغراء سے روایات نقل کی ہیں ازدی کہتے ہیں: یہ کذاب ہے۔

۶۶۴۶- غاضرہ بن عروہ بصری

عاصم بن ہلال نے اس سے حدیث روایت کی ہے ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

(غالب)

۶۶۴۷- غالب بن حبیب یشرکی

اس نے عوام بن حوشب سے روایات نقل کی ہیں یہ ”مجهول“ ہے۔ دولابی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام بخاری نے اسی طرح فرمایا ہے۔ قتیبہ بن سعید نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۶۴۸- غالب بن خطاف قطان بصری

یہ صدوق اور مشہور ہے اس نے حسن بصری اور ابن سیرین سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے بشر بن مفضل اور ابن علیہ نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہے ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: میں اس سے واقف نہیں ہوں اس نے بکر بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شدة الحر، فاذا لم یستطع احدنا ان یمکن وجهه من الارض بسط ثوبه وسجد علیہ.

”ہم شدید گرمی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے جب ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیشانی زمین پر نہیں

۱۰۵۰۹ - ابوفاطمہ

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۱۰ - ابوفاطمہ

اس نے ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

(ابو فراس، ابو الفرج)

۱۰۵۱۱ - ابو فراس نہدی (س د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

ابونضرہ نے اس سے یہ حدیث روایت کی ہے:

اقص من نفسه صلى الله عليه وسلم.

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کی طرف سے بدلہ دلویا تھا“۔

۱۰۵۱۲ - ابو الفرج

یہ عمر بن عبدالعزیز کا غلام ہے۔ اس نے رے میں احادیث روایت کی تھیں۔ امام ابو زرعة کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولتا تھا۔

(ابوفروہ، ابو فرارہ، ابو الفضل)

۱۰۵۱۳ - ابو فروہ جزری

یہ یزید بن سنان ہے، یہ ”ضعیف“ ہے۔

۱۰۵۱۴ - ابو فروہ

اس نے ابوخلاد سے روایت نقل کی ہے، جو ایک صحابی ہیں۔ ایک قول کے مطابق اس نے ابو مریم کے حوالے سے حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اذا رايتهم الرجل قد اعطى زهدا في الدنيا وقلّة منطق فاقتر بوا منه، فانه يلقي الحكمة.

”جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جسے دنیا کے بارے میں زہد عطا کیا گیا ہو اور کم گویائی کی صلاحیت عطا کی گئی ہو تو تم اس سے قریب ہونے کی کوشش کرو کیونکہ اُسے حکمت عطا کی گئی ہوگی۔“

یحییٰ بن سعید بن ابان، ابو فروہ سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ جزری ہے۔

۱۰۵۱۵ - ابو فرارہ عنزی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عاصم احوال نے روایت نقل کی ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

۱۰۵۱۶ - ابوالفضل

اس نے ابوالجوزاء سے روایت نقل کی ہے۔ ابوالفتح ازدی کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔

۱۰۵۱۷ - ابوالفضل (د)

یا شاید ابوالفضل انصاری۔ اس نے مسلم بن ابوبکرہ کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نماز کے لئے اذان دینے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ بتائیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۵۱۸ - ابوالفضل

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ایک قول کے مطابق یہ ابن الفضل ہے۔ یونس بن خباب اس سے روایت نقل کرنے میں منفر د ہے۔

۱۰۵۱۹ - ابوالفضل

اس نے عینہ بن سعید سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۲۰ - ابوالفضل

اس نے سنان بن ابومنصور سے روایت نقل کی ہے۔ یہ دونوں راوی مجہول ہیں۔

۱۰۵۲۱ - ابوالفضل

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۲۲ - ابوالفضل

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

۱۰۵۲۳ - ابوالفضل مدنی

اس نے مقبری سے جبکہ اس سے یزید بن ہارون نے روایت نقل کی ہے۔ میں اس سے واقف نہیں ہوں اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔

۱۰۵۲۴ - ابوالفضل

اس نے راشد بن سعد سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجہول“ ہے۔

۱۰۵۲۵ - ابوالفضل

اس نے نکول شامی سے روایت نقل کی ہے یہ بھی اسی طرح (مجہول ہے)۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بقیہ نے ابوالفضل نامی اس راوی کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جو نکول

کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

من سعادة البرء خفة لحبيبه.

”جھوٹی گواہی دینے کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔“
یہ روایت عمرو بن زیاد باہلی نے اس سے نقل کی ہے۔

۶۶۵۳- غالب بن غزوان دمشقی

اس نے صدقہ بن یزید سے روایات نقل کی ہیں ہشام بن عمار کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں کی۔

۶۶۵۴- غالب بن فائد

اس نے سفیان ثوری سے روایات نقل کی ہیں امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ازدی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے، عقلی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں اس کے برخلاف نقل کیا گیا ہے۔ سہل بن عثمان عسکری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: یہ سند میں وہم کا شکار ہوتا ہے۔

۶۶۵۵- غالب بن قران

یہ ایک بزرگ ہے جس سے نصر بن علی نے حدیث روایت کی ہے۔ ازدی بیان کرتے ہیں: یہ مجہول اور ضعیف ہے۔

۶۶۵۶- غالب بن ہلال ترمذی

اس نے اعمش سے روایت نقل کی ہے ازدی کہتے ہیں: یہ ضعیف ہے۔

۶۶۵۷- غالب بن وزیر

اس نے ابن وہب کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ غزہ کار بننے والا شخص تھا اور اس سے منقول روایات کم ہیں۔

(غانم، غزال)

۶۶۵۸- غانم بن احوص

اس نے ابوصالح سامان سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

۶۶۵۹- غانم بن ابو غانم بن احوص

اگر اللہ نے چاہا تو یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے، واقدی نے اس سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

۶۶۶۰- غزال بن محمد

اس نے محمد بن حمادہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے جو چھپنے لگوانے کے بارے

میں ہے۔

(غزوان)

۶۶۶۱ - غزوان بن یوسف مازنی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب عامری ہے اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ اس کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ معلیٰ بن اسد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۶۶۶۲ - غزوان (د)

اس نے حضرت مقرب رضی اللہ عنہ سے وہ روایت نقل کی ہے جو تبوک میں تھے یہ ”مجبول“ ہے اس کے حوالے سے اس کے بیٹے سعید کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

(غسان)

۶۶۶۳ - غسان بن ابان ابوروح یمامی

اس نے 200 ہجری سے پہلے حدیث روایت کی تھی یہ منکر الحدیث ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ عجیب و غریب روایات نقل کرتا ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

خلق الله احجارا قبل ان يخلق الارض بالفى عام، ثم امر ان يوقد عليها، ثم اعدھا لابلیس و فرعون و لمن حلف باسبه كا ذبا.

”اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے پتھروں کو پیدا کیا پھر اس نے حکم دیا کہ ان سے آگ جلائی جائے پھر اس نے اس آگ کے ذریعہ ابلیس اور فرعون اور اس شخص کو پیدا کیا جو اللہ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھاتا ہے۔“

یہ روایت موضوع ہے۔

۶۶۶۴ - غسان بن برزین

اس نے ثابت بنانی اور ایک جماعت سے سماع کیا ہے جبکہ اس سے عفان اور عبد الواحد بن غیاث نے روایت نقل کی ہے مجھے ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے جس نے اسے کمزور قرار دیا ہو۔ یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ میں نے اس کے حوالے سے ایک منکر روایت دیکھی ہے جو حسن بن سفیان کی ”مسند“ میں ہے جسے اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

غدا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقالوا: يا رسول الله، هلكننا ورب الكعبة.

قال: وما ذاك! قالوا: النفاق. قال: الستم تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله عبده

ورسوله! وذكر الحديث بطوله.

۱۰۵۴۲ - ابو کبشاش (ت)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے کدام نے روایت نقل کی ہے۔ اسکی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۵۴۳ - ابو کبشہ سلولی (خ)

اس نے سہل بن حنظلیہ سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔ یہ غلطی ہے بلکہ یہ شخص مشہور ہے اور ثقہ ہے۔ اس نے حضرت ثوبان اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے بھی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے ابو سلام مملو زربیعہ قصیر حسان بن عطیہ اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے استدلال کیا ہے وہ بھی اس کے نام سے واقف نہیں تھے یہ شانی ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ کے معاصرین میں سے ہے۔

۱۰۵۴۴ - ابو کبشہ سدوسی (د)

اس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ عاصم احوال نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابو کبیر، ابو کرب، ابو کرز)

۱۰۵۴۵ - ابو کبیر زبیدی (د ت س)

ایک قول کے مطابق اس کا نام زہیر ہے جبکہ ایک قول کے مطابق جہان ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس سے عبداللہ بن حارث زبیدی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے۔ عجل اور نسائی رحمہ اللہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کا انتقال عبدالملک کی خلافت کے زمانے میں ہوا تھا۔

۱۰۵۴۶ - ابو کرب (ق) ازودی

اس نے نافع سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۵۴۷ - ابو کرز

اس نے زہری سے روایت نقل کی ہے اسی طرح (اس کی بھی شناخت نہیں ہو سکی)۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو کرز ازودی نے نافع کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو اس کی حدیث نہیں ہیں۔ حماد بن عبدالرحمن نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۴۸ - ابو کرز قرشی

یہ عبداللہ بن کرز ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(ابو کعب، ابو کنانہ، ابولبابہ، ابولبید)

۱۰۵۴۹ - ابو کعب سعدی (د)

یہ اہل بقاء کے مشائخ میں سے ایک ہے۔ اس کا نام ایوب ہے ایک قول کے مطابق اس کے باپ کا نام موسیٰ اور ایک قول کے

مطابق محمد ہے اور ایک قول کے مطابق سلیمان ہے۔ ابو جہاہر کے علاوہ ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے کہ اُس نے اس سے روایت نقل کی ہو تاہم انہوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے حوالے سے سلیمان بن حبیب کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے اچھے اخلاق کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۵۰ - ابولعب حارثی

اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۱۰۵۵۱ ابوکنانہ (د)

اس نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان من جلال اللہ اکرام ذی الشیبة.

”اللہ تعالیٰ کے احترام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ عمر رسیدہ شخص کا احترام کیا جائے۔“

یہ روایت اس راوی سے زیاد بن مخرق نے نقل کی ہے یہ راوی ثقہ ہے۔ تاہم ابوکنانہ نامی راوی معروف نہیں ہے۔ ابو عیاض نے

اس سے حدیث روایت کی ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

۱۰۵۵۲ - ابولبابہ وارق

یہ مروان ہے جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر

ہے۔

۱۰۵۵۳ - ابولبید (ذت ق) جہضمی لمازہ

جریر بن حازم نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ ثقہ ہے لیکن یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہتا تھا۔

(ابولقمان، ابولؤلؤ، ابولاس)

۱۰۵۵۴ - ابولقمان حضرمی

یہ شامی ہے معاویہ بن صالح نے اس سے حدیث روایت کی ہے یہ ”مجہول“ ہے۔

۱۰۵۵۵ - ابولؤلؤہ

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے اور انہیں سیاہ عمامہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ وکیع نے اس سے روایت نقل کی ہے

اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۵۵۶ - ابولاس نہدی

اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

(غضور، غضیف، غطیف)

۶۶۷۳- غضور بن عتیق کلبی

اس نے مکحول سے روایت نقل کی ہے ولید بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۶۶۷۴- غضیف بن اعین

اس نے مصعب بن سعد سے روایت نقل کی ہے امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام غطیف ہے اور یہ غطیف جزری ہے جو اسد بن عمرو بکلی کا استاد ہے۔ امام دارقطنی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: قاسم بن مالک مزنی نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اس کا نام روح بن غطیف نقل کیا ہے۔
(امام ذہبی فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: میرا خیال ہے یہ کوئی دوسرا شخص ہے۔)

۶۶۷۵- غطیف بن ابوسفیان (س) طاقی

امام نسائی نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے یہ اس کے علاوہ کوئی اور شخص ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام غضیف ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو نافع بن عاصم اور دیگر حضرات سے اس نے نقل کی ہیں جبکہ اس سے سعید بن سائب اور عمرو بن وہب نے روایات نقل کی ہیں یہ دونوں طاہی ہیں۔

(غلام، غنیم)

۶۶۷۶- غلام خلیل

یہ بغداد کا صوفی ہے اس کا نام احمد بن محمد بن غالب بابلی ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور یہ کذاب ہے۔

۶۶۷۷- غنیم بن سالم

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں: اس نے عجیب و غریب اور موضوع روایات نقل کی ہیں مجھے اس سے روایت کرنا پسند نہیں ہے تو اس سے استدلال بھلا کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک وہ روایت ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

من شك في ايمانه فقد حبط عمله.

”جو شخص اپنے ایمان کے بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔“

اسی سند کے ساتھ یہ روایت بھی منقول ہے:

انه نظر في المرأة فقال: الحمد لله الذي زان مني ما شان من غيري، وهداني للاسلام، وفضلني على

کثیر من خلق تفضیلا۔

”نبی اکرم ﷺ نے آئینہ دیکھنے کے بعد یہ پڑھا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے اُس چیز سے آراستہ کیا ہے جو میرے علاوہ کی شان کے متعلق ہے (یعنی مجھ مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے) اور اُس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی ہے اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے۔“

یہ دونوں احادیث اس سے عثمان بن عبداللہ اموی نے روایت کی ہیں۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ غنم بن سالم ہے جو جھوٹ کے حوالے سے مشہور شخص ہے اس کا اسم تصغیر بعض حضرات نے بیان کیا ہے نیز عثمان نامی راوی پر بھی حدیث ایجاد کرنے کا الزام ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

(غورک)

۶۶۷۸۔ غورک سعدی

اس نے امام جعفر صادق سے روایات نقل کی ہیں امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ انتہائی ضعیف ہے۔

اس راوی نے امام جعفر صادق کے حوالے سے اُن کے والد (امام باقر کے حوالے سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی

اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

فی الخیل السائمة فی کل فرس دینار۔

”چرنے والے گھوڑوں میں سے ہر ایک گھوڑے میں ایک دینار کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

اس کی سند میں لیث اور دیگر راویوں کو امام دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

(غیاث)

۶۶۷۹۔ غیاث بن ابراہیم نخعی

اس نے اعمش اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں امام احمد فرماتے ہیں: لوگوں نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ عباس

دوری نے بیچی کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔ جوز جانی کہتے ہیں: میں نے کئی حضرات کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث ایجاد کرتا

تھا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کر دیا تھا اس کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اس کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: بقیہ محمد بن حمران، محمد بن خالد حنظلی، بہلول بن حسان، علی بن جعد نے اس سے روایات نقل کی

ہیں یہ وہ شخص ہے جس کے بارے میں ابو یوسف نے یہ بات ذکر کی ہے کہ اس نے (عباسی خلیفہ) مہدی کو اس حدیث کے بارے میں بتایا تھا:

”اونٹوں کی دوڑ کے علاوہ کسی مقابلہ پر انعام لینا جائز نہیں ہے“

لا سبق الا فی خف

تو اس میں اس نے یہ شامل کیا اور کہا: ”اور پرندے میں بھی“ جب وہ اٹھا تو اُس نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ

اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما آمن بالقرآن من استحل محارمه.

”وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھتا ہو۔“

بعض دیگر راویوں نے اپنی سند کے ساتھ سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما آمن بالقرآن من استحل محارمه.

”وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھتا ہو۔“

یہ روایت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کی سند منقطع ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: محمد بن یزید جس نے اس کی سند کو عمدہ قرار دیا ہے وہ اپنے باپ کی طرح خود بھی عمدہ نہیں ہے۔ جہاں تک پہلی سند کا تعلق ہے تو سنن میں اس کے حوالے سے محدثین نے روایت نقل نہیں کی ہے، محدثین نے صرف دوسری واپی روایت نقل کی ہے جسے امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

احبوا المساکین فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: اللہم احیننی مسکیناً، واهتنی مسکیناً واحشترنی فی زمرة المساکین.

”مساکین سے محبت رکھو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! تو مجھے مسکین ہونے کی حالت میں زندہ رکھنا اور مسکین ہونے کی حالت میں موت دینا اور مساکین کے ساتھ میرا حشر رکھنا۔“

یہ روایت مذکورہ مشائخ نے اپنی سند کے ساتھ ابوسعید اشج کے حوالے سے ابو خالد سے نقل کی ہے، جہاں تک ابو مبارک کا تعلق ہے تو اس کے مجہول ہونے کی وجہ سے اس کے ذریعے حجت قائم نہیں ہو سکتی۔

(ابوالمثنیٰ، ابو مجاشع، ابو مجاہد)

۱۰۵۶۹ - ابوالمثنیٰ

یہ ایک بزرگ ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے روایت نقل کرنا جائز نہیں ہے، البتہ ثانوی حوالے سے کی جاتی ہے۔ اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من ہر اقة دم... الحدیث.

”قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی بھی عمل قربانی کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہوتا۔“

۱۰۵۷۰ - ابوالہشبی جہنی (ت)

اس نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے ایوب بن حبیب زہری اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۱۰۵۷۱ - ابوالہشبی خزاعی (ت ق)

یہ سلیمان بن یزید ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۵۷۲ - ابوجاشع

ابوبکر بن ابومریم نے اس سے حدیث روایت کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۵۷۳ - ابومجاہد

یہ عبداللہ بن کیسان ہے جو ضعیف راویوں میں سے ایک ہے۔

(ابوالحجیب ابو محمد)

۱۰۵۷۴ - ابوالحجیب

یہ شامی ہے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے عبدالواحد ثقفی اور عبداللہ نے روایت نقل کی ہے۔ یہ شعبہ کا استاد ہے اس نے یہ روایت نقل کی ہے:

ان نعل سیف ابی ہریرۃ کان من فضة. ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کا دستہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔“ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

ما من احد یدع صفراء او بیضاء الا کوی بہ فطرحة.

”جو شخص زرد یا سفید چیز (یعنی سونا یا چاندی) استعمال کرے گا تو اُسے ان کے ذریعے داغ لگایا جائے گا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک طرف رکھ دیا تھا۔“

۱۰۵۷۵ - ابو محمد قرشی

اس نے اسرائیل سے جبکہ اس سے محمد بن جہیم نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ یہ بتا نہیں چلا سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۵۷۶ - ابو محمد بن عمرو (د) بن حریت

اس نے اپنے دادا سے روایات نقل کی ہیں۔ نہ تو اس کی حالت کی اور نہ اس کے نام کی شناخت ہو سکی ہے۔ اسماعیل بن امیہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۵۷۷ - ابو محمد کوفی

اس نے ابن منکدر سے جبکہ اس سے زید بن حباب نے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: یہ ضعیف ہے۔

اس نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”من مسح يده على راس يتيم رحمة له بكل شعرة حسنة، ورفع له بكل شعرة درجة.“
”جو شخص یتیم پر شفقت کرتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے تو اُسے اُس کے ہر ایک بال کے عوض ایک نیکی ملتی ہے اور ہر ایک بال کے عوض میں اُس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔“

امام بخاری فرماتے ہیں: فائد نامی راوی منکر الحدیث ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ مسلم بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں اس کے پاس آیا تو اس کے سامنے اس کی ایک کینز کو لکڑی کے ذریعے مارا جا رہا تھا۔ محمد بن ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے اس سے کہا: تو پھر حماد بن سلمہ نے اس کے حوالے سے حدیث کیوں نوٹ کی ہے؟

۶۶۸۹- فائد بن کیسان (د، ق) ابو عوام باہلی جزا زلیام بصری

یہ بصرہ کا رہنے والا ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے البتہ ابن حبان نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں جو اس نے ابو عثمان نہدی اور ابن بریدہ سے نقل کی ہیں جبکہ اس سے حماد بن سلمہ زکریا بن یحییٰ بن عمارہ ذراع اور یحییٰ بن ابراہیم نے روایات نقل کی ہیں۔

۶۶۹۰- فائد مدنی (د، ت، س)

اس نے اپنے آقا عبید اللہ بن علی بن ابی رافع سے روایات نقل کی ہیں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات سے بھی نقل کی ہیں جبکہ اس سے زید بن حباب، یعنی اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں، یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم فرماتے ہیں: اس میں کوئی جرح نہیں ہے۔

(فتح، فخر)

۶۶۹۱- فتح بن نصر مصری

اس نے اسد بن موسیٰ السنہ سے روایات نقل کی ہیں ابن ابی حاتم کہتے ہیں: محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۶۶۹۲- فخر بن خطیب

یہ صاحب تصانیف ہے اور کچھ حدیثی اور عقلیاتی میں سرداری کی حیثیت رکھتا تھا، لیکن حدیث و آثار کے حوالے سے بالکل لاعلم تھا، دین کے بنیادی احکام سے متعلق چند مسائل کے بارے میں اسے شکوک و شبہات لاحق تھے جس نے حیرت کو جنم دیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو ایمان پر ثابت قدم رکھے، اس کے حوالے سے ایک کتاب ”السر المکتوم فی مخاطبۃ النجوم“ منقول ہے جو صریح طور پر جادو پر مشتمل ہے، ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی ان تالیفات سے توبہ کر لی ہو اگر اللہ نے چاہا۔

(فرات)

۶۶۹۳- فرات بن احنف

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں، امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے، یہ عالی شیعہ تھا۔ ابن نمیر کہتے ہیں: یہ ان لوگوں میں سے ایک تھا جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ بادلوں میں موجود ہیں۔ عبدالواحد بن زیاد نے اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔

۶۶۹۴- فرات بن زہیر

اس نے امام مالک سے روایات نقل کی ہیں، ابن حبان کہتے ہیں: اس سے روایت کرنا جائز نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

اللص محارب لله فاقتلوه، فما اصابكم من اثمه فعلي.
”چور اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے والا شخص ہوتا ہے تو تم اُسے قتل کرو، اُس کے گناہ کے حوالے سے جو کچھ تم تک پہنچے گا اُس کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔“

خضر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۶۶۹۵- فرات بن سائب، ابوسلیمان

ایک قول کے مطابق اس کی (کنیت اور اسم منسوب) ابوالمعلیٰ جزری ہے۔

اس نے میمون بن مهران سے روایات نقل کی ہیں، اور اس سے حسین بن محمد مروزی، شباہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میمون کے بارے میں یہ محمد بن زیاد طحان سے زیادہ قریب ہے، اس پر بھی وہی الزام عائد کیا گیا ہے جو اُس پر کیا گیا تھا۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتخلى رجل تحت شجرة مشمرة، وان يتأمل على ضفة نهر جار.

”نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ آدمی پھل دار درخت کے سائے میں قضائے حاجت کرے یا بہتی ہوئی نہر کے کنارے پر قضائے حاجت کرے۔“

تو اس روایت میں یہ اُس کے قریب ہے، اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث

(ابودرک، ابومرحوم، ابومرزوق)

۱۰۵۹۷ - ابودرک

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۰۵۹۸ - ابومرحوم ارطبانی

اس نے زید بن اسلم سے روایت نقل کی ہے، یہ عبدالرحیم بن کردم ہے۔

۱۰۵۹۹ - ابومرزوق سجیحی (دق)

اس نے ابوغالب سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرود ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم متوكئا على عصا فقبنا اليه.

فقال: لا تقوموا كما تقوم الاعاجم بعضها لبعض.

فاشتهينا ان يدعونا، فقال: اللهم اغفر لنا وارحنا، وارض عنا، وتقبل منا، وادخلنا الجنة، ونجنا من النار، واصلح لنا شأننا كله، فكاانا اشتهينا ان يزيدينا، فقال: قد جمعت لكم الامر.

”ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء پر نیک لگاتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اٹھ کر آپ کے سامنے کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: تم لوگ اُس طرح نہ کھڑے ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، ہماری یہ خواہش ہوئی کہ آپ ہمارے لیے دعا کریں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے مغفرت کر دے! ہم پر رحم کر! ہم سے راضی ہو جا! ہماری طرف سے (نیک اعمال اور دعاؤں وغیرہ) کو قبول کر لے اور ہمیں جنت میں داخل کر دے اور ہمیں جہنم سے بچالے اور ہمارے تمام معاملات ٹھیک کر دے۔“

ہماری مزید خواہش ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے لیے تمام چیزوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔“

یہ روایت ابن نمیر نے مسعر کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے اور یہ سنن ابن ماجہ میں علی بن محمد کے حوالے سے وکیع کے حوالے سے

ان کی سند کے ساتھ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور یہ غلط ہے اور بعض نسخوں میں ابوعدس کی بجائے یہ ابوالول سے منقول ہے۔

۱۰۶۰۰ - ابومرزوق سجیحی مصری (دت)

اس نے حنش صنعانی کے حوالے سے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس سے یزید بن ابوحیب، جعفر بن ربیعہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ عجمی اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام حبیب بن شہید ہے، یہ فقیہ تھا، مفتی تھا، میں نے اس کا ذکر امتیاز کے لئے کیا ہے۔

(ابومروان ابومریم)

۱۰۶۰۱ - ابومروان عثمانی (ق)

یہ محمد بن عثمان ہے۔

۱۰۶۰۲ - ابومروان (س)

یہ عطاء کا والد ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے۔ عطاء بن ابومروان نے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۰۳ - ابومریم انصاری

جوز جانی کہتے ہیں: یہ ساقط الاعتبار۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: عبدالغفار بن القاسم ہے۔)

۱۰۶۰۴ - ابومریم انصاری (نخ ڈت)

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب حضری قنادلی ہے یہ جامع دمشق کا نگران تھا۔ ایک قول کے مطابق یہ حمص میں ہوتا تھا ایک قول کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تینوں الگ آدمی ہیں۔ ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا نام عبدالرحمن بن معز ہے۔ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایات نقل کی ہیں۔ اس سے یحییٰ بن ابوعمر و شیبانی، معاویہ بن صالح، حریر بن عثمان اور صفوان بن عمرو نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس کے شہر کے لوگوں کو اس کی تعریف کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ لوگ یہ کہتے تھے: یہ ان کی مسجدوں کا نگران تھا۔ غجلی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔

۱۰۶۰۵ - ابومریم ثقفی مدائنی (دص)

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب کوئی ہے۔ اس نے حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے نعیم بن حکیم نے روایات نقل کی ہیں۔ جو عبدالملک بن حکیم کا بھائی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابومریم قیس حنفی ثقی ہے۔ امام ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابومریم ثقی مدائنی قیس۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ دونوں ایک آدمی ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت مستند نہیں ہے۔

(ابومزاحم ابومزرد ابومسافع)

۱۰۶۰۶ - ابومزاحم (ت)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے متروک قرار دیا ہے۔ اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۰۷ - ابو مزرد

یہ معاویہ کا والد ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کا بیٹا اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کا نام عبدالرحمن ہے اور یہ ابو الحباب سعید بن یسار کا بھائی ہے۔

۱۰۶۰۸ - ابو مسافع

یہ ایک بزرگ ہے ابو اسحاق اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

(ابو مسعر، ابو مسکین، ابو مسلم)

۱۰۶۰۹ - ابو مسعر

اس نے محمد بن جوادہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۱۰ - ابو مسعر

یہ سالم بن غیلان کا استاد ہے یہ شامی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۶۱۱ - ابو مسکین

اس نے اسماعیل بن شیط سے روایت نقل کی ہے یہ مجهول ہے۔

۱۰۶۱۲ - ابو مسلم بجلی (د)

اس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۱۳ - ابو مسلم عبدی (ق)

اس نے سلمان سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابو شریح اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۱۴ - ابو مسلم (خت)

یہ اعمش کو ساتھ لے کر چلنے والا شخص ہے اس کا نام مہید اللہ ہے۔

(ابو مصعب، ابو مصفی)

۱۰۶۱۵ - ابو مصعب یساری مدنی

یہ مطرف بن عبد اللہ ہے۔

۱۰۶۱۶ - ابو مصفی

اس نے عبدالرحمن بن ابویعلیٰ سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔ سعید بن ابولہلال نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

(ابومطر، ابوالمطوس، ابومطیع)

۱۰۶۱۷ - ابومطر (ت)

اس نے سالم بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ حجاج بن ارطاة نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۱۸ - ابومطر جہنی

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے مختار نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۶۱۹ - ابوالمطوس (عو)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا نام یزید بن مطوس ہے، اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ حبیب بن ابوثابت نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

یہ اپنے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس مرفوع حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے:
 من افطر یوما من رمضان ... الحدیث. ”جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ نہ رکھے“۔
 اس کی اور اس کے والد دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۶۲۰ - ابومطیع (س) انصاری

اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کی نقل کردہ حدیث عزل کرنے کے بارے میں ہے جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۰۶۲۱ - ابومطیع بلخی

اس کا نام حکم بن عبداللہ ہے۔

(ابومعاذ، ابومعانق)

۱۰۶۲۲ - ابومعاذ بلخی

اس نے معاویہ بن صالح کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ”ضعیف“ ہے۔

۱۰۶۲۳ - ابومعاذ

یہ سلیمان بن ارقم ہے۔ اس نے یحییٰ بن ابوشیر اور دیگر حضرات سے روایت نقل کی۔ اس کا ذکر وچکا ہے۔

۱۰۶۲۴ - ابومعاذ

درست یہ ہے کہ اس کی کنیت ابومعان ہے یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ عمار بن سیف اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

اس کی نقل کردہ حدیث یہ ہے:

تعودوا من جب الحزن. ”غم کے گھڑے سے پناہ مانگو۔“

۱۰۶۲۵ - ابو معانق

یاشاید ابن معانق ہے۔ اس نے ابوالک اشعری سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(ابومعاویہ ابوالمعتمر ابو معشر)

۱۰۶۲۶ - ابو معاویہ ضریر

یہ جلیل القدر اہل علم اور ثقہ ائمہ میں سے ایک ہے۔ کوئی بھی شخص اس کے درپے نہیں ہوا۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اعمش کے بارے میں یہ ثقہ ہے اور دیگر لوگوں سے روایت نقل کرتے ہوئے یہ اضطراب کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اعمش کے علاوہ راویوں سے روایت نقل کرنے میں یہ اضطراب کا شکار ہوتا ہے اور اس کا حافظہ عمدہ نہیں ہے۔ علی بن مسہر حدیث میں میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شیخین نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس کے حوالے سے غالی ہونا مشہور ہے یعنی یہ تشیع میں غالی ہے۔ عباس دوری نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے: ابو معاویہ نے عمید اللہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ عجلی بیان کرتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور ار جاء کا عقیدہ رکھتا تھا۔ یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے اور بعض اوقات تدلیس کرتا تھا اور ار جاء کا عقیدہ رکھتا تھا۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: کعب اس کے ار جاء کے عقیدے کی وجہ سے اس کے جنازے میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مرجئی تھا۔ ابن خراش کہتے ہیں: یہ ”صدوق“ ہے تاہم اعمش سے روایت نقل کرنے میں یہ ثقہ ہے۔

۱۰۶۲۷ - ابو معاویہ بجلي

ایک قول کے مطابق یہ عمار دہنی کا والد ہے اس میں مجہول ہونا پایا جاتا ہے۔ ابو صخر حمید بن زیاد اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۶۲۸ - ابوالمعتمر (ذق) بن عمرو

اس نے عمرو بن خلدہ زرتی سے روایت نقل کی ہے یہ مدنی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ ابن ابوزئب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۲۹ - ابو معشر (عمو) سندی

اس کا نام صحیح ہے۔

۱۰۶۳۰ - ابو معشر (خ، م) براء

اس کا نام یوسف ہے۔

۱۰۶۳۱ - ابو معشر (مؤت، س)

اس کا نام زیاد بن کلیب ہے۔

(ابو المعطل، ابو المعلى)

۱۰۶۳۲ - ابو المعطل

اس نے ابن ابومریم سے جبکہ اس سے محمد بن شعیب بن شاور نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۶۳۳ - ابو المعلى جزرى

اس کا نام فرات ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابو معقل، ابوالکلیح، ابو معمر)

۱۰۶۳۴ - ابو معقل (ذق)

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبدالعزیز انصاری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۳۵ - ابوالکلیح ہذلی

اس نے ابوصالح سمان سے جبکہ اس سے مروان بن معاویہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کے حوالے سے اپنی کتاب المستدرک میں کتاب الدعاء میں روایت نقل کی ہے اور یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے۔

۱۰۶۳۶ - ابو معمر

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے البتہ اس پر تنقید کے طور پر کیا جاسکتا ہے۔ شاید یہ عباد بن عبدالصمد ہے۔

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

من احب اللہ فلیحبنی، ومن احبنی فلیحب اصحابی، ومن احب اصحابی فلیحب القرآن، ومن احب القرآن فلیحب المساجد، فانها افنیة اللہ... الحدیث.

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اُسے مجھ سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اُسے میرے اصحاب سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص میرے اصحاب سے محبت رکھتا ہے اُسے قرآن سے بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص قرآن سے محبت رکھتا ہے اُسے مساجد سے بھی محبت رکھنی چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے“ الحدیث۔

(ابو معن، ابوالمغیرہ، ابوالمغلس)

۱۰۶۳۷ - ابو معن ابلی

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۶۳۸ - ابوالمغیرہ (ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بدعت کی مذمت کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابو زید نے روایت نقل کی ہیں۔ ان دونوں (استاد شاگردوں) کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۶۳۹ - ابوالمغیرہ قواس

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہیں۔ سلیمان تمیمی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اسے کمزور قرار دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: مجھے عوف کے علاوہ کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے کہ اس نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۴۰ - ابوالمغیرہ بجلی

ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب خازنی ہے اس کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

۱۰۶۴۱ - ابوالمغلس

اس نے ابن ابوشیحہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اور نہ ہی یہ حجت ہے۔ ابن جریر اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام میمون اور ایک قول کے مطابق عمیر ہے۔

(ابو مقاتل، ابوالمقدام، ابو مکیں)

۱۰۶۴۲ - ابوالمقاتل مسرقذی

یہ ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔ اس کا نام حفص بن سلم ہے اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۶۴۳ - ابوالمقدام (ت ق)

اس نے محمد بن کعب سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ہشام بن زیاد ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والا شخص ہے۔

۱۰۶۴۴ - ابو مکیں (ذ س ق)

اس نے ایاس بن حارث سے روایت نقل کی ہے۔ یہ نوح بن ربیعہ ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوالممذر، ابو منصور، ابو منظور)

۱۰۶۴۵ - ابوالممذر

یہ تابعی ہے اس نے ایک حدیث کو مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۶۴۶ - ابوالمنذر (ذس'ق)

اس نے اپنے آقا حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اسحاق بن عبداللہ بن ابوطحہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۴۷ - ابو منصور عبادانی

ابو الفتح ازدی نے اسے وہی قرار دیا ہے۔

۱۰۶۴۸ - ابو منظور (و)

اس نے اپنے چچا کے حوالے سے عامر الرام سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے ابن اسحاق نے روایت نقل کی ہے۔

(ابونیب، ابوالمہاجر، ابو مہریہ)

۱۰۶۴۹ - ابونیب

اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ بقیہ نے مسلم بن زیاد کے حوالے سے اس راوی سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۵۰ - ابوالمہاجر (س'ت)

ابو قلابہ جرمی نے اس سے حدیث روایت نقل کی، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۵۱ - ابوالمہاجر رقی

اس نے میمون بن مہران سے روایت نقل کی ہے۔ ابو حاتم رضی اللہ عنہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اس کا نام سالم ہے اس کا ذکر پہلے ہو

چکا ہے۔

۱۰۶۵۲ - ابو مہریہ

اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

(ابوالمہزم، ابوالمہلب)

۱۰۶۵۳ - ابوالمہزم (ذت'ق)

یہ یزید بن سفیان ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۵۴ - ابوالمہلب (ق)

یہ مطرح بن یزید ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ابوالموال، ابوالموزع، ابو موسیٰ)

۱۰۶۵۵ - ابوالموال

۱۰۶۵۶ - ابوالموزع

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ان دونوں راویوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۶۵۷ - ابو موسیٰ ہلالی (د)

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے سلیمان بن مغیرہ نے روایت نقل کی ہے یہ راوی ”مجبول“ ہے۔

۱۰۶۵۸ - ابو موسیٰ (د)

اس نے ابو مریم کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہیں۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے معاویہ بن صالح نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۵۹ - ابو موسیٰ صفار

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے موسیٰ بن مغیرہ نے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۶۶۰ - ابو موسیٰ

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ریح نے اس سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۶۶۱ - ابو موسیٰ (د ت س)

اس نے وہب بن مجہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

من اتبع الصيد غفل.

”جو شخص شکار کے پیچھے جاتا ہے وہ غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔“

یہ ایک یمانی بزرگ ہے جو ”مجبول“ ہے۔ ثوری کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل کی۔ شاید یہ اسرائیل بن موسیٰ ہے ورنہ پھر

یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۶۶۲ - ابو موسیٰ حذاء (س)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ صہیب بن ابوثابت اس سے روایت نقل کرنے میں منفر د ہے۔ شاید یہ عبداللہ بن باباہ ہے کیونکہ اعمش نے صہیب کے حوالے سے اس روایت کو اس راوی سے نقل کرتے ہوئے اس کا یہی نام بیان کیا ہے اور پھر ان کے بعد تہذیب کے مصنف نے بھی اس کا یہی نام بیان کیا ہے۔

۱۰۶۶۳ - ابو موسیٰ حذاء کی

اس کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔ اس کا نام صہیب ہے اس سے عمرو بن دینار نے روایت

نقل کی ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ پہلے والا ہے اور ان دونوں کے درمیان علیحدگی (یعنی ان دونوں کا دو مختلف افراد ہونا) میرے سامنے واضح نہیں ہو سکا۔ یہ راوی صدوق ہے۔

(ابوالمؤمن، ابومیمون، ابومیمونہ)

۱۰۶۶۱ - ابوالمؤمن واثلی

ایک قول کے مطابق اس کا نام ابوالمؤمن (یعنی راء کے ساتھ ہے)۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چھاتی والے شخص کا قصہ منقول ہے۔ صرف سوید بن عبید نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند علی میں اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۶۶۵ - ابومیمون (س)

اس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی یہ بات امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۱۰۶۶۶ - ابومیمونہ

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے قتادہ نے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے اسے متروک بھی قرار دیا گیا ہے۔

(ابوناشرہ، ابونصر، ابونصیرہ)

۱۰۶۶۷ - ابوناشرہ

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۶۸ - ابونصر

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ اعمش نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

لو دلیتم صاحبکم بحبل لہبط۔ ”اگر تمہارا ساتھی کوئی رسی ڈالے تو وہ گر جائے گا۔“

۱۰۶۶۹ - ابونصر (س)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عمرو بن مرہ نے روایت نقل کی ہے۔ یہ حمید بن ہلال ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ وہ راوی ہے جس کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے کیونکہ یہ روایت ”اگر تم لوگ رسی ڈالو“ اسے محاضر بن مورع نے اعمش

کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے ابونصر کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اعمش نامی راوی تدلیس کرنے والا ہو۔

۱۰۶۷۰ - ابونصر

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حج قرآن کرنے والے شخص کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ دوسرے سہمی کرے گا۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۶۷۱ - ابونصر ہلالی (س)

اس نے رجاہ بن حیوہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے یہ بھی اسی طرح (مجبول ہے)۔

۱۰۶۷۲ - ابونصر (خ، ت) اسدی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی اسی طرح (مجبول ہے)۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع کرنا عقوبت میں ہے۔

۱۰۶۷۳ - ابونصیرہ واسطی (ذت)

یہ مسلم بن عبید ہے جس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابورجاہ عطار دی اور ایک جماعت سے جبکہ اس سے عثمان بن واقد، ہشیم اور یزید بن ہارون نے روایات نقل کی ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ نیک شخص ہے۔ ازدی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کمزور ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اس کے حوالے سے استغفار کے بارے میں روایت منقول ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند صدیق کی کتاب العلل میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(ابونصرہ ابونعامہ)

۱۰۶۷۴ - ابونصرہ عبیدی

یہ منذر بن مالک ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۷۵ - ابونصرہ

یہ حماد بن سلمہ کا استاد ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کا نام یزید ہے۔ (امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۷۶ - ابونعامہ اسدی

یہ حسن بن صالح کا استاد ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۷۷ - ابونعامہ عدوی

یہ عمرو بن عیسیٰ ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۷۸ - ابونعامة

یہ ابوجہضم کا استاد ہے، یہ بھی اسی طرح (مجهول ہے)۔

۱۰۶۷۹ - ابونعامة سعدي

اس کا نام عبیدر بہ ہے۔

(ابوالنعمان، ابونعیم)

۱۰۶۸۰ - ابوالنعمان (دُت)

اس نے ابوقاص سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے علی بن عبدالاعلیٰ ثعلبی نے روایت نقل کی ہے۔ یہ مجهول ہے، یہ بات امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

۱۰۶۸۱ - ابوالنعمان انصاری

اس نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے: من رابط ثلاث ليال سرد فقد ادرك رباط سنة.

”جو شخص مسلسل تین دن تک پہرے داری کرے گا تو تین سال تک پہرہ داری کرنے کے ثواب تک پہنچ جائے گا۔“

۱۰۶۸۲ - ابونعیم

اس نے محمد بن زیاد سے جبکہ اس سے مندل بن علی نے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۶۸۳ - ابونعیم نخعی

یہ عبدالرحمن بن ہانی ہے۔

۱۰۶۸۴ - ابونعیم طحان

یہ ضرار بن مرد ہے۔

(ابونہشل، ابونواس، ابوالدلیل)

۱۰۶۸۵ - ابونہشل

اس نے ابوداؤد سے جبکہ اس سے مسعودی نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۸۶ - ابونواس

یہ شاعر ہے اور منہ پھٹ ہے۔ یہ حسن بن ہانی ہے، اس کا شعر دروت میں ہے، تاہم اس کا فاسق ہونا ظاہر ہے اور بے حیثیت ہونا

واضح ہے۔ یہ اس بات کا اہل نہیں ہے کہ اس سے روایت نقل کی جائے۔ اس سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حماد بن سلمہ اور دیگر حضرات سے نقل کی ہے۔ اس کا انتقال 190 ہجری کے لگ بھگ ہوا تھا۔

۱۰۶۸۷ - ابو النعیل

اس نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

(ابو ہارون، ابو ہاشم)

۱۰۶۸۸ - ابو ہارون جبرینی

اس نے عبداللہ بن یوسف تیبی سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے جس میں خرابی کی جڑ یہی ہے۔

۱۰۶۸۹ - ابو ہارون

اس نے ابو وہب کلابی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ولید بن مسلم نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۹۰ - ابو ہارون عبدی (ت ق)

اس کا نام عمار بن جوین ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۶۹۱ - ابو ہارون

اس نے عثم بن عتبہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ وہی ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے یہ شامی ہے۔ جو زجانی کہتے ہیں: یہ ساقط الاعتبار ہے۔

۱۰۶۹۲ - ابو ہاشم (د)

اس نے اپنے چچا زاد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۶۹۳ - ابو ہاشم زعفرانی (د)

امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔ اس نے ابن سیرین رحمہ اللہ اور حسن بصری رحمہ اللہ سے روایات نقل کی ہیں۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہے۔ ابو ولید طرابلسی اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عمار ہے۔

۱۰۶۹۴ - ابو ہاشم رمانی واسطی (ع)

یہ یحییٰ بن زینار سے جو ثقہ راویوں میں سے ایک ہے۔ یہ کم سن تابعی ہے۔

۱۰۶۹۵ - ابو ہاشم کوفی

یہ تابعی ہے اس کا نام قاسم بن کثیر ہے۔ معاملے کے اعتبار سے یہ نیک ہے۔

۱۰۶۹۶ - ابو ہاشم کی (عمو)

یہ اسماعیل بن کثیر ہے یہ "صدوق" ہے۔ اس کے حوالے سے تابعین سے روایات منقول ہیں۔

(ابو ہانی، ابو ہدبہ، ابو ہرمرز)

۱۰۶۹۷ - ابو ہانی

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور یہ کہا ہے: "ضعیف" ہے۔

۱۰۶۹۸ - ابو ہدبہ

یہ ابراہیم بن ہدبہ ہے۔

۱۰۶۹۹ - ابو ہرمرز

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ نافع ہے اس کو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے کزور قرار دیا ہے۔ سعدویہ واسطی نے اس سے ملاقات کی تھی۔

(ابو ہریرہ، ابو ہشام، ابو ہفان، ابو ہلال)

۱۰۷۰۰ - ابو ہریرہ

اس نے مکحول سے جبکہ اس سے ابوالسج رقی سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۰۱ - ابو ہاشم قناد

یہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا تابع تھا (یعنی یہ تابعی ہے اور اسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل ہے)۔ کمال بن طلحہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اس راوی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

المغبون لا ماجور ولا محمود.

"غبن کرنے والے لوگوں کو نہ تو اجر ملتا ہے اور نہ ہی ان کی تعریف ہوتی ہے۔"

۱۰۷۰۲ - ابو ہشام

اس نے ابو معاذ سے روایت نقل کی ہے۔ اپنے استاد کی طرح یہ بھی "مجبول" ہے۔ سہل بن عثمان عسکری نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۷۰۳ - ابو ہشام رفاعی

یہ محمد بن یزید ہے۔

۱۰۷۰۴ - ابوہفان شاعر

اس نے اصمعی کے حوالے سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں: اس کا لقب اس پر نہیں ڈالا جائے گا۔

۱۰۷۰۵ - ابوہلال ثعالبی

اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جبکہ اس سے ابواسحاق نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ”الضعفاء“ میں کیا ہے اور اس کا نام عمیر بیان کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی۔

(ابوہمام ابوہمدان ابوہند)

۱۰۷۰۶ - ابوہمام بصری

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اس سے حکایت نقل کی ہے۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۰۷ - ابوہمدان

یہ قاسم بن بہرام ہے جو ہیت کا قاضی ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔

۱۰۷۰۸ - ابوہمدان بن ہارون

اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔

۱۰۷۰۹ - ابوہند صدیق (ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابو خالد والانی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۱۰ - ابوہند بجلي (دس)

اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی تاہم امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اصول کے مطابق اس سے استدلال کیا ہے۔ انہوں نے اس راوی کے حوالے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تنقطع الحجرة حتى تنقطع التوبة... الحدیث.

”ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک توبہ منقطع نہیں ہوتی“۔

(ابوالہندی ابوہدیہ ابوالمہشم)

۱۰۷۱۱ - ابوالمہشم

اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پرندے سے متعلق روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے ابو عاصم نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۱۲ - ابو الہندی

اس نے ابوطالوت سے جبکہ اس سے معتمر بن سلیمان نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی یوں لگتا ہے کہ یہ پہلے والا راوی ہی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۰۷۱۳ - ابو ہبیدہ

اس نے ابو ماویہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے داؤد بن ابو ہند نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۱۴ - ابو الہیشم (دس)

یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا غلام ہے یہ بھی اسی طرح (غیر معروف ہے)۔

۱۰۷۱۵ - ابو الہیشم

اس نے ابراہیم تمیمی کے حوالے سے مرسل روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن ابو معیط کو درخت کے ساتھ مصلوب کروا دیا تھا۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۷۱۶ - ابو الہیشم (س)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اور اس کے والد کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ لیکن ان دونوں (باپ بیٹا) کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۱۷ - ابو الہیشم اسلمی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ محمد بن ابراہیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے شاید یہ پہلے والا راوی ہی ہے۔

۱۰۷۱۸ - ابو الہیشم بصری

اس نے سعید بن ابو عمرو کے حوالے سے جبکہ اس سے حکم بن محمد نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۱۹ - ابو الہیشم

اس نے زہری سے جبکہ اس سے بقیہ نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۲۰ - ابو الہیشم

اس نے ابن ابو عمرو سے روایت نقل کی ہے یہ بھی اسی طرح (غیر معروف) ہے۔

۱۰۷۲۱ - ابو الہیشم قرشی

اس نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابو الفتح ازدی کہتے ہیں: ”کذاب“ ہے۔

۱۰۷۲۲ - ابو الہیشم عبیدی

اس نے ابو یحییٰ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”منکر الحدیث“ ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں: شاید منکر ہونا اس کے بجائے کسی دوسرے شخص سے ہے۔ اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

من ركب علمي النمار له تصحبه الملايكة. ”جو شخص چیتے پر بیٹھتا ہے فرشتے اُس کے ساتھ نہیں رہتے۔“
(امام ذہبی فرماتے ہیں:) اس نے امام مالک سے بھی روایت نقل کی ہے جو ایک منکر روایت ہے یہ روایت اسحاق بن فرات نے اس سے نقل کی ہے۔

(ابو واقد، ابو وائل، ابو الوداک)

۱۰۷۲۳ - ابو واقد سلاب

اس نے امام مالک کے حوالے سے ابو الراحال سے روایت نقل کی ہے یہ مجہول ہے۔

۱۰۷۲۴ - ابو واقد

اس نے ابن عمون سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۲۵ - ابو وائل

یہ ایک قصہ گو شخص ہے جس کا نام عبداللہ بن بحیر ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۲۶ - ابو الوداک (مؤتق)

یہ جبر بن نوف الکوفی ہے جو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے۔ یہ ”صدوق“ اور مشہور ہے۔ ابن حزم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(ابو الورقاء، ابو الوضاح)

۱۰۷۲۷ - ابو الورقاء

اس کا نام فائدہ ہے۔

۱۰۷۲۸ - ابو الوضاح

اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے یونس بن اسحاق نے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ”مجہول“ ہے۔

(ابو وقاص، ابو الولید، ابو وہب)

۱۰۷۲۹ - ابو وقاص

اس نے زید بن ارقم سے جبکہ اس سے ابو العمان نے روایت نقل کی ہے۔ یہ بھی ”مجہول“ ہے۔ اس کی نقل کردہ روایت اُس شخص کے ہارے میں ہے جو وعدہ کرتا ہے اور اُس کی نیت اُس وعدے کو پورا کرنے کی ہوتی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند قوی نہیں ہے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) علی بن عبدالاعلیٰ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۷۳۰ - ابوالولید

اس نے بلال بن ابوبردہ سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔

۱۰۷۳۱ - ابوالولید

اس نے عمر بن حماص سے روایت نقل کی ہے۔ علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۰۷۳۲ - ابوالولید مخزومی

اس نے عبید اللہ بن عمر سے روایت نقل کی ہے۔ یہ خالد بن اسماعیل کذاب ہے۔

۱۰۷۳۳ - ابوالولید (د)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتانہیں چل سکی۔ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اُن کنکریوں کے بارے میں دریافت کیا تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں موجود تھا تو انہوں نے بتایا:

مطرنا ليلة... و ذکر الحدیث.

”ایک رات بارش ہوگئی، اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت عمر بن سلیم باہلی نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۰۷۳۴ - ابو وہب حیثانی (دُت ق)

اس کا نام دہلم بن ہوشع ہے۔ ضحاک بن فیروز دہلمی اور عبداللہ بن عمرو نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ جبکہ اس سے عمرو بن حارث، ابن لہیعہ اور ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ صحیح قول کے مطابق اس کا نام عبید بن شرمیل ہے۔ ابن یونس نے اس کی تائید کی ہے اور اسے قطعی قرار دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: دہلم نامی راوی صحابی ہیں۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا نام دہلم ذکر کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس نے ضحاک کے حوالے سے اُن کے والد فیروز سے جو روایت نقل کی ہے:

”اسلمت و تحتی اختان... الحدیث. ”جب میں نے اسلام قبول کیا تو میری دو بیویاں سگی بہنیں تھیں۔“

اس کی سند میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۱۰۷۳۵ - ابو وہب کلاعی

اس نے عبداللہ بن عمرو سے جبکہ اس سے عبدالرحمن بن مرزوق دمشقی نے روایت نقل کی ہے۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے۔

۱۰۷۳۶ - ابو وہب کلاعی (دُق)

اس کا نام عبید اللہ بن عبید ہے۔ اس نے زہیر بن سالم اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ ”صدوق“ ہے، اسماعیل بن

عیاش اس سے جا کر ملتا تھا۔

۱۰۷۳۷ - ابو یحییٰ قات (ذت ق) کوفی

ابن عدی نے اس کا ذکر زاء سے متعلق حرف میں کیا ہے اور اس کا نام زاذان بیان کیا ہے۔ عقلی نے نام عبد الرحمن بن دینار بیان کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام دینار اور ایک قول کے مطابق یزید ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ صرف اپنی کنیت کے حوالے سے مشہور ہے۔ یوسف بن یعقوب صفار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ قات کے بیٹے سے اس کے نام کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: اس کا نام عبد الرحمن بن دینار ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عمران اور ایک قول کے مطابق مسلم ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو یحییٰ قات زاذان ضعیف ہے۔ عباس دوری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: شریک نے ابو یحییٰ قات کو ضعیف قرار دیا ہے۔ زہیر اس کے بارے میں یہ کہتے ہیں: ابو یحییٰ کناسی کی نسبت کوفہ کے کناسہ کی طرف کی گئی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔ عثمان بن سعید نے یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی توثیق روایت کی ہے۔

اس راوی نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

لا تسبوا اصحابی، فمن سبهم فعليه لعنة الله.

”میرے اصحاب کو برا نہ کہو جو شخص انہیں برا کہے گا اُس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی۔“

اشرم نے امام احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: اسرائیل نے ابو یحییٰ قات کے حوالے سے بہت سی منکر احادیث نقل کی ہیں۔ جہاں تک سفیان کے اس سے حدیث روایت کرنے کا تعلق ہے تو وہ مقارب ہے۔ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: تو یہ اسرائیل کی طرف سے ہوگا؟ انہوں نے کہا: ہر وہ چیز کہ جسے میں نے پاؤں اسرائیل کے بارے میں کہا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: اسرائیل مسکین ہے وہ یہ کہاں سے لے کے آیا؟ پھر انہوں نے کہا: یہ وہ حدیث ہے جو دوسرے راویوں سے منقول ہے اور اُس نے ابو یحییٰ کے علاوہ راویوں سے بھی روایات نقل کی ہیں تو پھر تو منکر روایات نقل نہیں کرتا یعنی یہ راوی ابو یحییٰ نامی راوی کی طرف سے ہے۔

علی بن مدینی کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید سے کہا گیا: اسرائیل نے ابو یحییٰ قات سے تین سوا حدیث روایت کی ہیں اور ابراہیم بن مہاجر سے بھی تین سوا حدیث روایت کی ہیں۔ تو وہ بولے: یہ اسرائیل کی طرف سے نہیں آئی ہیں بلکہ ان دونوں کی طرف سے آئی ہیں (یعنی خرابی کی جڑ یہ دونوں ہیں)۔ ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں: یہ راوی قوی نہیں ہے۔

اس راوی نے مجاہد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

الا انبئکم باهل الجنة؟ قلت: بلی. قال: کل ضعيف متضعف ذو طمرین لا یؤبه له، لو اقسم علی

الله لا ابره، الا انبئکم باهل النار؟ قلت: بلی یا رسول اللہ. قال: کل جعظری جواص.

”کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں! میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایسا کمزور اور عام سا شخص جس نے عام سی چادریں اوڑھی ہوئی ہوں جس کی پرواہ نہ کی جائے جبکہ اُس کی حالت یہ ہو کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اُسے سچ ثابت کر دے۔ کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں! میں نے عرض کی:

جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر بد خو بد اخلاق شخص۔“

(امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابو یحییٰ قات 130 ہجری تک زندہ رہا تھا۔

۱۰۷۳۸ - ابو یحییٰ مصدر معرقب

اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۷۳۹ - ابو یحییٰ وقار

اس کا نام ذکر یا بن یحییٰ ہے یہ مصر کا رہنے والا اور ہلاکت کا شکار ہونے والا ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۷۴۰ - ابو یحییٰ مکی

اس نے فروخ سے روایت نقل کی ہے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام ہے اور وہ روایت ذخیرہ اندوزی کے بارے میں ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی ہے اور اس کی نقل کردہ روایت منکر ہے۔ اسے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں مسند عمر میں نقل کیا ہے اس کا ذکر پشم کے نام کے تحت ہو چکا ہے۔

۱۰۷۴۱ - ابو یحییٰ تمیمی

یہ اسماعیل بن یحییٰ ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

۱۰۷۴۲ - ابو یحییٰ مدنی

اس نے بشر بن مطعم سے روایت نقل کی ہے یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۷۴۳ - ابو یحییٰ

اس نے خالد بن یزید سے روایت نقل کی ہے حمید طویل نے اس سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۴۴ - ابو یحییٰ

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے موسیٰ بن ابوعثمان نے روایت نقل کی ہے۔ ابن قطان کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۴۵ - ابو یحییٰ

یہ جعدہ کا غلام ہے۔ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے یہ ثقہ ہے۔ ابو یحییٰ نامی راوی کا نام قیس ہے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ بکیر بن اشج نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے والا صفوان بن سلیم کا آخری استاد ہے۔

۱۰۷۴۶ - ابو یحییٰ

اس نے شمر بن عطیہ سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۴۷ - ابو یحییٰ نیشاپوری بزاز

یہ تصانیف کا مصنف ہے۔ احمد بن سلیمان نے اس کا شمار ان لوگوں میں کیا ہے جو حدیث ایجاد کرتے تھے۔ اس کے بارے میں میرا بھی یہی گمان ہے۔

(ابویزید)

۱۰۷۴۸ - ابویزید ملانی

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۷۴۹ - ابویزید ضمی (س ق)

اس نے سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے اس شخص کے روزہ ٹوٹنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے جو اپنی بیوی کا بوسہ لے لیتا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس حدیث کو بیان نہیں کروں گا یہ حدیث منکر ہے۔ ابویزید مجبول شخص ہے۔ شاید یہ اس سے پہلے والا شخص ہی ہے۔

۱۰۷۵۰ - ابویزید طحان

یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ احمد بن یونس یربوعی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۷۵۱ - ابویزید خولانی (ت)

یہ مصری ہے اس نے فضالہ بن عبید سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عطاء بن دینار نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۵۲ - ابویزید (ذت) خولانی مصری

یہ مکن ہے ابن وہب اس سے ملا تھا۔ اس کے حوالے سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے سیار بن عبدالرحمن سے نقل کی ہے۔

۱۰۷۵۳ - ابویزید کی (ذت ق)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے روایات نقل کی ہیں جبکہ اس سے اس کے بیٹے عبید اللہ بن ابویزید اور کسی نے روایت نقل نہیں کی۔

(ابویسار)

۱۰۷۵۴ - ابویسار (د)

اس نے ابو ہاشم کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک تاریک سند اور منکر متن والی روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرنے جس نے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی لگائی ہوئی تھی تو آپ نے اُسے جلا وطن کروا دیا۔ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ راوی ”مجبول“ ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ابویسار کے حوالے سے دو اماموں، یعنی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام لیث بن سعد نے روایات نقل کی ہیں۔ تو یہ شیخ ضعیف نہیں ہے اور یہ حدیث سنن ابوداؤد میں مفضل بن یونس کے حوالے سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اور مفضل نامی راوی کوئی ہے جو جوانی میں فوت ہو گیا تھا؛ مجھے اس کے بارے میں کسی خرابی کا علم نہیں ہے۔ وہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

(ابوالیسر، ابوالیسع، ابویعقوب)

۱۰۷۵۵ - ابوالیسر

یہ قصہ گو شخص ہے جس نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث روایت کی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ اس کی حدیث رخصت ہو گئی تھی۔

۱۰۷۵۶ - ابوالیسع

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ قیامت اور سورہ تین کی آخری آیات کی تلاوت کی تھی۔ تو وہ یہ کہتے ہیں: جی ہاں! ابویسع کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے اور یہ روایت کی سند میں مضطرب ہے۔

۱۰۷۵۷ - ابویعقوب

یہ ایک بزرگ ہے جس نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”کذاب“ ہے۔

(ابوالیقطان، ابوالیمان، ابویوسف، ابویونس)

۱۰۷۵۸ - ابوالیقطان

یہ عثمان بن عمیر ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۷۵۹ - ابوالیمان ہوزنی

یہ عامر بن عبداللہ ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے اسے کمزور قرار دیا ہے اس نے ایک مرسل حدیث نقل کی ہے۔

۱۰۷۶۰ - ابویوسف مدینی

اس نے ہشام بن عروہ سے روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۱۰۷۶۱ - ابویوسف

اس کا شمار تابعین میں کیا گیا ہے۔ اس نے حسان بن ابوجابر سے حدیث روایت کی ہے یہ مجہول ہے۔

۱۰۷۶۲ - ابویونس

یہ حماد بن سلمہ کا استاد ہے، یہ ”مجہول“ ہے۔

باب:

اُن لوگوں کا تذکرہ جو اپنے باپ کی نسبت سے معروف ہیں

۱۰۷۶۳ - ابن اعبید (د)

اس نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔
(امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں: اس کا نام علی لشی ہے۔)

۱۰۷۶۴ - ابن تلب (دس)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے غلام آزاد کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت تقریباً پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۶۵ - ابن جابر بن عبداللہ (ق)

اس نے اپنے والد کے حوالے سے شہداء احد کے بارے میں روایت نقل کی ہے یہ دونوں دو بھائی ہیں: محمد بن جابر اور عبدالرحمن بن جابر۔

۱۰۷۶۶ - ابن جدعان (عو)

یہ کس تابعین میں سے ایک ہیں۔ یہ علی بن زید بن جدعان ہیں۔ یہ بصری ہیں اور کم درجے کے صالح ہیں۔

۱۰۷۶۷ - ابن جرہد (ت)

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:
الفخذ۔ ”زانوں“۔

اس سے ابوالزناد نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۶۸ - ابن جریر (ت) بن عبداللہ بجلی

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

من سن سنة۔ ”جو شخص کسی طریقے کا آغاز کرتا ہے“۔

شاید یہ عبید اللہ ہے ورنہ پھر یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۷۶۹ - ابن جعدہ

یہ یزید بن عیاض ہے۔

۱۰۷۷۰ - ابن حاضر

یہ ابوداؤد طیالسی کا استاد ہے، یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۷۷۱ - ابن حبان (د)

اس نے عبد اللہ بن سلام کے حوالے سے زریب وزینت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت منقطع ہے۔ موسیٰ بن سعد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ محمد بن یحییٰ ہے۔

۱۰۷۷۲ - ابن ابو حبیبہ

یہ ابراہیم بن اسماعیل ہے۔

۱۰۷۷۳ - ابن الحجاج طائی

یہ تابعی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ جبیر بن نعیم نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۷۴ - ابن حجر (د)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جبکہ اس سے اسحاق بن سوید نے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۷۵ - ابن حدید

اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

من كانت له بنت له يثدها.

”جس کی کوئی ایسی بیٹی ہو جس کو اس نے زندہ دفن نہ کیا ہو۔“

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابوما لک اشجعی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۷۶ - ابن حرشف ازدی (د)

اس نے قاسم ابو عبد الرحمن سے روایت نقل کی ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عمرو بن حارث نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۷۷ - ابن حسنہ چہنی

یہ سعید بن سمعان کا استاد ہے، اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۷۸ - ابن ابوالحکم غفاری (ذق)

اس نے اپنی دادی سے اس کے والد کے چچا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، جس کا نام رافع ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک لڑکا تھا اور انصار میں باغ میں پتھر مار رہا تھا۔

اس کی شناخت تقریباً نہیں ہو سکی۔ معتمر بن سلیمان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۷۹ - ابن ابو حفصہ محمد

اُن میں عمارہ بن ابو حفصہ بھی ہیں اور سالم بن ابو حفصہ بھی ہیں (یعنی یہ ان دونوں میں سے ایک ہو سکتا ہے)۔

۱۰۷۸۰ - ابن حمید رازی

۱۰۷۸۱ - ابن جمیر محمسی

اس کا نام محمد ہے۔

۱۰۷۸۲ - ابن حیان (س)

اس نے عبد اللہ بن ظالم سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۷۸۳ - ابن حیویل

اس کا نام قرہ بن عبد الرحمن ہے۔

۱۰۷۸۴ - ابن جی

اس کا نام حسن بن صالح ہے جو علی بن صالح کا بھائی ہے۔

۱۰۷۸۵ - ابن ابو ختم

یہ عمر بن عبد اللہ بن ابو ختم ہے۔

۱۰۷۸۶ - ابن ختم

یہ عبد اللہ بن عثمان بن ختم کی ہے۔

۱۰۷۸۷ - ابن ابو خزیمہ (ت ق)

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے زہری نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ ابو خزیمہ ہے جس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۸۸ - ابن خزیمہ بن ثابت (س)

اس نے اپنے چچا سے خواب کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس سے زہری نے روایت نقل کی ہے۔ شاید یہ عمارہ بن خزیمہ ہے۔

۱۰۷۸۹ - ابن داب

یہ محمد بن داب ہے اور عیسیٰ بن یزید بن بکر بن داب (ابن داب کے نام سے معروف ہے) ہے۔

۱۰۷۹۰ - ابن رافع بن خدیج

اس نے اپنے والد سے مزاعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ مجاہد نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۹۱ - ابن ابو رافع

یہ علی بن عبید اللہ بن ابو رافع ہے۔

۱۰۷۹۲ - ابن ابورافع

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حبان بن علی اس سے حدیث روایت کی ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۰۷۹۳ - ابن زرفع

ایک قول کے مطابق یہ ابن ابورافع ہے۔ اس نے طاؤس کے حوالے سے مسافر کے روزہ رکھنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ سعید بن ابویوب نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۷۹۴ - ابن ابوروق

یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا ہے، یہ ثقہ نہیں ہے۔

۱۰۷۹۵ - ابن زحر

یہ عبید اللہ ہے۔

۱۰۷۹۶ - ابن سابق

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ العطاء بن عبدالمکریم نے اس سے حدیث روایت کی ہے۔

۱۰۷۹۷ - ابن سابق

یہ دو افراد ہے۔ محمد بن سابق بغدادی اور محمد بن سعید بن سابق قزوینی۔

۱۰۷۹۸ - ابن ابوسبرہ

یہ ابوبکر بن عبد اللہ بن ابوسبرہ مدنی ہے۔

۱۰۷۹۹ - ابن سخرہ (س)

اس نے قاسم سے جبکہ اس سے حماد بن سلمہ نے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ایک قول کے مطابق یہ عیسیٰ بن یسویں ہے۔

۱۰۸۰۰ - ابن ابوسعبد

اس نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے:

”التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔“ ”گناہ سے توبہ کرنے والا شخص جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔“

امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے اور یہ راوی ”مجهول“ ہے۔ یہ یحییٰ بن ابوخالد ہے۔

۱۰۸۰۱ - ابن سعد بن عمادہ (ت)

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ربیعہ راوی نے اس سے ایک گواہ کے ہمراہ قسم لینے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۰۲ - ابن سعد بن ابوقاص

اس نے اپنے والد کے حوالے سے جنت کے بارے میں دعائے مانگنے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔ ابونعامة حنفی اس سے روایت نقل

کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۰۳ - ابن سفینہ

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ عمر بن کثیر بن فلاح اس سے وہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے جو مصیبت کے وقت پڑھنے والی دعا کے بارے میں ہے اور سفینہ کے کچھ بیٹے تھے: ابراہیم، عمر اور عبدالرحمن۔

۱۰۸۰۴ - ابن سمعان

یہ عبداللہ بن زیاد بن سمعان ہے جو ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں سے ایک ہے۔

۱۰۸۰۵ - ابن سندر (س)

اس نے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے عاشوراء کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یہ صرف اس روایت کے حوالے سے معروف ہے جو زہری نے اس سے نقل کی ہے۔

۱۰۸۰۶ - ابن الشاعر

اس نے ابوخیب سے روایت نقل کی ہے یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔

۱۰۸۰۷ - ابن شبلی

اس نے ایک مرسل نقل کی ہے کہ سیدہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نے غزوہ خیبر کے موقع پر بچہ کو جنم دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے آسانی فراہم کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ سعید بن ابولہلال نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۰۸ - ابن شیبہ جزامی

یہ ابو بکر عبدالرحمن بن عبدالملک بن شیبہ ہے۔

۱۰۸۰۹ - ابن صہبان (ق)

اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے زخموں کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ معاذ بن محمد نے اس سے روایت نقل کی ہے شاید یہ عقبہ بن صہبان ہے۔

۱۰۸۱۰ - ابن ابوطلیحہ (س)

اس نے اپنے والد سے وضو کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس سے زہری نے روایت نقل کی ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ ابن عبداللہ ہو۔

۱۰۸۱۱ - ابن عبداللہ بن انیس (د)

اس نے اپنے والد سے شب قدر کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے محمد بن ابراہیم تمیمی نے روایت نقل کی ہے۔ زہری نے ضمیرہ بن عبداللہ بن انیس کے حوالے سے اس بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۲ - ابن عبد اللہ بن انیس (د)

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خالد بن سفیان الہذلی۔

”نبی اکرم ﷺ نے مجھے خالد بن سفیان ہذلی کی طرف بھیجا۔“

اس راوی سے محمد بن جعفر بن زبیر نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۳ - ابن عبد اللہ بن بسر

اس نے ہفتہ کے دن کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ معاویہ بن صالح نے اس سے روایت

نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۴ - ابن عبد اللہ بن مغفل (ت س ق)

اس نے یہ روایت نقل کی ہے کہ جہنمی چیز ہے۔ اس سے ابو نعیم حنفی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۵ - ابن ابو عبد اللہ زرقی

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

اغفر للانصار۔

”تو انصار کی مغفرت کر دے۔“

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبد ربہ نے یہ روایت ابن القاری کے حوالے سے اس سے نقل کی ہے۔ بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ ابن

ابو عبید زرقی ہے۔ اس نے اپنے والد سے اس بارے میں روایت نقل کی ہے اور اس سے عبد اللہ بن عثمان بن غنیم نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۶ - ابن عثمہ

یہ محمد بن خالد بن عثمہ ہے۔

۱۰۸۱۷ - ابن عجلان

یہ محمد ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۸۱۸ - ابن عدی بن عدی

اس نے عمر بن عبد العزیز سے قے کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عیسیٰ بن یونس نے

اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۱۹ - ابن العذراء

اس نے ابن جریج سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے حوالے سے زردریگ کے جوتے کے بارے میں روایت منقول ہے۔ یہ کوئی

چیز نہیں ہے۔

۱۰۸۲۰ - ابن ابوالعشرین

یہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہے اور اس کا نام عبدالحمید بن حبیب ہے۔

۱۰۸۲۱ - ابن عصام مزنی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالملک بن نوفل اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۲۲ - ابن عطاء بن ابورباح (ت)

اس نے اپنے والد سے پینے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ ابوفردہ یزید بن سنان نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کا نام یعقوب ہے۔

۱۰۸۲۳ - ابن عطاء (ق)

اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے:

السیبیل الزاد والراحلة.

”سیبیل سے مراد از سفر اور سواری ہے۔“

عمر بن عطاء بن وراز بھی مراد ہو سکتا ہے جس نے ایک واضح چیز نقل کی ہے۔

۱۰۸۲۴ - ابن عقیل

اس نے جابر بن عبداللہ بن محمد بن عقیل طالبی سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۲۵ - ابن ابوعمار

یہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابوعمار ہے تاہم مجھے اس کے بارے میں کسی حرج کا علم نہیں ہے۔

۱۰۸۲۶ - ابن عمر (دس) بن ابوسلمہ قرشی مخزومی

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے صاحبزادے (عمر سے کہا:

یا عمر! قہ فزوج رسول اللہ.

”اے عمر! تم اٹھو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میری شادی کر دو۔“

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی یہ بات عبدالحق ازدی نے بیان کی ہے۔ اس حدیث کا مدار ثابت بنانی کی اس روایت پر ہے جو اس

نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور اس بارے میں بھی گفتگو کی گئی ہے کیونکہ ثابت بنانی ”مجهول“ ہے۔

۱۰۸۲۷ - ابن ابوعلاج موصلی

اس نے ابن عمیر سے روایت نقل کی ہے یہ ”کذاب“ ہے۔ یہ عبداللہ نامی راوی ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۸۲۸ - ابن العلاء بن حضرمی (د)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۲۹ - ابن عیاش حمیری

یہ ”مجهول“ ہے۔ اس نے شریحیل بن عمرو سے روایت نقل کی ہے امام بوزرعہ کہتے ہیں: یہ ”ذاہب الحدیث“ ہے۔

۱۰۸۳۰ - ابن غیلان

اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے نبیذ کے ذریعے وضو کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ امام بوزرعہ کہتے ہیں: یہ ”مجهول“ ہے۔

۱۰۸۳۱ - ابن ابوفاطمہ

یہ ”کذاب“ ہے۔ ابن طاہر مقدسی کہتے ہیں: یہ محمد بن سلیمان بن ابوفاطمہ ہے۔ اس نے اسد بن موسیٰ اور ایک جماعت سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ حدیث ایجاد کرتا تھا۔

۱۰۸۳۲ - ابن ابوفروہ

یہ زہری کا معاصر ہے۔ یہ اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ ہے۔

۱۰۸۳۳ - ابن فضیل

یہ محمد بن فضیل بن غزوان ہے۔ یہ ”صدوق“ اور شیعہ ہے۔

۱۰۸۳۴ - ابن فلان (خ)

اس نے مقبری سے جبکہ اس سے ابن وہب نے دوسرے راوی کے ہمراہ روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عبداللہ بن زیاد بن سمعان ہے۔

۱۰۸۳۵ - ابن قارظ

یہ ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ ہے اور ایک قول کے مطابق عبداللہ بن ابراہیم ہے۔

۱۰۸۳۶ - ابن القاری

اس کا ذکر ابو عبید زرتی کے حالات میں ہو چکا ہے۔ یہ عبداللہ بن عثمان بن حثیم ہے۔

۱۰۸۳۷ - ابن قبیصہ بن ذؤیب

اس نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے فتنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ جبکہ اس سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے روایت نقل کی ہے۔ شاید یہ اسحاق بن قبیصہ ہے۔

۱۰۸۳۸ - ابن قسیط

یہ عبداللہ بن یزید بن قسیط ہے۔

۱۰۸۳۹ - ابن قیس (س) بن طخفہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے نیند کے بارے میں روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے یحییٰ بن ابوکثیر نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۴۰ - ابن کثانہ بن عباس بن مرداس سلمی

یہ عبد اللہ ہے اگر اللہ نے چاہا۔

۱۰۸۴۱ - ابن ابولیبہ مدنی

یہ کعب کا استاد ہے وہی ہے اس کا نام یحییٰ ہے۔ اس نے عبد اللہ کے حوالے سے اس کے دادا سے بچوں کی شادی کرنے سے متعلق حکم کے بارے میں روایت نقل کی ہے یہ کذاب ہے۔

۱۰۸۴۲ - ابن ابولیلیٰ

یہ محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلیٰ ہے جو قاضی بھی ہے۔ جہاں تک اس کے والد کا تعلق ہے تو وہ ثقہ ہے اور اسی طرح اس کا چچا زاد عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابولیلیٰ بھی ثقہ ہے۔ اس کی شناخت قرآن کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

۱۰۸۴۳ - ابن مجمع (ق)

یہ ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع ہے اور اس کا چچا یعقوب بھی (اس نام سے معروف ہے)۔ اس کے علاوہ مجمع بن یعقوب بن مجمع بھی (اس نام سے معروف ہے)۔

۱۰۸۴۴ - ابن ابومریم

یہ ابوبکر بن عبد اللہ بن ابومریم ہے۔ یہ برید بن ابومریم یا برید بن ابومریم یا سعید بن ابومریم نہیں ہے کیونکہ وہ تینوں ثقہ ہیں۔

۱۰۸۴۵ - ابن ابوالمعلیٰ انصاری (ت)

اس نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا۔ عبد الملک بن عمیر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۴۶ - ابن مکرز (د)

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جہاد کے بارے میں روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ بکیر بن اشج نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ایوب بن عبد اللہ بن مکرز نہیں ہے کیونکہ وہ ایک اور شخص ہے جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے تعلق رکھتا ہے اور پرانے زمانے کا ہے۔

۱۰۸۴۷ - ابن مہاجر

کئی لوگ اس نام سے معروف ہے جن میں ابراہیم بن مہاجر بھی شامل ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے حوالے سے صحیح مسلم میں ایک روایت منقول ہے اس کے علاوہ ابراہیم بن مہاجر بن مہاجر ہے جس نے عمر بن حفص سے روایت نقل کی ہے جو حرثہ کا غلام ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر ہے جو وہی ہے اس کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔ ابونعیم اس سے طے تھے۔ اس کے علاوہ محمد بن مہاجر بھی ہے جو عمر بن مہاجر کا بھائی ہے اور محمد بن مہاجر ایک اور بھی ہے اس طرح کے کئی لوگ ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

۱۰۸۴۸ - ابن مواہن

اس نے کعب سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبدالرحمن بن میسرہ نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۴۹ - ابن نمران

اس نے شراحیل بن عمرو سے روایت نقل کی ہے۔ امام ابو زرہ کہتے ہیں: ”ذہاب الحدیث“ ہے۔

۱۰۸۵۰ - ابن ابی ہالہ

اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس سے اس کی آل میں سے ایک شخص نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۵۱ - ابن ہانی

اس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اُن کا اپنا قول نقل کیا ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ حریر بن عثمان نے اس سے روایت نقل کی ہے تاہم حریر کے اساتذہ کو ”ثقفہ“ قرار دیا گیا ہے۔

۱۰۸۵۲ - ابن ہرمز (ق)

اس نے مجاہد اور اُن جیسے افراد سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ عبداللہ بن مسلم بن ہرمز ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ”ضعیف“ ہے۔ اور اس کے علاوہ کچھ ابن ہرمز ہیں جیسے عبداللہ بن ہرمز ہے یزید بن ہرمز ہے اور دیگر حضرات ہیں۔

۱۰۸۵۳ - ابن ودعان موصلی

یہ محمد بن علی ہے۔

۱۰۸۵۴ - ابن وہب بن منبہ

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابو بکر بن عیاش نے اس سے روایت نقل کی ہے۔ وہب کے کئی بیٹے ہیں: عبداللہ، عبدالرحمن، ایوب، لیکن یہ لوگ مشہور نہیں ہیں۔

۱۰۸۵۵ - ابن ابویحییٰ

یہ ابراہیم بن محمد بن ابویحییٰ ہے۔ جہاں تک اس کے والد اور اس کے بھائی عبداللہ کا تعلق ہے تو وہ دونوں قوی ہیں۔

۱۰۸۵۶ - غلام خلیل

یہ احمد بن محمد بن غالب ہے ”کذاب“ ہے۔

۱۰۸۵۷ - مولیٰ ابن سباع

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے ”مجهول“ ہے۔

۱۰۸۵۸ - محمد بن مسلمہ کے چند بیٹے

یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو باقی رہ گئے تھے اور غزوہ خیبر میں قلعہ میں داخل ہوئے تھے۔ ابن اسحاق نے ان سے روایت نقل کی ہے۔

اسی سے متعلق فصل

۱۰۸۵۹ - حارث اعور کا بھتیجا (ت)

اس نے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ ابوالخارطائی نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۸۶۰ - ابورہم غفاری کا بھتیجا

اس نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ زہری اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۶۱ - (ت ق) عبداللہ بن سلام کا بھتیجا

اس نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے۔ عبدالملک بن عمیر اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۸۶۲ - (س) کثیر بن صلت کا بھتیجا

اس نے حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن سیرینؒ نے اس شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس نے اس راوی کے حوالے سے انہیں سنگسار کرنے کے بارے میں روایت بیان کی تھی۔

۱۰۸۶۳ - (م) عبداللہ بن وہب کا بھتیجا

یہ احمد بن عبدالرحمن ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۸۶۴ - (د) اُم المؤمنین سیدہ صفیہؓ کا بھتیجا

اس راوی کے حوالے سے اس کی بیوی اُم حبیبہ بنت ذویب نے صاع کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت نہیں ہو سکی۔

۱۰۸۶۵ - اُم حکم کا بیٹا (د)

اس نے فاطمہ یا اس کے علاوہ کسی اور خاتون سے روایت نقل کی ہے۔ اس کے معاملے کو آزاد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ صرف فضل بن حسن نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

فصل:

اسم منسوب کا بیان

۱۰۸۶۶ - اسکاف

یہ سعد بن ظریف ہے۔

۱۰۸۶۷ - اصمعی

یہ عبدالملک بن قریب ہے۔

۱۰۸۶۸ - افریقی

یہ عبدالرحمن بن زیاد بن انعم ہے۔

۱۰۸۶۹ - امامی

یہ عبدالرحمن بن عبدالعزیز انصاری ہے۔

۱۰۸۷۰ - اموی

یہ یحییٰ بن سعید ہے جس نے مغازی نقل کی ہیں۔

۱۰۸۷۱ - انصاری

یہ محمد بن عبداللہ ہے اور اسحاق بن موسیٰ کا بھی اسم منسوب یہی ہے۔

۱۰۸۷۲ - اویسی

یہ عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

۱۰۸۷۳ - بزار

یہ احمد بن عمرو ہے جس نے مستدرتب کی ہے۔

۱۰۸۷۴ - بکائی

یہ زیاد بن عبداللہ ہے۔

۱۰۸۷۵ - تمیمی

یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تفسیر روایت کرے اور شخص ہے۔ ابو اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس سے حدیث روایت نہیں

کی۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام اربد ہے۔

۱۰۸۷۶ - جرار

یہ عبدالاعلیٰ بن ابوالساور ہے۔

۱۰۸۷۷ - جریری

یہ سعید بن ایاس ہے۔

۱۰۸۷۸ - جزار

یعنی گوشت بنانے والا۔ یہ فائد بن کیسان ہے۔

۱۰۸۷۹ - جمال

یہ اسید بن زید کوفی ہے اور محمد بن مہران رازی کا اسم منسوب بھی یہی ہے۔

۱۰۸۸۰ - حبطی

اس نے شداد سے روایت نقل کی ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

۱۰۸۸۱ - حمائی

یہ یحییٰ بن عبدالحمید ہے اس کے علاوہ جبارہ بن مغلس اور دیگر حضرات کا بھی یہی اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۸۲ - خراز

یہ خالد بن حیان رقی ہے اس کے علاوہ دیگر حضرات کا بھی اسم منسوب یہی ہے۔

۱۰۸۸۳ - خراز

یہ ابو عامر ہے اور صالح بن رستم کا بھی یہی اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۸۴ - خفاف

یہ عبدالوہاب بن عطاء ہے۔

۱۰۸۸۵ - دروردی

یہ عبدالعزیز بن محمد ہے۔

۱۰۸۸۶ - رقاشی

یہ یزید ہے اس کے علاوہ فضل بن عیسیٰ کے بھتیجے کا بھی اسم منسوب یہی ہے۔

۱۰۸۸۷ - زمعی

یہ موسیٰ بن یعقوب مدنی ہے۔

۱۰۸۸۸ - عززی

یہ محمد بن عبید اللہ ہے اس کے علاوہ عبدالملک بن ابوسلیمان کا اسم منسوب بھی یہی ہے۔

۱۰۸۸۹ - عطاردی

یہ احمد بن عبدالجبار ہے۔

۱۰۸۹۰ - عسکلی

یہ یزید بن حباب ہے۔

۱۰۸۹۱ - عمری

یہ عبداللہ بن عمر ہے جو عبید اللہ کا بھائی ہے اس کے علاوہ عبداللہ بن عبدالعزیز صوفی اور ایک گروہ کا اسم منسوب بھی ہے۔

۱۰۸۹۲ - عمری مکی

موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: اس کا انتقال مکہ میں 229 ہجری میں ہوا۔ یہ ضعیف الحدیث ہے مجھے اس کا نام یاد نہیں ہے۔

۱۰۸۹۳ - عمی

یزید بن حواری اور ایک جماعت کا اسم منسوب یہ ہے۔

۱۰۸۹۴ - عونہ

یہ عطیہ بن سعد اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۹۵ - غسانی

ابوبکر بن ابومریم اور کئی حضرات کا اسم منسوب یہ ہے۔

۱۰۸۹۶ - فروی

یہ اسحاق بن محمد اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۹۷ - فطری

یہ محمد بن موسیٰ مدنی ہے۔

۱۰۸۹۸ - قسری

یہ خالد بن عبداللہ اور ایک جماعت کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۸۹۹ - قصاب

یہ ابو حمزہ میمون اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۰ - کعھی

یہ ابوالشئی اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۱ - کلبی

یہ محمد بن سائب اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۲ - محاربی

یہ عبدالرحمن بن محمد ہے۔

۱۰۹۰۳ - مخدجی (دس ق)

اس نے حضرت عباده بنی مثنیٰ سے وتر کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبداللہ بن محیریز نے اس سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام رفیع ہے۔

۱۰۹۰۴ - مخزومی

یہ عبداللہ بن جعفر بن مسور بن مخزوم قرشی مدنی ہے۔

۱۰۹۰۵ - مخزومی

یہ محمد بن عبداللہ بغدادی حافظ ہے۔

۱۰۹۰۶ - مدائنی

یہ علی بن محمد اور ایک جماعت کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۷ - مسعودی

یہ عبدالرحمن بن عبداللہ اور دیگر حضرات کا اسم منسوب ہے۔

۱۰۹۰۸ - مکھولی

یہ محمد بن راشد ہے جو صدوق ہے۔

۱۰۹۰۹ - ملیکی

یہ عبدالرحمن بن ابوبکر بن ابوملیکہ ہے۔

۱۰۹۱۰ - موقری

یہ ولید بن محمد ہے۔

۱۰۹۱۱ - نجرانی (ق)

اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیع سلف کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہما اور ابن عدی کہتے ہیں: "یہ مجہول" ہے۔ ابواسحاق نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۱۲ - نحاس

میں اس سے واقف نہیں ہوں اس کا ذکر تہذیب میں ہوا ہے۔

۱۰۹۱۳ - نحاس

یہ مفصل بن صالح، ولید بن صالح، محمد بن عید اور دیگر ثقہ راویوں کا اسم منسوب (یا لقب) ہے۔

۱۰۹۱۴ - نقاش

یہ ابوبکر محمد بن حسن کا لقب ہے جو تفسیر اور قرأت کو نقل کرنے والا ہے۔ یہ بعد کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور ثقہ نہیں ہے۔

۱۰۹۱۵ - نہشلی

یہ ابوبکر ہے۔

۱۰۹۱۶ - ہذلی

یہ ابوبکر ہے جو تاریخی روایات نقل کرنے والا شخص ہے۔

۱۰۹۱۷ - واقدی

یہ محمد بن عمر بن واقد ہے۔

۱۰۹۱۸ - وحاشی

یہ یحییٰ بن صالح الحمصی ہے۔

۱۰۹۱۹ - ورکانی

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ یہ محمد بن جعفر نہیں ہے جو بغوی کا استاد ہے۔

۱۰۹۲۰ - وقاصی

یہ عثمان بن عبدالرحمن سعدی ہے۔

فصل:

اُن راویوں کا تذکرہ جن کا نام مجہول ہے

۱۰۹۲۱ - ابراہیم بن ابواسید (د) براد

اس نے اپنے دادا (جو ایک مجہول راوی ہے) کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حسد کرنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ شاید اس کے دادا کا نام سالم ہے۔

۱۰۹۲۲ - ابراہیم (س) بن ابو عببلہ

اس نے غلام آزاد کرنے کے بارے میں ایک مجہول شخص سے روایت نقل کی ہے اور وہ مجہول شریف غریف بن دلیہی ہے۔

۱۰۹۲۳ - ابراہیم (س) نخعی

اس نے اپنے ماموں کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے ان کا ماموں اسود بن یزید ہے۔

۱۰۹۲۴ - احمد (د) بن سرح

انہوں نے اپنے ماموں کی تحریر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو عبدالرحمن بن عبدالحمید بن سالم ہیں۔

۱۰۹۲۵ - اسماعیل (د) بن امیہ

اس نے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کے دادا ابوسعید ہیں جو معروف نہیں ہیں۔

۱۰۹۲۶ - اسماعیل (س) بن ابو خالد

اس نے اپنے بھائی سے روایت نقل کی ہے اس کے چار بھائی ہیں: اشعث، سعید، خالد، نعمان۔

۱۰۹۲۷ - اشعث بن ابوشعثاء

اس نے اپنی پھوپھی کے حوالے سے اپنے والد کے چچا عبید اللہ سے تہبند کو لڑکا کر رکھنے سے متعلق روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کی پھوپھی کارہم ہے۔

۱۰۹۲۸ - ایوب (د) بن بشیر بن کعب عدوی

اس نے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ وہ شخص

معروف نہیں ہے اُس کا عنزہ سے ہے اور اس کا نام عبداللہ ہے۔

۱۰۹۲۹ - داؤد (د) بن حصین

اس نے ابن ابواحمد کے غلام سے عرایا کے بارے میں روایت نقل کی ہے اور اُس غلام کا نام ابوسفیان ہے۔

۱۰۹۳۰ - سعید (ذس) بن جبیر

اس نے اپنے پاس موجود ایک شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے بارے میں منقول ہے۔ وہ شخص اسود بن یزید ہے۔

۱۰۹۳۱ - سعید (س)

اس نے اپنے بھائی کے حوالے سے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ جو عباد بن ابوسعید ہے۔

۱۰۹۳۲ - عبداللہ (ق) بن ادریس

اس نے اپنے والد اور اپنے چچا کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ تو اس کا دادا یزید بن عبدالرحمن اودی اور اس کا چچا داؤد بن یزید ہے۔

۱۰۹۳۳ - عبداللہ (ت) بن سعید بن ابوہند

اس نے عکرمہ کے ایک شاگرد کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ اس روایت کو فضل سینانی سے اس سے روایت کیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: ثور بن یزید کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے:

كان النبي صلى الله عليه وسلم يلحظ في الصلاة.

”نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران ادھر ادھر نگاہ ڈال لیتے تھے۔“

۱۰۹۳۴ - عبداللہ (د)

یہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا غلام ہے یہ صبی ہے۔ اس نے ابویسر کے حوالے سے طبع کے نیچے آنے اور بلندی سے نیچے گرنے سے متعلق پناہ مانگنے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۳۵ - عبداللہ (د) بن شبرمہ

اس نے ایک ثقہ راوی کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو شراب نوشی کے بارے میں ہے۔ یہ روایت زیادہ واضح طور پر بھی منقول ہے کہ یہ راوی عمار وہنی ہے۔

۱۰۹۳۶ - عبداللہ بن وہب

اس نے جریر بن حازم اور ایک اور شخص کے حوالے سے ابواسحاق سے زکوٰۃ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ وہ دوسرا شخص حارث بن بہان ہے۔ اس کے حوالے سے عمرو بن حارث سے روایت منقول ہے اور ایک شخص سے جبل حریہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے وہ راوی ہشام بن سعد ہے۔ اس کے حوالے سے عمرو بن حارث سے روایت منقول ہے اور ایک اور شخص کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے جس نے لیٹ سے روایت نقل کی ہے وہ شخص عبداللہ بن لہیعہ ہے۔

۱۰۹۳۷ - عبدالرزاق

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اہل مدینہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے العلاء بن عبدالرحمن سے روایت نقل کی ہے وہ بزرگ عبداللہ بن جعفر مدینی ہے۔

۱۰۹۳۸ - یحییٰ (س) بن ابوکثیر

یحییٰ بن ابوکثیر نے اپنے بھائیوں میں سے ایک شخص کے حوالے سے یعیش بن ولید سے یہ روایت نقل کی ہے:
قاء فاطر۔

”اُس نے تے کی تو اُس نے روزہ ختم کر دیا۔“

تو اس کا وہ بھائی اوزاعی ہے۔

۱۰۹۳۹ - ابوبکر (ق) بن ابوشیبہ

ابوبکر بن ابوشیبہ کہتے ہیں: ہمارے ایک شیخ نے عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے حدیث بیان کی تو وہ شیخ محمد بن عمرو اقدی ہے۔

فصل:

مجہول خواتین کا تذکرہ

وہ خواتین جن کے بارے میں میری علم کے مطابق نہ تو کوئی تہمت عائد کی گئی اور نہ ہی محدثین نے اسے متروک قرار دیا۔

۱۰۹۴۰ - اسماء بنت سعید

(یہ وہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہیں) جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ اس خاتون نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے:

”اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھتا“

لا وضوء لمن لم یسم۔

اس خاتون سے یہ روایت نقل کرنے میں اس کا پوتا رباح منفرد ہے۔

۱۰۹۴۱ - اسماء بنت عابس

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس خاتون سے حسن بن حکم نخعی نے روایت نقل کی

ہے۔

۱۰۹۴۲ - اسماء بنت یزید

یہ بصرہ کی رہنے والی خاتون ہے۔ اس نے اپنے چچا کے حوالے سے نبیذ کے حرام ہونے کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

سلیمان بنی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۴۳ - امة الواحد بنت یامین

اس نے محمد بن کعب بن زہیر سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ام یحییٰ بن بشیر بن خالد ہے اور یہ اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے:

وسطوا الامام۔

”اپنے امام کو اپنے درمیان کے مقابل میں رکھو“

۱۰۹۴۴ - امیہ

یہ زبیر بن عبد اللہ کی دادی ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ خاتون ”مجہول“ ہے۔

۱۰۹۴۵ - امیہ (د) بنت ابوصلت غفاریہ

اس نے ایک صحابی خاتون سے روایت نقل کی ہے، سلیمان بن حکیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۳۶ - امیہ (ت)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام امینہ ام محمد ہے۔ علی بن زید بن جدعان اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: یہ علی بن زید کی سوتیلی ماں ہے۔

۱۰۹۳۷ - امیہ

اس نے ام سعید بنت مرہ بن سلیم کے حوالے سے اُن کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے:

انا وکافل الیتیم۔

”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا۔“

صفوان بن سلیم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۳۸ - بنانہ عشمیہ

ایک قول کے مطابق اس خاتون کا نام بنالہ ہے۔ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ عاصم احوول اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔ میں نے اس خاتون کا تذکرہ مردوں کے ساتھ بھی کیا ہے۔

۱۰۹۳۹ - بیہیہ فزاریہ (دس)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابوسیار بن منظور فزاری اس سے حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۰ - بیہیہ

یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیر ہے، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث نقل کی ہے۔ ابو عقیل یحییٰ بن متوکل اس سے حدیث نقل کرنے میں منفرد ہے۔

سمعت امرأة تسأل عائشة عن امرأة فسد حیضها فلا تدري كيف تصلي. فقالت: سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأمرني ان آمرها فلتنتظر قدر ما كانت تحيض من كل شهر، وحیضها مستقيم، فلتقعد بقدر ذلك من الايام والليالي، ثم لتدع الصلاة فيهن ويقدرهن، ثم لتغتسل (طهرها)، ثم لتستنفر بثوب، ثم تصلي، فاني ارجو ان ذلك من الشيطان، وان يذهب الله عنها، فمري صاحبتك بذلك.

”بیہیہ نامی یہ خاتون بیان کرتی ہے کہ اُس نے ایک خاتون کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا جس کا حیض خراب ہو جاتا ہے تو اُسے اندازہ نہیں ہوتا کہ اُسے کتنے دن نماز ادا کرنی چاہیے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اُس عورت کو ہدایت کروں کہ جتنا اُسے ہر مہینے حیض آیا کرتا تھا اور اُس کا حیض بالکل درست تھا، پھر وہ اُسے عرصے تک بیٹھی رہے گی اور اس دوران وہ نماز کو

چھوڑے رکھے گی۔ پھر اُس کے بعد غسل کرے گی اور پھر نماز ادا کرنا شروع کر دے گی۔ مجھے یہ اُمید ہے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کی اس بیماری کو ختم کر دے تو تم اُس عورت کو یہ ہدایت کر دو۔
یہ روایت امام داؤد نے موسیٰ تیموذی نے ابو عقیل نامی راوی سے نقل کی ہے۔

۱۰۹۵۱ - جمیلہ بنت سعد

ابن حزم کہتے ہیں: یہ خاتون ”مجبول“ ہے۔

۱۰۹۵۲ - جمیلہ بنت عباد (س)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عون بن صالح نے اس خاتون سے روایت نقل کی

ہے۔

۱۰۹۵۳ - حبابہ بنت عجلان (ت)

اس نے اپنی والدہ صفیہ بنت جریر کے حوالے سے اُم حکیم خزاعیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ والد کی دعا حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ اس خاتون کی شناخت نہیں ہو سکی اور اس کی والدہ صفیہ کی بھی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ تیموذی اس کے حوالے سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۴ - حبیبہ بنت میسرہ (دس)

اس نے اُم کرز سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا غلام عطاء بن ابورباح اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۵ - حسناء

ایک قول کے مطابق اس خاتون کا نام خساء ہے یہ معاویہ کی بیٹی ہے۔ اس نے اپنے چچا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ عوف اعرابی اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۶ - حفصہ بنت ابوکثیر (ت)

ایک قول کے مطابق اس خاتون کا نام حمیصہ ہے۔ اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے ان دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی یہ بات امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ عبدالرحمن بن اسحاق واسطی نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۵۷ - حکیمہ (دس)

اس کی والدہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت نقل کی ہے۔ ابن جریر اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس کی نقل کردہ حدیث یحییٰ ابن معین رضی اللہ عنہ کے نسخے میں مجھ تک پہنچی ہے۔

۱۰۹۵۸ - حمیدہ (س)

اس خاتون نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تھا۔ یہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی اُم ولد تھی۔ محمد بن براہیم تمیمی اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۵۹ - حمیضہ (ذت) بنت یاسر

اس نے اپنی دادی بسیرہ سے روایت نقل کی ہے اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا ہانی بن عثمان منفرد ہے۔

۱۰۹۶۰ - دھیبہ بنت علیہ (ذت)

یہ صفیہ کی بہن ہے اس نے اپنے والد کی دادی قبیلہ سے روایت نقل کی ہے۔ عبد اللہ بن حسان عمری اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۱ - رائظہ بنت مسلم

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اس سے روایت نقل کرنے میں اس کا بیٹا عبد اللہ بن حارث منفرد ہے۔

۱۰۹۶۲ - رباب بنت صلیح (خ، ت، عو)

اس نے چچا سلمان بن عامر سے روایت نقل کی ہے اور اس کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے جو حفصہ بنت سیرین نے اس خاتون سے روایت کی ہے۔

۱۰۹۶۳ - رباب (د)

اس نے سہل بن حنیف سے جبکہ اس خاتون سے عثمان بن حکیم نے روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ عثمان بن حکیم کی دادی ہے۔

۱۰۹۶۴ - رقیہ بنت عمر (س) یا عمرو

یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زیر پرورش تھی۔ عبد اللہ بن عمر سعیدی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۵ - رمیثہ بنت حارث

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا بھائی عوف بن حارث تنفردینے کے بارے میں روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۶ - رمیثہ بصریہ (ق)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بنید کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ سلیمان جمحی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۷ - ریطہ بنت حریث (د)

اس نے کبشہ بنت ابومریم سے روایت نقل کی ہے۔ ثابت بن عمارہ اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۶۸ - زینب بنت کعب بن (عو) عجرہ

یہ سعید بن اسحاق کی پھوپھی ہے۔ ابن حزم کہتے ہیں: یہ خاتون ”مجبول“ ہے۔ سعید کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایت نقل نہیں کی۔

۱۰۹۶۹ - زینب بنت نصر (س)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ عون بن صالح اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے اس کا ذکر جلیلہ نامی

خاتون کے ساتھ ہوا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۰۹۷۰ - زینب سمیہ (ق)

یہ عمرو بن شعیب کی پھوپھی ہے۔ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ عمرو اس کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے کے بارے میں منفرد ہے جو بوسہ لینے کے بعد وضو کیے بغیر نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے۔

۱۰۹۷۱ - سارہ بنت مقسم (د)

اس نے میمونہ بنت کرم سے روایت نقل کی ہے اس کا بھتیجا عبداللہ بن یزید اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۷۲ - سائبہ (ق)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے نافع اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ نافع بیان کرتے ہیں کہ فاکہ بن مغیرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے اُن کے گھر میں نیزہ پڑا ہوا دیکھا تو دریافت کیا: یہ کیوں رکھا ہوا ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ہم اس کے ذریعے چھپکلیاں مارتے ہیں۔

جریر بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن سراج نے یہ بات مجھے بتائی ہے کہ اس خاتون کا نام سائبہ ہے۔ یہ روایت امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ جریر سے نقل کی ہے۔

۱۰۹۷۳ - سلمیٰ بکریہ (ت)

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ رزین چینی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

ایک قول کے مطابق رزین کا اسم منسوب بکری ہے۔

۱۰۹۷۴ - سمانہ بنت حمدان بن موسیٰ انباریہ

اس نے اپنے والد کے حوالے سے عمرو بن زیاد کے حوالے سے جھوٹی روایات نقل کی ہیں جبکہ اس خاتون سے ابو بکر شافعی نے روایات نقل کی ہیں اس میں خرابی کی جز عمرو بن زیاد نامی راوی محسوس ہوتا ہے۔

۱۰۹۷۵ - سمیہ (دس ق) بصریہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ ثابت بنانی اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ یہ وہ خاتون ہے جس سے کثیر بن زیاد نے روایات نقل کی ہیں۔

۱۰۹۷۶ - سویدہ بنت جابر (د)

اس نے اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر کے حوالے سے اس کے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ام جنوب نامی خاتون اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۷۷ - شعثاء اسدیہ (ق) کوفیہ

اس نے ابن ابی اوفیٰ سے روایات نقل کی ہیں۔ سلمہ بن رجاہ اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۷۸ - صفیہ بنت جریر (ق)

یہ حبابہ کی استانی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۹۷۹ - صفیہ بنت عصمہ (دس)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ مصعب بن میمون اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۸۰ - صفیہ بنت عطیہ (د)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ عتاب بن عبد العزیز اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۸۱ - صفیہ بنت علیہ (دت)

اس کی شناخت صرف اس روایت کے حوالے سے ہو سکی ہے جو عبد اللہ بن حسان غزیری نے اس خاتون سے نقل کی ہے۔

۱۰۹۸۲ - ضباعہ بنت مقداد (د)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ مہلب بن جمر اس سے روایت نقل کرنے میں جو کسی چیز کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کے بارے میں ہے۔

۱۰۹۸۳ - العالیہ بنت سمیع (دس)

اس نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا بیٹا عبد اللہ بن مالک اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے، تاہم علی نے اس خاتون کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۰۹۸۴ - عائشہ بنت سعد بصریہ

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس خاتون سے ایسی روایت منقول ہے جو اس نے حصہ بنت سیرین سے نقل کی ہے۔

۱۰۹۸۵ - عائشہ بنت مسعود (ق) بن عجماء

اس نے اپنے والد سے جبکہ اس سے محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ اور دیگر لوگوں نے روایات نقل کی ہے۔ وہ دوسرا شخص ابراہیم بن ابومر ہے یہ خاتون مشہور نہیں ہے۔

۱۰۹۸۶ - عبیدہ بنت عبید (د) زرتقی

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اس کے حوالے سے چھینکنے والے شخص کو جواب دینے کے بارے میں روایت نقل کی گئی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۹۸۷ - عتیبہ بنت عبد الملک

یہ ایک خاتون ہے جس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس نے زہری کے حوالے سے ایک جھوٹی روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۸۸ - عقیلہ بنت اسمر (د) بن مضر

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

۱۰۹۸۹ - عقیلہ (ذق)

اس نے سلامہ بنت حر سے روایت نقل کی ہے یہ خاتون معروف نہیں ہے۔ ام غراب نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۹۰ - عمرہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس خاتون سے صرف اس کے بھتیجے مقاتل بن حیان نے سماع کیا ہے۔

۱۰۹۹۱ - فاطمہ بنت ابولیث (س)

اس نے اپنی خالہ ام کلثوم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ ایمن بن نائل اس خاتون سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۹۲ - قرصافہ (س)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے:

اشربوا فی الظروف، "برتنوں میں پیو"۔

سماک بن حرب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ نسائی کہتے ہیں: یہ روایت ثابت نہیں ہے اور قرصافہ نامی راوی کے بارے میں یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے۔ جبکہ سماک سے اس حدیث کا منقول ہونا بھی مضطرب ہے۔

۱۰۹۹۳ - قریبہ (ذق) بنت عبد اللہ بن وہب بن زمرہ

یہ تابعی خاتون ہے۔ اس کے حوالے اس کا بھتیجا موسیٰ بن یعقوب حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۹۴ - کبشہ بنت کعب (عو) بن مالک

اس نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں ام یحییٰ حمیدہ نامی خاتون منفرد ہے جو بلی کے پاک ہونے کے بارے میں ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور یہ موطا میں اسحاق بن عبد اللہ بن ابوظلمہ کے حوالے سے حمیدہ نامی خاتون سے منقول ہے۔

۱۰۹۹۵ - کبشہ بنت ابو مریم

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ اس سے ربط بنت حریث نے روایت نقل کی ہے۔

۱۰۹۹۶ - کریمہ بنت حساس

اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اسماعیل بن عبد الملک بن ابوہاجر اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۰۹۹۷ - کریمہ بنت سیرین

یہ محمد بن سیرین کی بہن ہے۔ محمد بن عیسیٰ بن سکین واسطی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یحییٰ اور

کریمہ جو دونوں سیرین کے بچے ہیں یہ دونوں ضعیف الحدیث ہیں اور ان کا بھائی معبد کچھ معروف اور کچھ منکر ہے۔
 ۱۰۹۹۸ - کثوم (ق)

ایک قول کے مطابق اس خاتون کا نام أم کثوم ہے۔ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ایمن بن نابل نے اس سے روایت نقل کی ہے۔
 ۱۰۹۹۹ - کیسہ (د) بنت ابوبکرہ ثقفی

اس کا بھتیجا بکار بن عبدالعزیز اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔
 ۱۱۰۰۰ - لؤلؤہ (ذت اس)

یہ انصار کی کنیز ہے۔ اس نے ابوصرمہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس خاتون سے صرف محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت نقل کی ہے۔
 ۱۱۰۰۱ - لیلیٰ (ت ق اس)

اس نے اپنی مالکن أم عمارہ انصار یہ سے روایت نقل کی ہے۔ حبیب بن زید اس خاتون سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔
 ۱۱۰۰۲ - مرجانہ (ذت اس)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے اس کا بیٹا علقمہ بن ابوعلقمہ اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔
 ۱۱۰۰۳ - مریم بنت ایاس بن کبیر

عمر بن یحییٰ بن عمارہ اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔
 ۱۱۰۰۴ - مسہ (ذت ق) ازدیہ

اس نے سیدہ أم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ اس سے ابو اہل کثیر بن زیاد نے یہ روایت نقل کی ہے:
 تجلس النساء اربعین۔

”نفس والی خاتون چالیس دن تک ٹھہری رہے گی۔“

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

(امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: اس خاتون کے حوالے سے صرف یہی حدیث معروف ہے۔

۱۱۰۰۵ - مسیکہ (ذت ق)

یہ یوسف بن مابک کی والدہ ہے۔ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے اس سے صرف اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۰۶ - مغیرہ بنت حسان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا بھائی حجاج اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۷ - منیہ بنت عبید بن ابوبرزہ اسلمی

اس نے اپنی دادا سے روایت نقل کی ہے۔ أم اسود اس خاتون سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۸ - ندبہ (دس)

ایک قول کے مطابق اس کا نام بدیہ اور ایک قول کے مطابق بدنہ ہے۔ اس نے اپنی ماکن سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ حبیب اعمور اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۰۹ - ہند بنت حارث (خ، عو)

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ مجھے زہری کے علاوہ کسی اور ایسے شخص کا علم نہیں ہے جس نے اس سے روایت نقل کی ہے تاہم امام بخاری رحمہ اللہ نے اس خاتون کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۱۰ - ہند بنت شریک (س) بصریہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ ابوطود عبد الملک اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۱۱ - ہنیدہ (س)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مشروبات کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اسحاق بن سوید اس خاتون سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

باب:

خواتین کی کنیتیں

۱۱۰۱۲ - ام ابان بنت وازع (د)

اس نے اپنے دادا وازع سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی دست بوسی اور قدم بوسی کی تھی۔ مطرا عنق اس خاتون سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۱۳ - ام اسود

یہ ابوزرعہ کی کنیز ہے۔ اس نے معیہ بنت عبید اور ام نائلہ سے روایت نقل کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے اس کے علاوہ احمد ربیع نے بھی نقل کی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے کتاب "الضعفاء" کے آخر میں یہ بات نقل کی ہے: یہ ثقہ نہیں ہے۔

۱۱۰۱۴ - ام ابوبکر بنت مسور بن مخرمہ

اس کے بھتیجا کا بیٹا عبد اللہ بن جعفر اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۱۵ - ام بکر (ذق).

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن اس خاتون سے وہ روایت نقل کرنے کے بارے میں منفرد ہے جو طہر کے بعد نظر آنے والے خون کے بارے میں ہے۔

۱۱۰۱۶ - ام بلال بن ہلال (ق).

اس نے اپنے والد سے قربانی کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ تاہم عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۱۰۱۷ - ام حدر (د) عامر یہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کے خون کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے اس کی کنیت ام یونس نے نقل کی ہے۔

۱۱۰۱۸ - ام جنوب (د)

اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس نے اپنی والدہ سویدہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے عبد الحمید بن عبد الواحد غنوی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۱۹ - ام حبیبہ بنت ذؤیب (د)

اس نے اپنے شوہر سے روایت نقل کی ہے جو صفیہ کا بھتیجا ہے۔ عبدالرحمن بن حرمہ اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۲۰ - ام حبیبہ بنت عریاض (ت)

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ ابو خالد وہب اس خاتون سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۲۱ - ام حرام (د)

اس نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا بیٹا محمد بن زید بن مہاجر اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔ اس خاتون کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس کی روایت نمازی خاتون کے سترہ کے بارے میں ہے۔

۱۱۰۲۲ - ام حریر (ت)

اس نے اپنے آقا طلحہ بن مالک سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے ایک ایسی خاتون نے روایت نقل کی ہے جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

۱۱۰۲۳ - ام حسن (د)

اس نے معاذہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ عبد الوارث ثوری نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۲۴ - ام حسن (د)

اس نے اپنی دادی کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں۔ اس خاتون سے غبطہ بنت عمرو نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۲۵ - ام حفص (ق) حفصہ

اس نے صفیہ بنت جریر سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس سے اس کی بیٹی حبابہ نے روایت نقل کی ہے جو اس کی مانند ہے۔

۱۱۰۲۶ - ام حکم بنت نعمان

اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ اس خاتون سے ایک ایسی عورت نے روایت نقل کی ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

۱۱۰۲۷ - ام حکیم (دق) بنت اسید

اس نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے ان دونوں کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس خاتون سے مغیرہ بن ضحاک حزامی نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۲۸ - اُم حمید (د)

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے:

المغربون الذین یشترون فیہم العجن.

”مغربوں وہ لوگ ہیں جن میں جن شریک ہو جاتا ہے (یعنی جس کی ماں یا باپ جن ہو)۔“

ابن جریج نے اپنے والد کے حوالے سے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۲۹ - اُم سالم (ق) بنت مالک

یہ خاتون بصرہ کی رہنے والی ہے۔ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا غلام جعفر بن برداس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۰ - اُم سعید بنت مرہ فہریہ

اس نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی اس خاتون سے ایسہ نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۳۱ - اُم شراحیل (ت)

اس نے اُم عطیہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔ جابر بن صبیح نے اس سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۳۲ - اُم صالح (ذق) بنت صالح

اس نے صفیہ بنت شیبہ سے روایت نقل کی ہے۔ سعید بن حسان یحییٰ مخزومی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۳ - اُم طلق (ت'خ)

اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر سے روایت نقل کی ہے۔ عبد اللہ رومی اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۴ - اُم علقمہ (ت'خ)

اس خاتون کی شناخت پتا نہیں چل سکی۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”الادب المفرد“ میں اس خاتون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ان عائشة قیل لها: الا ندعو لبنات اخیک من یلمیھن؟ قالت: بلی. فارسل الی اعرابی فاتاھن فمرت عائشة فی البیت فراتھ یتغنی ویحرنک راسہ طربا، وکان ذا شعر کثیر. فقالت: انه شیطان اخرجوه.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: کیا ہم آپ کی بھتیجیوں کے لئے اُسے نہ بلائیں جو انہیں کھلا سکے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ٹھیک ہے، پھر انہوں نے ایک دیہاتی کو بلایا، وہ اُن بچیوں کے پاس آیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گھر میں اُس دیہاتی کے پاس سے گزریں تو دیکھا کہ وہ دیہاتی گارہا تھا اور جھوم کر اپنے سر کو ہلا رہا تھا، اُسے بہت زیادہ شعر آتے تھے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ شیطان ہے اسے باہر نکال دو۔“

۱۱۰۳۵ - أم عمر بنت حسان بن زید

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس سے روایت نقل کی ہے اور اس کی تعریف کی ہے۔ جہاں تک یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا تعلق ہے تو انہوں نے یہ کہا ہے: یہ کوئی چیز ہے۔

۱۱۰۳۶ - أم عمر (س)

اس نے اپنے والد عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔ اس خاتون سے روایت کرنے میں معاذہ عدویہ منفرد ہے جو ریشم کے حرام ہونے کے بارے میں ہے۔

۱۱۰۳۷ - أم كلثوم بنت ثمامہ

اس نے سیدہ عائشہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا پوتا محمد بن ابراہیم بشکری اس سے حدیث روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۸ - أم كلثوم (ذت)

اس نے سیدہ عائشہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔ عبد اللہ بن عبید بن عمیر کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں روایت اس خاتون سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۳۹ - أم كلثوم (ذت)

اس نے سیدہ عائشہ رحمہ اللہ سے استحاضہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ حجاج بن ارطاة اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ شاید سابقہ تینوں خواتین ایک ہی ہیں۔

۱۱۰۴۰ - أم كلثوم (م'س'ق) بنت صدیق

جابر بن عبد اللہ اور ایک جماعت نے اس خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۴۱ - أم محمد (ق'د)

یہ زید بن جدعان کی اہلیہ ہے۔ اس نے سیدہ عائشہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ اس خاتون کا نام امیہ یا امینہ ہے۔

۱۱۰۴۲ - أم مسکین بنت عاصم بن عمر

یہ عمر بن عبد العزیز کی خالہ ہے اور زید بن معاویہ کی اہلیہ ہے۔ اس خاتون کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے ایک روایت منقول ہے۔ اس خاتون سے اس کا غلام ابو عبد اللہ روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۴۳ - أم مہاجر رومیہ

یہ خاتون بیان کرتی ہے: حضرت عثمان رحمہ اللہ نے ہمیں اسلام کی پیشکش کی تو ہم نے اسلام قبول کر لیا۔ ایک میں تھی اور ایک دوسری خاتون تھی، تو حضرت عثمان رحمہ اللہ نے ہدایت کی کہ ان دونوں خواتین کی حفاظت کرو اور انہیں طہارت کے احکام بتا دو۔ عبد الواحد بن زیاد نے ایک بوڑھی خاتون کے حوالے سے اس خاتون سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۴۴ - أم مہسی (دس ق)

نیرہ بن مقسم اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی حدیث کو صرف خانوی شواہد کے طور پر نقل کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۰۴۵ - أم یونس (د) بنت شداد

اس نے اپنی شہوار خاتون أم محمد سے روایت نقل کی ہے جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ اس کی نقل کردہ روایت حیض کے بارے میں ہے۔ اس خاتون سے یہ روایت عبدالوارث بن سعید نے نقل کی ہے۔

فصل:

وہ خواتین جن کا نام ذکر نہیں ہوا

۱۱۰۳۶ - خطاب بن صالح کی والدہ (و)

اس نے سلامہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۳۷ - داؤد (د) بن صالح تمار کی والدہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۳۸ - ابن ابوملیکہ (ذق) کی والدہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۳۹ - عبد الحمید (ذس) کی والدہ جو بنو ہاشم کا غلام ہے

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۰ - عبد الرحمن (خ) بن ابوبکرہ کی والدہ

اس نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے تاہم اس کی حالت کے مجہول ہونے کے باوجود امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے

روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۱ - عبد الملک (ذس) بن ابو محذورہ کی والدہ

عثمان بن سائب اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۵۲ - محمد بن حرب (ق) حمصی کی والدہ

اس نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس کا بیٹا محمد اس سے روایت نقل کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۵۳ - محمد بن زید بن مہاجر کی والدہ

یہ اُم حرام ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۱۱۰۵۴ - محمد بن سائب (تق) بن برکہ کی والدہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس خاتون سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۵ - محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان (ذس ق) کی والدہ

اس خاتون کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت منقول ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۶ - محمد بن قیس قاص (ق) کی والدہ

اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ اس سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۷ - محمد بن ابویحییٰ اسلمی کی والدہ

اس خاتون کے حوالے سے اُم بلال سے روایت منقول ہے جبکہ اس خاتون سے اس کے بیٹے نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵۸ - مساور حمیری (ت'ق) کی والدہ

اس نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ اس کا بیٹا اس سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

۱۱۰۵۹ - منبوذ (س) بن ابوسلیمان کی والدہ

اس نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ جبکہ اس سے اس کے بیٹے منبوذ نے روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۶۰ - محیصہ (د) بن مسعود کی صاحبزادی

اس نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں۔ ابن اسحاق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے غلام کے حوالے سے اس خاتون سے

روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۶۱ - اُم حکیم کی والدہ (د'س)

اس سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے جبکہ اس سے اس کی بیٹی نے روایت نقل کی ہے۔

